

فیضانِ ملت مد 2 کا ایک باب



غیبت کی تباہ کاریاں

- محمد یونس 20 • محمد یونس
- محمد یونس 20 • محمد یونس
- محمد یونس 20 • محمد یونس
- محمد یونس 20 • محمد یونس

پیشہ ورانہ تعلیم و تربیت کے شعبہ



پنجاب

محکمہ تعلیم و تربیت

دور ان مطالعہ ضرورتاً اندر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمائیے۔ ان شاء اللہ عزوجل علم میں ترقی ہوگی۔

1

[illegible]

غیبت کے ضروری احکام سیکھنا فرض ہے

غیبت کی تباہ کاریاں

مؤلف:

شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا
ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

ناشر

مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ آمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

نام کتاب: غیبت کی تباہ کاریاں

مؤلف: شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا

ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

سال اشاعت: رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ، ستمبر 2009ء

ناشر: مکتبہ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی۔

مکتبہ المدینہ کی سات شاخیں:

- (1) مکتبہ المدینہ شہید مسجد کھارادر باب المدینہ کراچی
- (2) مکتبہ المدینہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ مرکز الاولیاء لاہور
- (3) مکتبہ المدینہ اصغر مال روڈ نزد عید گاہ، راولپنڈی
- (4) مکتبہ المدینہ امین پور بازار، سردار آباد (فیصل آباد)
- (5) مکتبہ المدینہ نزد پتیل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ مدینہ الاولیاء ملتان
- (6) مکتبہ المدینہ فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن حیدر آباد
- (7) مکتبہ المدینہ چوک شہیداں میر پور کشمیر

مَدَنی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ آمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

کچھ اس کتاب کے بارے میں....

سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ“ یعنی علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔“ (سُنَنِ ابْنِ ماجہ ج ۱ ص ۱۴۶ حدیث ۲۲۴) یہاں اسکول کالج کی دنیوی تعلیم نہیں بلکہ ضروری دینی علم مراد ہے۔ لہذا سب سے پہلے بنیادی عقائد کا سیکھنا فرض ہے، اس کے بعد نماز کے فرائض و شرائط و مفصلات، پھر رمضان المبارک کی تشریف آوری پر فرض ہونے کی صورت میں روزوں کے ضروری مسائل، جس پر زکوٰۃ فرض ہو اس کے لئے زکوٰۃ کے ضروری مسائل، اسی طرح حج فرض ہونے کی صورت میں حج کے نکاح کرنا چاہے تو اس کے، تاجر کو خرید و فروخت کے، نوکری کرنے والے کو نوکری کے، نوکر رکھنے والے کو اجارے کے، و علیٰ ہذا القیاس (یعنی اور اسی پر قیاس کرتے ہوئے) ہر مسلمان عاقل و بالغ مرد و عورت پر اس کی موجودہ حالت کے مطابق مسئلے سیکھنا فرض عین ہے۔ اسی طرح ہر ایک کیلئے مسائلِ حلال و حرام بھی سیکھنا فرض ہے۔ نیز مسائلِ قلب (باطنی مسائل) یعنی فرائضِ قلبیہ (باطنی مسائل) مثلاً عاجزی و اخلاص اور توکل وغیرہا اور ان کو حاصل کرنے کا طریقہ اور باطنی گناہ مثلاً تکبر، ریاکاری، حسد وغیرہا اور ان کا علاج سیکھنا ہر مسلمان پر اہم فرائض سے ہے۔ (تفصیل کیلئے دیکھئے فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۶۲۳، ۶۲۴) مہلکات یعنی ہلاکت میں ڈالنے والی چیزوں جیسا کہ جھوٹ، غیبت، چغلی، بہتان وغیرہ کے بارے میں ضروری معلومات حاصل کرنا بھی فرض ہے تاکہ ان گناہوں سے بچا جاسکے اس ضمن میں غیبت کی تباہ کاریاں آپ کے ہاتھ میں ہے، اس میں غیبت کے متعلق صد ہا مثالوں سمیت تفصیلی جبکہ بعض دیگر مہلکات کے بارے میں اجمالی (یعنی مختصراً) بیان ہے۔ میں نے تو دراصل اپنے ایک مطبوعہ مکتوب ”غیبت کی تباہ کاریاں“ کے تخریج شدہ نسخے کی نوک پلک سنوارنے کا ارادہ کیا تھا تاکہ کچھ ترمیم و اضافہ کر کے مزید بہتر طریقے پر اس کو طبع کروایا جاسکے، مگر پھر ذہن بنا کہ کیوں نہ خوب تفصیلات سے مزین کر کے اس کو فیضانِ سنت جلد ۲ کا ایک باب بنا دیا جائے۔ اس سلسلے میں دعوتِ اسلامی کے علما پر مبنی

مجلس، اَلْمَدِينَةُ الْعِلْمِيَّة سے استعانت کی، اس کے اسلامی بھائیوں نے دستگیری فرمائی اور انہوں نے مجھے آیات و روایات و حکایات پر مبنی بہت سارے موافقہ کر دیا۔ غیبت کی بے شمار مثالیں بھی مجھے میل کیں۔ دعوت اسلامی کی مجلس دارالافتاء کے مفتی صاحب نے نہایت گہری دلچسپی لی، اس کتاب کو بالائستغاب یعنی از ابتداء تا انتہا پڑھا، اور اپنی عمدہ رہنمائی کے ذریعے مفید تبدیلیاں فرمائیں اس کتاب کو علمی جامہ پہنا دیا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ میری یہ کتاب بلکہ ہر کتاب و تمام رسائل کا ترتیب علمائے اہلسنت (كَثَرَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى) کے قدموں کی دھول کا صدقہ ہے ورنہ مَنْ آفَمَ كَمْ مَنْ دَانَم (یعنی میں جیسا ہوں خود ہی جانتا ہوں)

یارِ بَصِطِ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ”غیبت کی تباہ کاریاں“ کے معاونین علمائے دین اور ساتھ دینے والے تمام اسلامی بھائیوں کو جزائے خیر عطا فرما، میری اخلاص سے قطعاً عاری اس کاوش کو مخلصین کے طفیل قبول فرما اور اسے نافع مسلمین بنا۔ مجھ گناہگاروں کے سردار، عطاءِ خطر کو اور فیضانِ سنت جلد ۲ کے اس باب ”غیبت کی تباہ کاریاں“ مکمل طور پر پڑھنے یا سننے والے اور والیوں کو غیبت کی تباہ کاریوں سے بچا اور بے حساب بخش گرجت الفردوس میں اپنے مَدَنی محبوب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پڑوس میں بسا۔ اے خدائے رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ تاجدارِ رسالت کی ساری اُمت کی غیبت سے حفاظت اور سبھی کی مغفرت فرما۔

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



طالب علم مدینہ
تبع و مغفرت و
بے حساب
بخشت الفردوس
میں آقا کا پڑوس

۱۴ رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ

05 ستمبر 2009ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط
”يا اللہ! فیضانِ سنت عام ہو جائے“ کے تئیس حُرُوف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی 23 نیتیں
 فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: **نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ**۔ مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

(الْمُعْجَمُ الْكَبِيرُ لِلطَّبْرَانِي حَدِيث ۵۹۴۲ ج ۶ ص ۱۸۵)

دومدنی پھول: ﴿۱﴾ غیر انتھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿۲﴾ جتنی انتھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعوذ و ﴿۴﴾ تسمیہ سے آغاز کروں گا (اسی صفحہ پر اُپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا) ﴿۵﴾ رضائے الہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا ﴿۶﴾ حَتّٰی الْوُسْخِ اس کا باؤضو اور ﴿۷﴾ قبلہ رُو مطالعہ کروں گا ﴿۸﴾ قرآنی آیات اور ﴿۹﴾ احادیثِ مبارکہ کی زیارت کروں گا ﴿۱۰﴾ جہاں جہاں ”اللہ“ کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿۱۱﴾ جہاں جہاں ”سرکار“ کا اسمِ مبارک آئے گا وہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پڑھوں گا ﴿۱۲﴾ شرعی مسائل سیکھوں گا ﴿۱۳﴾ اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو علماء سے پوچھ لوں گا ﴿۱۴﴾ حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس قول ”عِنْدِيْ ذِكْرُ الصَّالِحِيْنَ تَنْوِيْلُ الرُّحْمَةِ“ یعنی نیک لوگوں کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔“ (حلیۃ الاولیاء ج ۷ ص ۳۳۵ رقم ۱۰۷۵۰) پر عمل کرتے ہوئے ذکرِ صالحین کی برکتیں لوٹوں گا ﴿۱۵﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) عِنْدَ الضَّرْوَرَتِ خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا ﴿۱۶﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) ”یادداشت“ والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا ﴿۱۷﴾ کتاب مکمل پڑھنے کیلئے بہ نیتِ حصولِ علم دین روزانہ چند صفحات پڑھ کر علمِ دین حاصل کرنے کے ثواب کا حقدار بنوں گا ﴿۱۸﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا ﴿۱۹﴾ اس حدیثِ پاک تَهَادَوْا تَحَابُّوا یعنی ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی (موطا امام مالک ج ۲ ص ۴۰۷ رقم ۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق تعداد میں) یہ کتابیں خرید کر دوسروں کو تحفہ دوں گا ﴿۲۰﴾ جن کو دوزخ کا حتی الامکان انہیں یہ ہدف بھی دوں گا کہ آپ اتنے دن (مثلاً ۲۵) دن کے اندر اندر مکمل پڑھ لیجئے ﴿۲۱﴾ جو نہیں جانتے انہیں سکھاؤں گا ﴿۲۲﴾ اس کتاب کے مطالعہ کا ثواب ساری اُمت کو ایصال کروں گا ﴿۲۳﴾ کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا (ناشرین و مصنف وغیرہ کو کتابوں کی اغلاط صرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
38	دو فرامین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم	25	دُرود شریف کی فضیلت
38	کیا غیبت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟	25	اکثر غیبت کی لپیٹ میں ہے
39	کھولتے پانی اور آگ کے درمیان دوڑنے والا	26	غیبت کی تباہ کاریاں ایک نظر میں
39	خوفِ گناہ ہو تو ایسا!	27	مدنی حکایت
40	تُو نے اپنے بھائی کا گوشت کھایا ہے	28	غیبت حرام ہونے کی حکمت
41	بیٹھک سے اٹھ کر جانے والے کی غیبت کی 16 مثالیں	29	غیبت کے متعلق ایک اعتراض کا جواب
41	منہ سے گوشت نکلا	29	غیبت و بھجان کا فرق
42	عورتوں میں کی جانے والی غیبتوں کی 23 مثالیں	30	غیبت کی تعریف بہارِ شریعت میں
	شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا دیدار نصیب	30	غیبت کی تعریف از ابنِ جوزی
42	ہو گیا	31	غیبت کیا ہے؟
44	تم نے ابھی ابھی گوشت کھایا ہے	32	میں علاقے کا نامی گرامی بد معاش تھا
45	مردار خور چھٹی	34	انفرادی کوشش کی برکت سے راہِ جنت مل گئی
45	مردار کا گوشت کھانا آسان نہیں	34	ہر کلمے کے بدلے ایک سال کی عبادت کا ثواب
46	جہنمی بندر و خنزیر	35	اکثر گھر میدانِ جنگ بنے ہوئے ہیں
46	چار نصیحتیں	35	سینوں سے لٹکے ہوئے لوگ
46	غیبت ایمان کیلئے نقصان دہ ہے	35	تانے کے ناخن
47	کفر پر مرنے والے کے عذابِ قبر کی کیفیت	36	عورتیں زیادہ غیبتیں کرتی ہیں
47	جہنم میں ہمیشہ رہنے کی لرزہ خیز کیفیت	36	پہلوؤں سے گوشت کاٹ کر کھلانے کا عذاب
49	نفلی عبادت نہ کرنے والے سے نفرت کرنا کیسا؟	36	قیامت میں مردہ بھائی کا گوشت کھلایا جائے گا
50	مستحبات و نوافل میں غیبت کی 9 مثالیں	37	زبان جلنے سے محفوظ رہے گی
50	غیبت کے انداز	38	نماز و روزہ کی نوراتیت گئی

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
68	پہنی کش مکش سے نجات ملی	52	نابالغ کی غیبت
70	اجتماع میں ثواب کی نیت سے شرکت کرنی چاہئے	53	کس بچے کی غیبت جائز ہے اور کس کی ناجائز؟
70	دوقبروں میں ہونے والے عذاب کے اسباب	53	چھوٹے بچے کی غیبت کی 17 مثالیں
71	آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو علم غیب ہے	54	بچوں کو غیبت مت کرنے دیجئے
71	قبر میں عذاب ہو رہا ہے	55	بچوں کی فریاد رسی کیجئے
72	قبروں پر پھول ڈالنا مستحب ہے	55	بچوں سے صادر ہونے والی غیبت کی 22 مثالیں
73	غیبت زنا سے بھی سخت تر ہے	56	بچوں کو چھوٹے بہلاوے مت دیجئے
73	میں سمجھا شاید تو نے غیبت کی ہے	56	گوٹنگا قادیانی کیسے مسلمان ہوا
73	غیبت زنا سے کب سخت ہے؟	58	مسلمان کی بے عزتی کبیرہ گناہ ہے
74	غیبتوں وغیرہ گناہوں کے حلق ایک معلوماتی فتویٰ	58	خدا و مصطفیٰ کو ایذا دینے والا
75	زنا چھوٹا گناہ نہیں	59	مومنین کی حرمت کعبے سے بڑھ کر ہے
75	دوسانپ نوج نوج کر کھائیں گے	59	کامل مسلمان کی تعریف
75	جہنمی تابوت	59	دائرۂ ایمان سے نکل جانے کا خطرہ
75	جنت میں داخلے سے محروم	60	بدعتیہ کی سے توبہ
76	نظردل میں شہوت کا بیج بوتی ہے	62	بد مذہبوں سے دور رہنے کی حدیثوں میں تاکید
76	آنکھوں میں پگھلا ہوا سیسہ	63	بد مذہب کو استاد بنانا
77	آنکھوں میں آگ بھردی جائے گی	64	عذاب قہر کے ہولناک مناظر
77	آگ کی سلائی	65	مسلمانوں! ڈر جاؤ!
77	جہنم سے آزاد ہونے والی آنکھیں	65	پیشاب سے نہ بچنے والے کی قبر سے پکار!
77	تم جنت میں میرے ساتھ ہو گے	67	ہر گناہ کے بدلے ایک عضو کا ناس جائے گا!
78	انفرادی کوشش کی برکت	67	نزع، قبر اور منکر نکیر کی خوفناک منظر کشی

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
96	ایماں کی بہار آئی فیضانِ مدینہ میں	79	انفرادی کوشش ثواب کا آسان ذریعہ ہے
97	غیبت کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی	80	جہنم کا کھانا اور لباس ملے گا
98	جنت کی ضمانت	80	دوزخ کی آگ کے انگارے کھائے گا
98	جنت میں آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پڑوسی	81	جہنم کی غذا اور مشروب
98	جنت کی 22 جھلکیاں	82	بے جا اعتراضات کرنے والے
101	خوریں پانے کا عمل	82	خود چاہے حرام کھاتے ہوں مگر۔۔۔۔۔
101	مسلمانوں کی آبرو وغیرہ دوسرے مسلمان پر حرام ہے	83	دوسرے کی آنکھ کا تنکا تو نظر آتا ہے مگر۔۔۔۔۔
102	تکبر کسے کہتے ہیں	83	ایسے کام نہ کرو کہ لوگ غیبت کریں
102	کسی کو حقارت سے مت دیکھو	86	مدنی چینل پر مدنی مذاکرہ سننے کی مدنی بہار
103	مسلمان کون؟ مہاجر کون؟	87	بہار میں چار غیبتیں
104	اشارے سے تکلیف دینا بھی جائز نہیں	88	آقا کی صحابہ سے محبت
104	دل ہلا دینے والی خارش	89	تم کو تو غلاموں سے ہے کچھ ایسی محبت
105	جشنِ ولادت کی بڑکت سے قسمت گھل گئی	90	پیر کی نظر سے مرید کو گرانے کی کوشش کرنے والوں کو تنبیہ
106	چراغاں دیکھ کر کافر نے اسلام قبول کر لیا	91	”بڑوں“ کو بھی چاہئے ”چھوٹوں“ سے غیبت نہ سنیں
107	جشنِ ولادت کا چراغاں	92	چغل خور کبھی سچا نہیں ہو سکتا
107	ایک ہزار شمعیں	93	سیدنا عمر بن عبدالعزیز کا طرزِ عمل
108	حقیقی مفلس	93	تم میرے پاس تین برائیاں لے کر آئے
108	آہ! قیامت کے روز کیا ہوگا!!	94	مُستبجوں کے چوروں سے بچو
110	میں نے اپنی عزت لوگوں پر صدقہ کی	94	جدا ہونے تک حالتِ جہاد میں
110	پیٹنگی معاف کرنے والے کی مغفرت ہوگئی	95	مدنی چینل کی بدولت موت سے 17 دن قبل ایمان مل گیا
110	امام مظلوم کی اپنی عزت کے متعلق سخاوت	95	مرنے سے قبل کوئی سدھرتا ہے تو کوئی بگڑتا ہے

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
124	گیہوں کا دانہ توڑنے کا اخروی نقصان	111	(۱) معاف کرنے کی عظیم الشان فضیلت
125	جو اپنے لئے پسند کرے وہی دوسرے کیلئے کہے	111	(2) جنت پانے کے تین ۳ ٹٹھے
125	”فلاں نے میری غیبت کی“ یہ جان کر غصے نہ ہوں	112	مدنی وصیتیں
126	غیبت کرنے والے کو سمجھانے کا ایک نیا انداز	113	میں نے الیاس قادری کو معاف کیا
127	اللہ عزوجل کی ٹھہیہ تدبیر کا شکار	113	قرضخواہوں سے مدنی التجا
127	سامنے کچھ پیچھے کچھ	114	دل کا درد دور ہو گیا
127	نفاق سے نفرت	115	دل کا باطنی مرض باعثِ ہلاکت ہے
128	آج کل نفاق کا انداز	115	دل کا سیاہ نقطہ
129	گناہ پر شرمندہ کرنے کا انجام	115	نصیحت کا اثر نہ ہونے کی وجہ
129	تائب کو شرمندہ کیا تو خود گناہ میں پھنس گیا	116	زبان کا غلط استعمال قمر میں پھنسا سکتا ہے
129	دَرَخت لگا رہا ہوں	117	قبر میں آقا کیوں نہیں آسکتے!
130	جنت میں چار دَرَخت لگیں گے	117	پُلصراط پر روک دیا جائے گا
130	80 برس کے گناہ معاف	118	پُلصراط سے گزرنے والوں کے مختلف انداز
130	بسم اللہ کیجئے کہنا ممنوع ہے	119	کسی کی تکلیف دیکھ کر خوش نہ ہوں
131	بسم اللہ کہنا کب کفر ہے	119	کسی کی مصیبت پر خوش ہونے کی مثالیں
131	کب فِکْر اللہ عزوجل کرنا گناہ ہے!	120	تین کام نہیں کر سکتے تو یوں کر لو
131	استقبال کیلئے ”اللہ اللہ“ کی صدا میں بلند کرنا	120	مسلمان کی عزت بزرگوں کی نظر میں
132	اپنی نیکیاں تمہیں کیوں دوں؟	121	دنیا جہان کی دولت ایک طرف اور غیبت ایک طرف
132	غیبت گویا نیکیاں پھینکنے کی مشین ہے	122	”ہرنیا“ کے درد کا خاتمہ
132	کبھی غیبت نہیں کی	123	بیماری کی فضیلت
133	جو زیادہ بولتا ہے وہ زیادہ غلطیاں کرتا ہے	124	ایک تنکے نے جنت سے روک دیا

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
143	”مولوی لوگ کیا جانتے ہیں“ کہنا کیسا؟	133	دیوانے ہو جاؤ
144	”دین پر عمل کو مولویوں نے مشکل بنا دیا ہے“ کہنا کیسا؟	133	جست کے محکلات حاصل کرنے کا نسخہ
144	مولویوں والا انداز	134	غیبت کی بددعا
144	”عالم سارے ظالم“ کہنے کا حکم شرعی	135	ہر بال کے بدلے ایک ایک نور
144	عالم دین کو کھارت سے ملا کہنا	136	درس دینے والوں کیلئے دعائے عطار
145	”مولوی بنو گے تو بھوکے مرو گے“ کہنا	136	تنہا درس دینے کی برکت
145	توہین علماء کے متعلق 10 پیرے	137	مقبولیت کا مدار قلت و کثرت پر نہیں
146	کاش میں درخت ہوتا!	137	صرف ایک فرد نے تصدیق کی
147	کاش مجھے ذبح کر دیا جاتا	138	950 سال میں صرف 80 آدمی ایمان لائے
147	آہ میرے گناہ!!	138	غیبت گناہِ کبیرہ ہے
148	تعلیم قرآن کے دو فضائل	138	عالم کے بارے میں احتیاط کی حکایت
149	گستاخ رسول کا انجام	139	اچھا گنمان عبادت ہے
150	گرمیوں میں روزہ آسان مگر چپ رہنا مشکل	139	عالم کی غیبت کرنے والا رحمت سے مایوس
151	جگر کا کینسر ٹھیک ہو گیا	139	دوزخ کے کتنے کاٹیں گے
152	کوئی مرض لا علاج نہیں	140	رات کے سنائے میں عکاس حملہ آور ہو تو۔۔۔
153	کینسر کے دو علاج	140	علماء کی غیبت کی 11 مثالیں
153	غیبت کے مختلف طریقے	141	عالم کی توہین کب کفر ہے اور کب نہیں
153	مؤمنوں پر تین احسان کرو!	141	علماء کی توہین کے بارے میں چند سوال جواب
153	مسلمان کی بھلائی بیان کرنے والوں کیلئے فرشتوں کی دعاء	141	عالم بے عمل کی توہین
154	میٹھے بول کی میٹھی حکایت	143	جاہل کو عالم سے بہتر جاننا کیسا؟
155	میٹھی زبان	143	طالب علم دین کو گنہگار کا مینڈک کہنا

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
170	سیاسی تبصروں کی بیٹھکیں	156	ذکر و دعا کے انداز پر غیبت
170	فرشتے لعنت کرتے ہیں	157	قیامت کا ہوشیئرُ با منظر
170	اخباری خبروں کا حال بے حال	159	لوگ مطالبے کر رہے ہوں گے
171	گٹوں کی طرح کاٹتے اور نوچتے ہوں گے!	160	اصلاح کا حسین انداز
172	دعائے قنوت پڑھنے والے اپنا وعدہ نبھائیں	160	حاجی مشتاق سنہری جالیوں کے روبرو
173	نیکی کی دعوت دینے کے لئے فاسقوں کے پاس جانا جائز ہے	161	مقدّر روالوں کے سودے
173	کج حاج بن یوسف کی غیبت سے بھی پرہیز	162	دیدارِ مصطفیٰ کا وظیفہ
174	تین عُیوب کی فحشوست کی عبرتناک حکایت	163	غیبت نیکیوں کو جلا دیتی ہے
175	نزع میں گھر بکنے کا شرعی مسئلہ	163	میری نیکیاں کہاں گئیں؟
175	اکثر خطائیں زبان سے ہوتی ہیں	164	قیامت میں ایک ایک لفظ کا حساب ہوگا
175	روزانہ صبح اعضاء زبان کی خوشامد کرتے ہیں	165	جس کی غیبت کی جائے وہ فائدے میں ---
176	جودل میں ہوتا ہے وہی زبان پر آتا ہے	165	میری ماں میری نیکیوں کی زیادہ حقدار ہے
176	زبان کی بے احتیاطی کی آفتیں	165	ماں کے پورے حقوق ادا نہیں کئے جاسکتے
176	ہمیشہ کی رضا و ناراضی	166	آدھے گناہ مُعاف
177	پہلے تو لو پھر منہ سے بولو	166	ساری رات کی عبادت اور غیبت
177	قفلِ مدینہ لگانے ہی میں عاقبت ہے	166	100 برس کی نفلی عبادت اور ایک غیبت
177	دل کی سختی کا انجام	167	حاجت روائی اور بیمار پُرسی کی فضیلت
178	بک بک کی عادت کفر میں ڈال سکتی ہے	168	جنت کے دو جوڑے
178	غیبت کرنے والا قابلِ رحم ہے!	168	غیبت سننا بھی حرام ہے
179	”بہت سوتا ہے“ کہنا غیبت ہے	169	غیبت میں شرکت کے تمام انداز گناہ ہیں
179	غیبت سننے والا بھی غیبت کرنے میں شریک ہے	169	بادشاہ کی سڑی ہوئی لاش

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
193	عَسْئالُ مُرْدَے کی بُرائی بیان نہ کرے	179	کھانے اور بولنے سے متعلق غیبت کی 12 مثالیں
193	مرنے کے بعد بلند آواز سے کلمہ پڑھا!	180	پیچھے سے اشارۃً ”ٹھلنا“ کہنا غیبت ہے
193	مرے ہوئے کافر کی غیبت	180	کسی کے فطری عیب بیان کرنا بڑے خوف کی بات ہے
194	6 مردوں کی سنسنی خیز حکایات	181	کسی کو ”کمزور ہے“ کہنا!
194	(1) آگ کا گرنا	181	کسی کی کمزوری کے اظہار کی غیبت کی 9 مثالیں
194	سرکارِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے کچھ چھپا ہوا نہیں	182	کسی کے معیوب مرض کا تذکرہ کرنا
195	﴿2﴾ بے دین کی گردن میں سانپ	182	لو لے لنگڑے کی غیبت
195	﴿3﴾ گردن میں سانپ لپٹا ہوا تھا	182	لباس کی خامی بتانا بھی غیبت ہے
196	صحابہ کے حق میں خدا سے ڈرو!	183	لباس کے متعلق غیبت کی 24 مثالیں
196	صحابہ کرام (علیہم الرضوان) کا نہایت ادب کیجئے	184	جوئے کے کاروبار سے توبہ
197	﴿4﴾ قبر میں بھیا نک کالا سانپ	184	جو اِحرام ہے
197	دھوکہ بازی جہنم سے ہے	185	جو اکھیلنا گناہ ہے
198	ملاوٹ والا مال بیچنے کا جائز طریقہ	185	جو اشیطانی کام ہے
199	﴿5﴾ پرندے نے قے کی تو اُس میں سے انسان نکل پڑا!	186	جو امیں جیتا ہوا مال حرام ہے
200	ابنِ مُلَہِم نے مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیوں شہید کیا؟	187	گویا خنزیر کے خون اور گوشت میں ہاتھ ڈبویا
201	﴿6﴾ حوض پر الٹا لٹکا ہوا آدمی	187	جوئے کی دعوت دینے والا کفارے میں صدقہ کرے
201	قائیل کے سیاہ کارنامے	188	جو ا کی تعریف
202	درس میں شرکت میری اصلاح کا سبب بن گئی	188	جوئے کی 6 صورتیں
203	قبر کی روشنی	190	جوئے سے توبہ کا طریقہ
204	قبریں جگمگا رہی ہوں گی	191	فوت شدہ کی بُرائی کرنا بھی غیبت ہے
204	دعوت میں غیبت کی حکایت	192	”ٹھلاں نے خود کشی کر لی“ یہ کہنا غیبت ہے

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
219	گلا گھونٹنے کا عذاب	205	کسی کو سُست وغیرہ کہنے کے متعلق 19 مثالیں
220	گھر جا کر نیکی کی دعوت دیتے	206	دونوں جہاں کی ذلت
220	”گناہ اٹھالئے“ کی وضاحت	207	اللہ کی دی ہوئی عزت کون چھین سکتا ہے!
221	رحمت پلٹ جاتی ہے	208	آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے خواب میں فرمایا
221	عذاب قبر کے تین حصے	209	مسجد بھر و اجتماع مرحبا!
221	کٹوں کی شکل میں اُنھیں گے	209	دارِ ہی کے متعلق ایک عبرتناک خواب
222	گوشت کی چھوٹی سی بوٹی	210	آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت کی نشانی سجالجئے
222	ہر بات پر سال بھر کی عبادت کا ثواب	210	سود سے بڑا گناہ کون سا ہے؟
223	عاشقانِ رسول کے بیٹھے بول کی برکات	211	مسلمان کی عزت پر ہاتھ ڈالنا سود سے بڑا گناہ ہے
224	قبر کا بھیانک تھوڑ	212	مسلمان کی عزت کی حفاظت کا ثواب
225	بھابھی نے جادو کروادیا ہے	213	غیبت سے روکنے کے چار فضائل
226	اگر گھر سے سونیوں والا پٹلا برآمد ہو جائے تو!	214	غیبت کرنے والے کے سامنے تعریف
226	جو بابا پیسے نہ مانگتے ہوں وہ کیسے غلط ہو سکتے ہیں؟	214	غیبت کرنے والے سے پیچھا چھڑانے کا طریقہ
227	اگر سیکے کے نیچے سے تعویذ نکل آئے تو؟	215	غیبت کرنے والے کو اشارے سے نہیں زبان سے روکئے
227	منہ کی بدبو کے باوجود شرابی نہ کہا جائے	215	علماء کو عوام نہ ٹوکیں
228	شرعی مہوت کسے کہتے ہیں	216	عالم کو ٹوکنے کے متعلق فرمانِ اعلیٰ حضرت
228	تُو نے چوری کی	217	جس کو سلامتی کی دعا دی اُسی کی غیبت !!!
228	----- کہ میری آنکھوں نے دیکھنے میں غلطی کی	217	خوفناک حادثہ ہوتے ہوتے رہ گیا
229	توبہ اور مُعافی کا طریقہ	218	کیا خودکشی سے جان چھوٹ جاتی ہے؟
230	ڈرائیور کی جان بچ گئی	219	آگ میں عذاب
230	سُنّتوں بھرے اجتماع میں رحمتوں کا نڈول ہوتا ہے	219	اُسی ہتھیار سے عذاب

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
243	بدعقیدہ شخص کی غیبت	231	ذکر کسے کہتے ہیں؟
244	منحوس بد مذہبوں کی بات سنی ہی نہیں ہے	232	پوری قوم کی غیبت کا مسئلہ
245	بد مذہبی کی بُ	232	لنگڑے کی نقالی
245	بد مذہبوں کے پاس بیٹھنا کیسا؟	232	نام لئے بغیر غیبت کرنا
246	غیر مسلم کا قبول اسلام	232	منہ پر بھی کہہ سکتا ہوں!
247	25 غیر مسلم قیدیوں کا قبول اسلام	233	بند الفاظ میں غیبت
248	غیبت پر ابھارنے والی 16 چیزوں کا بیان	233	کچھ کہوں گا تو غیبت ہو جائیگی
249	غیبت سے بچنے کا آسان ترین ورد	233	عیب پوشی کیلئے جھوٹ جائز ہونے کی ایک صورت
250	غیبت کا اجمالی (یعنی مختصر) علاج	234	خود کو ذلت پر پیش کرنا جائز نہیں
252	میاں بیوی کے قبول اسلام کی ایمان افروز مَدَنی بہار	235	دعا کیلئے درخواست دینے کا طریقہ
254	مشرک کا شوہر مسلمان ہو گیا نکاح کا کیا بنا؟	236	طیب کو غیوب بیان کرنے کا طریقہ
255	بے عمل مسلمانوں کا کردار قبول اسلام میں رکاوٹ	236	روحانی علاج کے بستے پر رازداری کا طریقہ
257	غیبت کے تفصیلی 10 علاج	237	کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا
257	تنہا رہے یا اچھی صحبت اختیار کرے	238	ڈاکٹروں اور عاملوں وغیرہ کیلئے
257	نیک بندے کی دعا پر امین کہنے کی برکت	238	غیبت کی 12 جائز صورتیں
258	ذاتی دوستیوں میں غیبتوں سے بچنا دشوار ہے	239	﴿7﴾ پہچان کیلئے ضرورتاً گونگا بہرا وغیرہ کہنا
259	فالتو بیٹھکوں سے دور رہئے	240	جو گھلم گھلا بُرائی کرتا ہو اُس کی غیبت
259	”ناہم پاس“ کرنے کی بیٹھک کا نقشہ پیش کرنے والی حکایت	240	﴿10﴾ بطور افسوس کسی کی بُرائی بیان کرنا
260	میل جول کا اہل کون؟	241	بطور افسوس غیبت کرنے سے بچنے ہی میں عافیت ہے
261	ظاہری اچھی صحبتوں میں بھی غیبتوں کا مَرَض!	242	کافرا و مرتد کی غیبت کے احکام
261	ہر آنے والا وقت پچھلے وقت سے بُرا ہے	243	بد مذہبوں سے حدیث و آیت نہ سنی

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
274	سواری کے جانور پر لعنت مت کرو	262	ہر ہر فرد غیبت گو نہیں
274	جانور کو بُرا کہنا	262	50 صدیقین کا ثواب
275	مرے ہوئے گتے کی بُرائی سے بھی بچو	263	غیبت خور سے تو سُننا ہی بھلا
275	خنزیر کیلئے عمدہ فقرہ استعمال فرمایا	263	تو سُننا مجھ جیسے سینکڑوں سے اچھا
276	کھجڑے کو حلیم کہنا	263	حسن بصری اور ایک گوشہ نشین
276	زبان کا تیر خطا نہیں ہوتا	264	تنہائی میں بھلائی ہی بھلائی ہے
277	زبان کا زخم تلوار کے زخم سے سخت ہوتا ہے	264	غیبت سے بچنے کا انوکھا طریقہ
277	غیبت کی عادت نکالنے کا بہترین نسخہ	265	غیر مسلم مسلمان ہو گیا
278	غیبت نیکیوں کی بربادی اور جہنم میں داخلے کا سبب بن گئی تو!	266	چوہے بھگانے کیلئے لمبی نہ رکھنے کا ایمان افروز سبب
278	مال دینے میں بخیل مگر نیکیاں لٹانے میں سخی!	267	”بھڑاس“ نکالنا غیبت میں ڈال سکتا ہے
279	گردے کا درد دور ہو گیا	268	مُعاذ کرنے والوں کا بے حساب جنت میں داخلہ
280	مفلوج کی ہاتھوں ہاتھ شفا یابی	268	بُرا کہنے سے بچنے والے کا خوش انجام
281	صرف اپنے عیبوں کو دیکھئے	269	غیبت کے عذابات یاد کیجئے
281	اپنے عیبوں کو یاد کرو	269	غیبت کا تائب آخر میں جنت میں جا رہا
281	اپنے عیبوں کو جاننے کے باوجود۔۔۔۔۔	270	عُل مچائے گا، دوزخ میں جائے گا
282	جو اپنے عیبوں کو جان لیتا ہے	270	سونے کا پہاڑ صدقہ کرنے سے بھی پسندیدہ
282	ہاتھی ہوئی باتوں کی عُمول مت کرو!	271	غیبت ہو جاتی تو خیرات کرتے
282	اللہ عزَّ وَّجَلَّ عیب پوشی فرمائے گا	271	دودرہم کی حکایت
283	عیب چھپاؤ، جنت پاؤ	271	مذکورہ حکایت کی وضاحت
283	جہنم میں چیخ رہے ہوں گے!	272	ایک چپ سوسکھ
284	غیبت ایمان میں فساد پیدا کرتی ہے	273	پرندے کی نیکی کی دعوت

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
300	کبھی غیبت سے بچنے کی ترکیب کریں	284	ایک نو مسلم کی دردناک آپ بیتی
301	دُرود شریف کی فضیلت	290	غیبت سے توبہ کا طریقہ
301	40 حکایات	291	بندے سے بھی معافی مانگے
301	﴿۱﴾ دو غیبت کرنے والیوں کی حکایت	292	توبہ کے بعد جس کی غیبت کی تھی اُس کو پتا چل گیا تو؟
303	علم غیب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم	292	جس کی غیبت کی اُس کو پتا چل گیا۔۔۔ پھر مر گیا
303	﴿۲﴾ غیبت سے باز رکھنے کا حسین انداز	293	ہائے شامتِ نفس!
304	﴿۳﴾ روئی والے نے حیانت کی!	294	دنیا ہی میں مُعاف کروالینے میں عاقبت ہے
305	تاجروں کی غیبت کی 17 مثالیں	294	بہتان کی تعریف
306	ملازمین کی غیبتوں کی 18 مثالیں	294	بہتان سے توبہ کا طریقہ
306	دُکانداروں کی آپسی غیبت کی 10 مثالیں	295	یُحسان کا عذاب
307	﴿۴﴾ مرحومہ امی جان نے مَدَنی کام کرنے کی اجازت دلوائی	295	گناہ کے الزام کا عذاب
308	مَدَنی کام کی تڑپ مرحبا!	295	شکلی مزا جوں کو شمشیر
309	چار فرامینِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم	296	عورت پر تہمت لگانے کے سبب ہلاکت
309	﴿۵﴾ امامِ اعظم کا اپنے گستاخ کے ساتھ حسن سلوک	296	ایک دوسرے کو غیبت سے بچانے کا طریقہ
310	غصے پر قابو کے بھی کیا خوب فضائل ہیں!	297	کسی کو کالا کہنا بھی غیبت ہے
311	کیا امامِ اعظم نے حسن بصری کی غیبت کی؟	297	بخیر شرمائے فوراً توبہ کر لینی چاہئے
311	﴿۶﴾ امامِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ اکرم نے کبھی دشمن کی بھی غیبت نہیں کی	298	گناہ ہوتے ہی فوراً توبہ کرنا واجب ہے
312	آدھے اہلِ زمین سے بھی امامِ اعظم کی عقل زیادہ	298	کسی کی بات غیبت نہ تھی مگر آپ نے غیبت کہہ دی تو؟
312	﴿۷﴾ قبر والے غیبت نہیں کیا کرتے	298	جھگڑے سے بچنے کی فضیلت
313	﴿۸﴾ ہم اب صرف مَدَنی چینل دیکھتے ہیں	299	اَسْتَغْفِرُ اللہ کہنے کی فضیلت
314	نماز برائیوں سے بچاتی ہے	299	توبہ کے تین ارکان ہیں

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
329	امرد کے ساتھ 70 شیطان	314	اتباع نبوی میں خشک ٹہنی ہلائی
330	﴿۲۰﴾ شیخ سعدی کے استاذ نے کیا خوب ٹوکا	316	﴿۹﴾ غیبت کے سبب برزخ میں قید
330	غیبت سے روکنا کب واجب ہے	317	﴿۱۰﴾ ہجرے کی محبت میں پھنسنے کی وجہ
331	حسد کے متعلق غیبت کی سات مثالیں	317	کہیں غیبت تو نہیں لے ڈوبی!
332	﴿۲۱﴾ منی سینما گھر بند کر دیا	318	﴿۱۱﴾ نماز دُہراؤ
333	﴿۲۲﴾ دونوں میں سے کون بہتر؟	318	کیا غیبت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟
334	حقیقی مٹھی کون؟	319	﴿۱۲﴾ ایک ہجڑے کی مغفرت کی حکایت
334	﴿۲۳﴾ ایک بار کی ہوئی غیبت کے سبب بے ہوش ہو گئے	320	﴿۱۳﴾ رانا بد معاش
335	بروزِ حشر اینٹ اور دھاگے کا مطالعہ	322	چاہے گناہ آسمان تک پہنچ گئے ہوں
335	چالیس برس سے رو رہا ہوں	323	﴿۱۴﴾ غیبت میں لذت کی وجہ
336	﴿۲۴﴾ غیبت کرنے والے کا وقار جاتا رہتا ہے	323	نام نہاد بھیا نک سکون
336	﴿۲۵﴾ ماضی کی یاد --- دو نابینا	324	﴿۱۵﴾ مرا ہوا فخر
337	نابینا کو چالیس قدم چلانے کی فضیلت	324	﴿۱۶﴾ انسان نما گٹوں کا سالن
337	نابینا کو چلانے کا طریقہ	325	﴿۱۷﴾ انوکھی چھینک
337	غلام آزاد کرنے کی فضیلت	325	چھینک کی برکتیں
338	﴿۲۶﴾ مدنی چینل کی برکت سے غیبت سے پرہیز	326	﴿۱۸﴾ امرد کے ساتھ مذاق کرنے والے کی غیبت
339	﴿۲۷﴾ ”وہ مُردے کی طرح سویا ہے“ کہنا	326	کسی کو ”امرد پرست“ کہنا
339	نفلی کاموں کے متعلق غیبت کی 14 مثالیں	327	حُسنِ ظن کا جام پیجئے
340	﴿۲۸﴾ بُرائی کرنے والے کے ساتھ بھلائی کی انوکھی حکایت	327	﴿۱۹﴾ دو امرد پسند مؤذِنوں کی بربادی
341	اینٹ کا جواب نایاب گوہر سے	328	رشتے دار کا رشتے دار سے پردہ
341	حُسنِ سلوک کا نتیجہ	329	اُمَرِ دُکھوت سے دیکھنا حرام ہے

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
358	پڑوسیوں کے بارے میں غیبتوں کی 20 مثالیں	341	﴿۲۹﴾ حملہ آور کے ساتھ حیرت انگیز حسن سلوک
359	منگنی/شادی میں غیبتوں کی 17 مثالیں	342	﴿۳۰﴾ دو گدڑیوں والا
360	رشتہ سے توبہ کا طریقہ	343	بدگمانی بھی غیبت ہے
361	سسرالی رشتوں کی غیبتوں کی 22 مثالیں	344	﴿۳۱﴾ پُر اسرار حبشی
361	میکے جا کر سسرال کے متعلق کی جانے والی غیبتوں کی 17 مثالیں	345	﴿۳۲﴾ حبشی نے جوں ہی دعا مانگی ---
361	منگنی ٹوٹنے یا طلاق ہونے پر کی جانے والی غیبتوں کی 37 مثالیں	346	﴿۳۳﴾ اولادِ زریہ ہو گئی
362	گھر کی بات باہر کرنے والا کم ذات ہوتا ہے	347	جتنی بھینس زیادہ ثواب بھی زیادہ
363	جوڑوں کی بیماری بھی گئی اور بے روزگاری بھی گئی	347	﴿۳۴﴾ غیبت کرنے والے کو تختہ
364	مُردے کو اچھا پڑوس دو	348	غیبت کرنے والے کو دعائے خیر سے نواز دینے
364	گلاب کے پھول یا انڈہوں کے منہ!	348	﴿۳۵﴾ عطر کی شیشی کا تختہ
365	دعوتوں میں کی جانے والی غیبتوں کی 14 مثالیں	349	﴿۳۶﴾ مَدَنی منے کی جان بچ گئی
366	بیٹے کے بارے میں غیبت کی 16 مثالیں	350	﴿۳۷﴾ 15 سالہ مریضہ کی ایمان افروز صحت یابی
366	باپ کے بارے میں غیبت کی 17 مثالیں	352	﴿۳۸﴾ لمبا سیاہ آدمی
367	ماں کی طرف سے بیٹی کی غیبت کی 13 مثالیں	352	﴿۳۹﴾ آمر دینی وغیرہ کی ہاتھوں ہاتھ غیبی سزائیں
368	گھروں میں عموماً بولے جانے والے غیبتوں کے الفاظ کی 67 مثالیں	353	﴿۴۰﴾ لفٹ کا پتکھا
368	ذاتی معاملات کے فضول سوالات کی 15 مثالیں	354	عیب بیان کرنا غیبت ہے بھی اور نہیں بھی
369	خاندان کے متعلق غیبت کی 15 مثالیں	355	دعائے عطار
370	پریشان حالوں کے متعلق غیبت کی 21 مثالیں	356	غیبت کی مثالیں
371		356	دُرود شریف کی فضیلت
		356	احیاء العلوم سے غیبت کی تعریف اور مثالیں
		357	آہ! ہماری زبان کی بے احتیاطیاں !!!

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
383	تاجروں کے متعلق 26 غیبتیں	371	مریضوں کی غیبتوں کی 11 مثالیں
384	سیٹھ اور ملازم کی ایک دوسرے کے متعلق غیبتوں کی 8 مثالیں	372	مرنے والے مسلمان کی غیبت کی 25 مثالیں
384	مختلف کاریگروں کے متعلق غیبتوں کی 14 مثالیں	372	ڈاکٹر کے بارے میں غیبت کی 17 مثالیں
385	دفتر کے خادم کے متعلق غیبتوں کی 20 مثالیں	373	ڈاکٹروں کی رہنمائی کیلئے
385	مکان و صاحب مکان کی غیبت کی 16 مثالیں	374	دوا کی کمپنیوں کی طرف سے ڈاکٹروں کو رشوت
386	کرایہ دار کے بارے میں کی جانے والے غیبتوں کی 16 مثالیں	374	رشوت کسے کہتے ہیں
386	سیاسی تبصروں میں کی جانے والی غیبت کی 35 مثالیں	375	رشوت کی ایک صورت
387	فُضُول جملوں کی 14 مثالیں	375	رشوت لینے دینے والے پر لعنت
388	تھوک بند غیبتوں کی چار مثالیں	375	اگر کمپنی والے ڈاکٹر کو تحفہ کہہ کر دیں تو؟
389	بقرعید پر کئے جانے والے فُضُول سوالات کی 19 مثالیں	376	بلا حاجت ٹیسٹ یا دوا لکھ دینا حیانت ہے
389	جھوٹ پر مجبور کرنے والے سوالات کی 14 مثالیں	376	رشوت سے توبہ کا طریقہ
390	سب سے خطرناک ابوالفضول	376	قبر کا بھیانک سیاہ کتا
391	فون پر کی جانے والی فضول باتوں کی 5 مثالیں	377	ڈرائیور کی غیبت کی 8 مثالیں
391	فون کرنے کے حوالے سے غیبت کی 13 مثالیں	378	لبے روٹ کی بسیں اور مخصوص ہوٹلیں
392	فون وصول کر کے ثواب کمائیے	378	قلم حرام کی فحشوست
393	کسی کا فون آنے کی صورت میں غیبت کی 17 مثالیں	379	قلم حلال کی فضیلت
393	کسی کا فون نہ آنے کی صورت میں غیبت کی 9 مثالیں	379	سواری اور سوار کی غیبت کی 15 مثالیں
394	کسی کو فون کرتے دیکھ کر کی جانے والی غیبتوں کی 11 مثالیں	380	ریلوے کا سفر اور موقع 10 غیبتیں
394	SMS کے حوالے سے کی جانے والی غیبتوں کی 10 مثالیں	380	ایک ہیروئچی کی آپ بیتی
394		382	معمار و مزدور کی موقع غیبتوں کی 12 مثالیں
		383	ہوٹل والے کی موقع غیبت کی 17 مثالیں

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
412	ایکوساؤنڈ والوں اور کمرو میں کے متعلق غیبتوں کی 13 مثالیں		CHATTING کے حوالے سے کی جانے والی
412	مبلغین و مقررین کے متعلق غیبتوں کی 10 مثالیں	395	غیبتوں کی 3 مثالیں
412	لام خطیب کے بارے میں کی جانے والی متوقع غیبتوں کی 37 مثالیں		INTERNET کے حوالے سے کی جانے والی غیبتوں
414	مسجد انتظامیہ کے متعلق کی جانے والی غیبتوں کی 15 مثالیں	395	کی 5 مثالیں
414	مذہبی طبقے میں کی جانے والی غیبتوں کی 68 مثالیں	395	چوک درس کی بہار، آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا دیدار
416	غیبت کی مخرق 61 مثالیں	397	دعوتِ اسلامی دُرود و سلام کے جام پلاتی ہے
417	وقف کے اجیروں کے متعلق غیبتوں کی 15 مثالیں	397	نورِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی جلوہ سامانیاں
417	بغل میں کینسر کے عذوود	398	دوستوں میں کی جانے والی غیبتوں کی 92 مثالیں
418	طلبہ میں کی جانے والی غیبتوں کی 26 مثالیں	399	مصنف کے بارے میں کی جانے والی غیبتوں کی 19 مثالیں
419	اساتذہ کی غیبتوں کی 22 مثالیں	400	ویب سائٹس کے متعلق متوقع 5 غیبتیں
421	مدنی ماحول میں کی جانے والی غیبت کی 67 مثالیں	400	استیحاء خانے کی لائن میں غیبت کی 8 مثالیں
423	مدنی قافلے کے متعلق کی جانے والی غیبت کی 26 مثالیں	401	جسمانیّت میں غیبت کی 58 مثالیں
	مدنی ماحول سے روٹھے ہوئے کو مٹانے کے	402	عبادات کے بارے میں غیبت کی 20 مثالیں
424	غیبتوں بھرے انداز کا فرضی خاکہ	402	حافظِ قرآن کی غیبتوں کی 11 مثالیں
425	افسوس! ہمیں بات کرنی ہی نہیں آتی	403	سفر حج کے بارے میں کی جانے والی 34 غیبتیں
426	ناجائز گفتگو جہنم میں گرائے گی	405	حج سے لوٹنے والے سے فضول سوالات کی 13 مثالیں
	پہلے اجتماع میں آتا تھا اب نہیں آتا اسے سمجھانے کے	406	نعت خوان کے بارے میں غیبت کے الفاظ کی 25 مثالیں
426	متعلق موقوف 14 گناہوں بھرے جملے اور غیبتیں	406	نعت خوانی / جلسے یا اجتماع میں ہونے والی غیبت کی 19 مثالیں
428	بات امانت ہونے کا قرینہ	407	لا اُپالی نوجوان
428	سُدھرنے کی جدّ و جہد جاری رکھئے	409	گناہ کی دس ٹھوسٹیں
429	تو کیا توبہ کو معمولی شے خیال کرتا ہے؟	410	نعت خوانوں کے مابین ہونے والی غیبتوں کی 40 مثالیں

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
447	فتاویٰ رضویہ میں ایک وسواسی کی گوشمالی	430	”مجالس“ کے بارے میں کی جانے والے غیبتوں کی 16 مثالیں
448	دعوت میں جانے کیلئے اچھی اچھی پتھیں کر لینی چاہئیں	431	مجلس برائے اجتماع اور موقع 11 غیبتیں
449	صرف لوگوں کے ذرے سے گناہ چھوڑنے کا نقصان	432	سینما گھر کے مالک کی توبہ
450	غیبت سے بچنے کی تربیت کس طرح حاصل ہو؟	433	اجتماع ذکر میں گنہگار بھی بخشے جاتے ہیں
451	ہماری اکثریت کو بات کرنا ہی نہیں آتی		حار سین و خاد میں کے بارے میں کی جانے والے غیبتوں
452	غیبت کے ضروری احکام سیکھنا فرض ہے۔	435	کی 41 مثالیں
452	غیبت کروں گا نہ سنوں گا	436	مدنی چینل کے متعلق غیبت کی 15 مثالیں
453	کیا شکایت سن ہی نہیں سکتے؟		غیبت کے بارے میں سوال
454	تنظیمی مسائل کا حل اور غیبت	438	جواب اور دیگر اہم معلومات
455	فتنہ پھیلانے کی وعیدیں	438	دُرود شریف کی فضیلت
456	فتنہ جگانے والے پر لعنت	440	غیبت کے جائز ناجائز ہونے کا کیسے پتا چلے؟
456	انفرادی کوشش کے غلط انداز کا فرضی مکالمہ	440	کیا غیبت سنتے ہی سامنے والے کو گنہگار سمجھ لیا جائے
458	انفرادی کوشش مدنی کاموں کی جان ہے	441	جائز سمجھ کر سن لے پھر پتا چلے کہ یہ ناجائز غیبت تھی تو۔۔۔؟
459	آپ نماز پڑھتے ہیں یا نہیں؟	441	عوام جائز و ناجائز غیبت میں کیسے تمیز کریں؟
460	سوالات کے بجائے ترغیبات سے کام لیجئے	442	گھر میں غیبت سے کس طرح بچے؟
461	وعدہ کرنے کے الفاظ۔۔۔۔۔	443	دعوت اسلامی کو جاہلوں کا ٹولہ کہنا کیسا؟
462	”وعدہ نہیں ارادہ کر لیجئے“ کہلوانا کیسا؟	443	بہت سارے مسلمانوں کی اکٹھی ایذا
462	”کوشش کروں گا“ کہلوانا	444	اجتماعی دل آزاریوں کے 12 جملوں کی مثالیں
462	ان شاء اللہ کہہ کر بھی بات کو نبھائیے	445	سوال کرنے والے کے بھولنے پر ہنسنا
463	بدگمانی مت کیجئے	445	اس کتاب کے بارے میں وسوسہ
463	ہاں میں سر ہلا دینا	447	بدگمانی مت کیجئے

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
480	دنیا و آخرت کے افضل اخلاق	463	وعدہ خلافی منافق کی نشانیوں میں سے ہے
481	مُعا ف کر و مُعا ف پاؤ	464	وعدہ خلافی کی وعیدات پر مبنی چار روایات
481	مُعا ف کرنے والوں کی بے حساب مغفرت	464	جھوٹا وعدہ کرنا حرام ہے
481	قاتلانہ حملے کی کوشش کرنے والے کو مُعا ف فرما دیا	464	وعدہ خلافی کسے کہتے ہیں؟
482	ظلم کرنے والے کے لئے دُعا ہدایت	465	وعدہ پورا کرنے کی فیت نہ ہو مگر اٹھا قاپورا ہو جائے تو۔۔
483	جادو کرنے والے سے درگزر	465	شرعی قباحت ہو تو وعدہ پورا نہ کرے
483	شانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم	465	مفتی دعوتِ اسلامی کی جب قبر کھلی
483	روزانہ 70 بار مُعا ف کرو	469	نگران کی تبدیلی پر تشویش نہ کیا کریں
484	گالیوں بھرے خطوط پر اعلیٰ حضرت کا عفو و درگزر	470	ہمیں نگران کا قصور بتایا جائے
485	ایک اہم مدنی وصیت	471	تمام عہدے داران کیلئے لائق تقلید مثال
486	فتاویٰ رضویہ کے اہم اقتباسات	472	ذمے داری سوچنے کے لئے معلومات
487	جس نے شخص تبدیل کر لیا!	473	نیک کاموں میں غیر حاضر رہنے والوں کا پوچھنا
488	بُر اچر چا کرنا حرام ہے	474	غیبت کے خلاف اعلانِ جنگ
489	دعوتِ اسلامی سے پھڑنے والوں کے لئے اتمامِ حجت	478	عفو و درگزر کی فضیلت مع ایک اہم مدنی وصیت
489	اگر آپ دعوتِ اسلامی کے ساتھ کام کرنا نہیں چاہتے تو۔۔	478	دُرود شریف کی فضیلت
490	یا اللہ عز و جل! تو گواہ رہنا	478	مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا عفو و درگزر
491	غیبت کے خلاف اعلانِ جنگ	479	حساب میں آسانی کے تین اسباب
492	میں نے الیاس قادری کو مُعا ف کیا	479	جنت کا محل
493	قرضخواہوں سے مدنی التجا	480	مُعا ف کرنے سے عزت بڑھتی ہے
494	گوئی بول اٹھی!	480	مُعز زکون؟
495	درس کا طریقہ	480	جو مُعا ف نہیں کرتا اسے مُعا ف نہیں کیا جائے گا
501	ماخذ و مراجع		

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

غیبت کی تباہ کاریاں

شیطان بہت روکے گا مگر یہ کتاب پوری پڑھ لیجئے ان شاء اللہ عزوجل

آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ شیطان کیوں نہیں پڑھنے دے رہا تھا!

درود شریف کی فضیلت حضرت علامہ محمد الدین فیروز آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی سے منقول ہے: جب کسی مجلس میں (یعنی لوگوں میں) بیٹھو اور کہو:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ تَوَالِّدَ عَزَّوَجَلَّ تم پر ایک فرشتہ مقرر فرمادے گا جو تم کو غیبت سے باز رکھے گا۔ اور جب مجلس سے اٹھو تو کہو: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ تو فرشتہ لوگوں کو تمہاری غیبت کرنے سے باز رکھے گا۔ (القول البدیع ص ۲۷۸)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

اکثریت غیبت کی لیٹ میں ہے بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ماں باپ، بھائی بہن، میاں بیوی، ساس بہو، سسر داماد، نند بھانج بلکہ اہل خانہ و خاندان نیز استاد و شاگرد، سیٹھ و نوکر، تاجر و گاہک، افسر و مزدور، مالدار و نادار، حاکم و محکوم، دنیا دار و دیندار، بوڑھا ہو یا جوان الغرض تمام دینی اور دنیوی شعبوں سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کی بھاری اکثریت اس وقت غیبت کی



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

خوناک آفت کی لپیٹ میں ہے، افسوس! صد کروڑ افسوس! بے جا بک بک کی عادت کے سبب آج کل ہماری کوئی مجلس (بیٹھک) عموماً غیبت سے خالی نہیں ہوتی۔

بہت سارے پرہیزگار نظر آنے والے لوگ بھی بلا تکلف غیبت سنتے، سناتے، مسکراتے اور تائید میں سر ہلاتے نظر آتے ہیں،

چونکہ غیبت بہت زیادہ عام ہے اس لئے عموماً کسی کی اس طرف توجہ ہی نہیں ہوتی کہ غیبت کرنے والا نیک پرہیزگار نہیں بلکہ فاسق و گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہوتا ہے۔ قرآن و حدیث اور اقوالِ بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہُ الْمُبِین سے منتخب کردہ غیبت کی 20 تباہ کاریوں پر ایک سرسری نظر ڈالئے، شاید خائفین کے بدن میں ٹھہر جھری کی لہر دوڑ جائے! جگر

تھام کر ملاحظہ فرمائیے: غیبت ایمان کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے غیبت بُرے خاتمے کا سبب ہے بکثرت غیبت کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی غیبت سے نماز روزے کی نورانیت چلی جاتی ہے غیبت سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں غیبت نیکیاں جلا دیتی ہے غیبت کرنے والا توبہ کر بھی لے تب بھی سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا، الغرض غیبت گناہِ کبیرہ، قطعی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے غیبت زنا سے سخت تر

ہے مسلمان کی غیبت کرنے والا سود سے بھی بڑے گناہ میں گرفتار ہے غیبت کو اگر سمندر میں ڈال دیا جائے تو سارا سمندر بدبو دار ہو جائے غیبت کرنے والے کو جہنم میں مُردار کھانا پڑے گا غیبت مُردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مُترادف ہے غیبت کرنے والا عذابِ قبر میں گرفتار ہوگا! غیبت کرنے والا تانبے کے ناخنوں سے اپنے

چہرے اور سینے کو بار بار چھیل رہا تھا غیبت کرنے والے کو اُس کے پہلوؤں سے گوشت کاٹ کاٹ کر کھلایا جا رہا تھا غیبت کرنے والا قیامت میں کتے کی شکل میں اٹھے گا غیبت کرنے والا جہنم کا بندر ہوگا غیبت کرنے والے کو دوزخ میں خود اپنا ہی گوشت کھانا پڑے گا غیبت کرنے والا جہنم کے کھولتے ہوئے پانی اور آگ کے درمیان

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر سورۃ بُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

موت مانگتا دوڑ رہا ہوگا اور اس سے جھٹکی بھی بیزار ہوں گے غیبت کرنے والا سب سے پہلے جہنم میں جائے گا۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّد

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ! اسْتَغْفِرُ اللَّه

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّد

مدنی حکایت ۱۰۱ صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی خزائن العرفان صفحہ 823 پر لکھتے ہیں: بیٹھے بیٹھے آقا مدینے والے مصطفیٰ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب چھا دکیلئے روانہ ہوتے یا سفر فرماتے تو ہر دو مالدار کے ساتھ ایک نادار مسلمان کو کر دیتے کہ یہ غریب اُن کی خدمت کرے اور وہ اس کو کھلائیں پلائیں اس طرح ہر ایک کا کام چلتا رہے۔ اسی طرح ایک موقع پر حضرت سیدنا سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو آدمیوں کے ساتھ کئے گئے تھے۔ ایک روز آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سو گئے اور کھانا تیار نہ کر سکے تو ان دونوں نے انہیں کھانا طلب کرنے کیلئے بارگاہ رسالت میں بھیجا۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ”خادمِ مطبخ“ (یعنی باروچی خانے کے خادم) حضرت سیدنا أسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ ان کے پاس کھانا ختم ہو چکا تھا لہذا انہوں نے کہا: میرے پاس کچھ نہیں۔ جب حضرت سیدنا سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں رُفقاء کو آکر بتایا تو انہوں نے کہا: ”أسامہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے نکل کیا۔“ جب بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے (بِإِذْنِ پروردگار عزّوجلّ غیب کی خبر دیتے ہوئے) فرمایا: ”میں تمہارے مُنہ میں گوشت کی رنگت دیکھتا ہوں“ انہوں نے عرض کیا: ہم نے گوشت کھایا ہی نہیں۔ فرمایا: تم نے غیبت کی اور جو مسلمان کی غیبت کرے اُس نے مسلمان کا گوشت کھایا۔

(تفسیر بغوی ج ۴ ص ۱۹۴)

اللہ رب العباد تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:



فرمان مصطفیٰ ﷺ: تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو پڑھو تمہارا زور و دم مجھ تک پہنچتا ہے۔

وَلَا يَغْتَبُ بَعْضُكُم بَعْضًا ۖ أَيُحِبُّ

أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا

(پ ۲۶ الحُجُرَات ۱۲)

فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ

ترجمہ کنزالایمان: اور ایک دوسرے کی غیبت نہ

کرو۔ کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی

کا گوشت کھائے؟ تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا۔

غیبت حرام ہونے کی حکمت

حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل کرتے

ہیں: کسی کی برائی بیان کرنے میں خواہ کوئی سچا ہی کیوں نہ ہو پھر بھی اس کی غیبت

کو حرام قرار دینے میں حکمت مومن کی عزت کی حفاظت میں مبالغہ کرنا ہے اور

اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انسان کی عزت و حرمت اور اس کے حقوق کی بہت زیادہ تاکید ہے، نیز

اللہ عزوجل نے اس کی عزت کو گوشت اور خون کے ساتھ تشبیہ دے کر مزید پختہ و مؤکد کر دیا اور اس کے ساتھ ہی مبالغہ

کرتے ہوئے اسے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف قرار دیا چنانچہ پارہ 26 سورة الحُجُرَات آیت نمبر 12 میں ارشاد

فرمایا: أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ (ترجمہ کنزالایمان: کیا تم میں

کوئی پسند کریگا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا) عزت کو گوشت سے تشبیہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ انسان

کی بے عزتی کرنے سے وہ ایسی ہی تکلیف محسوس کرتا ہے جیسا کہ اس کا گوشت کاٹ کر کھانے سے اس کا بدن درد محسوس

کرتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ کیونکہ عقلمند کے نزدیک مسلمان کی عزت کی قیمت خون اور گوشت سے بڑھ کر

ہے۔ سمجھدار آدمی جس طرح لوگوں کا گوشت کھانا اچھا نہیں سمجھتا اسی طرح ان کی عزت پامال کرنا بدرجہ اولیٰ اچھا تھوڑ

نہیں کرتا کیونکہ یہ ایک تکلیف دہ امر (یعنی معاملہ) ہے اور پھر اپنے بھائی کا گوشت کھانے کی تاکید لگانے کی وجہ یہ ہے

کہ کسی کے لئے اپنے بھائی کا گوشت کھانا تو بہت دور کی بات ہے (معمولی سا) چبانا بھی ممکن نہیں ہوتا لیکن دشمن کا

(الزَّوْجَرُ عَنِ الْكَافِرِ ج ۲ ص ۱۰)

معاملہ اس کے برعکس ہے۔

غیبت کے متعلق ایک اعتراض کا جواب
 امام احمد بن حنبل علیہ رحمۃ اللہ الاکبر نے غیبت کے بارے میں سمجھانے کے لئے خود ہی اعتراض وارد کیا اور خود ہی اس کا جواب ارشاد فرمایا ہے لہذا ملاحظہ ہو:

اعتراض: کسی کے منہ پر اُس کا عیب بیان کرنا حرام ہے کیونکہ اس سے اُسے ہاتھوں ہاتھ تکلیف پہنچتی ہے جبکہ غیر موجودگی میں غیبت کرنے سے اُسے تکلیف نہیں پہنچتی کیوں کہ اسے اس کی اطلاع ہی نہیں ہوتی۔

جواب: اس کا ایک جواب یہ ہے کہ (پارہ 26 سورة الحجرات آیت نمبر 12 میں اس لفظ) مَعِيَّتًا (یعنی مُردہ) کی قید سے یہ اعتراض خود بخود ختم ہو جاتا ہے وہ اس طرح کہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھانے سے خود کھائے جانے والے کو (ظاہراً) کوئی تکلیف نہیں ہوتی، حالانکہ یہ انتہائی گھٹیا اور بُرا فعل ہے۔ تاہم وہ مُردہ جان لے کہ میرا گوشت کھایا جا رہا ہے تو اُسے ضرور تکلیف پہنچے۔ اسی طرح کسی کی غیر موجودگی میں اس کے عیب بیان کرنا بھی حرام ہے کیونکہ جس کی غیبت کی گئی اگر اسے اطلاع ہو جائے تو اُسے بھی تکلیف ہوگی۔

(الزَّوْجَرُ عَنِ اَقْبَرِ الْكَبَائِرِ ج ۲ ص ۱۰)

غیبت و بہتان کا فرق
 سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے استفسار فرمایا: کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ عرض کی گئی: اللہ اعلم۔ اور اس کا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: (غیبت یہ ہے کہ) تم اپنے بھائی کا اس طرح ذکر کرو جسے وہ ناپسند کرتا ہے۔ عرض کی گئی: اگر وہ بات اس میں موجود ہو تو؟ فرمایا: جو بات تم کہہ رہے ہو اگر وہ اُس میں موجود ہو تو تم نے اس کی غیبت کی اور اگر اس میں نہ ہو تو تم نے اُس پر بہتان باندھا۔

(صَحِيحُ مُسْلِمٍ ص ۱۳۹۷ حدیث ۲۵۸۹)

مفسرِ شہیر حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ ان فرماتے ہیں: غیبت سچے عیب بیان کرنے کو کہتے ہیں اور بہتان ٹھوٹے عیب بیان کرنے کو، غیبت ہوتی ہے سچ مگر ہے حرام۔ اکثر گالیاں سچی ہوتی ہیں مگر ہیں



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر زور و پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

بے حیائی و حرام، (معلوم ہوا کہ) ہر سچ حلال نہیں ہوتا۔ خلاصہ یہ ہے کہ غیبت ایک گناہ ہے بہتان دو گناہ۔

(مرآۃ الناجح ج ۶ ص ۴۵۶)

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے غیبت کی تعریف اس طرح بیان کی ہے: کسی شخص کے پوشیدہ عیب کو اس کی برائی کرنے کے طور پر ذکر کرنا۔

غیبت کی تعریف
بہارِ شریعت میں

(بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۱۷۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس کہ آج ہماری اکثریت کو غیبت کی تعریف تک معلوم نہیں حالانکہ اس کے بارے میں ضروری احکام جاننا فرضِ علوم میں سے ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ

غیبت کی تعریف
از ابن جوزی

300 صفحات پر مشتمل کتاب، ”آنسوؤں کا دریا“ صفحہ 256 پر حضرت علامہ ابو الفرج عبد الرحمن بن جوزی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں غیبت کی جو تعریف بیان فرمائی ہے، وہ یہ ہے: تو اپنے بھائی کو ایسی چیز کے ذریعے یاد کرے کہ اگر وہ سن لے یا یہ بات اسے پہنچے تو اسے ناگوار گزرے اگرچہ تو اس میں سچا ہو خواہ اس کی ذات میں کوئی نقص (خامی) بیان کرے یا اس کی عقل میں یا اس کے کپڑوں میں یا اس کے فعل یا قول میں کوئی کمی بیان کرے یا اس کے دین یا اس کے گھر میں کوئی نقص (عیب) بیان کرے یا اس کی سواری یا اس کی اولاد، اس کے غلام یا اس کی کنیز میں کوئی عیب بیان کرے یا اس سے متعلق (یعنی تعلق رکھنے والی) کسی بھی شے کا (برائی کے ساتھ) تذکرہ کرے یہاں تک کہ تیرا یہ کہنا کہ اس کی آستین یا دامن لمبا ہے سب غیبت میں داخل ہیں۔

(بحر الدُّمُوع ص ۱۸۷)



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

غیبت کیا ہے؟ حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل کرتے ہیں: علماء کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں: انسان کے کسی ایسے

عیب کا ذکر کرنا جو اس میں موجود ہو غیبت کہلاتا ہے، اب وہ عیب چاہے اُس کے دین، دنیا، ذات، اخلاق، مال، اولاد، بیوی، خادم، غلام، عمامہ، لباس، حرکات و سکنات، مسکراہٹ، دیوانگی، ٹرش رُوئی اور خوش رُوئی وغیرہ کسی بھی ایسی چیز میں ہو جو اس کے مُتَعَلِّق ہو۔ جسمانی غیبت کی مثالیں: اندھا، لنگڑا، گنجا، ٹھکنا، لمبا، کالا اور زرد وغیرہ کہنا۔ دین میں غیبت کی مثالیں: فاسق، چور، خائن، ظالم، نماز میں سُستی کرنے والا، اور والدین کا نافرمان وغیرہ کہنا۔ مزید آگے چل کر نقل فرماتے ہیں: کہا جاتا ہے کہ ”غیبت میں کھجور کی سی مٹھاس اور شراب جیسی تیزی اور سرور ہے۔“ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس آفت سے ہماری حفاظت فرمائے اور ہماری طرف سے غیبت والوں کے کُھُوق (محض اپنے فضل و کرم سے) خود ہی ادا فرمائے کیونکہ اُس عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ انہیں کوئی شمار نہیں کر سکتا۔ (الزَّوْجَرُ عَنِ اقْتِرَافِ الْكِبَائِرِ ج ۲ ص ۱۹)

گنہ گدا کا حساب کیا وہ اگرچہ لاکھ سے ہیں سوا

مگر اے عفو ترے عفو کا تو حساب ہے نہ شمار ہے

(اپنے کلام کے اس مُشْطَع کے مصرعہ اولیٰ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے خوب انکساری فرمائی ہے۔ لہذا ”رضا“ کی جگہ سب مدینہ عفی عنہ نے اپنے گناہوں کے تھوڑے ”گدا“ لکھا ہے)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ! اسْتَغْفِرُ اللَّهَ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

میں علاقے کا نامی گرامی بدمعاش تھا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت کی عادت سے سچی توبہ کیجئے، زبان کی حفاظت کا ذہن بنائیے، توبہ پر استقامت پانے کیلئے ”دعوتِ اسلامی“ کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے اور مُنّتوں کی تربیت کے مَدَنی

قافلوں کے مسافر بنئے آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے ایک مَدَنی بہار پیش کی جاتی ہے۔ ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی کا بیان ہے کہ بُجّادِی الآخرہ ۱۴۲۹ھ، جون 2008ء میں ہمارا مَدَنی قافلہ اوکاڑہ (پنجاب - پاکستان) پہنچا۔ وہاں پر ایک باریش (یعنی واڑھی والے) عمر رسیدہ اسلامی بھائی سے میری ملاقات ہوئی۔ ان کے سر پر سبز سبز عمامہ شریف اپنے جلوے لٹا رہا تھا۔ دورانِ گفتگو انہوں نے انکشاف کیا کہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں آنے سے پہلے میں اپنے علاقے کا نامی گرامی بدمعاش تھا۔ میں شراب کا ایسا رسیا تھا کہ جب کہیں جاتا تو شراب کے کنستریمری گاڑی میں دھرے ہوتے۔ میں اپنے ساتھ گن مین رکھتا اور خود بھی مُسلح رہتا تھا۔ میرے کالے کڑوٹوں کی وجہ سے لوگ مجھ سے اس قدر نفرت کرتے کہ میرے قریب سے گزرنا پسند نہ کرتے تھے۔

میں نے ”مَدَنی لائن“ کیسے اختیار کی، اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ ہمارے علاقے میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے والے دعوتِ اسلامی کے مُبَلِّغین مجھے بھی نیکی کی دعوت دینے کے لئے آیا کرتے، مگر میں غفلت کی گہری وادیوں میں گم تھا اس لئے ان کی دعوتِ توجّہ سے سننے کے بجائے ان کا ہاتھ پکڑ کر بولتا: ”میرے ساتھ بیٹھ کر شراب پیو۔“ اُن کو کبھی ڈانٹا تو کبھی جھاڑتا مگر وہ موقع پا کر پھر انفرادی کوشش کے لئے آجایا کرتے۔ یوں ایک طویل عرصہ وہ مجھ پر انفرادی کوشش کرتے رہے اور میں سُنی ان سُنی کرتا رہا۔ ایک روز میرے دل میں خیال آیا کہ یہ بے چارے اتنے عرصے سے مجھ پر کوششیں کر رہے ہیں کیوں نہ آج ان کی بات توجّہ سے سن لی جائے دیکھوں تو سہی آخر یہ کہتے کیا ہیں! اب کی بار اسلامی بھائی ”نیکی کی دعوت“ دینے آئے تو میں نے بڑی توجّہ سے اُن کی دعوتِ سُنی اللہ کی شان کہ ان کی

دعوت میرے دل میں اُتر گئی اور لَبَّیک (یعنی میں حاضر ہوں) کہتے ہوئے اُن کے ساتھ مسجد کی طرف چل دیا، غالباً ہوش سنبھالنے کے بعد زندگی میں پہلی بار میں مسجد کے اندر داخل ہوا۔ عاشقانِ رسول کی صحبت اور مسجد میں ہونے والے سنتوں بھرے بیان نے میرے دل کی کیفیت کو بدل کر رکھ دیا۔ میں نے اسلامی بھائیوں کے پاس آنا جانا شروع کر دیا اور پھر سرکارِ غوثِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْرَم کے سلسلے میں مرید بن گیا۔ مرید تو کیا ہوا میرے انداز بدلتے چلے گئے۔ میں نے سب گناہوں سے توبہ کر لی، شراب پینا چھوڑ دی، نمازی بن گیا اور چہرہ سنت کے مطابق داڑھی اور سر عمامہ شریف سے ”سر سبز“ ہو گیا۔ لوگ میری اس تبدیلی پر حیران تھے۔ بعضوں کو تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ اس قدر بگڑا ہوا انسان بھلا کیسے سدھر سکتا ہے! ایک روز عجیب پُچھلہ ہوا کہ دو اخباری نمائندے میرے قریب سے گزرے تو ایک نے میری طرف اشارہ کر کے دوسرے کو بتایا یہ وہی شخص ہے، میرا تبدیل شدہ خلیہ دیکھ کر دوسرے کو یقین نہ آیا اور اُس نے مجھ سے باقاعدہ تصدیق کی کہ کیا آپ واقعی ”وہی“ ہیں؟ میرے ہاں کرنے پر وہ دم بخود رہ گیا اور کہنے لگا کہ اپنی تبدیلی کا راز بتائیے ہم اخبار میں آپ کی خبر چھاپیں گے۔ مگر میں نے منع کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ یہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکتیں ہیں کہ مجھ جیسا سوائے زمانہ انسان بھی صلوة و سنت کی راہ پر چلنے لگا اور معاشرے کا ایک باعزت فرد بن گیا۔

مربعہ

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر زور و شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

انفرادی کوشش کی برکت
سے راہِ جنت مل گئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اخلاص و استقامت کے ساتھ کی گئی انفرادی کوشش کی کیسی برکتیں نصیب ہوئیں اور بربادی آخرت کے راستے پر چلنے والے اسلامی بھائی کو جنت میں لے جانے والے راستے پر گامزن ہونے کی توفیق مل گئی۔ ہر اسلامی بھائی کو چاہئے کہ گھبرائے اور شرمائے بغیر ہر طرح کے اسلامی بھائیوں کو نیکی کی دعوت پیش کیا کریں، کیا عجب کہ آپ کے چند کلمات کسی کی دنیا و آخرت سنورنے کا سبب اور آپ کے لئے ثواب جاریہ کا ذریعہ بن جائیں۔ نیکی کی دعوت کے ثواب کی تو کیا ہی بات ہے!

ہر کلمے کے بدلے ایک
سال کی عبادت کا ثواب

ایک بار حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہِ خداوندی عز و جل میں عرض کی: یا اللہ عز و جل جو اپنے بھائی کو نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے اُس کی جزا کیا ہے؟ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں اُس کے ہر کلمہ کے بدلے ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اُسے جہنم کی سزا دینے میں مجھے حیا آتی ہے۔

(مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ ص ۴۸)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

مجھے تم ایسی دو ہمت آقا
 بنا دو مجھ کو بھی نیک خصلت
 دُور سب کو نیکی کی دعوت آقا
 نبی رحمت شفیع اُمت
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب !
 تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ !
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب !
 صَلِّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
 اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ
 صَلِّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جب تم سلیمن (علیہم السلام) پر زرد پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

اکثر گھر میدانِ جنگ بنے ہوئے ہیں
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خدائےوجل کی قسم! غیبت انتہائی تباہ کار ہے، اسی غیبت کے باعث آج اکثر گھر میدانِ کارزار بنے ہوئے ہیں، خاندانوں اور برادریوں میں، محلّوں اور بازاروں میں، عوام و خواص کے اکثر طبقوں میں بلکہ

سنت کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے مُتَعَدِّد افراد کے درمیان بھی اسی غیبت کے باعث نفرت کی مخوس دیواریں قائم ہیں۔ آہ! مرنے کے بعد نازک بدن غیبت کا ہولناک عذاب کیسے برداشت کر سکے گا! سنو! سنو!

سینوں سے لٹکے ہوئے لوگ
سُرورِ کائنات، شاہِ موجودات، محبوبِ ربِّ الارضِ وَالسَّمَوَاتِ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: معراج کی

رات میں ایسی عورتوں اور مردوں کے پاس سے گزرا جو اپنی چھاتیوں کے ساتھ لٹک رہے تھے، تو میں نے پوچھا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ منہ پر عیب لگانے والے اور پیٹھ پیچھے برائی کرنے والے ہیں اور ان کے مُتَعَلِّقُ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَيُلِّ لِكُلِّ هُمْزَةٍ لَّمْزَةٌ ①

ترجمہ کنز الایمان: خرابی ہے اس کے لئے جو

(پ ۳۰ الہمزہ: ۱) لوگوں کے منہ پر عیب کرے، پیٹھ پیچھے بدی کرے۔

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۵ ص ۳۰۹ حدیث ۶۷۵۰)

تانبے کے چُن
سرکارِ دو عالم، نُورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رَسُولِ مُحْتَشَمِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: میں شبِ معراج ایسی قوم کے پاس سے گزرا جو اپنے چہروں

اور سینوں کو تانبے کے ناٹھوں سے نوچ رہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ کہا: یہ لوگوں کا گوشت کھاتے (یعنی غیبت کرتے) تھے اور اُن کی عزّت خراب کرتے تھے۔

(سُنَنِ ابوداؤد ج ۴ ص ۳۵۳ حدیث ۴۸۷۸)

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

عورتیں زیادہ عذبتیں کرتی ہیں! مفسرِ شہیر حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: ان پر خارش کا عذاب مُسلّط کر دیا گیا تھا اور

ناخن تانے کے دھاردار اور نوکیلے تھے ان سے سینہ چہرہ کھجلا تے تھے اور زخمی ہوتے تھے۔ خدا (عَزَّوَجَلَّ) کی پناہ یہ عذاب سخت عذاب ہے، یہ واقعہ بعدِ قیامت ہوگا جو حُضُورِ انور (صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے آنکھوں سے دیکھا مزید فرماتے ہیں: یعنی یہ لوگ مسلمانوں کی غیبت کرتے تھے اور ان کی آبروریزی (عزت خراب) کرتے تھے یہ کام عورتیں زیادہ کرتی ہیں انھیں اس سے عبرت لینی چاہئے۔ (مراۃ ج ۶ ص ۶۱۹)

پہلوؤں سے گوشت کاٹ کر کھلانے کا عذاب بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! کبھی تنہائی میں غور کیجئے کہ ہماری کمزوری کی حالت تو یہ ہے کہ معمولی خارش بھی برداشت نہیں ہوتی، ناخن کا معمولی جُرح (یعنی ہلکا سا چیرا) بھی سہا نہیں جاتا تو اگر غیبت کر کے بغیر توبہ کئے مر گئے اور تانے کے ناخنوں سے چہرہ اور سینہ چھیلنے اور نوچنے کی سزا دی گئی تو اس سخت ترین اذیت کی سہارا کیوں کر ہوگی!

غیبت کے ایک اور دل ہلا دینے والے عذاب کی روایت سنئے اور تھر تھر کانپئے۔ حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس رات مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی تو میرا گزرا ایک ایسی قوم پر ہوا جن کے پہلوؤں سے گوشت کاٹ کر خُود ان ہی کو کھلایا جا رہا تھا۔ انہیں کہا جاتا، کھاؤ! تم اپنے بھائیوں کا گوشت کھایا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبرئیل یہ کون ہیں؟ عرض کی: آقا! یہ لوگوں کی غیبت کیا کرتے تھے۔ (دلائلُ النُبُوۃ لِلْبَیْہَقِ ج ۲ ص ۳۹۳، تَنْبِیْہُ الْغَافِلِین ص ۸۶)

قیامت میں مُردہ بھائی کا گوشت کھلایا جائے گا! حضورِ نبی کریم، رُؤفٌ رَحِیمٌ عَلَیہِ الْفَضْلُ الصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ کا فرمانِ عظیم ہے: جو دنیا میں اپنے (جس) بھائی کا گوشت کھائے گا (یعنی غیبت



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

کرے گا) وہ (یعنی جس کی غیبت کی تھی) قیامت کے دن اُس کے قریب لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا: ”اے مردہ حالت میں (بھی) کھا جس طرح اسے زندہ کھاتا تھا۔“ پس وہ اسے کھائے گا اور تیسری چڑھالے گا (یعنی منہ بگاڑے گا) اور (سخت تکلیف کی وجہ سے) شور و غل مچائے گا۔

(الْمُعْجَمُ الْأَوْسَطُ لِلطَّبْرَانِيِّ ج ۱ ص ۴۵۰ حدیث ۱۶۵۶)

زبان جلنے سے محفوظ رہے گی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبتوں اور گناہوں بھری باتوں سے رشتہ توڑیے اور اللہ عز و جل کی یادوں، میٹھے میٹھے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نعتوں سے رشتہ جوڑیے خوب دُرود و سلام کیلئے زبان کا استعمال کیجئے اور خوب خوب تلاوتِ قرآنِ پاک کیجئے اور ثواب کا ڈھیروں خزانہ حاصل کیجئے۔ چنانچہ ”روح البیان“ میں یہ حدیثِ قدسی ہے: جس نے ایک بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کو الحمد شریف کے ساتھ ملا کر (یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ختم سورۃ تک) پڑھا تو تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے اسے بخش دیا، اس کی تمام نیکیاں قبول فرمائیں اور اس کے گناہ معاف کر دیئے اور اس کی زبان کو ہرگز نہ جلاؤں گا اور اس کو عذابِ قبر، عذابِ نار، عذابِ قیامت اور بڑے خوف سے نجات دوں گا۔ (تفسیر روح البیان ج ۱ ص ۹) ملانے کا مزید واضح طریقہ ملاحظہ فرمائیے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مِلْ۔ حَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ..... سورۃ پوری کیجئے۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

ترے حبیب کا دیتا ہوں واسطہ یا رب

بے عدد اور جرم بھی ہیں لاتعداد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب !

تُوبُوْا اِلَی اللّٰهِ !

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب !

صَلِّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زود پاک نہ پڑھے۔

نماز و روزہ کی نورانیت گئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت کی تباہ کاریوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس کی نحوست سے عبادت کی نورانیت رخصت ہو جاتی ہے چنانچہ ایک بار کا ذکر ہے کہ دور روزہ دار جب نمازِ ظہر یا عصر سے فارغ ہوئے تو (غیب جاننے والے) پیارے

پیارے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں وضو کرو اور نمازِ دُہراؤ اور روزہ پورا کرو اور دوسرے دن اس روزے کی قضاء کرنا۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یہ حکم کس لئے ہوا؟ فرمایا: تم نے فلاں شخص کی غیبت کی ہے۔ (شُعَبُ الْإِيمَان ج ۵ ص ۳۰۳ حدیث ۶۷۲۹)

دو فرامینِ مصطفیٰ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت عبادت کے حق میں بڑی تباہ کار ہے، اس ضمن میں دو فرامینِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ملاحظہ فرمائیے:

- ❶ روزہ سپر ہے، جب تک اسے پھاڑا نہ ہو۔ عرض کی گئی: کس چیز سے پھاڑے گا؟ ارشاد فرمایا: جھوٹ یا غیبت سے (الْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج ۳ ص ۲۶۴ حدیث ۴۵۳۶) ❷ روزہ اس کا نام نہیں کہ کھانے اور پینے سے باز رہنا ہو، روزہ تو یہ ہے کہ لغو و بیہودہ باتوں سے بچا جائے۔ (الْمُسْتَدْرَك لِلْحَاكِم ج ۲ ص ۶۷ حدیث ۱۶۱۱)

کیا غیبت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

غیبت سے روزہ وغیرہ عبادت کی نورانیت چلی جاتی ہے۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اول صفحہ ۹۸۴ پر صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد

احمد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: اختلام ہوا یا غیبت کی تو روزہ نہ گیا (ذَرْمُ خُتْلَام ج ۳ ص ۴۲۱، ۴۲۸) اگرچہ غیبت بہت سخت کبیرہ (گناہ) ہے۔ قرآن مجید میں غیبت کرنے کی نسبت فرمایا: ”جیسے اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھانا“ اور حدیث میں فرمایا: ”غیبت زنا سے بھی سخت تر ہے۔“ (الْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج ۵ ص ۶۳ حدیث ۶۵۹۰) اگرچہ غیبت کی وجہ سے روزہ کی

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

نورائیت جاتی رہتی ہے۔ صفحہ 996 پر فرماتے ہیں: جھوٹ، چغلی، غیبت، گالی دینا، بیہودہ (یعنی بے حیائی کی) بات، کسی کو تکلیف دینا کہ یہ چیزیں ویسے بھی ناجائز و حرام ہیں روزے میں اور زیادہ حرام اور ان کی وجہ سے روزے میں کراہت آتی ہے۔

نہی آخر الزمان، شہنشاہ کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: چار طرح کے جہنمی جو کہ حَمِيم اور جَحِيم (یعنی کھولتے پانی اور آگ) کے درمیان دوڑنے والے ہیں۔ ان میں سے ایک شخص وہ ہوگا کہ جو اپنا گوشت کھاتا ہوگا۔ جہنمی کہیں گے: اس بد بخت کو کیا ہوا ہماری تکلیف میں اضافہ کئے دیتا ہے؟ کہا جائے گا: یہ ”بد بخت“ لوگوں کا گوشت کھاتا (یعنی غیبت کرتا) اور چغلی کرتا تھا۔

(ذم الغيبة لابن أبي الدنيا ص ۸۹ رقم ۴۹)

خوفِ گناہ ہو تو ایسا! بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! آہ! جہنم کا خوفناک عذاب!! غیبت و مصیبت سے کنارہ کشی نہایت ہی ضروری ہے ورنہ سخت سخت سخت مصیبت کا سامنا ہو سکتا ہے۔ ہمیں اپنے گناہوں پر ندامت ہونی اور اس کی وجہ سے دہشت کھانی چاہئے۔ کاش! نصیب ہو جائے! اس ضمن میں ایک حکایت پڑھئے اور ترپئے: ایک مرتبہ عابدین یعنی نیک بندوں کا ایک قافلہ جس میں حضرت سیدنا عطاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی موجود تھے سفر پر چلا، کثرتِ عبادت کے سبب اُن عابدین کی آنکھیں اندر کی طرف ہو گئی تھیں، پاؤں سو ج گئے تھے اور اتنے کمزور ہو گئے تھے جیسے کہ خربوزے کے چھلکے! ایسا محسوس ہوتا تھا گویا ابھی ابھی قبروں سے نکل کر آئے ہیں! راہ میں ایک عابد بے ہوش ہو گئے اور باؤ بویہ کہ وہ دن سخت سردی کے تھے اُن کے سر سے سببِ دہشت پسینہ ٹپکنے لگا! ہوش آنے کے بعد لوگوں کے استفسار پر بتایا: جب میں اس جگہ سے گزرا تو مجھے یاد آیا کہ فلاں روز اس مقام پر میں نے گناہ کیا تھا، اس خیال سے میرے دل میں حسابِ آخرت کی دہشت طاری ہو گئی اور میں بے ہوش ہو گیا۔

(احیاء العلوم ج ۴ ص ۲۲۹ ملخصاً)



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہا کی۔

کسی کی خامیاں دیکھیں نہ میری آنکھیں اور
کرے زبان نہ عیبوں کا تذکرہ یا رب
تائیں نہ حشر میں عطار کے عمل مولیٰ
بلا حساب ہی تو اس کو بخشا یا رب
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
تُوبُوا اِلٰی اللّٰهِ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰه
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْنے اپنے بھائی کا
گوشت کھایا ہے
حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہم بارگاہ رسالت میں حاضر تھے کہ ایک آدمی اُٹھ کر چلا گیا۔ اُس کے جانے کے بعد ایک شخص نے اس کی غیبت کی تو نبی حاشر، رسول صابر و شاکر، محبوب رب قادر و عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حکم صادر فرمایا: ”خلال کرو!“ اُس نے عرض کی: کس وجہ سے خلال کروں میں نے گوشت تو نہیں کھایا! تو ارشاد فرمایا: بے شک تو نے اپنے بھائی کا گوشت کھایا (یعنی غیبت کی) ہے۔

(الْمُعْجَمُ الْكَبِيرُ لِلطَّبْرَانِيِّ ج ۱۰ ص ۱۰۲ حدیث ۱۰۰۹۲)

”غیبت بہت بڑا گناہ ہے“ کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے

بیٹھک سے اُٹھ کر جانے والے کی غیبت کی 16 مثالیں

اس حدیث پاک سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو کہ اپنی مجلس یعنی بیٹھک سے اُٹھ کر جانے والے کے بارے میں اس طرح کی باتیں کر کے غیبتوں کا ارتکاب کرتے ہیں مثلاً: یار! وہ گیا، جان چھوٹی، اس نے بور کر دیا تھا، خواہ مخواہ بحث کر رہا تھا، اپنی چلائے جا رہا تھا، کسی کی نہیں سنتا تھا، ڈیڑھ ہشیار ہے، چکنی کرتا ہے، بات بات پر ہا ہا کر کے ہنستا تھا، سیدھے منہ بات کہاں کر رہا تھا، ذرا واٹھا (یعنی ٹپا، میڑھا) ہے، ہاں بھئی ایسوں سے اللہ

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

بچائے پیت کا بھی تھوڑا ہلکا ہے B.B.C ہے ڈھول ہے تم نے وہ بات جو اس کے سامنے کی ناس کا اب خوب ڈنکا بجائے گا ہاں یار! آئندہ یہ آئے تو بات بدل دیا کرو کیوں کہ اس کے پیٹ میں کوئی بات نہیں رہتی وغیرہ وغیرہ۔

تو غیبت کی عادت چھڑا یا الہی بُری بیٹھکوں سے بچا یا الہی
 ہو بیزار دل تہمتوں چغلیوں سے مجھے نیک بندہ بنا یا الہی
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
 تُوبُوا اِلٰی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مینہ سے گوشت نکلا اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سیدہ شامہ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی نے غیبت کے بارے میں (معلومات کیلئے) سوال کیا تو اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ نے فرمایا: ایک دفعہ جمعہ کے روز میں صبح کے وقت اٹھی، رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نمازِ فجر کے لئے تشریف لے گئے۔ اتنے میں انصار کی عورتوں میں سے ایک پڑوسن میرے پاس آئی اور کچھ مردوں اور عورتوں کی غیبت کرنے لگی، میں بھی غیبت میں شریک ہوئی اور ہم دونوں ہنسنے لگیں۔ رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صبح کی نماز ادا کر کے تشریف لائے تو ان کی آواز سن کر ہم دونوں خاموش ہو گئیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے گھر کے دروازے میں کھڑے ہو کر اپنی چادر مبارک کا کونا پکڑ کر اپنی ناک پر رکھ لیا اور ارشاد فرمایا: اُف! جاؤ تم دونوں قے کر کے پانی سے (منہ) صاف کرو۔ میں نے قے کی تو منہ سے بہت سا گوشت نکلا! اسی طرح دوسری عورت نے بھی گوشت کی قے کی۔ میں (یعنی سیدہ شامہ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے گوشت نکلنے کی وجہ پوچھی تو



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

(تفسیر دُرُودِ منشور ج ۷ ص ۵۷۲)

فرمایا: یہ گوشت اُس شخص کا ہے جس کی تم نے غیبت کی ہے۔

”عورتیں دوزخ میں زیادہ ہوں گی“ کے تینیس حُرُوف کی نسبت

سے عورتوں میں کی جانے والی غیبتوں کی 23 مثالیں

اس حدیثِ پاک کو اسلامی بہنیں بار بار سنیں اور عبرت سے سر دھنیں! افسوس صد کروڑ افسوس جب یہ مل کر بیٹھتی ہیں تو عموماً غیر موجود اسلامی بہن کی خیر نہیں رہتی، ان کی آپس میں غیبت کی 23 مثالیں کچھ اس طرح ہیں: وہ طلاق (یعنی طلاڑی) ہے، اُس کی سوا گز کی زبان ہے، اپنے میاں کو کبھی سکھ کا سانس نہیں لینے دیا، اپنے میاں کے سامنے بہت زبان چلاتی ہے، ہاں بھی! پھر میاں کے ہاتھوں پٹی بھی ہے، جی! جی! پھر بھی اس کی ناک کہاں ہے! لگتا ہے طلاق لے گی تب سیدھی بیٹھے گی، اُس نے اپنی بہو کے ناک میں دم کر رکھا ہے، بہو سے نوکرانی کی طرح کام کرواتا ہے، ارے بھی! بہو کو اپنے ہاتھ سے مارتی ہے، بہو کو روٹی کہاں دیتی ہے! بہو بے چاری بیمار ہے تب بھی آرام نہیں کرنے دیتی، پڑوسنوں سے لڑتی رہتی ہے، چڑچڑی بہت ہے، میاں کے ہاتھ میں دو پیسے آگئے ہیں تو مزاج آسمان پر پہنچ گیا ہے، بچوں پر چیختی بہت ہے، ایسی کنجوس ہے کہ چھڑی جائے مگر دمڑی نہ جائے، خالی غریب بنتی ہے کافی سونا دبا رکھا ہے، بچی بہت شریف ہے مگر اس کی ماں کی وجہ سے بے چاری کی منگنی ٹوٹی ہے، عمر کافی ہو گئی ہے مگر اس کو کہاں کوئی لیتا ہے، بیٹی جوان ہو گئی ہے مگر گھر میں نہیں بٹھاتی، دو دو بیٹیوں کی شادی کی مگر پڑوس میں کسی کو جھوٹے منہ بھی دعوت نہ دی، وہ تو سُسرال میں جھگڑ کر میکے آ بیٹھی ہے۔

اسلامی بہنو! غیبت سے بچی تو بہ کیجئے اور زبان کی حفاظت کی ترکیب بنائیے اس پر استقامت پانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ دعوتِ

شہنشاہِ مدینہ کا
ویدانصیب ہو گیا



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

اسلامی کائنات کی کام بھی کرتی رہے اور دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں کی مسافرہ بننے کی سعادت بھی حاصل فرماتی رہے۔ (۱) اگر کوئی پوچھے کہ مَدَنی قافلوں میں کیا ملتا ہے؟ تو میں کہوں گا کہ مَدَنی قافلوں میں کیا نہیں ملتا! اِس مَدَنی بہار کو ملاحظہ فرمائیے اور عشقِ رسول سے لبریز دل کا فیصلہ مَدَنی بہار کے اختتام پر دیئے ہوئے شعر پر مُبَحْنِ اللہ کہہ کر مُبرِ تصدیق لگا کر کیجئے۔ چنانچہ حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کی ایک اسلامی بہن کا بیان کچھ یوں ہے کہ ہمارے علاقے میں دعوتِ اسلامی کی اسلامی بہنوں کا ایک مَدَنی قافلہ تشریف لایا۔ دوسرے دن علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کے بعد ہونے والے سنتوں بھرے بیان میں مجھے بھی شرکت کی سعادت ملی، بیان کے بعد جب صلوٰۃ و سلام کے یہ اشعار پڑھے گئے، ”اے شہنشاہِ مدینۃ الصلوٰۃ والسلام“ تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے جاگتی آنکھوں سے دیکھا کہ شہنشاہِ مدینہ سُرورِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پھولوں کا ہار پہنے وہاں تشریف لے آئے ہیں۔ اپنے غم خوار آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو دیکھ کر میں خود پر قابو نہ رکھ سکی اور میری آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔ پھر وہ ایمان افروز منظر میری نگاہوں سے اوجھل ہو گیا یہاں تک کہ اجتماعِ اختتام کو پہنچا۔

مل گئے وہ تو پھر کی کیا ہے

دونوں عالم کو پا لیا ہم نے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ

(۱) اسلامی بہنوں کے مَدَنی قافلے کی ہر مسافرہ کے ساتھ اُس کے بچوں کے ابو یا قاتلِ اعتمادِ محرم کا ساتھ ہونا لازمی ہے نیز ذمے داران کو اپنی مرضی سے مَدَنی قافلے سفر کروانے کی اجازت نہیں مثلاً پاکستان کی اسلامی بہنوں کے مَدَنی قافلے کے لئے ”اسلامی بہنوں کی مجلس برائے پاکستان“ کی منظوری ضروری ہے۔



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

تم نے ابھی ابھی یا گوشت کھایا ہے

ایک بار سلطانِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے مکانِ عالیشان میں تشریف فرما تھے جبکہ اصحابِ صفہ مسجد میں تھے اور حضرت سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی احادیثِ مبارکہ سنارہے تھے، اتنے میں رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں گوشت حاضر کیا گیا۔ اصحابِ صفہ حضرت سیدنا زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہنے لگے کہ جاؤ! تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس جا کر عرض کرو کہ ہم نے کئی دنوں سے گوشت نہیں کھایا تا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہمیں کچھ گوشت عنایت فرمادیں۔ جب حضرت سیدنا زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں سے چلے گئے تو یہ حضرات آپس میں کہنے لگے: حضرت سیدنا زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اُسی طرح سرکارِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے ملاقات کرتے ہیں جس طرح ہم کرتے ہیں پھر یہ کیسے ہمیں احادیثِ مبارکہ سناتے ہیں! جب حضرت سیدنا زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دربار میں حاضر ہوئے اور اصحابِ صفہ کی درخواست پیش کی تو غیبِ دان آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جاؤ ان سے کہو کہ تم نے ابھی ابھی گوشت کھایا ہے! آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واپس آ کر انہیں بتایا تو وہ حضرات قسم کھا کر کہنے لگے کہ ہم نے تو کئی دنوں سے گوشت نہیں کھایا! پھر حضرت سیدنا زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوئے اور دوبارہ عرض کی تو پھر رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”انہوں نے ابھی ابھی گوشت کھایا ہے!“ وہ واپس ہوئے اور اصحابِ صفہ کو یہی جواب بتا دیا۔ اب کی بار وہ سب سرکارِ عالی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دربارِ گہر بار میں حاضر ہو گئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تم نے ابھی ابھی اپنے بھائی کا گوشت کھایا ہے اور اس کا اثر تمہارے دانتوں میں موجود ہے، تھوک کر دیکھ لو گوشت کی سُرخی کو۔“ انہوں نے ایسا ہی کیا تو وہاں خون ہی خون تھا، سب نے توبہ کی، اپنی بات سے رُجوع کیا اور حضرت سیدنا زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر سومر تیرہ روز دیا ک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

معافی مانگی۔

(تنبیہ الغافلین ص ۸۶)

مردار خور جہنمی

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرور کائنات، شاہ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے معراج کی رات جہنم میں ایسے لوگ دیکھے جو مردار کھا رہے تھے! استفسار فرمایا (یعنی پوچھا): اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ وہ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے (یعنی غیبت کرتے) تھے۔ اور ایک شخص دیکھا جس کا رنگ سرخ اور آنکھیں انتہائی نیلی تھیں تو پوچھا: اے جبرئیل! یہ کون ہے؟ عرض کی: یہ (حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی) اونٹنی کی کٹھنچیں (یعنی ٹانگیں) کاٹنے والا ہے۔

(مسند امام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۵۵۳ حدیث ۲۳۲۴)

مردار کا گوشت کھانا آسان نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بظاہر غیبت کرنا بہت ہی آسان لگتا ہے، مگر یاد رکھئے! جہنم میں مردار کا گوشت کھانا کوئی آسان بات نہیں، آج زندگی میں بکرے کا تازہ کچا گوشت کوئی نہیں کھا سکتا، بلکہ اگر پکانے میں کسر رہ جاتی ہے، نمک مصالحہ (مصا۔ ل۔ ح۔) کم ہوتا ہے یا ٹھنڈا ہو جاتا ہے تو بسا اوقات کھانے کو جی نہیں کرتا تو ذرا تھوڑے کیچے کہ کچا گوشت اور وہ بھی ذبح شدہ نہیں مردار، پھر حلال حیوان کا نہیں مرے ہوئے انسان کا! ایسا گوشت بھلا کون کھا سکتا ہے! مزید اس روایت میں جس گہرے سرخ اور نیلے رنگ کے آدمی کا ذکر ہے: وہ قوم ثمود کا سب سے پرلے درجے کا شریر اور خبیث النفس شخص ”قد ار بن سالف“ تھا جس نے حضرت سیدنا صالح علی نبیہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس اونٹنی کی مبارک ٹانگیں کاٹی تھیں۔

مجھے غیبتوں سے بچا یا الہی گناہوں کی عادت چھڑا یا الہی
پے مرشدی دے معافی خدایا نہ دوزخ میں مجھ کو جلا یا الہی



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُو رُو پڑھو تمہارا رُو و مجھ تک پہنچتا ہے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ! اسْتَغْفِرُ اللَّهَ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

جہنمی بندر و خنزیر غیبت کی تباہ کاری تو دیکھئے کہ مشہور ولی اللہ حضرت سیدنا حاتم اصم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم فرماتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ: غیبت کرنے والا جہنم

میں بندر کی شکل میں بدل جائے گا، جھوٹا دوزخ میں کتے کی شکل میں بدل جائے گا اور حاسد جہنم میں سور کی شکل میں بدل جائے گا۔
(تَنْبِيهِ الْمُفْتَزِينَ ص ۱۹۴)

چار نصیحتیں دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 344 صفحات پر مشتمل کتاب، ”منہاج العابدین“ صفحہ 163 تا 164 پر ہے: حضرت سیدنا

ابراہیم بن اویہم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم ارشاد فرماتے ہیں: میں کوہِ لبنان میں کئی اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللَّهُ السَّلام کی صحبت میں رہا ان میں سے ہر ایک نے مجھے یہی وصیت کی کہ جب لوگوں میں جاؤ تو انہیں ان چار باتوں کی نصیحت کرنا:
(1) جو پیٹ بھر کر کھائے گا اُسے عبادت کی لذت نصیب نہیں ہوگی (2) جو زیادہ سوئے گا اس کی عمر میں بَرکت نہ ہوگی (3) جو صرف لوگوں کی خوشنودی چاہے گا وہ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے مایوس ہو جائے گا (4) جو غیبت اور فُضول گوئی زیادہ کرے گا وہ دینِ اسلام پر نہیں مرے گا۔
(منہاج العابدین (عربی) ص ۹۸)

غیبت ایمان کیلئے نقصان دہ تھے محبوب ربِّ العباد عَزَّوَجَلَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: غیبت اور چغلی ایمان کو اس طرح کاٹ دیتی ہیں جس طرح چرواہا درخت کو کاٹ دیتا
(الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۳۳۲ حدیث ۲۸)

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام ورد و پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

کفر پر مرنے والے کے عذابِ قبر کی کیفیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا غیبت سے معاذ اللہ عزوجل ایمان ضائع ہو جانے کا خوف ہے۔ آہ! جس کا ایمان برباد ہو گیا خدا کی قسم! وہ کہیں کا نہ رہے گا، جب کفر پر مرنے والا بدنصیب آدمی قبر میں پہنچے گا تو منکر نکیر

کے سوالات کے دُرست جوابات نہ دے سکے گا اور پھر خوفناک عذابات کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ جلد اول صفحہ 110 تا 111 پر صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: اس وقت ایک پکارنے والا آسمان سے پکارے گا کہ یہ جھوٹا ہے، اس کے لیے آگ کا بچھونا بچھاؤ اور آگ کا لباس پہناؤ اور جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔ اس کی گرمی اور لپٹ اس کو پہنچے گی اور اس پر عذاب دینے کے لیے دو فرشتے مقرر ہوں گے، جو اندھے اور بہرے ہوں گے، ان کے ساتھ لوہے کا گرز ہوگا کہ پہاڑ پر اگر مارا جائے تو خاک ہو جائے، اُس ہتھوڑے سے اُس کو مارتے رہیں گے۔ نیز سانپ اور بچھو اسے عذاب پہنچاتے رہیں گے، نیز اعمال اپنے مناسب شکل پر متشکل (مُشکِل - کُن) ہو کر کٹایا بھیڑیا یا اور شکل کے بن کر اُس کو ایذا پہنچائیں گے۔

جہنم میں ہمیشہ رہنے کی لرزہ خیز کیفیت

قیامت کے میدان میں بھی کافر پر طرح طرح کے عذابات کا سلسلہ ہوگا اور بالآخر منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں جھونک دیا جائے گا جہاں اُسے ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہوگا۔ صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی

محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی مختلف دل ہلا دینے والے عذابوں کا تذکرہ کرنے کے بعد فرماتے ہیں: پھر آخر میں کفار کے لیے یہ ہوگا کہ اس کے قد برابر آگ کے صندوق میں اُسے بند کریں گے، پھر اس میں آگ بھڑکائیں گے اور آگ کا قفل (یعنی آگ کا تالا) لگایا جائے گا، پھر یہ صندوق آگ کے دوسرے صندوق میں رکھا جائے گا اور ان دونوں کے درمیان

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

آگ جلائی جائے گی اور اس میں بھی آگ کا قفل لگایا جائے گا، پھر اسی طرح اُس کو ایک اور صندوق میں رکھ کر اور آگ کا قفل لگا کر آگ میں ڈال دیا جائے گا، تو اب ہر کافر یہ سمجھے گا کہ اس کے سوا اب کوئی آگ میں نہ رہا، اور یہ عذاب بالائے عذاب ہے اور اب ہمیشہ اس کے لیے عذاب ہے۔ جب سب جنتی جنت میں داخل ہو لیں گے اور جہنم میں صرف وہی رہ جائیں گے جن کو ہمیشہ کے لیے اس میں رہنا ہے، اس وقت جنت و دوزخ کے درمیان موت کو مینڈھے کی طرح لا کر کھڑا کریں گے، پھر منادی (پکارنے والا) جنت والوں کو پکارے گا: وہ ڈرتے ہوئے جھانکیں گے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہاں سے نکلنے کا حکم ہو، پھر جہنمیوں کو پکارے گا وہ خوش ہوتے ہوئے جھانکیں گے کہ شاید اس مصیبت سے رہائی ہو جائے، پھر ان سب سے پوچھے گا کہ اسے پہچانتے ہو؟ سب کہیں گے: ہاں! یہ موت ہے۔ وہ دُخ کر دی جائے گی اور کہے گا: اے اہل جنت! ہمیشگی ہے، اب مرنا نہیں اور اے اہل نار! ہمیشگی ہے، اب موت نہیں، اُس وقت اُن (یعنی اہل جنت) کے لیے خوشی پر خوشی ہے اور ان (یعنی دوزخیوں) کے لیے غم بالائے غم۔ نَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّينِ وَالْدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔ یعنی (ہم اللہ عز و جل سے معافی کا سوال کرتے ہیں اور دین و دنیا اور آخرت میں عافیت مانگتے ہیں)

(بہار شریعت جلد اول ص ۱۷۰-۱۷۱)

عطار ہے ایماں کی حفاظت کا سوالی

خالی نہیں جائیگا یہ دربارِ نبی سے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلٰی اللّٰهِ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰه

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

نفلی عبادت نہ کرنے والے مے نفرت کرنا کیسیا؟

حضرت سیدنا عامر بن وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ محبوبِ رب کائنات، شہنشاہِ موجودات عزَّوَجَلَّ وُصِّلَی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی (ظاہری) مبارک حیات میں ایک صاحبِ کسی قوم کے پاس سے گزرے تو انہوں نے انہیں سلام

کیا، ان لوگوں نے سلام کا جواب دیا۔ جب وہ صاحبِ وہاں سے تشریف لے گئے تو ان میں سے ایک شخص نے ان صاحب کے بارے میں کہا: ”میں اللہ تعالیٰ کے لئے اس شخص سے نفرت کرتا ہوں۔“ جب ان صاحب کو اس بات کی خبر پہنچی تو انہوں نے رسول اللہ عزَّوَجَلَّ وُصِّلَی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا ماجرا عرض کیا اور فریاد کی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ان کو بلا کر درو یافت فرمائیے کہ مجھ سے کیوں نفرت کرتے ہیں؟ نہی اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ آدم و بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اُسے بلوا کر پوچھا تو انہوں نے اقرار کیا کہ میں نے یہ بات کہی ہے۔ ارشاد فرمایا: تم اس سے کیوں نفرت کرتے ہو؟ عرض کی: میں ان صاحب کا پڑوسی ہوں اور میں ان کی بھلائی کا خواہاں ہوں، خدا عزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے کبھی بھی فرضِ نماز کے علاوہ انہیں (نفل) نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، جب کہ فرض نماز تو ہر نیک و بد پڑھتا ہے فریادی صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ عزَّوَجَلَّ وُصِّلَی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ان سے پوچھئے، کیا انہوں نے مجھے فرضِ نماز میں تاخیر کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ یا میں نے وضو میں کوئی کوتاہی کی ہے؟ یا رکوع و سُجود میں کوئی کمی کی ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے پوچھا تو انہوں نے انکار کرتے ہوئے عرض کی: میں نے اس میں ایسی کوئی بات نہیں دیکھی۔ پھر اس نے مزید عرض کی: اللہ عزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے ان صاحب کو رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے علاوہ کبھی (نفلی) روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا، اس مہینے (یعنی ماہِ رَمَہَانُ الْمُبَارَك) کا روزہ تو ہر نیک و بد رکھتا ہے۔ یہ سُن کر فریادی نے عرض کی: یا رسول اللہ عزَّوَجَلَّ وُصِّلَی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ان سے پوچھئے، کیا میں نے کبھی رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں روزہ چھوڑا ہے؟ یا روزے کے حق میں کوئی کمی کی ہے؟ پوچھنے پر انہوں نے عرض کی: نہیں۔ پھر اس نے



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں نے نہیں دیکھا کہ ان صاحب نے زکوٰۃ کے علاوہ کسی مسکین یا سائل کو کچھ دیا ہو یا اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کیا ہو، زکوٰۃ تو ہر نیک و بد ادا کرتا ہے۔ فریادی نے عرض کی: یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! ان سے پوچھئے، کیا انہوں نے مجھے زکوٰۃ کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ یا میں نے کبھی اس میں ٹال مٹول سے کام لیا ہے؟ دریافت کرنے پر انہوں نے عرض کی: نہیں۔ تھوڑے روز نورِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اُس نفرت کرنے والے سے فرمایا: اُٹھ جاؤ، شاید یہ تم سے بہتر ہو۔ (مسند امام احمد ج ۹ ص ۲۱۰ حدیث ۲۳۸۶۴)

”غیبت مت کرو“ کے نو خُروف کی نسبت سے

مُستَحَبَّات و نوافِل میں غیبت کی ۹ مثالیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح فرائض و واجبات کی کوتاہی کرنے والوں کی کوتاہیوں کا پلا اجازتِ شرعی پیچھے سے تذکرہ غیبت ہے، مُستَحَبَّات و نوافِل میں بھی برائی بیان کرنے کے طور پر تذکرہ کرنے کا یہی حکم ہے۔ کیوں کہ یہ بھی ایذائے مُسلم کا باعث ہے۔ مُستَحَبَّات و نوافِل میں سُستی کرنے والوں کی غیبتوں کی ۹ مثالیں ملاحظہ ہوں:

- ❖ وہ تہجد نہیں پڑھتا ❖ اس نے زندگی میں کبھی عاشورا کا روزہ نہیں رکھا ❖ اشراق چاشت نہیں پڑھتا ❖ وہ آواہین کیا پڑھے گا! اس کو یہ تو پوچھو کہ یہ نوافِل کس وقت پڑھے جاتے ہیں ❖ وہ تہرک کہہ کر نیاز تو کھالیتا ہے مگر اس کے لئے چندہ کبھی نہیں دیتا ❖ میرا سیٹھ ذرا واہوا (یعنی ٹیڑھا) ہے تین دن کے مدنی قافلے کیلئے جھٹٹی ہی نہیں دیتا ❖ میں نے اُس سے کہا بھی کہ سب پڑھ رہے ہیں تم بھی صلوٰۃ التوبہ پڑھ لو مگر اس نے نہیں پڑھی ❖ قرآن خوانی میں سب سے آخر میں پہنچتا ہے شاید اس کو قرآن پڑھنا نہیں آتا ❖ وہ نعت خوانی میں تاخیر سے بلکہ نیاز کے وقت پہنچتا ہے۔

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 413 صفحات

پر مشتمل کتاب، ”عُیُونُ الْحِکَايَات“ حصہ دُوم صَفَحہ 313 پر حضرت سیدنا

غیبت کے انداز



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر ایک مرتبہ زور و شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

حَارِثُ مُحَاسِبِی عَلَیہِ رَحْمَةُ اللہِ التَّوَلَّی فرماتے ہیں: غیبت سے بچ! بے شک وہ ایسا عجیب شر (یعنی برائی) ہے جسے انسان خود آگے بڑھ کر حاصل کرتا ہے۔ تیرا اُس چیز کے بارے میں کیا خیال ہے جو تجھے احسان فراموشی پر ابھارے، تیری اتنی نیکیاں چھین کر اُن کو دے دے جن کی تُو نے غیبت کی ہے یہاں تک کہ وہ راضی ہو جائیں کیونکہ بروز قیامت درہم و دینار کام نہیں آئیں گے۔ بے شک! جتنا تُو مسلمانوں کی عزت کو نقصان پہنچائے گا اتنی ہی مقدار میں تیرا دین تجھ سے لے لیا جائے گا، لہذا غیبت سے بچ، غیبت کے منبع (یعنی نکلنے کی جگہ) اور اس کے اسباب کو پہچان کہ تجھ پر غیبت کن کن جگہوں سے آتی ہے۔ مزید فرماتے ہیں: توجُّہ سے سُن! بے شک بعض جاہل و نادان اس انداز پر بھی غیبت میں مبتلا ہوتے ہیں کہ گنہگاروں پر خواہ مخواہ غصے ہوتے اور ان سے حسد اور بدگمانی کرتے ہیں پھر شیطان کے بہکاوے میں آکر مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس غصے کو ”دینی غیرت“ کا نام دیتے اور یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ میں اپنی ذات کیلئے غصہ نہیں کر رہا میں تو دین کے نقصان کی وجہ سے فُلاں کو بُرا بھلا کہتا یا ڈانٹ ڈپٹ کرتا ہوں! یہ ایسی برائیاں ہیں جو کہ عقلمندوں سے پوشیدہ نہیں۔ بعض لوگ اہل علم ہونے کے باوجود شیطان کے دھوکے میں آکر جب کسی کی بُرائی بیان کرتے ہیں تو کہتے ہیں: ”ہم تو اس کی نصیحت اور اصلاح کے لئے ایسا کر رہے ہیں، ہم تو اس کے خیر خواہ اور بھلائی چاہنے والے ہیں۔ حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا کیونکہ اگر واقعی وہ خیر (یعنی بھلائی) کے طالب ہوتے تو کبھی غیبت جیسی آفت میں نہ پڑتے اور ان کی نصیحت ان کیلئے غیبت پر معاون (مددگار) نہ ہوتی۔ (بلکہ جس نے غلطی کی ہے براہِ راست اُس کو سمجھاتے یا اصلاح کا شرعی طریقہ اختیار کرتے، پیٹھ پیچھے غیبت کرتے پھر نایہ کون سا اصلاح کا طریقہ ہے!)

توجُّہ سے سُن! بسا اوقات نیک پرہیزگار لوگ بھی حیرت کا اظہار کرنے کے انداز میں اپنے مسلمان بھائی کی غیبت کر بیٹھتے ہیں۔ رہے استاد، سردار اور افسر وغیرہ تو بعض دفعہ وہ شفقت و رحمدلی کے طریقے سے غیبت کی گہری کھائی میں جا گرتے ہیں۔ مثلاً اپنے شاگرد یا ماتحت کے بارے میں کہتے ہیں: ”افسوس! وہ فُلاں فُلاں غلط کام (مثلاً بُری صحبت یا



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر زور و شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

نشے کی نحوست) میں پڑ گیا، کاش! بے چارہ فلاں بُرائی (مثلاً ہیر و مین پینے) کا مُر تکب نہ ہوتا!“ درحقیقت وہ افسوس نہیں کر رہے ہوتے اس طرح کی باتیں کر کے اس بہانے وہ اُس کی پولیس کھول ڈالتے ہیں مگر سمجھتے یہ ہیں کہ ہم اس سے مَحَبَّت اور ہمدردی کی وجہ سے ایسا کہہ رہے ہیں حالانکہ وہ غیبت کے گناہ میں پڑ چکے ہوتے ہیں، ورنہ اپنے ماتحت یا شاگرد کا کیا خوف؟ پیچھے سے اس طرح غیبت کرنے کے بجائے براہِ راست اُس کو سمجھا کر سچی مَحَبَّت کا ثبوت دے سکتے تھے۔ بعض اوقات ایک شخص کسی کی بُرائی کو دوسروں کے سامنے ظاہر کرتے ہوئے کہتا ہے: ”میں نے اس کی بُرائی پر تم کو اس لئے مطلع کیا ہے تاکہ تم اپنے بھائی کے لئے ٹھووسی دعا کرو۔“ اپنے گمان میں یہ اسے ہمدردی و شفقت سمجھتا ہے لیکن حقیقت میں یہ غیبت کر رہا ہوتا ہے۔ اللہ رَحْمَنُ عَزَّوَجَلَّ ہمیں شیطان کے خفیہ واروں سے بچائے۔ ہم اللہ ربُّ العزت کی بارگاہِ رحمت میں دعا کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کی غیبت سے ہماری حفاظت فرمائے۔

امین بِجَاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(عیونُ الحِکایات (عربی) ص ۳۸۱ مُلَخَّصاً)

افسوس مرض بڑھتا ہی جاتا ہے گناہوں کا

ہو نظر شفا عرض اے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوا اِلٰی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نابالغ کی غیبت! جس طرح بچے کے ساتھ جھوٹ بولنے کی اجازت نہیں اسی طرح اُس کی غیبت کی بھی ممانعت ہے۔ خواہ ایک ہی دن کا بچہ ہو، بلا مصلحت شرعی اُس کی بھی بُرائی

بیان نہ کی جائے۔ ماں باپ اور گھر کے دیگر افراد کیلئے لمحہ فکریہ ہے ان کو چاہئے کہ بلا ضرورت اپنے بچوں کو پیچھے سے (اور منہ پر بھی) بخند ی، شرارتی، ماں باپ کا نافرمان وغیرہ نہ کہا کریں۔

کس بچے کی غیبت جائز ہے اور کس کی ناجائز؟
حضرت علامہ عبدالحی لکھنوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: حضرت علامہ سیدنا ابن عابدین شامی قدس سرہ السامی نے امام ابن حَجَّو علیہ رحمۃ اللہ الاکبر سے نقل کیا ہے: ”جس طرح بالغ کی غیبت حرام ہے اُسی طرح نابالغ اور مجنون

(یعنی پاگل) کی غیبت بھی حرام ہے۔“ (ردُّ الْمُحْتَار ج ۶ ص ۶۷۶) لیکن رَاقِمُ الْحُرُوف (یعنی مولانا عبدالحی صاحب) کے نزدیک تفصیل بہتر ہے: ﴿۱﴾ ایسا نابالغ بچہ جو فی الْجُمْلَہ (یعنی تھوڑی بہت) سمجھ رکھتا ہو کہ اپنی تعریف پر خوش اور اپنی بُرائی سے ناخوش ہوتا ہو جیسا کہ مَغْشُوہ (یعنی آدھا پاگل بھی اپنی تعریف اور مذمت کی سمجھ رکھتا ہے) تو ایسے نابالغ (بچے) کی غیبت جائز نہیں اسی طرح نیم پاگل کی بھی ناجائز ہے ﴿۲﴾ ایسے ناسمجھ بچے (مثلاً دودھ پیتے بچے) اور پاگل کی بھی غیبت جائز نہیں جن کا کوئی والی وارث ہے، بے شک وہ بچہ یا پاگل اپنی تعریف یا بُرائی سمجھنے کی تمیز نہیں رکھتا تاہم ان کے عیب بیان کرنے سے ان کے ماں باپ وغیرہ کو بُرا لگے گا ﴿۳﴾ ایسا لا وارث بچہ یا لا وارث پاگل جو اپنی تعریف و غیبت سے خوش اور ناخوش ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا اُس کی غیبت جائز ہے مگر زبان کو ایسوں کی غیبت سے بھی روکنا ہی بہتر ہے (کیوں کہ بعض فُہْمائے کرام رَجَمُہُمُ اللہُ السَّلام نے مطلقاً یعنی ایک دن کے بچے اور مکمل پاگل کی غیبت کو بھی حرام قرار دیا ہے)

(ماخوذ از: غیبت کیا ہے ص ۲۰، ۲۱)

چھوٹے بچے کی غیبت کی ۱۷ مثالیں
بہر حال پاگل ہو یا سمجھدار، بالغ ہو یا نابالغ، بوڑھا ہو یا دودھ پیتا بچہ ہر ایک کی غیبت سے بچنا چاہئے، بچوں کی

غیبتوں کی بے شمار مثالیں ہو سکتی ہیں، کیوں کہ ان کی غیبت کے گناہ ہونے کی طرف بہت کم لوگوں کی توجہ ہے، جو منہ

فرمانِ مصطفیٰ: ﷺ جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

میں آیا بولدیا جاتا ہے۔ یہاں نموناً صرف 17 مثالیں پیش کی جاتی ہیں جو کئی صورتوں میں غیبت میں داخل ہو سکتی ہیں: **بستر گندا کر دیتا ہے** **اتا بڑا ہو گیا مگر تمیز نہیں آئی** **اس کو جھوٹ کی عادت پڑ گئی ہے** **چھوٹی بہن کو نوچتا ہے** **چھوٹے منے کو گود میں لو تو بڑا مٹا حسد کرتا ہے** **دونوں منے ایک دوسرے کی پُغلیاں کھاتے رہتے ہیں** **چھوٹا پڑھائی میں بہت ذہین ہے مگر بڑا 8 سال کا ہوا ابھی تک گند ذہن ہے** **ماں کو بہت تنگ کرتا ہے** **مٹی رات کو بہت چیختی ہے نہ سوتی ہے نہ کسی کو سونے دیتی ہے** **منے نے غصے میں لات مار کر پانی کا کولرائٹ دیا** **بہت چڑچڑا ہو گیا ہے** **بات بات پر روٹھ جاتا ہے** **روزانہ کھانے کے وقت جھگڑتا ہے** **پڑھنے میں کمزور ہے** **بڑی بچی نے چھوٹی والی کو بال کھینچ کر گرا دیا** **بس لڑتا ہی رہتا ہے** **صبح اٹھا اٹھا کر تھک جاتے ہیں مگر جواب نہیں دیتا وغیرہ۔**

بچوں کو غیبت
میت کر کے دیکھ کر
عموماً بچے اپنے چھوٹے بہن بھائیوں اور دیگر گھر والوں کی اپنی ٹٹلی زبان میں یا اشاروں سے غیبتیں کرتے رہتے ہیں اور گھر والے ہنس کر داد دیتے ہیں، کبھی کسی کو لنگڑا تا دیکھ لیتے ہیں تو خود بھی اس کی نقل اُتارتے ہوئے لنگڑا کر چلتے ہیں اور گھر والوں سے داد وصول کرتے ہیں حالانکہ کسی مُعین و معلوم معذور کی اس طرح کی نقالی بھی غیبت ہے۔ باپ جب کام کاج سے شام کو لوٹتا ہے تو عام طور پر بچے یا بچی دن بھر کی ”کارکردگی“ سناتے ہیں، اس سے لطف تو بہت آتا ہے مگر اُس کارکردگی میں غیبتوں کی بھی انتہی خاصی بھر مار ہوتی ہے! بچوں کو تو گناہ نہیں ہوتا مگر اولاد کی صحیح تربیت کرنا پھر والدین کی ذمہ داری ہے اور یوں بچوں کی زبانی غیبتیں سننے سے اولاد کی غلط تربیت ہوتی ہے لہذا اولاد کی غلط تربیت کا وبال ماں باپ کے سر آ جاتا ہے، یقیناً بچوں کے غیبت کرنے پر ہنس پڑنے سے اُن کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور وہ گویا اس طرح غیبت کی تربیت حاصل کرتے رہتے اور بے چارے بالغ ہونے کے بعد اکثر غیبت کے گناہ میں پکے ہو چکے ہوتے ہیں۔ لہذا جب بھی بچہ غیبت کرے، پُغلی کھائے یا جھوٹ بولے تو اُس کی ٹٹلی زبان سے محفوظ یعنی لطف اندوز ہوتے ہوئے

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار زود پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

شیطان کے بہکاوے میں آکر ہنسامت کیجئے، ایسے موقع پر ایک دم سنجیدہ ہو جائیے اُس بات پر اُس کی حوصلہ شکنی کیجئے اور مناسب انداز میں اُس کو سمجھائیے، جب بار بار اُس کو سمجھاتے رہیں گے اور اس کو گھر کا کوئی بھی فرد غیبت وغیرہ پر اُسے داد نہیں دیگا تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خود بھی غیبت وغیرہ سننے کی آفتوں گناہوں سے بچے رہیں گے اور مُتّا بھی بڑا ہو کر اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نیک بندہ بنے گا اور غیبت وغیرہ سے نفرت رکھے گا۔

بچوں کی فریاد سنی کیجئے! ہاں اگر مُتّا محض بولنے کی خاطر نہیں بول رہا بلکہ آپ سے فریاد کر کے انصاف طلب کر رہا ہے تو بے شک اُس کی فریاد سنئے اور امداد کیجئے۔ مثلاً مُتّا

کہنے لگا کہ مُمّی نے میرا کھلونا چھین کر کہیں چھپا دیا ہے تو یہ غیبت نہیں، کیوں کہ مُتّا ماں باپ سے فریاد نہیں کریگا تو کس سے کریگا! لہذا آپ مُمّی سے اُس کا کھلونا دلاد دیجئے۔ اب اگر کھلونا مل جانے کے بعد مُتّا اسی بات کو مُمّی کی غیر موجودگی میں مثلاً اپنی امی سے ذکر کرتا ہے کہ ”مُمّی نے میرا کھلونا چھین کر چھپا دیا تھا تو اُمّی نے مُمّی کو ڈانٹ پلائی اور مجھے میرا کھلونا واپس دلایا“ تو یہ بہر حال غیبت ہے اگرچہ بچوں کو اس کا گناہ نہ ہو۔ عموماً بچے جن لوگوں سے مانوس ہوتے ہیں ان کو فریاد کرتے رہتے ہیں تو اگر کسی سے مذکورہ مثال کی مانند فریاد کی اور وہ فریاد سنی یعنی امداد نہیں کر سکتا۔ تو اب غیبت پر مبنی فریاد نہ سنئے بلکہ جتنی الامکان اچھے انداز میں بچے کو ٹال دے۔

بچوں سے صادر ہونے والی غیبت کی 22 مثالیں

• میرا کھلونا توڑ دیا ہے • میری ٹافی چھین کر کھالی • میری آسکریم گرا دی • مجھے پیچھے سے ”ہاؤ“ کر کے ڈرا دیتا ہے، شریر کہیں کا • مجھ پر پتلی کا بچہ ڈال دیا • مجھے ”گنداپچہ“ کہہ کر چراتا ہے • میری نوٹ بک پھاڑ دی • مجھے دھکا دے کر گرا دیا • میرے کپڑے گندے کر دیئے • اپنی بابا سائیکل میرے پاؤں پر چڑھا دی • اپنے کپڑے گندے کر دیتا ہے • وہ گنداپچہ ہے • امی کے پاس میری پٹلیاں لگاتا ہے • جھوٹ بول کر استاد سے مجھے

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زود پاک نہ پڑھے۔

مارکھائی تھی • امی مدر سے کابلوتی ہے تو روتا ہے • مٹی امی کو مارتی ہے • اُستاد نے اُس کو کل ”مرغا“ بنایا تھا • اتنا بڑا ہو گیا مگر پُسل چوستا ہے • ہر وقت اُس کی ناک بہتی رہتی ہے • روز روز پُسل گما دیتا ہے • اُس دن آؤ کی جیب سے پیسے پُرا لئے تھے • اُس دن امی نے اُس کی خوب پٹائی لگائی تھی۔

بچوں کو جھوٹے بہلاؤ مت دیجئے!
دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ حصہ 16 صفحہ

159 تا 160 پر ہے: ابوداؤد و تہمتی نے عبد اللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے مکان میں تشریف فرما تھے۔ میری ماں نے مجھے بلایا کہ آؤ تمہیں دوں گی۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: کیا چیز دینے کا ارادہ ہے؟ انھوں نے کہا، کھجور دوں گی۔ ارشاد فرمایا: ”اگر تو کچھ نہیں دیتی تو یہ تیرے ذمے جھوٹ لکھا جاتا۔“

(سنن ابوداؤد ج ۴ ص ۳۸۷ حدیث ۴۹۹۱)

دیکھا آپ نے! بچوں کے ساتھ بھی جھوٹ بولنے کی اجازت نہیں، افسوس! آج کل بچوں کو بہلانے کیلئے اکثر لوگ جھوٹ موٹ اس طرح کہہ دیا کرتے ہیں کہ تمہارے لئے کھلونے لائیں گے، ہوائی جہاز لا کر دیں گے وغیرہ۔ اسی طرح ڈرانے کیلئے اکثر مائیں بھی جھوٹ بول دیا کرتی ہیں کہ وہ بلی آئی، گٹا آیا وغیرہ۔ جن لوگوں نے ایسا کیا اُن کو چاہئے کہ سچی توبہ کریں۔

گونا گونا گویاں
کیسے مسلمان ہو جائیں
مَدَنی مَنوں کی غیبتوں سے خود کو بچانے اور ان کا بھی غیبتوں سے بچنے کا ذہن بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، مَدَنی قافلوں کے مسافر بنئے، سُنّتوں بھرے اجتماعات میں پابندی سے شرکت کیجئے، مَدَنی انعامات کے مطابق اپنی زندگی گزارئیے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک انوکھی مَدَنی بہار پیش کی جاتی ہے، غور سے سنئے اور



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر قزوید شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ نبیوں میں سے ہے۔

جھومے: چنانچہ صوبہ پنجاب کے شہر خوشاب میں ایک گونگے بہرے اسلامی بھائی جو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے گناہوں سے تائب ہو کر نیکیوں کی راہ پر گامزن ہو چکے تھے۔ اُن کے گھر کے قریب ایک گونگے بہرے شخص کی رہائش تھی جو قادیانی تھا۔ یہ ”گونگے اسلامی بھائی“ اُس گونگے قادیانی سے ملاقات کر کے اشاروں کی زبان میں انفرادی کوشش کرتے ہوئے راہِ حق کی دعوت پیش کیا کرتے اور اسے سمجھاتے کہ دینِ اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جس میں دنیا و آخرت کی بھلائیاں پوشیدہ ہیں اور حقیقی قلبی سکون بھی اسی مذہبِ حق کی قبولیت میں ہے۔ وہ گونگا قادیانی دعوتِ اسلامی کے گونگے مبلغ کی پُر تاثیر مدنی باتوں میں دلچسپی تولیتا مگر کوئی واضح جواب نہ دیتا۔ وہ (گونگا قادیانی) کچھ دنیوی مسائل کی وجہ سے بہت پریشان تھا اور سکون کی تلاش میں تھا۔ اسی دورانِ دعوتِ اسلامی کے گونگے مبلغ نے اسے دعوتِ اسلامی کے بین الاقوامی تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت دی، جسے اس نے قبول کر لیا۔ جب وہ ”گونگا قادیانی“ مدینۃ الاولیاء (ملتان شریف) دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کے لئے صحرائے مدینہ پہنچا تو ہر طرف سبز سبز عمامہ شریف کی بہاریں اور رُود و سلام کی صدائیں تھیں، الغرض ایک عجیب روح پُرور سماں تھا۔ یہ مناظر دیکھ کر وہ گونگا قادیانی اس مدنی ماحول سے اس قدر متاثر ہوا کہ اس نے وہیں اجتماع میں اپنے باطل مذہب قادیانیت سے توبہ کی اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا اور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غلامی کا پٹا اپنے گلے میں ڈال کر ”قادری رضوی“ بھی بن گیا۔

دولتِ دنیا سے بے رغبت مجھے کر دیجئے میری حاجت سے مجھے زائد نہ کرنا مالدار

عرصہ محشر میں آقا لاج رکھنا آپ ہی دامنِ عطار ہے سرکار! بے حد داغدار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہا کی۔

مسلمان کی بے عزتی کبیرہ گناہ ہے

رسول بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک کسی مسلمان کی ناحق بے عزتی کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

(سنن ابوداؤد ج ۴ ص ۳۵۳ حدیث ۴۸۷۷)

خدا و مصطفیٰ کو ایذا دینے والا

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! حقیقت یہ ہے کہ ایک مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی کی عزت کا محافظ ہے مگر افسوس! ایسا نازک دور آ گیا ہے کہ اب اکثر مسلمان ہی دوسرے مسلمان بھائی کی عزت کے پیچھے پڑا ہوا ہے جی بھر کر

غیبتیں کر رہا ہے اور چغلیاں کھا رہا ہے، بلا تکلف تہمتیں لگا رہا ہے، بلا وجہ دل دکھا رہا ہے، دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ، ”ظلم کا انجام“ صفحہ 19 تا 20 پر ہے: حقوق العباد کا معاملہ بڑا نازک ہے مگر آہ! آج کل بے باکی کا دور دورہ ہے، عوام تو گنج خواص کہلانے والے بھی عموماً اس کی طرف سے غافل رہتے ہیں۔ غصے کا مرض عام ہے اس کی وجہ سے اکثر ”خواص“ بھی لوگوں کی دل آزاری کر بیٹھتے ہیں اور اس کی طرف ان کی بالکل توجہ نہیں ہوتی کہ کسی مسلمان کی بلا وجہ شرعی دل آزاری گناہ و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاویٰ رضویہ شریف جلد 24 صفحہ 342 میں طبرانی شریف کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سلطانِ دو جہان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ غیرت نشان ہے: مَنْ اَذَى مُسْلِمًا فَقَدْ اَذَانِي وَمَنْ اَذَانِي فَقَدْ اَذَى اللّٰهِ. (یعنی) جس نے (بلا وجہ شرعی) کسی مسلمان کو ایذا دی اُس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اُس نے اللہ عزوجل کو ایذا دی۔ (الْمَفْعَمُ الْاَوْسَطُ ج ۲ ص ۳۸۷ حدیث ۳۶۰۷) اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دینے والوں کے بارے میں اللہ عزوجل پارہ 22 سورۃ الاحزاب آیت 57 میں ارشاد فرماتا ہے:



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ
لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ۝

ترجمہ کنز الایمان: بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ

(عَزَّوَجَلَّ) اور اس کے رسول کو ان پر اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی

لعنت ہے دنیا و آخرت میں اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نے ان

کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (پ ۲۲ الاحزاب ۵۷)

مومن کی حرمت

سُنَنِ ابْنِ ماجہ میں ہے: خَاتَمُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةُ لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم نے کعبہ معظمہ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: مومن کی حرمت تجھ سے

کعبے سے بڑھ کر ہے۔ زیادہ ہے۔

(سُنَنِ ابْنِ ماجہ ج ۴ ص ۳۱۹ حدیث ۳۹۳۲)

کامل مسلمان کی تعریف

سرکارِ مدینۃ منورہ، سردارِ مکگہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

کا فرمانِ عظمت نشان ہے: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ

مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ۔ یعنی مسلمان وہ ہے کہ اس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

(صَحِيحُ بُخَارِي ج ۱ ص ۱۵ حدیث ۱۰)

دائرۂ ایمان سے نکل جانے کا خطرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کامل مسلمان وہی ہے جو زبان سے کسی کو گالی نہ

دے، ہلا اجازتِ شرعی کسی کو بُرا نہ کہے، کسی کی غیبت نہ کرے، کسی کو بے

وقوف نہ کہے، کسی کے عیب کو نہ کھولے، کسی کا بھید نہ کھولے اور ہاتھ سے کسی کو

تکلیف نہ دے، کسی کی دل آزاری نہ کرے، ہلا اجازتِ شرعی کسی کو نہ مارے، کسی کو تنقید بے جا کا نشانہ نہ بنائے، جو شخص

ایسا نہ ہوا بلکہ لوگوں کو اُس نے ہر طرح کی تکلیف دی، ہاتھ سے مارا، آنکھ سے کسی کی طرف ایذا دینے والے انداز سے

اشارہ کیا، ہر شخص اُس سے تنگ و بیزار رہا تو وہ شخص کامل مسلمان نہیں ہے، ایمان اس کے دل میں مضبوط نہیں ہے،

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

انتقال کے وقت احتمال ہے کہ معاذ اللہ غزوہ جَلِّ شیطَان غالب آجائے اور ہر طرح سے اُسے وسوسے ڈالے اور معاذ اللہ غزوہ جَلِّ ثُمَّ معاذ اللہ غزوہ جَلِّ وہ شخص دائرۂ ایمان سے نکل جائے اور اللہ غزوہ جَلِّ نہ کرے اس کا قدم صراطِ مستقیم سے پھسل جائے اور وہ جہنم کی راہ اختیار کرے، جنت سے محروم رہے۔ بخلاف اس کے جس کا ایمان کامل ہو، اسلام کی سچی مَحَبَّت اُس کے دل کو حاصل ہو، کامل مسلمانوں والے اعمال و افعال اس کے اندر پائے جاتے ہوں، بندوں کے حقوق گردن پر نہ اٹھائے ہوں، اس صورت میں بفضلِ تعالیٰ شیطَان کا وسوسہ موت کے وقت اثر انداز نہ ہوگا، دریائے ایمان جوش مارے گا۔ فرشتہ ابلیس کو بھگا دے گا، وساوس کو دُور کرے گا، اس لئے خاتمہ بالخیر ہوگا، شیطَان اپنا سر پیٹے گا، اپنے سر پر خاک اُڑائے گا اور بہت چیخے گا چلائے گا۔

زندگی اور موت کی ہے یا الہی کشمکش

جاں چلے تیری رضا پر نیکس و مجبوری

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوا اِلٰی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بدعتِ بدعتی سے توبہ! بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! کامل مسلمان بننے کیلئے، غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنتوں کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول

سے ہر دم وابستہ رہئے، سنتوں کی تربیت کیلئے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے مدنی انعامات کے مطابق عمل کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مدنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمے دار کو جمع کروائیے اور ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

اول تا آخر شرکت کیجئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایمان افروز مَدَنی بہار پیش کی جاتی ہے چنانچہ لطیف آباد وحیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بتایا: بعض لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے کی بنا پر میرا ذہن خراب ہو گیا اور میں تین سال تک نیاز شریف اور میلاد شریف وغیرہ پر گھر میں اعتراض کرتا رہا مجھے پہلے دُرود شریف سے بہت شغف تھا (یعنی بے حد دلچسپی و رغبت تھی) مگر غلط صحبت کے سبب دُرود پاک پڑھنے کا جذبہ ہی دم توڑ گیا۔ اتفاق سے ایک بار میں نے دُرود شریف کی فضیلت پڑھی تو وہ جذبہ دوبارہ جاگا اور میں نے کثرت کے ساتھ دُرود پاک پڑھنے کا معمول بنالیا۔ ایک رات جب دُرود شریف پڑھتے پڑھتے سو گیا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے خواب میں سبز گنبد کا دیدار ہو گیا اور بے ساختہ میری زبان سے الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یا رسول اللہ جاری ہو گیا۔ صبح اُٹھا تو میرے دل کے اندر ہل چل مچی ہوئی تھی، میں اس سوچ میں پڑ گیا کہ آخر حق کا راستہ کون سا ہے؟ حُسنِ اتفاق سے دعوتِ اسلامی والے عاشقانِ رسول کاسٹوں کی تربیت کا مَدَنی قافلہ ہمارے گھر کی قریبی مسجد میں آیا تو کسی نے مجھے مَدَنی قافلے میں سفر کی دعوت دی، میں چونکہ مُتَذَبِّذِب (Confused) تھا اس لئے تلاشِ حق کے جذبے کے تحت مَدَنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ میں نے سفید عمامہ باندھا تھا مگر سبز عمامے والے مَدَنی قافلے والوں نے سفر کے دوران مجھ پر نہ کسی قسم کی تنقید کی نہ ہی طنز کیا بلکہ اجنبیت ہی محسوس نہ ہونے دی۔ امیرِ قافلہ نے مَدَنی انعامات کا تعارف کروایا اور اسکے مطابق معمول رکھنے کا مشورہ دیا۔ میں نے مَدَنی انعامات کا بغور مطالعہ کیا تو چونکہ اٹھا کیوں کہ میں نے اتنے زبردست تربیتی مَدَنی پھول زندگی میں پہلی ہی بار پڑھے تھے۔ عاشقانِ رسول کی صحبت اور مَدَنی انعامات کی بَرَکت سے مجھ پر دَبّ لَمْ یَزَلْ عَزَّوَجَلَّ کا فضل ہو گیا۔ میں نے مَدَنی قافلے کے تمام مسافروں کو جمع کر کے اعلان کیا کہ کل تک میں بدعقیدہ تھا آپ سب گواہ ہو جائیے کہ آج سے توبہ کرتا ہوں اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہنے کی نیت کرتا ہوں۔ اسلامی بھائیوں نے اس پر فرحت و مسرت کا اظہار کیا۔ دوسرے دن 30 روپے کی نکستی (ایک بیسن کی مٹھائی جو موتی کے دانوں

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

کی طرح بنی ہوتی ہے) منگوا کر میں نے سرکارِ بغداد دھڑو رغوٹِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی فُدیَس سرُّہ الرِّبانی کی نیاز و لوائی اور اپنے ہاتھوں سے تقسیم کی۔ میں 35 سال سے سانس کے مَرَض میں مبتلا تھا، کوئی رات بغیر تکلیف کے نہ گزرتی تھی، نیز میری سیدھی داڑھ میں تکلیف تھی جس کے باعث صحیح طرح کھا بھی نہیں سکتا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے دورانِ سفر مجھے سانس کی کوئی تکلیف نہ ہوئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں سیدھی داڑھ سے بغیر کسی تکلیف کے کھانا بھی کھا رہا ہوں۔ میرا دل گواہی دیتا ہے کہ عقائدِ اہلسنت حق ہیں اور میرا حُسن ظن ہے کہ دعوتِ اسلامی کامَدَنی ماحول اللہ اور اس کے پیارے رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں مقبول ہے۔

چھائے گر شیطنت، تو کریں دیر مت قافلے میں چلیں، قافلے میں چلو
صحبتِ بد میں پڑ، کر عقیدہ بگڑ گر گیا ہو چلیں، قافلے میں چلو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

بَد مذہبوں سے دور رہنے کی حدیثوں میں تاکید

بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کامَدَنی قافلہ بھی ملا اور اُس پر ہدایت کا راستہ بھی کھلا۔ یہ اسلامی بھائی بد مذہبوں کی صحبت کی وجہ سے سیدھے راستے سے بھٹک گئے تھے، ہم سبھی کو چاہئے کہ بُری صحبت سے ہمیشہ دُور رہیں اور فقط عاشقانِ رسول ہی کی صحبت اپنائیں۔ بد مذہبوں کی صحبت ایمان کیلئے زہرِ قاتل ہے، ان سے دوستی اور تعلقات رکھنے کی احادیثِ مبارکہ میں مُمانعت ہے۔ چنانچہ سلطانِ عَرَب، محبوبِ رب عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”جو کسی بد مذہب کو سلام کرے یا اُس سے بگشادہ پیشانی ملے یا ایسی بات کے ساتھ اُس سے پیش آئے جس میں اُس کا دل

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر سومریہ ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

خوش ہو، اس نے اس چیز کی تحقیر کی جو اللہ عزوجل نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر اتاری۔“ (تاریخ بغداد ج ۱۰ ص ۲۶۲) رسولِ نذیر، سراجِ منیر، محبوبِ ربِّ قدیر عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ دلپذیر ہے: ”جس نے کسی بد مذہب کی (تقظیم و) توقیر کی اُس نے دین کے ڈھادینے پر مدد دی۔“ (الْمُعْجَمُ الْأَوْسَطُ ج ۵ ص ۱۱۸ حدیث ۶۷۷۲) میرے آقا علیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۲۱ صفحہ ۱۸۴ پر فرماتے ہیں: سنیوں کو غیر مذہب والوں سے اختلاط (میل جول) ناجائز ہے خصوصاً اُن کو کہ وہ (بد مذہب) افسر ہوں (اور) یہ (سنی) ماتحت۔

قالَ اللہ تعالیٰ: (یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے)

تَرْجَمَةُ كُنُزِ الْإِيمَانِ: اور جو کہیں تجھے
شیطان بھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے
پاس نہ بیٹھ۔

وَإِمَّا يُنَسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ
بَعْدَ الذِّكْرِ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝
(پ ۱۷ الانعام ۶۸)

رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ معظم ہے: تم ان سے دُور رہو اور وہ تم سے دُور رہیں، کہیں وہ تمہیں

(مُقَدِّمَةُ صَحِيحِ مُسْلِمٍ ص ۹ حدیث ۷)

گمراہ نہ کر دیں اور فتنے میں نہ ڈال دیں۔

بد مذہب کو استاد بنانا بد مذہب سے دینی یا دنیاوی تعلیم لینے کی ممانعت کرتے ہوئے میرے آقا علیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: غیر مذہب والیوں (یا والوں) کی صحبت آگ ہے، ذی علم عاقل بالغ مردوں کے مذہب (بھی) اس میں بگڑ گئے ہیں۔ عمران بن حطان رقاشی کا قصہ مشہور ہے، یہ تابعین کے زمانہ میں ایک بڑا محدث تھا، خارجی مذہب کی عورت (سے شادی کر کے اس) کی صحبت میں (رہ کر) مَعَاذَ اللہ خود خارجی ہو گیا اور یہ دعویٰ کیا تھا کہ (اس سے شادی کر کے) اُسے سنی کرنا چاہتا ہے۔ (یہاں وہ نادان لوگ عبرت حاصل کریں جو یزید فاسد خود کو بیعت ”پگاسنی“ تھوڑ کرتے اور کہتے



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو پڑھو تمہارا زور و دم مجھ تک پہنچتا ہے۔

سنائی دیتے ہیں کہ ہمیں اپنے مسلک سے کوئی ہلا نہیں سکتا، ہم بہت ہی مضبوط ہیں! میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید فرماتے ہیں: جب صحبت کی یہ حالت (کہ اتنا بڑا محدث گمراہ ہو گیا) تو (بد مذہب کو) اُستاد بنانا کس درجہ بدتر ہے کہ اُستاد کا اثر بہت عظیم اور نہایت جلد ہوتا ہے، تو غیر مذہب عورت (یا مرد) کی سپردگی یا شاگردی میں اپنے بچوں کو وہی دے گا جو آپ (خود ہی) دین سے واسطہ نہیں رکھتا اور اپنے بچوں کے بد دین ہو جانے کی پرواہ نہیں رکھتا۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۶۹۲)

محفوظ خدا رکھنا سدا بے ادبوں سے

اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلٰی اللّٰہِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ محبوبِ ربِّ صمد، نوحی احمد، بیٹھے محمد عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بقیعِ غرقہ تشریف لا کر دو قبروں کے پاس کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا: کیا تم نے فلاں اور فلاں کو، یا فرمایا: فلاں فلاں کو دفن کر دیا؟

صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کی: جی ہاں، یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! (باذنِ پروردگار غیب کی خبریں دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا: ابھی ابھی فلاں کو (قبر میں) بٹھا کر مارا گیا ہے۔ پھر فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اسے اتنا مارا گیا ہے کہ اس کا ہر ہر عضو جدا ہو چکا ہے اور اس کی قبر میں آگ بھڑکا دی گئی ہے اور اس نے ایسی چیخ ماری ہے جسے سوائے جن و انسان کے تمام مخلوق نے سن لیا ہے اور اگر تمہارے دلوں میں فساد نہ ہوتا اور تم زیادہ



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام و روپاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

باتیں نہ کرتے تو تم بھی وہ سنتے جو میں سنتا ہوں۔ پھر فرمایا: اب دوسرے کو بھی مارا جا رہا ہے۔ پھر فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اسے بھی اس قدر زور سے مارا گیا ہے کہ اس کی بھی ہر ہڈی جُدا ہو گئی ہے اور اس کی قبر میں بھی آگ بھڑکادی گئی ہے، اس نے بھی ایسی چیخ ماری ہے جسے جن و انسان کے علاوہ تمام مخلوق نے سن لیا ہے اور اگر تمہارے دلوں میں فساد نہ ہوتا اور تم زیادہ کلام نہ کرتے تو تم بھی وہ سنتے جو میں سنتا ہوں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: یا رسول اللہ عزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! ان دونوں کا گناہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: پہلا پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا لوگوں کا گوشت کھاتا (یعنی غیبت کرتا) تھا۔

(صَرِيحُ السُّنَّةِ لِلطَّبْرِيِّ ص ۲۹ حدیث ۴۰)

مُسْلِمَانوں! ڈر جاؤ! بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اس روایت میں غیبت کرنے اور پیشاب سے نہ بچنے والوں کیلئے عبرت کے بے شمار مَدَنی پھول ہیں، پیشاب کر کے جو لوگ پاکی حاصل نہ کر کے بدن اور کپڑے وغیرہ ناپاک کر لیتے ہیں اُن کو بھی ڈر جانا چاہئے، فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے: پیشاب سے بچو عام طور پر عذابِ قبر اسی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

(سُنَنِ دَارِ قُطْنِي ج ۱ ص ۱۸۴ حدیث ۴۵۳)

اس ضمن میں ایک لرزہ خیز حکایت ملاحظہ ہو چنانچہ

پیشاب سے نہ بچنے والے کی قبر سے پکار! دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 413 صفحات پر مشتمل کتاب، ”تَعْيُونُ الْحِكَايَاتِ“ حصہ دُوم صَفْحہ 187 پر حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ایک مرتبہ دورانِ سفر میرا گزر زمانہ جاہلیت کے قبرستان سے ہوا۔ یکا یک ایک مُردہ قَبْر سے باہر نکلا، اُس کی گردن میں آگ کی رنجیر بندھی ہوئی تھی، میرے پاس پانی کا ایک برتن تھا۔ جب اُس نے مجھے دیکھا تو کہنے لگا: ”اے عبداللہ! مجھے تھوڑا سا پانی پلا دو!“ میں نے دل میں کہا: اس نے میرا نام لے کر مجھے پکارا ہے یا تو یہ مجھے جانتا ہے یا غُربوں کے طریقے کے مطابق ”عبداللہ“ کہہ کر

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر زود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

پکار رہا ہے۔ پھر اچانک اسی قبر سے ایک اور شخص نکلا، اُس نے مجھ سے کہا: ”اے عبد اللہ! اس نافرمان کو ہرگز پانی نہ پلانا، یہ کافر ہے۔“ دوسرا شخص پہلے کو گھسیٹ کر واپس قبر میں لے گیا۔ میں نے وہ رات ایک بڑھیا کے گھر گزاری، اس کے گھر کے قریب ایک قبر تھی، میں نے قبر سے یہ آواز سنی: بَوْلٌ وَمَا بَوْلٌ؟ شَنْ وَمَا شَنْ؟ یعنی ”پیشاب! پیشاب کیا ہے؟ مشکیزہ! مشکیزہ کیا ہے؟“ اس آواز کے متعلق بڑھیا سے پوچھا تو اُس نے کہا: یہ میرے شوہر کی قبر ہے، اسے دو خطاؤں کی سزا مل رہی ہے۔ پیشاب کرتے وقت یہ پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا، میں اس سے کہتی کہ تجھ پر افسوس! جب اونٹ پیشاب کرتا ہے تو وہ بھی اپنے پاؤں گشادہ کر کے چھینٹوں سے بچتا ہے، لیکن تُو اس معاملے میں بالکل بھی احتیاط نہیں کرتا، میرا شوہر میری ان باتوں پر کوئی توجہ نہ دیتا، پھر یہ مر گیا تو مرنے کے بعد سے آج تک اس کی قبر سے روزانہ اسی طرح کی آوازیں آتی ہیں۔ میں نے پوچھا: شَنْ وَمَا شَنْ؟ یعنی ”مشکیزہ! مشکیزہ کیا ہے؟“ کی آواز آنے کا کیا مقصد ہے؟ بڑھیا نے کہا: ایک مرتبہ اس کے پاس ایک پیاسا شخص آیا، اس نے پانی مانگا تو (اس نے اُس کو پریشان کرنے کیلئے خالی مشکیزے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) کہا: جاؤ! اس مشکیزے سے پانی پی لو، وہ پیاسا بے تابانہ مشکیزے کی طرف لپکا، جب اٹھایا تو اُسے خالی پایا، پیاس کی شدت سے وہ بے ہوش ہو کر گر گیا اور اس کی موت واقع ہو گئی۔ پھر جب سے میرا شوہر مرا ہے آج تک روزانہ اُس کی قبر سے آواز آتی ہے: شَنْ وَمَا شَنْ یعنی ”مشکیزہ! مشکیزہ کیا ہے؟“ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ عز وجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہو کر سارا واقعہ عرض کیا تو سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے تنہا سفر کرنے سے منع فرما دیا۔

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس نے کتاب میں بھڑو پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

ہر گناہ کے بدلے ایک
عضو کاٹا جائے گا!
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہ چاہے کتنا ہی چھوٹا ہوا اگر اُس پر پکڑ ہوئی تو خدا کی قسم! اُس کا عذاب نہ سہا جاسکے گا۔ گناہوں کی سزا سے ڈراتے ہوئے حضرت سیدنا عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ السورانی نقل کرتے ہیں: حضرت سیدنا یونس

بن عبید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: پانچ درہم (احناف کے نزدیک دس درہم) کی چوری پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ تمہارا سب سے چھوٹا گناہ بھی پانچ درہم کی چوری سے تو زیادہ ہی قبیح (یعنی بُرا) ہے لہذا تمہارے ہر گناہ کے بدلے آخرت میں تمہارا ایک عضو کاٹا جائے گا۔
(تَنْبِيْهُ الْمُنْتَزِعِيْنَ ص ۱۷۲)

نزعِ قبر اور منکر نکیر کی
خوفناک منظر کشی
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی قبر کا معاملہ بے حد تشویش ناک ہے، کیا معلوم آج ہی موت آجائے اور دیکھتے ہی دیکھتے ہم قبر کی تنہائیوں میں جا پہنچیں، اول تو موت کے صدمے کا تصور ہی جان کو گھلانے والا ہے اور اوپر سے خدا و مصطفیٰ

عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضی کی صورت میں عذاب ہو تو کیسے برداشت ہو سکے گا! مردے کے صدمے کا نقشہ کھینچتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: وہ موت کا تازہ صدمہ اٹھائے ہوئے رُوح (کہ نکلتے وقت) جس کا ادنیٰ جھٹکا سوزِ شمشیر (یعنی تلوار کے سوار) کے برابر، جس کا صدمہ ہزار ضرب تیغ (یعنی تلوار کے ہزار وار) سے سخت تر، بلکہ ملک الموت (علیہ السلام) کا دیکھنا ہی ہزار تلوار کے صدمے سے بڑھ کر۔ وہ نئی جگہ، وہ نئی تنہائی، وہ ہر طرف بھیا تک بے کسی چھائی، اس پر وہ نکیرین (یعنی منکر نکیر) کا اچانک آنا، وہ سخت ہیبت ناک صورتیں دکھانا کہ آدمی دن کو ہزاروں کے مجمع میں دیکھے تو حواس بجا نہ رہیں، کالا رنگ، نیلی آنکھیں دیگوں کے برابر بڑی، اَبَرَق (چمکیلی دھات) کی طرح شعلہ زن، سانس جیسے آگ کی لپٹ، بیل کے سینگوں کی طرح لمبے نوک دار کیلے (یعنی اگلے دانت)، زمین پر گھسٹتے سر کے پیچیدہ بال، قد و قامت جسم و جسامت بلا و قیامت کہ

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

ایک شانے (یعنی کندھے) سے دوسرے (کندھے) تک منزلوں (یعنی بے شمار کلومیٹرز) کا فاصلہ، ہاتھوں میں لوہے کا وہ گرز (یعنی جھوڑا) کہ اگر ایک بستی کے لوگ بلکہ جن و انس جمع ہو کر اٹھانا چاہیں نہ اٹھاسکیں، وہ گرج کڑک کی ہولناک آوازیں، وہ دانتوں سے زمین چیرتے ظاہر ہونا، پھر ان آفات پر آفت یہ کہ سیدھی طرح بات نہ کرنا، آتے ہی جھنجھوڑ ڈالنا، مہنکت نہ دینا، کوکتی جھڑکتی آوازوں میں امتحان لینا۔ وَ حَسْبُنَا اللَّهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيلُ اِرْحَمْ ضَعْفَنَا يَا كَرِيمُ يَا جَمِيلُ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَالِهِ الْكَرَامِ وَ سَائِرِا لَامَّةِ اَمِيْنِ اَمِيْنِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ (ترجمہ: اور اللہ (عَزَّ وَجَلَّ) ہمارے لئے کافی ہے اور وہ سب سے بڑا کارساز ہے۔ اے کرم فرمانے والے! ہماری کمزوری پر رحم و کرم فرما، اے رب جمیل! دُرُودِ سلام بھیج بھیج رحمت (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) پر اور ان کی عزت والی آل اور بقیہ تمام اُمت پر۔ قبول فرما، قبول فرما، اے سب سے زیادہ رحم و کرم فرمانے والے!)

(فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۹۳۴ تا ۹۳۷)

کھڑے ہیں منکر تکبر سر پر نہ کوئی حامی نہ کوئی یاور

بتا دو آ کر مرے پیہر کہ سخت مشکل جواب میں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلٰی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنتوں کی عادت ڈالنے کیلئے دعوت اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنتوں کی تربیت کیلئے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے مَدَنی انعامات کے مطابق عمل کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ

دِہنی کش مکش
سے نجات ملی



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر ایک مرتبہ زود شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمے دار کو جمع کروائیے۔ سنتوں بھرے اجتماعات میں حاضری دیجئے اور وہاں بغور بیان سننے کی سعادت حاصل کیجئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار پیش کی جاتی ہے ملاحظہ فرمائیے: باب المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کی حلفیہ (یعنی بکشم) تحریر کا خلاصہ ہے کہ میں داؤد انجینئرنگ کالج کا طالب علم ہوں، بُرے اور بد عقیدہ لوگوں کی صحبتوں نے مجھے نظریات کے معاملات میں ”وہنی کشمش“ میں مبتلا کر دیا تھا، میں فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ کون سیدھے راستے پر ہے۔ 2 سال کا طویل عرصہ یونہی گزر گیا۔ ایک روز میری ملاقات ایک ایسے نوجوان سے ہوئی جس کا انداز و کردار میرے دل میں اتر گیا۔ اس عاشقِ رسول نے سفید لباس پہنا ہوا تھا، سر پر سبز بنامہ شریف تھا اور اس کے چہرے پر عبادت کا نور تھا، اُس اسلامی بھائی نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے صحرائے مدینہ، مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے تین روزہ بین الاقوامی سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی۔ میں پہلے ہی اُن سے متاثر ہو چکا تھا، انکار کیونکر ہو سکتا تھا۔ چنانچہ میں نے بین الاقوامی سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی۔ حج کے بعد کثیر تعداد میں مسلمانوں کے جمع ہونے کا منظر دیکھ کر میری آنکھیں ڈبڈبائیں، میرے دل نے گواہی دی کہ یہی ”اہل حق“ ہیں۔ آخری دن ہونے والے بیان ”اللہ عزوجل کی خفیہ تدبیر“ سن کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ پھر رقت انگیز دُعا نے ایسا اثر کیا کہ میری زندگی بدل گئی، میں پہلے حیوان تھا، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول نے مجھے انسان بنا دیا ہے۔ آج میں اپنے دل میں کثرت سے نیکیاں کرنے کا جذبہ پاتا ہوں۔ چہرے پر سنت کے مطابق واڑھی شریف بھی سجالی ہے، قرآنِ پاک حفظ کرنے کی بھی نیت ہے۔ ایک اور اہم بات یہ کہ جب میں اجتماع میں شرکت کیلئے صحرائے مدینہ، مدینۃ الاولیاء ملتان شریف جا رہا تھا تو میرے والد اور والدہ کے ہاتھ پر فالج کا حملہ ہو گیا تھا، وہ ذرا سا بھی ہاتھ نہیں ہلا سکتے تھے۔ اجتماع میں دُعا کی برکت سے اُن کے فالج زدہ ہاتھ بھی ٹھیک ہو گئے۔

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر زور و شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

ترا شکر مولا دیا مَدَنی ماحول نہ چھوٹے کبھی بھی خدا مَدَنی ماحول
خدا کے کرم سے خدا کی عطا سے نہ دشمن سکے گا چھڑا مَدَنی ماحول
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اجتماع میں ثواب کی نیت
مُسے شرکت کرنی چاہیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ایک اسلامی بھائی کے سنتوں بھرا
مَدَنی حلیہ اپنانے اور انفرادی کوشش فرمانے کی بَرَکت سے ”راہِ حق“ کے
مُکلاشی کو اپنی منزل مل گئی! اس مَدَنی بہار سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دعوتِ

اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کی بَرَکت سے بسا اوقات دنیاوی مسائل بھی حل ہو جاتے ہیں، مثلاً
مریضوں کو شفا مل جاتی ہے، بے روزگار برسرِ روزگار ہو جاتے ہیں۔ لیکن صرف دنیاوی مسائل کے حل کی نیت کرنے
کے بجائے طلبِ علم اور ثوابِ آخرت کمانے کی بھی نیتیں ضرور کرنی چاہئیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دوقبروں میں ہونے والے
عذاب کے اسباب

حضرت سیدنا ابی بکرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضورِ نبی کریمؐ، رؤف کریم
علیہ اَفْضَلُ الصَّلَوةِ التَّسْلِیْمِ کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے
میرا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔ ایک آدمی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بائیں طرف تھا۔

دَریں اُٹھا ہم نے اپنے سامنے دوقبریں پائیں تو محبوبِ خدائے ثواب، نبوت کے آفتاب، جناب رسالت مآب غزو جَل
صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے امر کی وجہ سے نہیں ہو رہا، تم میں سے کون ہے
جو مجھے ایک ٹہنی لا دے۔ ہم نے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کی تو میں سبقت لے گیا اور ایک ٹہنی (یعنی
شاخ) لے کر حاضرِ خدمت ہو گیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے دو ٹکڑے کر دیئے اور دونوں قبروں پر ایک ایک

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جب تم سُلَیْمَن (علیہم السلام) پر زُردِ پاک پرھو تو مجھ پر بھی چڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

رکھ دیا پھر ارشاد فرمایا: یہ جب تک تر رہیں گے ان پر عذاب میں کمی رہے گی اور ان دونوں کو غیبت اور پیشاب کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے۔ (مُسْنَدُ اِمَامِ اَحْمَد ج ۷ ص ۳۰۴ حدیث ۲۰۳۹۵)

آقا کو علم غیب ہے
 بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! غیبتوں اور پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا قُبْر کے عذاب کے اسباب میں سے ہے۔ آہ! ہمارا وہ نازک بدن جو کہ معمولی کانٹے کی چُھن سے، دوپہر کی دھوپ کی تپش و جلن اور بخار کی معمولی سی آگن برداشت نہیں کر سکتا وہ قُبْر کا ہولناک عذاب کیسے سہہ سکے گا۔ **يَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ!** ہم پیشاب کی آلودگیوں کے جُرموں، غیبتوں، چغلیوں اور چھوٹے بڑے تمام گناہوں سے توبہ کرتے ہیں، پیارے پیارے مالک! **عَزَّوَجَلَّ** ہم سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے راضی ہو جا اور ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔ بیان کردہ روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو علم غیب ہے جی تو بے عطاء خدائے وہاب **عَزَّوَجَلَّ** قُبْر کا عذاب ملاحظہ فرمایا جیسا کہ بیان کردہ حدیثِ پاک سے ظاہر ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، مجددِ دین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن حدائقِ بخشش شریف میں فرماتے ہیں۔

سرِ عرش پر ہے تری گزر دلِ فرش پر ہے تری نظر
 ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ تجھ پہ عیاں نہیں

قُبْر میں عذاب ہو رہا ہے
اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے مَلْکِی مَدَنی **مُصْطَفَی** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک قُبْر کے پاس تشریف لائے جس میں میت کو عذاب ہو رہا تھا تو ارشاد فرمایا: ”یہ لوگوں کا گوشت کھاتا (یعنی غیبت کرتا) تھا۔“ پھر ایک ترٹھنی منگوائی اور اُسے قُبْر پر رکھ کر ارشاد فرمایا: اُمید ہے کہ جب تک یہ تر رہے گی اس کے عذاب میں کمی رہے گی۔ (الْمُعْجَمُ الْاَوْسَطُ ج ۲ ص ۳۵ حدیث ۲۴۱۳)

قبروں پر پھول ڈالنا مُستَحَب ہے

یٹھے یٹھے اسلامی بھائیو! گزشتہ دونوں احادیثِ مبارکہ میں پیشاب سے نہ بچنے والے اور غیبت کرنے والے کے عذابِ قبر میں مبتلا ہونے کا تذکرہ ہے۔ ہر مسلمان کو احتیاط کے ساتھ زندگی گزارنی چاہئے۔ ان روایات میں قبر پر تر شاخ رکھنے کا

ذکر ہے۔ اس ضمن میں مُفسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ ان اپنی مشہور کتاب ”جاء الحق“ حصہ اول صفحہ 240 تا 241 پر فرماتے ہیں: کہا گیا ہے کہ اس لئے عذاب کم ہوگا کہ جب تک (یہ شاخیں) تر رہیں گی تسبیح پڑھیں گی۔ اس حدیث کی شرح میں علامہ نووی (علیہ رحمۃ اللہ القوی) فرماتے ہیں: اس حدیث سے علماء نے قبر کے پاس قرآن پڑھنے کو مُستَحَب فرمایا۔ کیونکہ تلاوتِ قرآن شاخ کی تسبیح سے زیادہ اس کی حقدار ہے کہ اس سے عذاب کم ہو۔ طحاوی علیٰ مرقی الفلاح صفحہ 364 میں ہے: ہمارے بعض مُتأَخِّرین (م۔ ت۔ ا۔ خ۔ ثرین) اصحاب نے اس حدیث کی وجہ سے فتویٰ دیا کہ ”خوشبو اور پھول چڑھانے کی (مسلمانوں میں) جو عادت ہے وہ سُنّت ہے۔“ مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید فرماتے ہیں: اس حدیث اور محدثین و فقہاء کی عبارت سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔ ایک تو یہ کہ ہر سبز چیز (یعنی سبزے) کا رکھنا ہر مسلمان کی قبر پر جائز ہے۔ حضورِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے ان قبروں پر (ثر) شاخیں رکھیں جن کو عذاب ہو رہا تھا اور دوسرے یہ کہ عذابِ قبر کی کمی سبزے کی تسبیح کی برکت سے ہے۔۔۔ لہذا اگر ہم بھی آج (قبروں پر) پھول وغیرہ رکھیں تو بھی اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مِیت کو فائدہ ہوگا بلکہ عام مسلمانوں کی قبروں کو کچا رکھنے میں یہ ہی مصلحت ہے کہ بارش میں اس پر سبز گھاس جمے اور اس کی تسبیح سے مِیت کے عذاب میں کمی ہو۔

ہے کون کہ جو گریہ کرے فاتحہ کو آئے

برسائے کون قبر پہ یکس کی بھرن پھول

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار زُود پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

غیبتِ زنا سے بھی سخت تر ہے
 مصطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہٴ بزمِ جنت، منبعِ جو دو سخاوت، سراپا فضل و رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **الْغَيْبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزَّانَا** یعنی غیبتِ زنا سے سخت تر ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (عز وجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! غیبتِ زنا

سے زیادہ سخت کیونکر ہے؟ فرمایا: ”مردِ زنا کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اور غیبت کرنے والے کی مغفرت نہ ہوگی، جب تک وہ نہ معاف کر دے جس کی غیبت کی ہے۔“ (شُعَبُ الْإِيمَان ج ۵ ص ۳۰۶ حدیث ۶۷۴۱) اور حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ ”زنا کرنے والا توبہ کرتا ہے اور غیبت کرنے والے کی توبہ نہیں ہے۔“ (اَيْضاً حَدِيثُ ۶۷۴۲)

میں سمجھا شاید تو نے غیبت کی ہے
 ایک نوجوان حضرت سیدنا عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں آ کر عرض گزار ہوا: مجھ سے بہت بڑا گناہ ہو گیا ہے، شرم کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے بیان کرنے کی بھی ہمت نہیں۔ پھر کچھ دیر کے بعد کہنے لگا: افسوس! میں نے زنا کیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ”میں تو سمجھا تھا کہ شاید تو نے غیبت کا گناہ کیا ہے!“

(تَذَكُّرَةُ الْاَوَّلِيَاءِ ص ۱۷۳)

غیبتِ زنا سے کتبِ سخت
 بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! غیبت کس قدر زیادہ تباہ کار ہے! البتہ یہ ذہن میں رہے کہ جس زنا میں کُھوک العباد شامل نہیں صرف اُس زنا سے غیبت سخت تر ہے۔ غیبت میں حق العبد یعنی بندے کا حق اُس صورت میں شامل ہوگا جبکہ جس کی غیبت کی ہے اُس کو پتا چل جائے کہ فلاں نے میری غیبت کی ہے اور اب غیبت کرنے والے کیلئے توبہ کے ساتھ ساتھ اُس سے معافی مانگنی بھی ضروری ہے جس کی غیبت کی ہے ورنہ خالی توبہ کافی تھی۔



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔

اب غیبت وغیرہ گناہوں کے مُتَعَلِّق فتاویٰ رضویہ جلد 21 صفحہ 162 تا 163 کا ایک معلوماتی اِسْتِثْنَاء (اس۔ تہف۔ تا) اور فتویٰ ملاحظہ فرمائیے:

سوال: غیبت کرنا، جھوٹ بولنا، خاص کر وہ جھوٹ جن سے خلقِ خدا میں

فتنہ ہو۔ دودوست میں یا شوہر بیوی میں یا باپ بیٹے میں یا بھائی بھائی میں اُس جھوٹ سے رنجش ہو جائے، باہم جدائی ہو کے گھر کی خرابی کی نوبت آجائے، اور مسلمان کے عیب کی تلاش و تَجَسُّس میں رہنا، کوئی مسلمان اگر پوشیدگی سے کوئی گناہ کرتا ہو تو اُس کی تَجَسُّس میں لگے رہنا اور پتا پانے پر یا محض اپنی حُبہ و قیاس سے اُس کو فاش (ظاہر) کرنا ٹھہرت دینا کس درجہ کا گناہ ہے اور گناہانِ مذکورہ بالا کا مُرتکب فاسق و مستحق لعنت خدا اور رسول ہے یا نہیں؟ اور یہ سب گناہ شرعاً درجہ فسق میں زنا سے کم ہیں یا زیادہ یا برابر؟ جواب مفصل اور مُدُلِّل (م۔ دِل۔ ل۔ یعنی دلائل کے ساتھ) درکار ہے۔

بَيِّنُوا تَوَجَّرُوا (یعنی بیان فرمائیے اور اجر و ثواب کمائیے)

الجواب: یہ سب گناہانِ کبیرہ ہیں اور ان کا مُرتکب فاسق و مستحق لعنت۔ حدیث میں فرمایا: اَلْغَيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا۔ (یعنی) غیبت سخت ہے زنا سے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَطُ ج ۵ ص ۶۴ حدیث ۶۵۹۰) اور ظاہر ہے کہ قتلِ مومن غیبت سے اشد (یعنی سخت تر) ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ“ (پ ۲ البقرة: ۱۹۱) فتنہ قتل سے سخت تر ہے۔ اور ان سب میں حَقُّ الْعِبَاد (یعنی بندوں کا حق) ہے تو اُس زنا سے ضرور بدتر ہے جس میں حَقُّ الْعِبَاد نہ ہو مگر وہ جھوٹ جس سے کسی کا ضرر (یعنی نقصان) نہ ہو کہ بے مصلحت شرعی ہو تو گناہ ضرور ہے مگر اسے زنا کے برابر نہیں کہہ سکتے کہ یہ صغیرہ ہے بعد اصرارِ کبیرہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

پچھا برا غیبت کی مصیبت سے چھڑا دے
ہر بات سنبھل کر کروں توفیقِ خدا دے

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

زنا چھوٹا گناہ نہیں! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں شیطان کہیں وسوسے ڈال کر زنا پر نہ اُکسائے کہ یہ تو معمولی سا گناہ ہے۔ واللہ! ہرگز ایسا نہیں، یہ بات ہمیشہ ذہن میں رکھئے

کہ چھوٹے گناہ کو بھی اگر کوئی چھوٹا سمجھ کر کرتا ہے تو وہ سخت کبیرہ گناہ بن جاتا ہے اور زنا چھوٹا گناہ بھی نہیں بلکہ گناہِ کبیرہ ہے، اس کا عذاب پڑھے اور تھر تھڑائیے نیز جب زنا کا عذاب اتنا ہولناک ہے تو غیبت کا عذاب کتنا دردناک ہوگا اس کا تصور جما کر خود کو ڈرائیے:

دوسانپِ نوح | حضرت سیدنا سرورِ عالم علیہ رحمۃ اللہ القدوس سے روایت ہے: جو شخص چوری یا شراب خوری یا زنا میں مبتلا ہو کر مرتا ہے اُس پر دوسانپ مقرر کر دیئے جاتے ہیں جو اس کا گوشت نوح نوح کر کھاتے رہتے ہیں۔ (شرح الصُّدُور ص ۱۷۲)

جہنمی تابوت | منقول ہے: جہنم میں آگ کے تابوت میں کچھ لوگ قید ہوں گے کہ جب وہ راحت مانگیں گے تو ان کے لئے تابوت کھول دیئے جائیں گے اور جب ان کے شعلے جہنمیوں تک پہنچیں گے تو وہ بیک زبان فریاد کرتے ہوئے کہیں گے: یا اللہ عزَّوجلَّ! ان تابوت والوں پر لعنت فرما۔ یہ وہ لوگ ہیں جو عورتوں کی شرمگاہوں پر حرام طریقے سے قبضہ کرتے تھے۔ (بحر الدُّنُوع ص ۱۶۷)

جنت میں داخلے سے محروم | دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 300 صفحات پر مشتمل کتاب، ”آنسوؤں کا دریا“ صفحہ 229 تا 230 پر

ہے منقول ہے: اللہ عزَّوجلَّ نے جب جنت کو پیدا فرمایا تو اس سے فرمایا: ”کلام کر۔“ تو وہ بولی: جو مجھ میں داخل ہوگا وہ سعادت مند ہے۔ تو اللہ عزَّوجلَّ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! تجھ میں آٹھ قسم کے لوگ داخل نہ ہوں گے: شراب کا عادی، زنا پر اصرار کرنے والا، پھل خور، دیوث، ظالم، سپاہی، ہمجرا اور رشتہ داری توڑنے والا اور وہ شخص جو خدا

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ فلاں کام ضرور کروں گا پھر وہ کام نہیں کرتا۔

(إتحاف السانۃ للزیبدی ج ۹ ص ۳۴۵)

یہ روایت نقل کرنے کے بعد حضرت علامہ ابن بو زئی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: زنا پر اصرار کرنے والے سے مراد ہمیشہ زنا کرتے رہنے والا نہیں، اسی طرح شراب کے عادی سے مراد یہ نہیں جو ہمیشہ شراب پیتا رہے بلکہ مراد یہ ہے کہ جب اسے شراب میسر ہو تو وہ پی لے اور اللہ عزوجل کے خوف کی وجہ سے شراب پینے سے باز نہ آئے۔ اسی طرح جب اسے زنا کا موقع ملے تو (کر لے اور) اس سے باز نہ رہے اور نہ ہی اپنے نفس کو اس بُری خواہش کی تکمیل سے روکے۔ بے شک ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہی ہے۔

(بحر الدُموع ص ۱۶۷)

نظر دل میں شہوت
کانتیج بوتی ہے
ٹھٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، پیکرِ جو دو سخاوت، سراپاِ رحمت، محبوبِ رَبِّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: **الْعَيْنَانِ تَزْنِيَانِ** یعنی آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں۔ (مسندِ امام احمد ج ۲ ص ۸۴ حدیث ۳۹۱۲) لہذا آنکھوں کی حفاظت ضروری ہے۔ **حُجَّةُ الْإِسْلَام** حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: جو آدمی اپنی آنکھ کو بند کرنے پر قادر نہیں ہوتا وہ اپنی شرمگاہ کی حفاظت بھی نہیں کر سکتا۔

(احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۲۵)

آنکھوں میں
پکھلا ہوا سبب
منقول ہے: جو شخص شہوت سے کسی اجنبیہ کے حُسن و جمال کو دیکھے گا قیامت کے دن اسکی آنکھوں میں سیسہ پکھلا کر ڈالا جائے گا۔

(ہدایہ ج ۲ ص ۳۶۸)

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

آنکھوں میں آگ
بھردی جائے گی

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الٰہی نقل کرتے ہیں: جو کوئی اپنی آنکھوں کو نظرِ حرام سے پُر کرے گا قیامت کے روز اُس کی آنکھوں میں آگ بھردی جائے گی۔

(مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ ص ۱۰)

آگ کی سلائی

حضرت سیدنا علاء الدین ابو زری علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل کرتے ہیں: عورت کے محاسن (یعنی حسن و جمال) کو دیکھنا ابلیس کے زہر میں بجھے ہوئے تیروں میں سے ایک تیر ہے، جس نے نامحرم سے آنکھ کی حفاظت نہ کی اُس کی آنکھ میں بروز قیامت آگ کی سلائی پھیری جائیگی۔

(بَحْرُ الدُّمُوعِ ص ۱۷۱)

جہنم سے آزاد ہونے والی آنکھیں

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 300 صفحات پر مشتمل کتاب، ”آنسوؤں کا دریا“ صفحہ 235 پر ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی فرمائی: ”اے موسیٰ! میں نے تین قسم کی آنکھوں کو جہنم پر حرام فرما دیا ہے، ایک وہ آنکھ جو راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں پہرہ دیتی ہے، دوسری وہ آنکھ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ چیزوں سے رُک جاتی ہے اور تیسری وہ آنکھ جو میرے خوف سے روتی ہے، اور آنسو کے علاوہ ہر شے کی ایک جزا ہے اور آنسو کی جزا رحمت، مغفرت اور جنت میں داخلے کے علاوہ کچھ نہیں۔“

(بَحْرُ الدُّمُوعِ ص ۱۷۲)

تم جنت میں میرے ساتھ ہو گے

ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں صرف ایک مہینے کے روزے رکھتا ہوں اس پر اضافہ نہیں کرتا، اور صرف پانچ نمازیں پڑھتا ہوں اس سے زیادہ نہیں پڑھتا اور میرے مال میں زکوٰۃ فرض

نہیں اور نہ ہی مجھ پر حج فرض ہے اور نہ ہی نفل حج کرتا ہوں، میں مرنے کے بعد کہاں جاؤں گا؟ رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

وَصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے تبسم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم جَنَّت میں میرے ساتھ ہو گے جب کہ تم اپنے دل کو دو باتوں یعنی حیانت اور حسد سے بچاؤ اور اپنی زبان کو دو باتوں یعنی غیبت اور جھوٹ سے اور دو باتوں سے آنکھوں کو بچاؤ یعنی جس کی طرف نظر کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اُس کی طرف نہ دیکھو اور کسی مسلمان کو حقارت سے نہ دیکھو۔

(قُوْتُ الْقُلُوب ج ۱ ص ۴۳۳)

انفرادی کوشش کی برکت میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت سے زبان اور بدن گناہی سے آنکھوں کی حفاظت کرنے کا ذہن بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں

میں سفر کو اپنا معمول بنائیے، مَدَنی انعامات کے مطابق اپنی زندگی گزارئیے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں میں بیڑا پار ہوگا، آپ کی ترغیب و تحریریں کیلئے ایک مَدَنی بہار گوش گزار کرتا ہوں چنانچہ سردار آباد (فیصل آباد، پنجاب۔ پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں اپنے شہر کے ایک مشہور دینی مدرسے میں درسِ نظامی کا طالب علم تھا۔ اُنک شہر (پنجاب) کے ایک اسلامی بھائی کبھی کبھار سردار آباد اپنے ماموں جان کے گھر تشریف لاتے تھے اور ان کے ماموں ہمارے مدرسے کے قریب رہائش پذیر تھے، وہ اسلامی بھائی دورانِ قیام ہمارے مدرسے میں بھی آتے اور طلبہ سے ملاقات کر کے ان پر انفرادی کوشش فرماتے، میری اُن سے دوستی ہو گئی تھی، وہ مجھے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کے بارے میں بتایا کرتے، ان کی باتیں سن سن کر میں دعوتِ اسلامی کے مُحِبِّین میں شامل ہو چکا تھا۔ انہیں کی دعوت پر مجھے فیضانِ مدینہ سردار آباد (سوساں روڈ نزد پرانی ٹنکی مدینہ ناؤن) میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی، میری شرکت کے پہلے ہی اجتماع میں مبلغِ دعوتِ اسلامی نے عمامہ شریف کے فضائل پر بیان کیا، جسے سن کر میں اتنا مُتأسِّر ہوا کہ ہاتھوں ہاتھ عمامہ خرید کر اپنے سر پر سجالیا اور بستے سے فیضانِ سنت بھی خریدی اور اپنی مسجد میں اس کا درس شروع کر دیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ میں نے مکمل طور پر مَدَنی

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: جو مجھ پرورد پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

حلیہ اپنالیا۔ اجتماع میں اپنے ساتھ دیگر طلبہ کو بھی لے جاتا، پہلے ہفتے 3 اسلامی بھائی تھے دوسرے ہفتے بڑھ کر ان کی تعداد 12 ہو گئی۔ میں نے دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں بھی سفر کیا اور اپنے علاقے میں مدنی کاموں کی دھومیں مچانا شروع کر دیں۔ 1994ء میں فیضانِ مدینہ سرور آباد میں مدرسۃ المدینہ میں بطور ناظم سٹنوں کی خدمت کا موقع ملا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں تادمِ تحریر مجلس مدرسۃ المدینہ (پنجاب) کا رکن بھی ہوں۔ اللہ رب العزت عَزَّوَجَلَّ مجھے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت عنایت فرمائے۔

عطائے حبیبِ خدا مدنی ماحول ہے فیضانِ غوثِ رضا مدنی ماحول
اگر سنتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سکھا مدنی ماحول
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

انفرادی کوششِ ثواب کا آسان ذریعہ ہے
اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! کس طرح ایک طالب علم کسی اسلامی بھائی کی انفرادی کوشش سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ اجتماعی کوشش کے مقابلے میں انفرادی کوشش عموماً سہل

ہوتی ہے کیونکہ کثیر اسلامی بھائیوں کے سامنے ”بیان“ کرنے کی صلاحیت ہر ایک میں نہیں ہوتی جبکہ انفرادی کوشش ہر کوئی کر سکتا ہے خواہ اُسے بیان کرنا آتا ہو یا نہ آتا ہو۔ انفرادی کوششِ ثواب کمانے کا آسان ذریعہ ہے۔ مدنی مرکز کے دیئے ہوئے طریقہ کار کے مطابق انفرادی کوشش کے ذریعے خوب خوب نیکی کی دعوت دیتے جائیے اور ثواب کا خزانہ لوٹتے جائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

جہنم کا کھانا اور لباس ملے گا

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ عبرتِ بنیاد ہے: جس شخص کو کسی مردِ مسلم کی بُرائی کرنے کی وجہ سے کھانے کو ملا، اللہ تعالیٰ اُس کو اُتنا ہی جہنم سے کھلائے گا اور جس کو مردِ مسلم کی بُرائی کی وجہ سے کپڑا پہننے کو

ملا، اللہ تعالیٰ اُس کو جہنم کا اُتنا ہی کپڑا پہنائے گا۔ اور جو کسی شخص کی وجہ سے سنانے اور دکھانے کی جگہ میں کھڑا ہو تو اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن سنانے اور دکھانے کی جگہ میں کھڑا کرے گا۔ (سنن ابوداؤد ج ۴ ص ۳۵۴ حدیث ۴۸۸۱)

دوزخ کی آگ کے انگارے کھائے گا

مفسرِ شہیر حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہانِ مرآۃ جلد 6 صفحہ 619 تا 620 پر فرماتے ہیں: یعنی اس طرح (پر) کہ دولڑے ہوئے مسلمانوں میں سے ایک کے پاس جاوے اور اسے خوش کرنے کے لیے دوسرے کی غیبت کرے، اُسے بُرا

کہے، اسے نقصان پہنچانے کی تدبیریں بتائے تاکہ اس ذریعے سے یہ شخص اسے کچھ دیدے یا کھلا دے۔ ایسے خوشامدی لوگ آجکل بہت ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: یہ دوزخ کی آگ کے انگارے ان لقموں کے عوض میں جس قدر یہاں لقمے کھائے اتنے ہی وہاں انگارے کھائے گا۔ جو کسی کو خوش کرنے کیلئے مسلمان بھائی کی غیبت کرے یا اسے ستائے (اور)

اس غیبت وغیرہ کے عوض کپڑوں کا جوڑا پائے تو اسے قیامت میں اس جوڑے کے عوض آگ کا جوڑا پہنایا جائیگا۔ مفتی صاحب مزید اس فرمانِ عالی ("جو کسی کی وجہ سے دکھانے اور سنانے کی جگہ کھڑا ہو" اے۔۔ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس) کے بہت معافی ہیں: ایک یہ کہ جو شخص کسی مشہور شریف آدمی کی پگڑی اُچھالے (یعنی اُس کو بدنام کرے) اُس کا مقابلہ کرے

تاکہ اس مقابلے سے میری شہرت ہو دوسرے یہ کہ جو کسی شخص کو دنیا میں جھوٹے طریقے سے اُچھالے تاکہ اس کے ذریعے مجھے عزت و روزی ملے۔ جیسے آج کل بعض جھوٹے پیروں کے مرید اس کی جھوٹی کرامتیں بیان کرتے پھرتے ہیں تاکہ ہم کو بھی اس کے ذریعے عزت ملے کہ ہم اس (پہنچے ہوئے مرشد) کے بالکے (یعنی مرید یا شاگرد) ہیں۔ تیسرے یہ کہ جو

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر سومر تیرہ رُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

شخص دنیا میں نام و نُمُود چاہے نیکیاں کرے مگر ناموری کے لیے یا جو شخص کسی کے ذریعے سے اپنے (آپ) کو مشہور و نامور کرے قیامت میں ایسے شخصوں کو (سر) عام رُسوا کیا جاوے گا کہ فرشتہ اسے اونچی جگہ کھڑا کر کے اعلان کرے گا کہ (اے) لوگو! یہ بڑا جھوٹا مکار فریبی (دھوکے باز) تھا۔ (مرآۃ)

جہنم کی غذا اور شراب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو اپنے امیر، نگران، افسر، سیٹھ، لیڈر یا کسی مالدار کو اچھا لگانے، ان کی ہمدردیاں پانے، اپنے آپ کو ”وفادار“ جتانے مگر حقیقت میں اپنی حماقت پر مہر لگانے اور خود کو دوزخ کا حقدار بنانے کیلئے اُس

سیٹھ وغیرہ کے سامنے اُس کے مخالف کی پولیس کھولتے اور مختلف زاویوں سے اُن کی بُرائیاں کرتے ہیں۔ آہ! نہ جہنم کی غذا کھائی جاسکے گی نہ دوزخ کا لباس پہنا جاسکے گا۔ جہنم کی غذا کا نقشہ کھینچتے ہوئے صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اول صفحہ 167 تا 168 پر فرماتے ہیں: (جہنمیوں کو) خاردار ٹھوہڑ (ایک کانٹے دار زہریلا پودا) کھانے کو دیا جائے گا، وہ ایسا ہوگا کہ اگر اس کا ایک قطرہ دنیا میں آئے تو اس کی سوزش و بدبو تمام اہل دنیا کی معیشت برباد کر دے اور وہ گلے میں جا کر پھندا ڈالے گا، اس کے اُتارنے کے لیے (دوزخی لوگ) پانی مانگیں گے، اُن کو وہ کھولتا پانی دیا جائے گا کہ منہ کے قریب آتے ہی منہ کی ساری کھال گل کر اُس میں گر پڑے گی، اور پیٹ میں جاتے ہی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا اور وہ شور بے کی طرح بہ کر قدموں کی طرف نکلیں گی، پیاس اس بلا کی ہوگی کہ اُس پانی پر ایسے گریں گے جیسے ٹونس (یعنی سخت پیاس) کے مارے ہوئے اونٹ۔ (بہارِ شریعت)

نارِ جہنم سے ٹو اماں دے، خُلدِ بریں دے باغِ جہاں دے

نقدہ منہ لایعہ

از پئے حضرت ابو حنیفہ، یا اللہ مری جھولی بھر دے



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو پڑھو تمہارا زور و مجھ تک پہنچتا ہے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ! اسْتَغْفِرُ اللَّهَ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

بے جا اعتراضات کرنے والے حضرت سیدنا یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: مجھے ان لوگوں پر تعجب ہے جو صالحین یعنی نیک لوگوں کے لیے مُباح (یعنی جائز

چیز) کو بھی عیب سمجھتے ہیں لیکن اپنے لئے قُبْح (یعنی بدترین) گناہوں کو بھی معیوب خیال نہیں کرتے۔ تو دیکھے گا کہ ان لوگوں میں کوئی خود تو غیبت، چغلی، حسد، کینہ، دھوکہ، تکبر، اور خود پسندی کی نحوستوں میں گرفتار ہے اور توبہ بھی نہیں کرتا جبکہ نیک لوگوں پر مُباح (یعنی جائز) لباس، لذیذ کھانے اور مُباح (جائز) مٹھائی کے استعمال پر بھی اعتراض کرتا ہے۔

(تنبیہ المفتَرِّین ص ۶۶)

خود چائے حرام کھاتے ہوں مگر میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ خود چاہے سودی قرضے لیکر، جھوٹ بول کر، ملاوٹیں اور ٹیکس کی چوریاں کر کے ناپاک یا حرام روزی کمائیں مگر کسی عالم، خطیب یا امام صاحب کو کہیں سے نذرانہ ملا، ان کو لوگوں

کے گھر دعوتِ طعام میں آتا جاتا دیکھا، کسی نے بچے وغیرہ کی ولادت کی خوشی میں انہیں مٹھائی کا ڈبہ پیش کیا تو یہ لوگ اپنی گندی آمدنیوں کو بھول کر اُس عالم صاحب کی غیبت پر اتر آتے اور معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس طرح کے گناہوں بھرے جملے کہتے سنائی دیتے ہیں: ﴿1﴾ کھاؤ (کھاؤ) مولوی ہے ﴿2﴾ پیو ہے ﴿3﴾ حلوا خور ہے ﴿4﴾ نذرانوں کیلئے مرتا ہے ﴿5﴾ مفت کی دعوتیں کھا کر پیٹ نکل آیا ہے ﴿6﴾ کھا کھا کر گردن موٹی کر لی ہے ﴿7﴾ لالچی مولانا ہے وغیرہ۔

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

دوسرے کی آنکھ کا تنکا یاد رکھئے! امام یا عالم صاحب کا کسی مسلمان سے نذرانہ، دعوت یا مٹھائی قبول کرنا جائز کام ہے گناہ و حرام نہیں بلکہ اچھی اچھی نیتیں ہوں تو کارِ ثواب ہے۔ تو نظر آتا ہے مگر.....

تہمتوں اور بدگمانیوں سے توبہ اور اس کے تقاضے پورے کرنے چاہئیں۔ غور تو کیجئے! جب آپ کسی کی طرف ایک انگلی اٹھاتے ہیں تو ہاتھ کی تین انگلیوں کا رخ خود آپ کی طرف ہو جاتا ہے گویا یہ خاموش تنبیہ (نوٹس) ہے کہ اُس کو بعد میں چھیڑنا پہلے اپنے آپ کو سُدھار! حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: دوسرے کی آنکھ کا تنکا تو تمہیں نظر آجاتا ہے (یعنی ذرا اسی بات میں اس کا عیب بیان کرتا پھرتا ہے) مگر اپنی آنکھ کا شہتیر (یعنی بڑی لکڑی کا مطلب یہ کہ اپنا ہیئت بڑا عیب بھی) نظر نہیں آتا!

(ذم الغیبت لابن ابی الدنیا ص ۹۵ رقم ۵۷)

مترجم

نیک کب اے مرے اللہ بنوں گا یا رب

مترجم

کب میں بیمار مدینے کا بنوں گا یا رب

صَلِّ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَسْتَغْفِرُ اللّٰه

صَلِّ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مترجم

کب گناہوں سے کنار میں کروں گا یا رب

کب گناہوں کے مرض سے میں شفا پاؤں گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب !

تُوبُوْا اِلٰی اللّٰه !

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب !

ایسے کام نہ کرو کہ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عوام و خواص ہر ایک کو چاہئے کہ محتاط زندگی گزاریں ایسے مباح اعمال و افعال سے بھی اپنے آپ کو بچائیں جو کہ فتح باب غیبت یعنی غیبت کا دروازہ کھلنے کا سبب بنیں اس ضمن میں فتاویٰ رضویہ جلد 21 صفحہ 612 تا 616 پر

ایک فارسی سوال جواب (جس کا ترجمہ بھی وہیں موجود ہے) کا اکثر حصہ پیش کیا جاتا ہے، اسے پڑھ کر اندازہ کیا جاسکتا ہے

کہ ایسی حرکتیں کرنا کس قدر بُرا ہے جو مسلمانوں میں غیبتوں، تہمتوں اور بدگمانیوں اور آپسی نفرتوں کا سبب بنیں چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی خدمتِ بابرکت میں سوال ہوا: علمائے شریعت اور مفتیانِ طریقت اس مسئلے میں کیا فرماتے ہیں کہ زید ایک مقام پر امامت و نیابت کے فرائض انجام دیتا ہے لیکن جو لوگ سُور اور مُردار کا گوشت پکا کر عیسائیوں (یعنی کرسچینوں) کو کھلاتے ہیں زید اُن لوگوں کے گھروں سے کھانا کھاتا ہے اور کہتا ہے کہ مُردار اور سُور کا گوشت عیسائیوں (یعنی کرسچینوں) کے لئے پکانے میں کوئی خرچ نہیں، پکانے کے بعد ہاتھ دھو ڈالے تو پاک ہو جاتے ہیں۔“ شہر کے اکثر لوگ زید کے اس طرزِ عمل کو دیکھ کر ان لوگوں کے گھروں سے کھانا کھانے لگے ہیں جبکہ کچھ لوگ اس عمل سے نفرت اور سخت اختلاف کر رہے ہیں اور نزاع (یعنی فساد) کی صورت بن گئی ہے۔ لہذا کتاب و سنت کی روشنی میں بیان فرمایا جائے کہ شخص مذکور (یعنی زید) کے بارے میں کیا شرعی حکم ہے اور اس کی معاونت و امداد اور اس سے تعاون کرنے والوں کے بارے میں شریعت کیا فرماتی ہے؟ یٰبَنُو آدَمَ تَوَجَّرُوا (بیان فرماؤ تاکہ اجر و ثواب پاؤ)

الجواب: ایسے بُدر، بے خوف اور تقویٰ سے عاری لوگ جو کافروں غیر مسلموں کے لئے (سُور و مُردار جیسی) خبیث ترین اور نجس (یعنی ناپاک) و حرام چیزیں پکانے کھلانے کا پیشہ اختیار کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے ہاں سے دین داروں اور تقویٰ دار لوگوں کو کھانا ہر گز نہیں کھانا چاہئے کیونکہ جہاں حرام چیزوں کا استعمال کثرت سے ہو وہاں برتنوں کے ناپاک اشیاء سے آلودہ ہونے کا احتمال (یعنی شبہ) ہوتا ہے۔ اور دیندار و تقویٰ دار لوگوں کا ایسے لوگوں کے ہاں جانا اور ان کے ہاں سے ایسے مشکوک برتنوں میں کھانا کھانا عوام الناس کی نگاہوں میں باعثِ الزام و باعثِ تہمت ہو سکتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے: ”جو کوئی اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے تو وہ مقاماتِ تہمت سے بچے۔“ لہذا ایسی صورتِ حال میں الزام، طعن اور تہمت سے بچنا ضروری ہے بصورتِ دیگر یہ اقدام اپنے دینی بھائیوں کو کبیرہ گناہوں غیبت، بہتان، کینہ اور



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر سورتہ زور دیا پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

مُرے القاب کے استعمال میں مبتلا کر دے گا۔ حدیث مبارک ہے: (لوگو!) جن کاموں کو کان ناپسند کرتے ہیں ان سے بچو۔ (مسند امام احمد ج ۵ ص ۶۰۵ حدیث ۱۶۷۰۱) اور دوسری حدیث پاک میں ہے: اور ایسے کاموں سے پرہیز کرو جن کے ارتکاب پر معذرت کرنی پڑے۔ (الاحادیث المختارۃ ج ۶ ص ۱۸۸ حدیث ۲۱۹۹) اور بغیر شرعی مجبوری کے مسلمانوں کو مُتَفَرِّق کرنا (یعنی مسلمانوں کو نفرت دلانا) مَمْنُوع ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بَشِّرُوا وَلَا تُنْفَرُوا یعنی مسلمانوں کو خوشخبری دو اور نفرت نہ دلاؤ۔ (بخاری ج ۱ ص ۴۲ حدیث ۶۹) شریعت کا مقصد جوڑنا، اتحاد پیدا کرنا ہے نہ کہ توڑنا۔ عقل سلیم کا تقاضا بھی یہی ہے کہ لوگوں کو بیقراری میں ڈال کر ناراض نہ کیا جائے اور کراہت والی جگہ کھڑے ہونے سے پرہیز کیا جائے، حدیث پاک میں ارشاد نبوی ہے: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد عقل کی بنیاد لوگوں سے دوستی اور مَحَبَّت رکھنا ہے۔ (جَمْعُ الْجَوَامِعِ لِلْسُّيُوطِيِّ ج ۴ ص ۳۳۹ حدیث ۱۲۳۳۲) فقیر (یعنی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے اس باب کی حدیثوں کو اپنے رسالے جَمَالُ الْإِجْمَالِ اور اس کی شرح کَمَالُ الْإِكْمَالِ میں تفصیلاً بیان کر دیا ہے۔ خلاصہ یہ کہ عقل و نقل کے اعتبار سے اس طرح کا کام یا اقدام اپنے اندر کئی قسم کی قباہتیں (خرابیاں) رکھتا ہے کہ جن کا انکار نہیں کیا جاسکتا اور ایسے کاموں کا انجام مذموم ہوتا ہے۔ (اور) جب یہ کام یا اقدام فتنہ و فساد اور مسلمانوں کے درمیان تفریق اور پھوٹ پڑنے کی حد تک جا پہنچے تو جرمِ عظیم بن جاتا ہے چنانچہ ارشادِ بانی ہے: وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ترجمہ کنز الایمان: اور ان کا فساد و قتل سے بھی سخت ہے۔ (پ ۲ البقرہ ۱۹۱) اور حدیث شریف میں ہے کہ فتنہ سورہا ہے اس کے جگانے والے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت۔ (الْجَامِعُ الصَّغِيرُ لِلْسُّيُوطِيِّ ص ۳۷۰ حدیث ۵۹۷۵) اگر آپ اچھی طرح غور کریں تو یہ واضح ہوگا کہ اس قسم کے افعال اُنہی لوگوں سے سرزد ہوتے ہیں جو دین اور تقاضائے دین کو پختہاں (یعنی بالکل) اہمیت نہیں دیتے، بے خوف ہو کر بالکل آزادانہ لا پرواہی والی زندگی گزارنا زندگی کا حاصل (یعنی مقصدِ حیات) سمجھتے ہیں۔ کچھ آگے چل کر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: عیسائیوں (یعنی کرسچینوں) کے ساتھ مل کر کھانا پینا اور اس قسم کے دوسرے کام

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو پڑھو تمہارا زور و دم مجھ تک پہنچتا ہے۔

کرنا گنجِ فطرت (یعنی بد اخلاق) اور فتنے باز لوگوں کا کام ہوتا ہے۔ مزید آگے چل کر فرماتے ہیں: اور جس کسی نے یہ کہا کہ سور اور مردار کا گوشت پکانے اور غیر مسلموں کو کھلانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا یا کچھ مہایقہ اور خطرہ نہیں، وہ شخص مذکور (یعنی زید) غلط بات کہنے کا مرتکب ہوا بغیر علم و تحقیق کے اس قسم کا فیصلہ صادر کر دینا ہرگز مناسب نہیں، بغیر شرعی مجبوری کے گندگیوں سے آلودہ ہونا سخت ممنوع اور ناجائز ہے بالخصوص ایسے کاموں سے پرہیز کرنا بہت ضروری ہے جن کا حاصل (یعنی نتیجہ) ان کاموں کی اصلاح کرنے کا ارادہ کرنا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے بگاڑ دیا ہے اور کافروں کو کھانا کھلانے کے لئے مسلمانوں کا اپنے ہاتھوں ناجائز و حرام چیزوں کو پکانا یقیناً ناجائز اور حرام ہے۔ اور یہ قاعدہ و اصول ہے کہ جس چیز کا لینا حرام ہے اس کا دینا بھی حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ترجمۃ کنز الایمان: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔ (پ ۶ المائدہ ۲) اور اللہ تعالیٰ پاک، برتر اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

چھپ کے لوگوں سے کئے جس کے گناہ وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے

ارے او مجرم بے پروا دیکھ سر پہ تلوار ہے کیا ہونا ہے

مدنی چینل پر مدنی مذاکرے کی مدنی بہار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مُتَعَدِّد شعبے ہیں جن کے ذریعے دنیا میں اسلام کی بہاریں لٹائی جا رہی ہیں، انہیں میں ایک شعبہ ”مدنی چینل“ بھی ہے جس کے ذریعے دنیا کے کئی ممالک میں T.V کے ذریعے گھروں کے اندر داخل ہو کر دعوتِ اسلامی اسلام کا پیغام عام کر رہی ہے۔ مدنی چینل دنیا کا واحد چینل ہے جو کہ سو فیصدی اسلامی رنگ میں رنگا ہوا ہے، اس میں نہ فلمیں ڈرامے ہیں نہ گانے باجے اور نہ عورت کی نمائش ہے نہ ہی کسی قسم کی موسیقی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غَزَّوَجَلَّ مدنی چینل کے ذریعے کئی کفار و امنِ اسلام میں آچکے ہیں، بے شمار بے نمازی نمازوں کے پابند بنے ہیں اور لا تعداد افراد گناہوں سے تائب ہو کر

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

سنٹوں پر عمل کرنے لگے ہیں۔ مَدَنی چینل کی برکتوں کا اندازہ لگانے کیلئے اس کی ایک مَدَنی بہار ملاحظہ ہو چنانچہ ایک اسلامی بھائی نے مجھے برقی ڈاک (E.MAIL) کے ذریعے ایک ”مَدَنی بہار“ پیش کی اُس کا لُب لُب ہے: آج کل یہ حال ہے کہ دورانِ گفتگو اکثر اس بات کا اندازہ نہیں ہو پاتا کہ غیبت کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے! ایک بار حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) سے باب المدینہ آئے ہوئے ایک اسلامی بھائی نے چند اسلامی بھائیوں کی موجودگی میں کہا: میرے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ میری بہن جو کہ انتہائی غصیلی طبیعت کی ہے، اگر کبھی کسی سے ناراض ہو جائے تو خود سے بڑھ کر ملاقات میں پہل نہیں کرتی، میری بھابھی اور بہن میں چند معاملات کی بنا پر آپس میں چھقلش ہوئی اور بہن نے بات چیت بند کر دی، حُسنِ اتفاق کہ اُسی رات دعوتِ اسلامی کے ہر دلعزیز سو فیصدی اسلامی مَدَنی چینل پر ”مَدَنی مذاکرہ“ نشر کیا گیا جس میں غیبت کی تباہ کاریوں سے بچنے کا ذہن دیا گیا تھا۔ میری بہن نے جب وہ مَدَنی مذاکرہ سنا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری وہی غصیلی بہن جو بڑھ کر کسی سے ملاقات نہیں کرتی تھی از خود آگے بڑھی اور اُس نے میری بھابھی سے نہ صرف ملاقات کی بلکہ مُعافی بھی مانگی اور دونوں میں صلح ہو گئی۔

بہار میں چار غیبتیں! بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ابھی جو آپ نے مَدَنی بہار ملاحظہ کی اُس کے آغاز میں لکھا ہے کہ دورانِ گفتگو اکثر اندازہ ہی نہیں ہوتا کہ غیبت کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے تو واقعی ایسا ہی ہے، خود اس مَدَنی بہار میں بھی 4 غیبتیں کی گئی ہیں۔ البتہ ان غیبتوں کو ”گناہوں بھری غیبتیں“ نہیں کہیں گے کہ گناہ ہونے کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ کسی مُعَيَّن یعنی مخصوص فرد کی غیبت ہو، یہاں مَدَنی بہار میں عیب کے حوالے سے صرف ”بہن“ کا تذکرہ ہے مگر کون سی بہن یہ طے نہیں ہے، ہو سکتا ہے کہ قائل کی کئی بہنیں ہوں۔ ہاں جس کے سامنے مَدَنی بہار بیان کی اُس کو مُعَيَّن (PARTICULAR) بہن کا معلوم ہے یا یہ جانتا ہے کہ قائل کی ایک ہی بہن ہے اور مَدَنی بہار بھی غیر شرعی اجازت کے بیان کی گئی ہو تو اب وہ چاروں غیبتیں گناہوں



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر زود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

بھری ہیں بہر حال گفتگو میں احتیاط کا ذہن دینے کیلئے اس مدنی بہار میں موجود چار غیبتوں کا ذکر کیا جا رہا ہے: ﴿1﴾ میری بہن انتہائی غصیلی ہے ﴿2﴾ اگر کسی سے ناراض ہو جائے تو خود سے بڑھ کر صلح کی صورت نہیں بناتی۔ یہ دونوں غیبتیں دو دو مرتبہ کی گئی ہیں ﴿4﴾ بہن اور بھائی کی آپس میں چپقلش اور ناراضی کا تذکرہ کرنا گھر کا راز فاش کرنا ہوا جو کہ ایک ناشائستہ حرکت اور من جملہ اسباب غیبت ہے۔ اس مدنی بہار کو بیان کرنے والے اسلامی بھائی نے اپنی بہن کے غصیلی ہونے وغیرہ کا تذکرہ اگر اس نیت سے کیا ہے کہ اس سے سنتوں بھرے مدنی چینل کی تشہیر ہو اور لوگوں کو اس کی اہمیت کا پتا چلے تو یہ ایک اچھی نیت ہے۔ مگر ایسے موقع پر اشارے کنائے میں بات کرنی اتنا مناسب (تر) ہے یعنی نام لئے اور علامت ظاہر کئے بغیر اس طرح رمز (یعنی اشارے) میں بات کرے کہ مخاطب (یعنی جس سے بات کی جا رہی ہے وہ) سمجھ ہی نہ سکے کہ کس کے بارے میں گفتگو کی جا رہی ہے، مثلاً یوں کہے: ایک اسلامی بھائی کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا کہ اُن کی بہن غصیلی تھی۔۔۔ الخ۔ مگر اس دوران سنجیدہ انداز ضروری ہے ورنہ مخصوص انداز میں مسکرا نے وغیرہ سے ہو سکتا ہے کہ سننے والے سمجھ جائیں کہ یہ تو خود سنانے والے کے اپنے ہی گھر کا قصہ ہے!

اللہ! اپنی رحمت سے تو حکمت کا خزینہ دے	ہمیں عقل سلیم مولیٰ! پے شاہِ مدینہ دے
خدا یا گفتگو کرنے کا تو مدنی قرینہ دے	بچا غیبت سے، بک بک سے ہمیں قفلِ مدینہ دے
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!	صَلِّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
تُوبُوْا اِلٰی اللہ!	اَسْتَغْفِرُ اللہ
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!	صَلِّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آقا کی صحابہ سے محبت! سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ اُلفت نشان ہے: مجھے کوئی صحابی کسی کی طرف سے کوئی بات نہ

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے کتاب میں مجھ پر درودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

(سُنَنِ ابوداؤد ج ۴ ص ۳۴۸ حدیث ۴۸۶۰)

پہنچائے، میں چاہتا ہوں کہ تمہارے پاس صاف سینہ آیا کروں۔

مُحَقِّق عَلَى الْإِطْلَاق، خَاتِمُ الْمُحَدِّثِينَ، حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی حدیثِ پاک کے اس حصے ”مجھے کوئی صحابی کسی کی طرف سے کوئی بات نہ پہنچائے“ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”یعنی کسی کی کوتاہی، فعلِ بد، عادتِ بد، اُس نے یہ کیا یا اُس نے یہ کہا، فلاں اس طرح کہہ رہا تھا۔“ (اشعۃ النعمات ج ۴ ص ۸۳) حدیث شریف کے اس حصے ”میں چاہتا ہوں کہ تمہارے پاس صاف سینہ آیا کروں“ کا خلاصہ کرتے ہوئے مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں: یعنی کسی کی عداوت، کسی سے نفرت دل میں نہ ہوا کرے۔ یہ بھی ہم لوگوں کے لیے بیانِ قانون ہے کہ اپنے سینے (مسلمانوں کے کینے سے) صاف رکھو تاکہ ان میں مدینے کے انوار دیکھو، ورنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا سینہ رحمت، نورِ کرامت کا گنجینہ ہے وہاں کدورت (یعنی بغض و کینے) کی پہنچ ہی نہیں۔

(مراۃ المناجیح ج ۶ ص ۴۷۲)

سُبْحَنَ اللّٰہ! مذکورہ حدیثِ مبارک میں وارد شدہ ارشادِ گرامی بیٹھے بیٹھے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اپنے غلاموں سے مَحَبَّت کی اتھاہ گہرائیوں کا پتا دیتا ہے! میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے بھائی جان شہنشاہِ سُنَّہ، اُسْتَاذِ زَمَن حضرت مولینا حسن رضا خان علیہ رحمۃ الحنان نے کتنا پیارا شعر کہا ہے۔

تم کو تو غلاموں سے ہے کچھ ایسی مَحَبَّت

ہے ترکِ ادب ورنہ کہیں ہم پہ فدا ہو (ذوقِ نعت)

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو یہ شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

پیر کی نظر سے مرید کو گرانے کی
کوشش کرنے والوں کو تنبیہ

مذکورہ حدیثِ پاک سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو کہ شاگرد کی استاد سے، بیٹے کی باپ سے، مُلازم کی سیٹھ سے، ماتحت کی نگران سے اور مُرید کی اُس کے پیر صاحب سے بلا مصلحتِ شرعی کمزوریاں اور برائیاں بیان کر کے غیبت کا کبیرہ گناہ کرنے کے ساتھ ساتھ اُس کو ان کی نظر سے گرا دیتے ہیں، شاید انہیں اس بات کا ہوش بھی نہیں ہوتا کہ وہ ایسا کر کے کتنی بڑی خرابیوں کا باعث بنتے ہیں، ظاہر ہے جب شاگرد اپنے استاد کی، ماتحت اپنے نگران کی اور مُرید اپنے پیر و مرشد کی نظر سے گر گیا تو بے چارے کا جو انجام ہو گا وہ ہر ذی شعور سمجھ سکتا ہے۔ کاش! یہ غیبت کرنے والا غیبت کرنے سے قبل خود اپنے لئے غور کر لیتا کہ اگر مجھے کوئی اپنے پیر صاحب یا دینی استاذ کی نگاہ سے گرا دے تو مجھ پر کیا گزرے! اے کاش! پیر و مرشد کی نظر سے ہم کبھی بھی نہ گریں! صد کروڑ کاش! ہم ہمیشہ ہمیشہ اپنے مرشدِ گرامی کی سیدھی اور میٹھی میٹھی نظر میں رہیں۔

سدا پیرو مرشد رہیں ہم سے راضی
کبھی بھی نہ ہوں یہ خفا یا الہی

آہ! کاش ہمارے پیارے آقا مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہم گنہگاروں سے سدا خوش رہیں، کبھی بھی ہمیں اپنی نگاہِ عنایت سے دور نہ فرمائیں کہ۔

نہ اٹھ سکے گا قیامت تلک خدا کی قسم!
کہ جس کو تُو نے نظر سے گرا کے چھوڑ دیا

یارِ مصطفیٰ غُزُو جَلَّ و صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! ہماری تمام خطاؤں کو مُعاف فرما دے اور ہمیشہ ہم پر رحمت کی نظر رکھ۔ آہ! اگر تو ناراض ہو گیا تو ہمارے پیارے اللہ! ہم کس کے دروازے پر جائیں گے!

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر ایک مرتبہ زور و شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

گر تو ناراض ہوا میری ہلاکت ہو گی ہائے میں نارِ جہنم میں جلوں گا یا رب! ^{مذہب}
 کر مُعاف اور سدا کیلئے راضی ہو جا یہ کرم ہو گا تو جنت میں رہوں گا یا رب! ^{مذہب}

”بڑوں“ کو بھی چاہئے ”چھوٹوں“ کی غیبت سنیں! ^{مدینۃ}
 ”بڑوں“ یعنی اُستادوں، مگرانوں وغیرہ کی خدمتوں میں مدّ فی التجاء ہے کہ جب کوئی شخص آپ کے پاس آ کر آپ کے کسی ماتحت کی بلا مُصلحت شرعی غیبت کرنے لگے تو قدرت ہونے کی صورت میں فوراً اُسے روک دیجئے، ورنہ غیبت سننے کے گناہ میں پڑ سکتے ہیں۔ اگر غیبت سُن کر آپ کو غصّہ آ گیا اور زبّان سے ”کچھ“ نکل گیا تو ہو سکتا ہے کہ

وہی غیبت کرنے والا مُغْتَاب کو یعنی جس کی غیبت کر رہا تھا اُس کو آپ کے ”الفاظ“ پہنچا دے اور پھر مزید گناہوں بھرے مسائل پیدا ہوں۔ بالفرض غیبت کرنے والا آپ کے پاس کسی کی بُرائی پہنچانے میں کامیاب ہو بھی گیا ہو اور آپ نے بھی غیبت سے بچنے کے طریقوں پر عمل نہ کیا ہو تو اپنی آخرت کی بھلائی کی خاطر ہاتھوں ہاتھ توبہ اور اس کے تقاضے پورے کر لیجئے اور غیبت کرنے والے پر انفرادی کوشش کر کے اُسے بھی توبہ کروا دیجئے نیز مُغْتَاب یعنی جس کی غیبت کی گئی ہے اُس کے مُتَعَلِّق ہر گز بدگمانی مت کیجئے، نہ ہی اُس پر اپنی شفقتیں کم کیجئے کہ آپ کو جو کچھ کسی کے بارے میں بتایا گیا اس کا کوئی ثبوت بھی نہیں، معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ غیبت کرنے والے کے ذریعے ملی ہوئی بات کسی اور کو بتانے کا جذبہ شر پیدا ہوتے ہی اس فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ذہن میں دُہرائیے: كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ۔ یعنی کسی انسان کے جھوٹا ہونے کو یہی کافی ہے کہ وہ ہر سُنی سنائی بات (بغیر تحقیق کئے) بیان کر دے۔ (مُقَدِّمہ صحیح مُسْلِم ص ۸ حدیث ۵) پھر اس حدیثِ پاک میں کی ہوئی ممانعت کے مطابق عمل کرنے کی نیت سے اُس بات کو کسی کے آگے بیان مت کیجئے ورنہ خود بھی غیبت و اِفک (ٹہمت، بہتان) وغیرہ کے گناہوں کی آفت میں پھنس

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر زور و شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

جائیں گے۔ ہاں جس کی غیبت کی گئی تھی اُس کی تصدیق ہو جانے پر اچھی اچھی یقینیں کر کے اُس ماتحت کی ضرور اصلاح فرمادیجئے۔ آپ کو اگرچہ بظاہر کوئی بڑائی مل بھی گئی ہو مگر اللہ قدیر غزوہ جَل کی خفیہ تدبیر سے ہمیشہ ڈرتے رہئے، محض رسمی کلامی نہیں دل کی گہرائی سے عاجزی عاجزی اور عاجزی کرتے رہئے، اپنی کم مائیگی و بے ہمتی (یعنی کم حیثیتی) کا اعتراف کرتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں عرض کیجئے

ﷺ

خاک مجھ میں کمال رکھا ہے مصطفیٰ نے سنبھال رکھا ہے
میرے عیوں پہ ڈال کر پردہ مجھ کو انھوں میں ڈال رکھا ہے
تیرا اعجاز کب کا مر جاتا
تیرے ٹکڑوں نے پال رکھا ہے

جب بھی آپ کے پاس کوئی آکر کسی کی غیبت کرے اُس پر ہرگز اعتماد مت کیجئے، کیوں کہ غیبت کرنے کے سبب وہ فاسق ہو جاتا ہے اور فاسق کی خبر معتبر نہیں ہوتی۔ حضرت سیدنا امام محمد بن شہاب زہری علیہ رحمۃ اللہ القوی ایک مرتبہ بادشاہ سلیمان بن عبد الملک کے پاس تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا، بادشاہ نے قدرے ناگواری کے ساتھ اُس سے کہا: ”مجھے پتا چلا ہے تم نے میرے خلاف فلاں فلاں بات کی ہے!“ اُس نے جواب دیا: میں نے تو ایسا کچھ نہیں کہا۔ بادشاہ نے اصرار کرتے ہوئے کہا: جس نے مجھے بتایا ہے، وہ (کیسے جھوٹ بول سکتا ہے بہت) سچا آدمی ہے۔ تو حضرت سیدنا امام زہری علیہ رحمۃ اللہ القوی نے بادشاہ کو مخاطب کر کے فرمایا: (آپ کو جس نے اس طرح کی خبر دی وہ تو چغلی کھانے والا ہوا اور) ”چغلی خور کبھی سچا ہو نہیں سکتا!“ یہ سن کر بادشاہ سنبھل گیا اور کہنے لگا: ٹھور! آپ نے بالکل بجا فرمایا۔ پھر اُس شخص سے کہا: اِذْهَبْ بِسَلَامٍ یعنی تم سلامتی کے ساتھ لوٹ جاؤ۔



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جب تم سلیمن (علیہ السلام) پر زور و پاک پرھو تو مجھ پر بھی پرھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

سیدنا عمر بن عبدالعزیز کا طرز عمل | امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ بابرکت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اُس نے کسی

کے بارے میں کوئی متنی (NEGATIVE) بات کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو ہم تمہارے معاملے کی تحقیق کریں! اگر تم جھوٹے نکلے تو اس آیت مبارکہ کے مصداق قرار پاؤ گے:

إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا

ترجمہ کنز الایمان: اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی

خبر لائے تو تحقیق کرلو۔

(پ ۲۶ الحُجرات ۶)

اور اگر تم سچے ہوئے تو یہ آیت کریمہ تم پر صادق آئے گی:

هَبَانَا مَشَاءٌ مِّنْ بَيْنِيُمْ ۝

ترجمہ کنز الایمان: بہت طعنے دینے والا بہت ادھر

کی ادھر لگاتا پھرنے والا۔

(پ ۲۹ القلم ۱۱)

اور اگر تم چاہو تو ہم تمہیں مُعاف کر دیں! اُس نے عرض کی: یا امیر المؤمنین! مُعاف کر دیجئے آئندہ میں ایسا

(یعنی غیبتیں اور چغلیں کر دوں گا۔) (احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۹۳) اَللّٰهُمَّ عَزَّوَجَلَّ عَسَىٰ اَنْ يُّرَحِمَ رَحْمَتَہٗ وَاَنْ يُّرَحِمَ رَحْمَتَہٗ

صدقہ ہماری مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

تم میرے پاس تہن | ایک شخص نے کسی یورگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر انہیں اُن کے دوست کی کچھ متنی (NEGATIVE) باتیں بتائیں، اس پر انہوں نے ارشاد فرمایا: افسوس! تم میرے پاس تین برائیاں لے کر آئے: (۱) مجھے میرے

اسلامی بھائی سے نفرت دلائی (۲) اس وجہ سے میرے دل کو (تشویشوں اور وسوسوں میں) مشغول کیا اور (۳) اپنے امین



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

نفس پر تہمت لگائی۔ (یعنی میں تمہیں امانت دار سمجھتا تھا مگر تم تو پیٹ کے ہلکے نکلے!) (احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۹۳)

مُحِبِّتوں کے چوروں سے بچو!
یُورگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہُ الْمُبِینُ فرماتے ہیں: عقلوں کے دشمنوں اور مَحِبِّتوں کے چوروں سے بچو، یہ چور بدگوئی کرنے والے اور پھٹلی

کھانے والے ہیں اور چور تو مال چراتے ہیں جبکہ یہ (غیبتیں اور چغلیاں کرنے والے) لوگ محبتیں چراتے ہیں۔

(الْمُسْتَرْف ج ۱ ص ۱۵۱)

جدا ہونے تک |
حاضر سیدنا منصور بن رِاذان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرے پاس عُمومًا جو بھی آکر بیٹھتا ہے وہ جب تک چلا نہ جائے میں گویا اس کے ساتھ حالتِ جہاد میں ہوتا ہوں کیونکہ وہ مجھے میرے دوست سے مُتَنَفِّر کرنے (یعنی نفرت

دلانے) سے باز نہیں رہتا، یا میری غیبت کرنے والوں کی غیبتیں مجھ تک پہنچا کر مجھے تشویش میں ڈالتا اور آزمائش میں مبتلا کرتا ہے۔ (تَنْبِیْہُ الْمُغْتَرِبِین ص ۱۹۶) اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْأَمِینِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہو۔

مجھے غیبتوں سے بچا یا الہی بچوں پھلیوں سے سدا یا الہی

کبھی بھی لگاؤں نہ تہمت کسی پر دے توفیقِ صدق و وفا یا الہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوا اِلٰی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار زود پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

مدنی چینل کی بدولت موت سے 17 دن قبل ایمان مل گیا

صدیق آباد (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ 20 اپریل 2009ء بروز پیر شریف باب المدینہ کراچی کے رہائشی تقریباً 50 سالہ ایک غیر مسلم نے جب مدنی

چینل پر اسلام کی حقیقی تعلیمات کو سنا تو آلِ حمد لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُتَسَلِّمٌ ہو کر اسلام قبول کر لیا، اُن کا اسلامی نام محمد صدیق رکھا گیا۔ وہ جمعرات کو دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوئے اور آلِ حمد لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہاتھوں ہاتھ عاشقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے 12 دن کے مدنی قافلے کے مسافر بھی بن گئے۔ مدنی قافلے سے واپس آنے کے دوسرے یا تیسرے روز لکری گراؤنڈ باب المدینہ کراچی کے نزدیک ایک گاڑی نے انہیں کچل دیا، یہ حادثہ جان لیوا ثابت ہوا، یوں وہ اسلام کی انمول دولت سے مالا مال ہونے کے تقریباً 17 یا 18 دن بعد اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مدنی چینل کی مہم ہے نفس و شیطاں کے خلاف جو بھی دیکھے گا کریگا ان شاء اللہ اعتراف

نفسِ امارہ پہ ضرب ایسی لگے گی زور دار کہ ندامت کے سبب ہوگا گنہگار اشکبار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مرنے سے قبل کوئی سہرتا
مے تو کوئی بکڑنا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ خوش نصیب بندے کو موت سے صرف 17 یا 18 دن قبل اسلام کی دولت نصیب ہو گئی۔ اللہ قَدِیْر عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر کس کے بارے میں کیا ہے یہ کسی کو نہیں پتا، اللہ عَزَّوَجَلَّ بے نیاز ہے، کوئی تو اپنی ساری

عمر کفر میں گزار دے مگر مرتے وقت ایمان کی دولت سے سرفراز ہو جائے جبکہ کوئی ساری عمر نیکیوں میں بسر کرنے کے



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زود پاک نہ پڑھے۔

باوجود بوقتِ رخصت مُرے خاتمے سے دو چار ہو۔ ہم ربِّ ذوالجلال عزَّوَجَلَّ سے بھلائی کا سوال کرتے ہیں۔ ایک عبرت انگیز حدیثِ پاک ملاحظہ فرمائیے: اُمُّ الْمُؤْمِنِینِ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب اللہ عزَّوَجَلَّ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے مرنے سے ایک سال پہلے ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جو اُس کو راہِ راست پر لگا تا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ خیر (یعنی بھلائی) پر مرجاتا ہے اور لوگ کہتے ہیں: فلاں شخص اچھی حالت پر مرا ہے۔ جب ایسا خوش نصیب اور نیک شخص مرنے لگتا ہے تو اُس کی جان نکلنے میں جلدی کرتی ہے۔ اُس وقت وہ اللہ عزَّوَجَلَّ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور اللہ عزَّوَجَلَّ اس کی ملاقات کو۔ جب اللہ عزَّوَجَلَّ کسی کے ساتھ بُرائی کا ارادہ کرتا ہے تو مرنے سے ایک سال قبل ایک شیطان اُس پر مُسلط کر دیتا ہے جو اُسے بہکا تا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اپنے بدترین وقت میں مرجاتا ہے۔ اُس کے پاس جب موت آتی ہے تو اُس کی جان اٹکنے لگتی ہے۔ اس وقت یہ شخص اللہ عزَّوَجَلَّ سے ملنے کو پسند نہیں کرتا اور اللہ عزَّوَجَلَّ اس سے ملنے کو۔

(مُسْنَدُ ابْنِ رَافُوْیَہ ج ۳ ص ۵۰۳)

ایمان پہ دے موت مدینے کی گلی میں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

مدفنِ برا محبوب کے قدموں میں بنا دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلٰی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سلطان آباد (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِ باب ہے کہ ہمارے علاقے میں ایک غیر مسلم (عمر تقریباً 30 سال) اپنے دوستوں کے ساتھ رہتا تھا جن میں کچھ مسلمان بھی تھے، آج کل کے اکثر نوجوانوں کی طرح

ایمان کی بہار آئی
فیضانِ مدینہ میں

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

یہ لوگ بھی کیبل پر فلمیں ڈرامے دیکھا کرتے تھے۔ جب رَمَضانُ المبارک (۱۴۲۹ھ) میں مَدَنی چینل کا آغاز ہوا تو کیبل پر اس کے مَدَنی سلسلے جاری ہوئے، اُس غیر مسلم نے جب یہ سلسلے دیکھے تو اُسے بڑے اچھے لگے۔ اب وہ اکثر وبیشتر مَدَنی چینل ہی دیکھا کرتا، مَدَنی چینل کی بَرکت سے آخر کار وہ کفر کے اندھیرے سے نجات پانے اور اسلام کے نور سے اپنے دل کو چمکانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ حاضر ہوا، اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ پھر یہ اسلامی بھائی ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہزاروں اسلامی بھائیوں اور مَدَنی چینل کے ناظرین کے سامنے سرکارِ غوثِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْرَم کا مُرید ہو کر قادری رضوی بھی بن گیا۔ نمازِ باجماعت کی پابندی شروع کر دی، چہرے پر داڑھی شریف سجالی، کبھی کبھار سبز سبز عمامہ شریف سر پر سجا کر اس کا فیض بھی لُٹنے لگا، دعوتِ اسلامی کے مَدْرَسَةُ الْمَدِیْنَةِ (بالقان) میں قرآنِ مجید پڑھنے کا سلسلہ بھی شروع کر دیا۔ صَحْرائے مَدِیْنَةِ الْاَوْلِیَاءِ ملتان شریف میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے تین روزہ بین الاقوامی سنتوں بھرے اجتماع میں بھی شریک ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور ہم سب کو ایمان پر ثابت قدم رکھے۔

ناچ گانوں اور فلموں سے یہ چینل پاک ہے مَدَنی چینل حق بیاں کرنے میں بھی بے باک ہے

مَدَنی چینل میں نبی کی سنتوں کی دھوم ہے اور شیطان لعین رنجور ہے مغموں سے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غیبت کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی

حضرت سیدنا فقیہ ابوللیث سمرقندی علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: تین آدمیوں کی دُعا قبول نہیں ہوتی ﴿1﴾ جو مالِ حرام کھاتا ہو ﴿2﴾ جو بکثرت غیبت کرتا ہو ﴿3﴾ جو کہ مسلمانوں سے حسد رکھتا ہو۔

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہنم کی۔

جنت کی ضمانت نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان، محبوبِ رحمن عزوجلّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ برکت نشان ہے: جو شخص اپنے گھر میں بیٹھ رہے اور کسی مسلمان کی غیبت نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے (جنت کا) ضامن ہے۔

(الْمُنْعَمُ الْاَوْسَطُ لِلطَّبْرَانِ ج ۳ ص ۴۶ حدیث ۳۸۲۲)

جنت میں آقا کا پروسی حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اچھی طرح نماز پڑھتا ہو، اُس کے عیال (یعنی گھروالے) زیادہ اور مال کم ہو اور وہ شخص مسلمانوں کی غیبت نہ کرتا ہو میں اور وہ جنت میں ان دو کی طرح ہوں گے۔ (یعنی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے انکشت شہادت اور بیچ کی انگلی ملا کر دکھایا)

(مُسْنَدُ أَبِي يَغْلَى ج ۱ ص ۴۲۸ حدیث ۹۸۶)

”یا اللہ ہمیں جنت نصیب فرما“ کے بائیس حروف کی نسبت سے جنت کی ۲۲ جھلکیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سبحنَ اللہ! مذکورہ حدیثِ پاک میں جنت کے اندر مدینے کے تاجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پڑوس پانے کا کیا خوب مدنی نسخہ بیان کیا گیا ہے! سبحنَ اللہ! سبحنَ اللہ! سبحنَ اللہ! جنت کی عظمت کی بھی کیا ہی بات ہے! دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۱۲۵۰ صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ جلد اول صفحہ ۱۵۲ تا ۱۶۲ پر تحریر کردہ ”جنت کا بیان“ میں سے چند جھلکیاں ملاحظہ فرمائیے، اِنْ شَاءَ اللہ عزوجلّ منہ میں پانی آجائیگا۔ اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عزوجلّ کی رحمت بھری جنت کی چاہت میں بے تاب ہو جائیے اور اسے پانے کی جدوجہد تیز تر کر دیجئے چٹانچہ لکھا ہے: اگر جنت کی کوئی ناخن بھر چیز دنیا میں



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

ظاہر ہو تو تمام آسمان و زمین اُس سے آراستہ ہو جائیں اور اگر جنتی کا نکلن (یعنی کلائی کا ایک زیور) ظاہر ہو تو آفتاب (سورج) کی روشنی مٹا دے، جیسے آفتاب ستاروں کی روشنی مٹا دیتا ہے۔ جنت کی اتنی جگہ جس میں گوڑا (چابک، دڑہ) رکھ سکیں دنیا و مافیہا (یعنی دنیا اور اس کے اندر جو کچھ ہے اُس) سے بہتر ہے۔ جنت کی دیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں اور مُشک کے گارے سے بنی ہیں۔ جنتیوں کو جنت میں ہر قسم کے لذیذ سے لذیذ کھانے ملیں گے، جو چاہیں گے فوراً ان کے سامنے موجود ہو گا۔ اگر کسی پرند کو دیکھ کر اس کے گوشت کھانے کو جی ہو تو اُسی وقت بُھنا ہوا اُن کے پاس آ جائے گا۔ اگر پانی وغیرہ کی خواہش ہو تو کوزے خود ہاتھ میں آ جائیں گے، ان میں ٹھیک اندازے کے موافق پانی، دودھ، شراب، شہد ہو گا کہ ان کی خواہش سے ایک قطرہ کم نہ زیادہ، بعد پینے کے خود بخود جہاں سے آئے تھے چلے جائیں گے۔ وہاں کی شراب دنیا کی سی نہیں جس میں بدبو اور کڑواہٹ اور نشہ ہوتا ہے اور پینے والے بے عقل ہو جاتے ہیں، آپے سے باہر ہو کر بیہودہ بکتے ہیں، وہ پاک شراب ان سب باتوں سے پاک و مُنَزَّہ ہے۔ وہاں نجاست، گندگی، پاخانہ، پیشاب، تھوک، رینٹھ، کان کا میل، بدن کا میل اَصْلًا (یعنی بالکل) نہ ہوں گے۔ ایک خوشبودار فرحت بخش ڈکار آئے گی، خوشبودار فرحت بخش پسینہ نکلے گا۔ سب کھانا ہضم ہو جائے گا اور ڈکار اور پسینے سے مُشک کی خوشبو نکلے گی۔ ہر وقت زبان سے تسبیح و تکبیر بہ قصد (یعنی ارادۃً) اور بلا قصد (یعنی بلا ارادہ) مثل سانس کے جاری ہوگی۔ کم سے کم ہر شخص کے سر ہانے دس ہزار خادم کھڑے ہوں گے، خادموں میں ہر ایک کے ایک ہاتھ میں چاندی کا پیالہ ہو گا اور دوسرے ہاتھ میں سونے کا اور ہر پیالے میں نئے نئے رنگ کی نعمت ہوگی، جتنا کھاتا جائے گا لذت میں کمی نہ ہوگی بلکہ زیادتی ہوگی، ہر نوالے میں ستر مزرے ہوں گے، ہر مزرہ دوسرے سے مُمتاز، وہ (مزے) مُعَا (یعنی ایک ہی ساتھ) محسوس ہوں گے، ایک کا احساس دوسرے سے مانع (یعنی روکنے والا) نہ ہو گا۔ جنتیوں کے نہ لباس پُرانے پڑیں گے، نہ ان کی جوانی فنا ہوگی۔ اگر جنت کا کپڑا دنیا میں پہنا جائے تو جو دیکھے بے ہوش ہو جائے، اور لوگوں کی نگاہیں اس کا تحمل



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار رُز و پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

(ت۔حم۔مُل یعنی برداشت) نہ کر سکیں ❁ اگر کوئی حور سمندر میں تھوک دے تو اُس کے تھوک کی شیرینی (مٹھاس) کی وجہ سے سمندر شیریں (میٹھا) ہو جائے اور ایک روایت ہے کہ اگر جنت کی عورت سات سمندروں میں تھوکے تو وہ شہد سے زیادہ شیریں (یعنی میٹھے) ہو جائیں ❁ سر کے بال اور پلکوں اور بھوؤں کے سوا جتنی کے بدن پر کہیں بال نہ ہوں گے، سب بے ریش ہوں گے، سُر مگیں (یعنی سُر مہ لگی) آنکھیں، تئیں برس کی عمر کے معلوم ہوں گے کبھی اس سے زیادہ معلوم نہ ہوں گے ❁ پھر لوگ (اللہ عزوجل کے حکم سے) ایک بازار میں جائیں گے جسے ملائکہ گھیرے ہوئے ہیں، اُس میں وہ چیزیں ہوں گی کہ ان کی مثل نہ آنکھوں نے دیکھی نہ کانوں نے سنی، نہ قلوب (یعنی دلوں) پران کا خطرہ (خیال) گزرا، اس میں سے جو (چیز) چاہیں گے، اُن کے ساتھ کر دی جائے گی اور خرید و فروخت نہ ہوگی اور جتنی اس بازار میں باہم ملیں گے، چھوٹے مرتبے والا بڑے مرتبے والے کو دیکھے گا، اس کا لباس پسند کرے گا، ہُنوز (یعنی ابھی) گفتگو ختم بھی نہ ہوگی کہ خیال کرے گا، میرا لباس اُس سے اچھا ہے اور یہ اس وجہ سے کہ جنت میں کسی کے لیے غم نہیں ❁ جتنی باہم ملنا چاہیں گے تو ایک کا تخت دوسرے کے پاس چلا جائے گا۔ اور اُن میں اللہ عزوجل کے نزدیک سب میں مُعَرَّز وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے وجہ کریم کے دیدار سے ہر صبح و شام مُشَرَّف ہوگا ❁ جب جنتی جنت میں جالیں گے اللہ عزوجل اُن سے فرمائے گا: کچھ اور چاہتے ہو جو تم کو دوں؟ عرض کریں گے: تُو نے ہمارے منہ روشن کیے، جنت میں داخل کیا، جہنم سے نجات دی۔ اُس وقت پردہ کہ مخلوق پر تھا اُٹھ جائے گا تو دیدارِ الہی سے بڑھ کر انھیں کوئی چیز نہ ملی ہوگی۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا زِيَارَةَ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ بِجَاهِ حَبِيبِكَ الرَّؤُوفِ الرَّحِيمِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ، امين!

(ترجمہ: یا اللہ عزوجل اپنے حبیبِ رؤوف و رحیم علیہ الصلّٰۃ و التّسلیم کے صدقے اپنا دیدار نصیب فرما، امین)

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

ہو نظرِ کرم بہرِ ضیا سُوئے گنہگار

ﷺ

جنت میں پڑوسی مجھے آقا کا بنا دے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ! اسْتَغْفِرُ اللَّه

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

خوڑیں پانے کا عمل! بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! غیبتوں اور گناہوں بھری باتوں سے جان چھڑائیے اور خود کو جنت کا حقدار بنائیے۔ تھوڑی سی زبان چلائیے، اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيمُ زبان پر

لائیے اور جنت کی حوریں پائیے۔ چنانچہ ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چالیس سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی۔ ایک بار دعا کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیری رحمت سے مجھے جو کچھ جنت میں ملنے والا ہے اس کی کوئی جھلک دنیا میں بھی دکھا دے۔ ابھی دعا جاری تھی کہ یک دم محرابِ شق ہوئی اور اس میں سے ایک حسینہ و جمیلہ خورِ برآمد ہوئی، اُس نے کہا کہ تجھے جنت میں مجھ جیسی سو حوریں عنایت کی جائیں گی، جن میں ہر ایک کی سو سو خادمائیں اور ہر خادما کی سو سو کنیریں ہوں گی اور ہر کنیر پر سو سو ناظمائیں (یعنی انتظام کرنے والیاں) ہوں گی۔ یہ سن کر وہ بزرگ خوشی کے مارے جھوم اٹھے اور سوال کیا: کیا کسی کو جنت میں مجھ سے زیادہ بھی ملے گا؟ جواب ملا: اتنا تو ہر اُس عام جنتی کو ملے گا جو صبح و شام اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيمُ پڑھ لیا کرتا ہے۔ (رَوْضُ الرِّیاحین ص ۵۵)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

مسلمانوں کی آبرو وغیرہ نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان محبوبِ رحمن عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مسلمان کی سب چیزیں مسلمان پر حرام ہیں اس کا مال اور اس کی آبرو اور اس کا خون۔ آدمی کو برائی سے اتنا



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ زور و پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔ (سنن ابوداؤد ج ۴ ص ۳۵۴ حدیث ۴۸۸۲)

تکبر کسے کہتے ہیں! **ٹٹھے ٹٹھے اسلامی بھائیو!** اپنے سے کسی کو حقیر جاننا تکبر کہلاتا ہے، تکبر ایک تو خود حرام ہے مزید اس کی وجہ سے غیبت کا گناہ بھی سرزد ہوتا ہے۔ مغرور آدمی

جس کو حقیر جانتا ہے اُس کی ہنسی اڑاتا ہے اللہ عزوجل پارہ 26 سورۃ الحجرات آیت نمبر 11 میں فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرُ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ (پ ۲۶ الحجرات ۱۱)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! نہ مردوں سے ہنسیں، عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے، دور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں۔

کستی کو حقارت سے مت دیکھو حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ القوی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: ”سُخْرِيَّہ“ سے مراد یہ ہے کہ جس کی ہنسی اڑائی جائے، اُس کی طرف حقارت سے دیکھنا۔ اس حکم خداوندی عزوجل کا مقصد یہ

ہے کہ کسی کو حقیر نہ سمجھو، ہو سکتا ہے وہ اللہ عزوجل کے نزدیک تم سے بہتر، افضل اور زیادہ مقرب ہو۔ چنانچہ سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ شمار، بے اذنِ پروردگارِ دو عالم کے مالک و مختار عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ خوشبودار ہے: ”کتنے ہی پریشان حال، پرآگندہ بالوں اور پھٹے پرانے کپڑوں والے ایسے ہیں کہ جن کی کوئی پرواہ نہیں کرتا لیکن اگر وہ اللہ عزوجل پر کسی بات کی قسم کھالیں تو وہ ضرور اسے پورا فرمادے۔“ (سنن ترمذی ج ۵ ص ۴۵۹ حدیث ۳۸۸۰) ابلیس لعین نے حضرت سیدنا آدم صلی اللہ علیہ وسلم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حقیر جاننا تو اللہ عزوجل نے اسے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے خسارے (یعنی نقصان) میں مبتلا کر دیا اور حضرت سیدنا آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے ساتھ کامیاب ہو گئے، ان

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر سومر تیرہ روز دیا کہ پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

دونوں میں بڑا فرق ہے۔ یہاں اس معنی کا بھی احتمال (امکان) ہے کہ کسی دوسرے کو حقیر نہ جان کیونکہ ممکن ہے کہ وہ عزیز (یعنی عزت والا) ہو جائے اور تو ذلیل ہو جائے پھر وہ تجھ سے انتقام لے۔

لَا تُهِنَنَّ الْفَقِيرَ رَعْلَكَ أَنْ

تَرْكِعَ يَوْمًا وَاللَّهُ رَفَعَهُ

یعنی: فقیر (یعنی غریب آدمی) کی توہین نہ کر شاید تو کسی دن فقیر (یعنی غریب) ہو جائے اور زمانے کا مالک غرور و جلّ اُسے امیر کر دے۔

(الزّواجر عن اقتراف الكبائر ج ۲ ص ۱۱)

مسلمان کون؟
مہاجر کون؟
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ اُس کی ذات سے کسی مسلمان کو کسی طرح کی بھی ناحق تکلیف نہ پہنچے، نہ اس کا مال لوٹے، نہ عزت خراب کرے، نہ اسے جھاڑے نہ اسے مارے نیز مسلمانوں کو آپس میں

جھگڑنے سے کیا واسطہ! یہ تو ایک دوسرے کے محافظ ہوتے ہیں، چنانچہ اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُيُوبِ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان ہدایت نشان ہے: (کامل) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے اور (کامل) مہاجر وہ ہے جو اس چیز کو چھوڑ دے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۵ حدیث ۱۰)

اس حدیث پاک کے تحت مُفسِّر شہیر حکیمُ الْأُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ کامل مسلمان وہ ہے جو لُغَةً (یعنی لغوی اعتبار سے) اور شرعاً (بھی) ہر طرح مسلمان ہو۔ (اور) وہ مومن ہے جو کسی مسلمان کی غیبت نہ کرے، گالی، طعنہ، پُغلی وغیرہ نہ کرے، کسی کو نہ مارے پیٹے، نہ اس کے خلاف کچھ تحریر کرے۔ مزید فرماتے ہیں کہ کامل مہاجر وہ مسلمان ہے جو ترک وطن کے ساتھ ترکِ گناہ بھی کرے، یا گناہ چھوڑنا بھی لُغَةً (یعنی لغوی اعتبار سے)



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو پڑھو تمہارا زور و دم مجھ تک پہنچتا ہے۔

ہجرت ہے جو ہمیشہ جاری رہے گی۔

(مرآۃ المناجیح ج ۱ ص ۲۹)

سرکارِ مدینۃ منورہ، سردارِ مکّہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو خوفزدہ کرے۔ (سنن ابوداؤد ج ۴ ص ۳۹۱ حدیث ۵۰۰۴) ایک مقام پر ارشاد فرمایا: مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ

اشارے سے تکلیف دینا بھی جائز نہیں

دوسرے مسلمان کی طرف آنکھ سے اس طرح اشارہ کرے جس سے تکلیف پہنچے۔

(الزُّهْد لابن مَبَّاز ص ۲۴۰ رقم ۶۸۹، إتحاف السَّادَةِ لِلزَّيْدِي ج ۷ ص ۱۷۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمان کو یوں تو تکلیف و ایذاء دینا بہت ہی آسان لگتا ہے۔ اُس کو جھاڑ دیا اس کو لتاڑ دیا، اُس کی غیبت کر دی اس پر تہمت جڑ دی، لیکن ناراضی رب العزت کی صورت میں آخرت میں یہ سب بہت بھاری پڑ جائے گا،

دل ہلادیئے
والی حاشی

پُناچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ، ”ظلم کا انجام“ صفحہ ۲۱ پر ہے: حضرت سیدنا یزید بن شجرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: جس طرح سمندر کے کنارے ہوتے ہیں اسی طرح جہنم کے بھی کنارے ہیں جن میں سختی اونٹوں جیسے سانپ اور خچروں جیسے پتھر رہتے ہیں۔ اہل جہنم جب عذاب میں کمی کیلئے فریاد کریں گے تو حکم ہوگا کناروں سے باہر نکلو وہ جوں ہی نکلیں گے تو وہ سانپ انہیں ہونٹوں اور چہروں سے پکڑ لیں گے اور ان کی کھال تک اُتار لیں گے وہ لوگ وہاں سے بچنے کیلئے آگ کی طرف بھاگیں گے پھر ان پر کھلی مُسَلَّط کر دی جائے گی وہ اس قدر گھجائیں گے کہ ان کا گوشت پوست سب جھڑ جائے گا اور صرف ہڈیاں رہ جائیں گی، پکار پڑے گی: اے فلاں! کیا تجھے تکلیف ہو رہی ہے؟ وہ کہے گا: ہاں۔ تو کہا جائے گا: یہ اُس ایذاء کا بدلہ ہے جو تو مومنوں کو دیا کرتا تھا۔

(الْقَرْغِيب وَالتَّرْهِيْب ج ۴ ص ۲۸۰ حدیث ۵۶۴۹)

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام و روپاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

اے خاصہ خاصانِ رُسلِ وقتِ دعا ہے اُمّتِ پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے
تدبیر سنھلنے کی ہمارے نہیں کوئی ہاں ایک دعا تیری کہ مقبولِ خدا ہے
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جشنِ ولادت کی برکت
غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنتوں پر عمل کی عادت ڈالنے کیلئے
دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنتوں کی تربیت کیلئے مدنی
سے قسمت کھل گئی۔ قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کیجئے، کامیاب زندگی
گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے مدنی انعامات کے مطابق عمل کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پڑھیجئے اور
ہر مدنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمے دار کو جمع کروائیے اور عاشقانِ رسول کے ساتھ مل کر جشنِ ولادت
کی خوب دھومیں مچائیے اس کی برکت کے بھی کیا کہنے! شہرِ ترازِ گھلُ ضلع سڈھنوتی (کشمیر) کے ایک اسلامی
بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: ربیع الثور شریف (۱۴۳۰ھ) کی بارہویں شب ہمارے یہاں کی مسجد میں جشنِ ولادت
کی خوشی میں سبز جھنڈے اور چراغاں کی ترکیب کی جا رہی تھی۔ دریں اثنا چار افراد جو کہ نشہ باز تھے مسجد کے امام صاحب
کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: ہم نشہ کرنے کی تیاری کر رہے تھے کہ خیال آیا آج عیدِ میلاد النبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رات بھی کیا ہم نشہ کا گناہ کریں گے! کیوں نہ ہم توبہ کر لیں لہذا آپ کے پاس حاضر ہوئے ہیں۔
چنانچہ انہوں نے توبہ کی اور مسجد میں ہونے والے جشنِ ولادت کی بہاریں لوٹنے میں شریک ہو گئے۔ امام صاحب نے
دعوتِ اسلامی کے ذمے داران سے رابطہ کیا، اسلامی بھائی مسجد پہنچے اور انہوں نے ان سے پُر تپاک طریقے پر ملاقات
کی اور ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلے کے جدول کے مطابق ان کی تربیت شروع کر دی، اُن کا سیکھنے سکھانے کا شوق دیدنی تھا۔
الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ جشنِ ولادت کی برکت سے چاروں نے نمازوں کی پابندی نبھانے، داڑھی مبارک سجانے

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر زودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

63 روزہ سنتوں بھرے تربیتی کورس کی سعادت پانے اور مساجد آباد فرمانے وغیرہ وغیرہ نیکیاں بجالانے کی اچھی اچھی نیتیں بھی کیں، نیز گھر والوں سمیت سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہو کر عطاری ہو گئے۔ یہ بیان دیتے وقت دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوئے انہیں ابھی چند ہی روز ہوئے ہیں اور وہ اس وقت سنتوں کی تربیت کے 12 دن کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنتوں بھرے سفر میں ہیں۔

خوب جھومو اے گنہگارو تمہاری عید ہے

ہو گیا بخشش کا سماں عیدِ میلاد النبی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چراغاں دیکھ کر کافر
نے اسلام قبول کر لیا

ہوا اور سیدھے ایسی مسجد میں پہنچے جہاں جشنِ ولادت کا چر اغاں ہو رہا تھا اور سبز سبز پرچم لہرا رہے تھے۔ جشنِ ولادت کے چراغاں کی تو کیا بات ہے۔ ایک اسلامی بھائی نے مجھے بتایا کہ ایک بار جشنِ ولادت کے موقع پر مسجد کو سجا کر دلوہن بنایا ہوا تھا، ایک غیر مسلم قریب سے گزرا اُس نے سجاوٹ کے بارے میں معلومات کی جب اسے بتایا گیا کہ ہم نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں یہ عظیم الشان چراغاں کیا ہے، تو اس کا دل نہی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عظمت سے لبریز ہو گیا کہ آج ولادت کو 1500 سال گزر گئے اس کے باوجود مسلمان اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا اس قدر تزک و احتشام سے جشنِ ولادت مناتے اور اپنی مسجدوں اور گھروں کو یوں سجاتے ہیں تو بس یہی دین سچا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس نے کفر سے توبہ کی، کلمہ پڑھا اور حلقہ بگوشِ اسلام ہو گیا۔



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس نے کتاب میں بھڑو پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

جشن ولادت کا چراغاں! دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 561 صفحات پر مشتمل کتاب، ”ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت“ (مکمل) صفحہ

174 پر ہے: **عروض:** میلاد شریف میں جھاڑ (یعنی بیج شامہ مشعل)، فانوس، فروش وغیرہ سے زیب و زینتِ اسراف ہے یا نہیں؟ **ارشاد:** علما فرماتے ہیں: لَا خَيْرَ فِي الْاِسْرَافِ وَلَا اِسْرَافَ فِي الْخَيْرِ (یعنی اسراف میں کوئی بھلائی نہیں اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کرنے میں کوئی اسراف نہیں۔ ت) جس شے سے تعظیم و ذکر شریف مقصود ہو، ہرگز ممنوع نہیں ہو سکتی۔

ایک شمعیں! امام غزالی (علیہ رحمۃ اللہ الوالی) نے احیاء العلوم شریف میں سید ابوالعلیٰ رُؤف باری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نقل کیا کہ ایک بندہ صالح نے مجلسِ ذکر شریف ترتیب دی اور اس میں ایک ہزار شمعیں روشن کیں۔ ایک شخص ظاہر بین پہنچے اور یہ کیفیت دیکھ کر واپس جانے لگے۔ بانی مجلس نے ہاتھ پکڑا اور اندر لے جا کر فرمایا کہ جو شمع میں نے غیر خدا کے لئے روشن کی ہو وہ بھڑادیجئے۔ کوششیں کی جاتی تھیں اور کوئی شمع ٹھنڈی نہ ہوتی۔

(احیاء العلوم ج ۲ ص ۲۶ ملخصاً)
ﷺ تعالیٰ علیہ وسلم

لہراؤ سبز پرچم اے آقا کے عاشقو!
ﷺ تعالیٰ علیہ وسلم
گھر گھر کرو چراغاں کہ سرکار آگئے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
تُوبُوا إِلَى اللَّهِ! اسْتَغْفِرُ اللَّهَ
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

مدینہ

! ایک قسم کا شمع دان جس پر پنجرے کی شکل کا باریک کپڑا یا کاغذ چڑھا ہوتا ہے جو گھمانے یا ہوا کے زور پر گردش کرتا ہے۔
لیے فرش کی جمع ہے۔ یعنی چوٹے وغیرہ سے زمین کی سطح ہموار کرنا۔



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

حقیقی مُفلس!

پیکرِ انوار، تمام نبیوں کے سردار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے استفسار فرمایا: کیا تم جانتے ہو مُفلس کون ہے؟ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان

نے عرض کی: ہم میں مُفلس (یعنی غریب مسکین) وہ ہے جس کے پاس نہ درہم ہوں اور نہ ہی کوئی مال۔ تو فرمایا: میری اُمت میں مُفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا لیکن اس نے فُلاں کو گالی دی ہوگی، فُلاں پر تہمت لگائی ہوگی، فُلاں کا مال کھایا ہوگا، فُلاں کا خون بہایا ہوگا اور فُلاں کو مارا ہوگا۔ پس اس کی نیکیوں میں سے ان سب کو ان کا حصہ دے دیا جائے گا۔ اگر اس کے ذمے آنے والے حُقوق کے پورا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو لوگوں کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے، پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

(صحیح مُسلم ص ۱۳۹۴ حدیث ۲۵۸۱)

آہ! قیامت کے روز کیا ہوگا!!!

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ڈرجاؤ! لرز اٹھو! حقیقت میں مُفلس وہ ہے جو نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ و صدقات، سخاوتوں، فلاحتی کاموں اور بڑی بڑی نیکیوں کے باوجود قیامت میں خالی کا خالی رہ جائے! کبھی گالی دیکر، کبھی تہمت لگا کر بلا اجازت شرعی

ڈانٹ کر، بے عزتی کر کے، ذلیل کر کے، مار پیٹ کر کے، عداوتیں (یعنی عارضی طور پر) لی ہوئی چیزیں قصداً نہ لوٹا کر، قرض دبا کر اور دل دکھا کر جن کو دنیا میں ناراض کر دیا ہوگا وہ اُس کی ساری نیکیاں لیجائیں گے اور نیکیاں ختم ہو جانے کی صورت میں ان کے گناہوں کا بوجھ اس پر ڈال کر واصلِ جہنم کر دیا جائے گا۔ لہذا اگر کسی کی غیبت کر لی ہے اور اس کو پتا چل گیا ہے یا کسی طرح کی بھی حق تلفی کی ہے تو توبہ کے ساتھ ساتھ دنیا ہی میں جس کی حق تلفی کی ہے اس سے بغیر شرمائے مُعافی تلافی کر لینے میں عافیت ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن قتلوی رضویہ جلد 24 صفحہ 463 پر فرماتے ہیں: یہاں (دنیا میں) مُعاف کر لینا سہل (یعنی آسان) ہے، قیامت کے دن



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر ایک مرتبہ نروذ شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

اس کی اُمید مشکل کہ وہاں ہر شخص اپنے اپنے حال میں گرفتار، نیکیوں کا طلبگار (اور) بُرائیوں سے بیزار ہوگا۔ پرائی نیکیاں اپنے ہاتھ آتے اپنی بُرائیاں اُس (یعنی دوسرے) کے سر جاتے کسے بُری معلوم ہوتی ہیں! یہاں تک کہ حدیث میں آیا ہے کہ ماں باپ کا بیٹے پر کچھ دین (خُوق کا مطالبہ) آتا ہوگا اُسے روز قیامت پیش گے کہ ہمارا دین (حق) دے! وہ کہے گا: میں تمہارا بچہ ہوں، یعنی شاید رحم کریں، وہ (یعنی والدین) تمنا کریں گے کاش! اور زیادہ (حق) ہوتا (تا کہ بیٹے سے نیکیاں لیکر یا اپنے گناہ اُس کے سر ڈال کر اپنی خلاصی کروائیں)۔ طمرانی میں ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ والدین کا بیٹے پر دین ہوگا قیامت کے روز والدین بیٹے پر لپکیں گے تو بیٹا کہے گا: میں تمہارا بیٹا ہوں تو والدین کو حق دلایا جائے گا اور وہ تمنا کریں گے کاش! ہمارا حق اور زائد ہوتا ہے! جب ماں باپ کا یہ حال تو اوروں سے اُمید خام خیال (یعنی فُصول خیال)، ہاں کریم و رحیم مالک و مولیٰ جلّ جلالہ و تبارک و تعالیٰ جس پر رحم فرمانا چاہے گا تو یوں کرے گا کہ حق والے کو بے بہا قصورِ بخت (یعنی بخت کے عالی شان مخلوقات) معاوضے میں عطا فرما کر عفوِ حق (یعنی حق مُعاف کرنے) پر راضی کر دے گا۔ ایک کرشمہ کرم میں دونوں کا بھلا ہوگا! نہ اس کی خُسنات (یعنی نیکیاں) اُسے دی گئیں نہ اُس کی سَیِّئَات (یعنی بدیاں) اس کے سر رکھی گئیں نہ اُس کا حق ضائع ہونے پایا بلکہ حق سے ہزاروں درجے بہتر افضل پایا، رحمتِ حق کی بندہ نوازی (بھی خوب کہ) ظالم ناجی (یعنی نجات پائے اور) مظلوم راضی (ہو جائے)، فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى (پس اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے ایسی حمد و ثناء جو بہت زیادہ، پاکیزہ اور بابرکت ہے جیسا کہ ہمارے رب کی پسند اور رضا ہے)

یا الٰہی! جب پڑے محشر میں شور دارو گیر

امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر زور و دشرف پر ہو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

میں نے اپنی عزت لوگوں پر صدقہ کی

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ”غیبت“ ایک ایسی آفت ہے کہ اس سے یکت ہی کم مسلمان محفوظ ہوں گے، ہمیں غیبت اور دیگر گناہوں سے بچنے اور دوسروں کو بچانے کی بھرپور سعی کرنی چاہئے۔ غیبت کا ایک سبب ذاتی بغض و عداوت اور نفرت بھی ہے جس کا علاج عفو یعنی معاف کرنا ہے، اس کو یوں سمجھیں کہ آپ کی

عزت یا جان یا مال کو کسی نے نقصان پہنچایا ہو جس کی وجہ سے اُس کی نفرت آپ کے دل میں بیٹھ گئی ہو اور آپ ہر جگہ ہر موقع پر اُس کی غیبت کرتے پھرتے ہوں، یقیناً اس طرزِ عمل سے آپ کو مسلسل آخرت کا نقصان ہوتا رہے گا۔ تو عاقبت اسی میں ہے کہ ناراضی باقی رکھنے کے بجائے معاف کرنے کی عادت بنائی جائے تاکہ رنجشیں اور نا اتفاقیوں پر وان ہی نہ چڑھ سکیں۔ سبحن اللہ! بلکہ بعض بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہُ المبین سے تو یہ بھی ثابت ہے کہ وہ پیشگی ہی اپنے حقوقِ معاف کر دیا کرتے تھے۔ چنانچہ اس کی ترغیب دلاتے ہوئے رسولِ بے مثال، صاحبِ بُو دُوْا ل، حبیبِ ربِّ ذُو الجلال، بی بی آمنہ کے لال غُزُوْ جَلِّ وُصَلِّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کثرت کے ساتھ یہ ارشاد فرماتے: کیا تم میں سے کوئی ایک اس بات سے عاجز ہے کہ وہ اَبُو ضَمْضَم کی طرح ہو۔ انہوں نے عرض کی: اَبُو ضَمْضَم کون ہے؟ ارشاد فرمایا: پہلے لوگوں (یعنی پچھلی امت) میں ایک شخص تھا، وہ صبح کے وقت یوں کہتا: یا اللہ! غُزُوْ جَلِّ! میں نے آج کے دن اپنی عزت کو اُس آدمی پر صدقہ کر دیا جو مجھ پر ظلم کرے۔

(شُعَبُ الْاِيْمَان ج ۶ ص ۲۶۱ حدیث ۸۰۸۲)

پیشگی معاف کرنے والے کی مغفرت ہو گئی

ایک مسلمان نے بارگاہِ خداوندی غُزُوْ جَلِّ میں عرض کی: یا اللہ غُزُوْ جَلِّ! میرے پاس مال نہیں کہ میں صدقہ کروں تو جو شخص میری عزت کے درپے ہو تو یہ میری طرف سے اُس پر صدقہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی طرف وحی بھیجی کہ میں نے اس شخص کو بخش دیا۔ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۲۱۹)

اما مظلوم کی اپنی عزت کے متعلق سخاوت

امام مظلوم حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اپنے گھر سے نکلتے تو کہتے: اے اللہ! غُزُوْ جَلِّ! میں آج صدقہ کروں گا اور وہ یہ کہ آج جو میری غیبت کرے اُس کو میں نے اپنی عزت دے دی۔ (حیۃ الحيوان الکبریٰ ج ۱ ص ۲۰۲)

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر زور و پاک پر ہو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! شہزادہ عالی وقار سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادِ گرامی کے معنی یہ ہیں

کہ آج کے روز میری غیبت کرنے والے سے دنیا و آخرت میں بدلہ نہیں لوں گا۔ اس سے مراد ہرگز یہ نہیں کہ غیبت کرنا جائز ہو گیا۔ غیبت بدستور گناہ ہی رہے گی اور اس کی توبہ بھی واجب ہوگی۔ نیز کوئی یہ نہ سمجھے کہ جس نے نفرت و عداوت اور بغض و کینے سے بچنے کے لئے پیشگی حقوقِ معاف کر دیے ہوں تو اُس کے حقوقِ تلف کرنا جائز ہو جاتا ہے! یاد رہے کہ پیشگی معافی بلاشبہ ایک مُستَحْسَن (یعنی پسندیدہ) عمل ہے لیکن اس کے باوجود صاحبِ معاملہ یعنی جو کہ اپنے حقوقِ پیشگی معاف کر چکا ہے اس کو حقِ تلف ہونے پر مطالبے کا حق باقی رہتا ہے۔ ہاں جو حقوقِ زمانہ سابقہ (یعنی گزرے ہوئے دنوں) میں تلف کئے جا چکے ہوں اُس کو معاف کر دیں گے تو حقِ العباد (یعنی بندے کے حقوق) معاف ہو جائیں گے البتہ اب بھی حقوقِ اللہ (یعنی اللہ عزوجل کے حقوق) ذمے باقی رہیں گے اور ان کیلئے توبہ ضروری ہوگی بہر حال ہمیں چاہئے کہ عفو و درگزر کو اختیار کریں اور نہ صرف پیشگی معافی کا ذہن بنائیں بلکہ اب تک جن لوگوں نے ہمارے حقوقِ تلف کئے انہیں بھی رضائے الہی عزوجل کیلئے معاف کر دیں۔ معاف کرنے کے فضائل کی بھی کیا بات ہے اس ضمن میں دورِ روایات ملاحظہ ہوں چنانچہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 32 صفحات پر مشتمل رسالے، ”غصّے کا علاج“ صفحہ 32 پر ہے: قیامت کے روز اعلان کیا جائے گا جس کا اجر اللہ عزوجل کے ذمہ کرم پر ہے، وہ اٹھے اور جنت میں داخل ہو جائے۔ پوچھا جائے گا کس کے لیے اجر ہے؟ وہ کہے گا: ”ان لوگوں کے لیے جو معاف کرنے والے ہیں۔“ تو ہزاروں آدمی کھڑے ہوں گے اور بلا حساب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

مُعَاف کرنے کی عظیم الشان فضیلت

(الْمُعْجَمُ الْاَوْسَطُ لِلطَّبْرَانِي ج ۱ ص ۵۴۲ حدیث ۱۹۹۸)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 48 صفحات پر مشتمل رسالے، ”ناچاقیوں کا علاج“ صفحہ 28 تا 29 پر ہے: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تین باتیں جس شخص میں ہوں گی اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اُس کا حساب بہت آسان طریقے سے لے گا اور اُس کو (اپنی رحمت

جنت پانے کے تین نسخے



فرمانِ مصطفیٰ: صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

سے) جنت میں داخل فرمائے گا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم وہ کون سی باتیں ہیں؟ فرمایا: ﴿۱﴾ جو تم سے قطعِ تعلق کرے (یعنی تعلق توڑے) تم اُس سے ملاپ کرو ﴿۲﴾ جو تمہیں محروم کرے تم اُسے عطا کرو اور ﴿۳﴾ جو تم پر ظلم کرے تم اُس کو مُعاف کر دو۔

(الْمُعْجَمُ الْأَوْسَطُ ج ۱ ص ۲۶۳ حدیث ۹۰۹)

حضرت مولانا روم علیہ رحمۃ اللہ القیوم فرماتے ہیں۔

تو برائے وصل کر دن آمدی نے برائے فصل کروں آمدی

(یعنی تو جوڑ پیدا کرنے کیلئے آیا ہے توڑ پیدا کرنے کیلئے نہیں آیا)

مدنی وصیتیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! سبِ مدینہ غنی عنہ نے رضائے الہی عَزَّوَجَلَّ پانے کی نیت سے اپنے قرضداروں کو پچھلے قرضوں، مال چرانے والوں کو چوریوں، ہر ایک کو غیبتوں، تہمتوں، تذلیلوں، ضربوں سمیت تمام جانی مالی حقوق مُعاف کئے اور آئندہ کیلئے بھی تمام تر حقوق پیشگی ہی مُعاف کر دیئے ہیں پُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ 16 صفحات پر مشتمل رسالہ، ”مدنی وصیت نامہ“ صفحہ 10 پر عزّت و آبرو اور جان کے متعلق ہے: مجھے جو کوئی گالی دے، بُرا بھلا کہے (غیبتیں کرے)، زخمی کر دے یا کسی طرح بھی دل آزاری کا سبب بنے میں اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے پیشگی مُعاف کر چکا ہوں، مجھے ستانے والوں سے کوئی انتقام نہ لے۔ پالفرض کوئی مجھے شہید کر دے تو میری طرف سے اُسے میرے حقوق مُعاف ہیں۔ وُرخاء سے بھی درخواست ہے کہ اسے اپنا حق مُعاف کر دیں (اور مُقَدّمہ وغیرہ دائر نہ کریں)۔ اگر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شفاعت کے صدقے محشر میں ٹھوسی کرم ہو گیا تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے قاتل یعنی مجھے شہادت کا جام پلانے والے کو بھی جنت میں لیتا جاؤں گا بشرطیکہ اُس کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہو۔ (اگر میری شہادت عمل میں آئے تو اس کی وجہ سے کسی قسم کے ہنگامے اور ہڑتالیں نہ کی جائیں۔ اگر ”ہڑتال“ اس کا نام ہے کہ لوگوں کا کاروبار زبردستی بند کروایا جائے۔ نیز دکانوں اور گاڑیوں پر پتھر اور وغیرہ ہو۔ تو بندوں

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر روزِ مجھے دو سو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔

کی ایسی حق تلفیوں کو کوئی بھی مفتی اسلام جائز نہیں کہہ سکتا۔ اس طرح کی ہڑتال حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ اس طرح کے جذباتی اقدامات سے دین و دنیا کے نقصانات کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ غمخوار ہڑتالی جلد ہی تھک جاتے ہیں اور بالآخر انتظامیہ ان پر قابو پالیتی ہے)

ضروری وضاحت: قتلِ مسلم میں شرعاً تین حقوق ہیں: (۱) حق اللہ (۲) حقِ مقتول (۳) حقِ ورثاء۔ مقتول نے اگر زندگی میں پیشگی مُعاف کر دیا ہو تو صرف اُسی کا حق مُعاف ہوگا، حق اللہ سے خلاصی کیلئے سچی توبہ کرے، حقِ ورثاء کا تعلق صرف وارثوں سے ہے وہ چاہیں تو مُعاف کریں، چاہیں تو قصاص لیں۔ اگر دنیا میں مُعافی یا قصاص کی ترکیب نہ بنی تو قیامت کے روز ورثاء اپنے حق کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب

بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے

میں نے الیاس قادی کو مُعاف کیا! تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں سے دست بستہ عاجزانہ عرض کرتا ہوں کہ اگر میں نے آپ میں سے کسی کی غیبت کی ہو، ٹہمت دھری ہو، ڈانٹ پلائی ہو، کسی طرح سے دل آزاری کی ہو مجھے مُعاف اور مُعاف فرما دیجئے۔ دنیا کا بڑے سے بڑا حق العبد جو تھوڑا کیا جاسکتا ہے فرض کیجئے کہ وہ میں نے آپ کا تکلف کر دیا ہے وہ بھی اور چھوٹے سے چھوٹا حق جو ضائع کیا ہوا ہے بھی مُعاف کر دیجئے اور ثوابِ عظیم کے حقدار بنئے۔ ہاتھ باندھ کر مدنی التجاء ہے کہ کم از کم ایک بار دل کی گہرائی کے ساتھ کہہ دیجئے: ”میں نے اللہ عز و جل کیلئے محمد الیاس عطاء قادی رضوی کو مُعاف کیا۔“

قرض خواہوں
سے مدنی التجاء

جس کا مجھ پر قرض آتا ہو یا میں نے کوئی چیز عاریتاً لی ہو اور واپس نہ لوٹائی ہو تو وہ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران یا غلامزادوں سے رُجوع کرے، اگر وصول کرنا نہیں چاہتا تو اللہ عز و جل کی رضا کیلئے مُعافی کی بھیک سے نواز کر ثوابِ آخرت کا حقدار

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زود پاک نہ پڑھے۔

بنے۔ جو لوگ میرے مقروض ہیں، اُن کو میں نے اپنے تمام ذاتی قرضے معاف کئے۔ یا الہی۔

تُو بے حساب بخش کہ ہیں بے حساب جُرم
دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلٰی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دل کا درد
غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنتوں کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنتوں کی تربیت کیلئے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے

مدنی انعامات کے مطابق عمل کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مدنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمے دار کو جمع کروائیے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار پیش خدمت ہے چنانچہ پکا قلعہ حیدر آباد (باب

الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح کا بیان ہے: اچانک میرے دل میں درد ہوا۔ جب دواؤں سے فائدہ نہ ہوا تو باب المدینہ کراچی آکر حجاجِ اسپتال میں دل کا آپریشن کروایا۔ مگر تکلیف ختم ہونے کے بجائے مزید بڑھ

گئی، درد کی بے شمار دوائیں استعمال کیں، لیکن فائدہ نہ ہوا۔ آخر کار ایک اسلامی بھائی کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے میں سنتوں بھرے سفر پر روانہ ہو گیا۔

مدنی قافلے میں کسی قسم کی دوا استعمال کی نہ ہی پرہیزی کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مدنی قافلے میں سفر کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے میرے مرض کو دور کر دیا۔



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر قزوید شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کجوس ترین شخص ہے۔

دل میں گر درد ہو، یا کہ سر درد ہو پاؤ گے سختیں، قافلے میں چلو
آپریشن ٹلیں، اور شقائق ملیں کر کے ہمت چلیں، قافلے میں چلو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دل کا باطنی مرض
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مَدَنی قافلے کی بھی کیسی برکتیں
ہیں! مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے دل کا ظاہری درد دُور ہو گیا باطنی امراض والوں کے
اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دل کا باطنی مرض بھی مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے دُور ہو

گا۔ خدا کی قسم! ظاہری درد کے مقابلے میں دل کا باطنی مرض کروڑوں درجے خطرناک ہے۔ بلکہ دونوں میں مُماثلت کی
کوئی صورت ہی نہیں۔ دل کا ظاہری درد صبر کرنے والے کیلئے سببِ دُخولِ جَنّت ہے جبکہ دل کا باطنی مرض دنیا و آخرت
میں باعثِ ہلاکت ہے۔ باطنی مرض کو اس روایت سے سمجھنے کی کوشش فرمائیے چنانچہ

دل کا سیاہ نقطہ
دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صفحات پر
مشتمل کتاب، ”فیضانِ سنّت“ جلد اول صَفَحَہ 920 تا 921 پر ہے: حدیث

مُبَارک میں آتا ہے: جب کوئی انسان گناہ کرتا ہے تو اُس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ بن جاتا ہے، جب دوسری بار گناہ کرتا
ہے تو دوسرا سیاہ نقطہ بنتا ہے یہاں تک کہ اُس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ نتیجۃً بھلائی کی بات اُس کے دل پر اثر انداز نہیں
ہوتی۔

(تفسیر دُرّ منثور ج ۸ ص ۴۴۶)

نصیحت کا اثر
اب ظاہر ہے کہ جس کا دل ہی زنگ آؤ اور سیاہ ہو چکا ہو اُس پر بھلائی کی بات اور
نصیحت کہاں اثر کرے گی! ایسے انسان کا گناہوں سے باز و بیزار رہنا نہایت ہی دُشوار
نہ ہونے کی وجہ سے ہو جاتا ہے، اُس کا دل نیکی کی طرف مائل ہی نہیں ہوتا، اگر وہ نیکی کی طرف آ بھی گیا تو

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہا کی۔

بسا اوقات اُس کا جی اسی سیاہی کے سبب نیکی میں نہیں لگتا اور وہ سنتوں بھرے مدنی ماحول سے بھاگنے ہی کی تدبیریں سوچتا ہے۔ اُس کا نفس اُسے لمبی اُمیدیں دلاتا، غفلت اُسے گھیر لیتی اور وہ بدنصیب سنتوں بھرے مدنی ماحول سے دُور جا پڑتا ہے۔

گناہوں نے میری کمر توڑ ڈالی مرا حشر میں ہو گا کیا یا الہی
بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ گناہوں سے ہر دم بچا یا الہی

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
تُوبُوْا اِلٰی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زبان کا غلط استعمال | میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر کس کے بارے میں کیا ہے کوئی نہیں جانتا وہ چاہے تو صغیرہ گناہ پر پکڑ فرما لے اور چاہے تو ڈھیروں گناہ بھی مُعاف فرما دے اور چاہے تو کسی ایک اچھے عمل کے سبب اپنے دامنِ رحمت میں لے لے

چنانچہ حضرت سیدنا ابوبکر شبلی بغدادی علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: میں نے اپنے مرحوم پڑوسی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا، مَا فَعَلَ اللہُ بِکَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ وہ بولا: میں سخت ہولنا کیوں سے دوچار ہوا، مگر تکبر کے سوالات کے جوابات بھی مجھ سے نہیں بن پڑ رہے تھے، میں نے دل میں خیال کیا کہ شاید میرا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا! اتنے میں آواز آئی: ”دنیا میں زبان کے غیر ضروری استعمال کی وجہ سے تجھے یہ سزا دی جا رہی ہے۔“ اب عذاب کے فرشتے میری طرف بڑھے۔ اتنے میں ایک صاحب جو حُسن و جمال کے پیکر اور مُعَطَّر مُعَطَّر تھے



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

وہ میرے اور عذاب کے درمیان حائل ہو گئے۔ اور انہوں نے مجھے منکر نکیر کے سوالات کے جوابات یاد دلا دیئے اور میں نے اُسی طرح جوابات دے دیئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عذاب مجھ سے دُور ہوا۔ میں نے اُن بُرگ سے عرض کی: اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے آپ کون ہیں؟ فرمایا: ”تیرے کثرت کے ساتھ دُرود شریف پڑھنے کی بَرَکت سے میں پیدا ہوا ہوں اور مجھے ہر مصیبت کے وقت تیری امداد پر مامور کیا گیا ہے۔ (الْقَوْلُ الْبَدِيع ص ۲۶۰)

آپ کا نام ^{صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم} نامی اے صل علی

ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آ گیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قبر میں آقا کیوں | سبْحَنَ اللّٰہ! کثرتِ دُرود شریف کی بَرَکت سے مدد کرنے کیلئے قبر میں جب فرشتہ آ سکتا ہے تو تمام فرشتوں کے بھی آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کرم نہیں آ سکتے! کیوں نہیں فرما سکتے! کسی نے بالکل بجا تو فریاد کی ہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

میں گور اندھیری میں گھبراؤں گا جب تنہا امداد مری کرنے آ جانا مرے آقا

روشن مری ثُربت کو لُٹا شہا کرنا جب نوح کا وقت آئے دیدار عطا کرنا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پُلِصْرَاطِ پر روک دیا جائے گا! مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جو شخص مسلمان پر کوئی بات کہے اس سے مقصود

عیب لگانا ہو، اللہ تعالیٰ اُس کو پُلِ صراطِ پر روکے گا جب تک اس چیز سے نہ نکلے جو اس نے کہی۔“

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

پُلَصْرِ اط سے گزرنے والوں کے مختلف انداز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! کسی پر عیب لگانا کتنی خطرناک بات ہے! تلوار کی دھار سے تیز بال سے باریک جھنم پر بنے ہوئے پُلَصْرِ اط پر روک دیا جانا، خدا کی قسم! بہت بڑی سزا ہے۔ پُلَصْرِ اط کے مُتَعَلِّق ایک حدیثِ پاک ملاحظہ ہو

پُتَانِجِ اُمِّ الْمُؤْمِنِینِ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، میرے سر تاج، صاحبِ معراج، محبوبِ ربِّ بے نیاز غرُور و جَلِّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جہنم پر ایک پُل ہے جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے تیز تر ہے، اس پر لوہے کے آنکڑے (یعنی ہک) اور کانٹے ہیں جو کہ اُسے پکڑیں گے جسے اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ لوگ اُس پر گزریں گے، بعض پلک جھپکنے کی طرح، بعض بجلی کی طرح، بعض ہوا کی طرح، بعض بہترین اور اچھے گھوڑوں اور اونٹوں کی طرح (گزریں گے) اور فرشتے کہتے ہوں گے: ”رَبِّ سَلِّمْ، رَبِّ سَلِّمْ“۔ اے پروردگار سلامتی سے گزار، اے پروردگار سلامتی سے گزار۔ بعض مسلمان نجات پائیں گے، بعض زخمی ہوں گے، بعض آوندھے ہوں گے، بعض منہ کے بل جہنم میں گر پڑیں گے۔ (مسندِ امام احمد ج ۹ ص ۶۱۵ حدیث ۲۴۸۴۷) تفصیلی معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ ”پُلَصْرِ اط کی دہشت“ (48 صفحات) کا ضرور مطالعہ فرمائیے بلکہ اپنے عزیزوں کے ایصالِ ثواب کیلئے تقسیم فرمائیے۔

یا الہی جب چلوں تاریک راہِ پُلَصْرِ اط آفتابِ ہاشمی نورِ اُھدی کا ساتھ ہو

یا الہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے ربِّ سَلِّمْ کہنے والے غمزدان کا ساتھ ہو

یا الہی! نامہ اعمال جب کھلنے لگیں

عیب پوشِ خلق ستارِ خطا کا ساتھ ہو



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ! اسْتَغْفِرُ اللَّهَ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

اللہ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب، طبیبوں کے طبیب، عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اپنے بھائی کی ہُمائمَت نہ کر (یعنی اس کی مصیبت پر اظہارِ مُسْرَّت نہ کر) کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے گا اور تجھے اس میں مبتلا کر دے گا۔

(سُنَنِ تِرْمِذِي ج ۴ ص ۲۲۷ حدیث ۲۵۱۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہُمائمَت یعنی مسلمان کی تکلیف پر خوشی کے اظہار سے پرہیز کیجئے۔ اگر کسی مسلمان کی مصیبت پر دل میں خود بخود خوشی پیدا ہوئی تو اس کا قصور نہیں تاہم اس خوشی کو دل سے نکالنے کی بھرپور سعی کرے اگر خوشی کا اظہار کرے گا تو ہُمائمَت کا مُرتکب ہوگا۔ آج کل ہُمائمَت کے نظارے عام ہیں۔ ایک طالب علم پڑھائی میں کمزور ہو جائے، امتحان میں ناکام ہو جائے تو بعض اوقات دوسرا طالب علم خوش ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کسی بڑے نعت خوان کی آواز بیٹھ جائے تو کبھی چھوٹا نعت خوان راضی ہوتا ہے، یوں ہی قُرَاء (یعنی قاری صاحبان) مُبَلِّغین، مَقَرِّ رین، کاریگروں، دکانداروں، کارخانے داروں وغیرہ وغیرہ کے دل میں آج کل اکثر ایک دوسرے کے خلاف ”ہُمائمَت“ کا مذموم جذبہ داخل ہو جاتا ہے۔ اگر آپس میں ناراضی ہو جائے پھر تو ہُمائمَت کی آفت بآسانی فریقین کے دلوں میں داخل ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد ذہن یہ بن جاتا ہے مثلاً جس سے ناراضی ہوتی ہے اگر وہ یا اس کا بچہ بیمار ہو جائے، اُس کے یہاں ڈاکہ پڑ جائے، مال چوری ہو جائے، کاروبار ٹھپ ہو جائے، گھر ڈھے (یعنی گر) پڑے، حادثہ ہو جائے، مقدمہ قائم ہو جائے، پولیس گرفتار کر لے، گاڑی کا



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

نقصان یا چالان ہو جائے، اَلْغَرَضُ کسی قسم کی بھی مصیبت آئے اس پر بعض لوگ خوشی کا اظہار کر کے شُمَاتِیَّت کی آفت میں جا پڑتے ہیں بلکہ بعض جو کہ ضرورت سے زیادہ باتونی اور بے عمل ہونے کے باوجود اپنے آپ کو ”پہنچا ہوا“ سمجھ بیٹھتے ہیں وہ تو یہاں تک بول پڑتے ہیں کہ دیکھا! ہم کو ستایا تو اُس کے ساتھ ”ایسا“ ہو گیا! گویا وہ چھپی باتوں اور سُرِ بَسْت (یعنی خفیہ) رازوں کے جاننے والے ہیں اور آں بدولت (یعنی اِن) کو اپنے مخالف پر آنے والی مصیبت کے اسباب معلوم ہو جاتے ہیں، ایسے لوگوں کو ڈر جانا چاہئے کہ حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی اِحْیَاءُ الْعُلُومِ جلد اول صَفْحہ 171 پر فرماتے ہیں: کہا گیا ہے کہ کچھ گناہ ایسے ہیں جن کی سزا ”بُرا خاتمہ“ ہے ہم اس سے اَللّٰهُمَّ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ چاہتے ہیں۔ یہ گناہ ”ولایت اور کرامت کا جھوٹا دعویٰ کرنا ہے۔“

مدنی! گناہ کی عادتیں نہیں جاتیں آپ ہی کچھ کریں

میں نے کوششیں کیں بہت مگر مری حالت آہ! بُدی رہی

ایک دانا کا قول ہے کہ اگر تین کام کرنے سے عاجز ہو تو پھر تین کام یوں کر لو (۱) اگر بھلائی نہیں کر سکتے تو برائی سے بھی رُک جاؤ (۲) اگر لوگوں کو نفع نہیں دے سکتے تو تکلیف بھی مت دو (۳) اگر نفلی روزہ نہیں رکھ سکتے تو (غیبت کر کے) لوگوں کا گوشت

تین کام نہیں کر سکتے تو یوں کر لو

بھی مت کھاؤ۔

(تَنْبِيْهُ الْغَافِلِيْنَ ص ۸۹)

ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”ہم نے اسلاف (یعنی گزشتہ بزرگوں) کو دیکھا کہ وہ حضرات لوگوں کی بے عزتی کرنے سے بچنے کو نماز روزے سے بڑھ کر عبادتِ تصوّر کیا کرتے تھے۔“

مسلمان کی عزت بزرگوں کی نظر میں

(ذَمُّ الْغِيْبَةِ لِابْنِ أَبِي الدُّنْيَا ص ۹۴ رقم ۵۵)



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر سومر تیرہ روز دیا کہ پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

دنیا جہان کی دولت ایک طرف اور غیبت ایک طرف

حضرت سیدنا وہب کی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: دنیا کی آفرینش (یعنی پیدائش) سے لیکر فنا ہونے تک کی تمام دنیوی نعمتیں بھی بالفرض میرے پاس ہوں اور میں انہیں راہِ خدا غزو و جلّٰ میں لٹا دوں تب بھی

اتنے بڑے عظیم ثواب کے کام کے مقابلے میں بہتر یہ سمجھتا ہوں کہ غیبت چھوڑ دوں۔ اسی طرح دنیا اور اس کی تمام نعمتوں کو اللہ غزو و جلّٰ کی راہ میں لٹانے سے بہتر سمجھتا ہوں کہ اللہ غزو و جلّٰ کی حرام کردہ اشیاء کی جانب میری نظر نہ اٹھے۔ اس کے بعد پارہ 26 سورۃ الحجرات کی آیت نمبر 12 کا یہ حصہ تلاوت کیا:

لَا يَغْتَبِ بَعْضُكُم بَعْضًا

ترجمہ کنز الایمان: ایک دوسرے کی

غیبت نہ کرو۔

(پ ۲۶ الحجرات ۱۲)

اور پارہ 18 سورۃ النور کی آیت نمبر 30 کا یہ حصہ تلاوت کیا:

قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ

ترجمہ کنز الایمان: مسلمان مردوں

کو حکم دواپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔

أَبْصَارِهِمْ (پارہ ۱۸ النور ۳۰)

(تنبیہ الغافلین ص ۸۹)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہ المبین غیبت وغیرہ گناہوں سے

کس قدر نفرت کرتے تھے، وہ حضرات جانتے تھے کہ اللہ غزو و جلّٰ کی ناراضی سے بڑھ کر کوئی نقصان مُتَصَوِّر ہی نہیں،

اگر کسی ایک گناہ پر ہی آخرت میں پکڑ ہوگئی تو خدا کی قسم! سخت رُسوائی کا سامنا ہوگا اور اگر زندگی میں ایک ہی بار غیبت کی

اور مُعتاب (یعنی جس کی غیبت کی گئی اس) کو معلوم ہو گیا اور اس سے مُعاف کروانا رہ گیا اور اُس پر بروز قیامت گرفت کر لی

گئی تو نہ جانے کیا بنے گا! آہ! اَلْحَقُّ العباد کا معاملہ بہت سخت ہے۔



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو پڑھو تمہارا زور و مجھ تک پہنچتا ہے۔

ہرنیا کے درد کا خاتمہ

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنتوں کی عادت ڈالنے کیلئے، ذکر اللہ کی کثرت کا جذبہ بڑھانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنتوں کی تربیت کیلئے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے مدنی انعامات کے مطابق عمل کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پڑھیجئے اور ہر مدنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمے دار کو جمع کروائیے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے دین و دنیا کی ڈھیروں بھلائیاں ہاتھ آئیں گی اور ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو بیماریوں سے بھی شفا ملیں گی۔ اس ضمن میں ایک مدنی بہار ملاحظہ فرمائیے۔ چنانچہ باب المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے، میرا ہرنیا کا آپریشن ہوا تھا لیکن 12 ماہ گزر جانے کے باوجود تکلیف بدستور باقی تھی، مختلف قسم کی دوائیں استعمال کی، ڈاکٹروں کو بھی دکھایا مگر فائدہ نہ ہوا۔ ایک دن ایک اسلامی بھائی نے مدنی قافلے میں سفر کی دعوت دی تو میں نے ان سے کہا، بھائی صاحب! میرے ساتھ یہ بیماری لگی ہوئی ہے اور آپ حضرات مسجد میں فرش پر سوتے ہیں اس سے میری تکلیف بڑھ جائے گی۔ اُس اسلامی بھائی نے مجھ پر کافی انفرادی کوشش کی یہاں تک کہ میرا ذہن بن گیا اور میں مدنی قافلے میں سفر کے لئے تیار ہو کر عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ حاضر ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے تین دن کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرے سفر کی سعادت حاصل کی میرا ہرنیا کا وہ درد جو کسی دوا کو جواب نہیں دے رہا تھا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے کے دوران ہی ختم ہو گیا۔

ہرنیا کا ہو درد اس سے ہو رنگ زرد مت ڈریں چل پڑیں قافلے میں چلو

رحمتیں لوٹنے برکتیں لوٹنے آئیے نا چلیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام و روپاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

بیماری کی فضیلت

مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہر نیا کا درد جو کسی دوا سے نہ جاتا تھا مَدَنی قافلے میں سفر کی بَرَکت سے چلا گیا۔ دیکھئے شفا منجانب اللہ عزوجل یعنی شفا اللہ عزوجل کی طرف سے ملتی ہے، یا فرض کسی کامدنی قافلے میں درد نہ بھی جائے اور بیماری دور نہ بھی ہو تب بھی دلبرداشتہ نہیں ہونا چاہئے، بیماری کے فضائل پر نظر رکھتے ہوئے اللہ عزوجل کی رضا پر راضی رہنا چاہئے۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ جلد اول صفحہ 802 پر ہے: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیماریوں کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ مومن جب بیمار ہو پھر اچھا ہو جائے، اس کی بیماری گناہوں سے کفارہ ہو جاتی ہے اور آئندہ کے لیے نصیحت اور منافق جب بیمار ہو پھر اچھا ہو، اس کی مثال اونٹ کی ہے کہ مالک نے اسے باندھا پھر کھول دیا تو نہ اسے یہ معلوم کہ کیوں باندھا، نہ یہ کہ کیوں کھولا! ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ (عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! بیماری کیا چیز ہے، میں تو کبھی بیمار نہ ہوا؟ فرمایا: ہمارے پاس سے اٹھ جا کہ تو ہم میں سے نہیں۔

(سنن ابوداؤد ج ۳ ص ۲۴۵ حدیث ۳۰۸۹)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

میں اپنے خیرِ الوریٰ کے صدقے، میں ان کی شانِ عطا کے صدقے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بھرا ہے عیبوں سے میرا دامن، حضور پھر بھی نبھا رہے ہیں

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوا إِلَى اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر زور و پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

ایک تنکے نے جنت سے روک دیا

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ، ”ظلم کا انجام“ صفحہ 11 تا 13 پر حضرت علامہ عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ النورانی کی کتاب ”تنبیہ المغتربین“ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے: مشہور تاجی بزرگ

حضرت سیدنا وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک اسرائیلی شخص نے اپنے پچھلے تمام گناہوں سے توبہ کی، ستر سال تک لگاتار اس طرح بندگی کرتا رہا کہ دن کو روزہ رکھتا اور رات کو جاگ کر عبادت کرتا، نہ کوئی عمدہ غذا کھاتا نہ کسی سائے کے نیچے آرام کرتا۔ اُس کے انتقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ؟ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا: ”اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ نے میرا حساب لیا، پھر سارے گناہ بخش دیئے مگر ایک لکڑی جس سے میں نے اس کے مالک کی اجازت کے بغیر دانتوں میں خلال کر لیا تھا (اور یہ معاملہ حقوق العباد کا تھا) اور وہ مُعَاف کروانا رہ گیا تھا اسکی وجہ سے میں اب تک جنت سے روک دیا گیا ہوں۔“ (تنبیہ المغتربین ص ۵۱)

گیہوں کا دانہ توڑنے کا اخروی نقصان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور تو کیجئے! ایک تنکا جنت میں داخلے سے مانع (یعنی رکاوٹ) ہو گیا! اور اب معمولی لکڑی کے خلال کی توبات ہی کہاں ہے۔ بعض لوگ دوسروں کے لاکھوں بلکہ کروڑوں روپے ہڑپ کر جاتے ہیں اور ڈکار تک

نہیں لیتے۔ اللہ عزوجل ہدایت عنایت فرمائے۔ امین۔ ایک اور عبرتناک حکایت ملاحظہ فرمائیے جس میں صرف ایک گیہوں کے دانے کے بلا اجازت کھانے کے نہیں صرف توڑ ڈالنے کے اخروی نقصان کا تذکرہ ہے۔ چنانچہ منقول ہے کہ ایک شخص کو بعد وفات کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ؟ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ کہا: اللہ عزوجل نے مجھے بخش دیا، لیکن حساب و کتاب ہوا یہاں تک کہ اس دن کے بارے میں مجھ سے پوچھ گچھ ہوئی جس روز میں روزے سے تھا اور اپنے ایک دوست کی دکان پر بیٹھا ہوا تھا جب افطار کا وقت ہوا تو میں نے



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

گیہوں کی ایک بوری میں سے گیہوں کا ایک دانہ اٹھالیا اور اس کو توڑ کر کھانا ہی چاہتا تھا کہ ایک دم مجھے احساس ہوا کہ یہ دانہ میرا نہیں، چنانچہ میں نے اُسے جہاں سے اٹھایا تھا فوراً اسی جگہ ڈال دیا۔ اور اس کا بھی حساب لیا گیا یہاں تک کہ اس پر ائے گیہوں کے توڑے جانے کے نقصان کے بقدر میری نیکیاں مجھ سے لی گئیں۔

(مِرْقَاۃُ الْمَفَاتِيح ج ۸ ص ۸۱۱ تحت الحديث ۵۰۸۳)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

ہم ڈوبنے ہی کو تھے کہ آقا کی مدد نے
لاکھوں ترے صدقے میں کہیں گے دم محشر
زنداں^۱ سے نکالا ہمیں زنداں سے نکالا
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
تُوبُوا اِلٰی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جو اپنے لئے پسند کرے
وہی دوسرے کیلئے کہے
حضرت سیدنا سفیان ثوری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: اپنے بھائی کی غیر
موجودگی میں اُس کا ذکر اُسی طرح کرو جس طرح اپنی غیر موجودگی میں تم اپنا ذکر
ہونا پسند کرتے ہو۔ (تَنْبِیْہُ الْمُغْتَرِبِین ص ۱۹۲)

فُلَانٌ زَمِیْرِيْ غِیْبَتِیْ کِی
یہ جان کر غصے نہ ہوں
حضرت سیدنا شیخ عبدالوہاب شعرانی قُدَسَ سرُّہ السُّودانی فرماتے ہیں: اپنی
غیبت کرنے والے پر مُشْتَعِل (یعنی غصے) ہونا مناسب نہیں اُس سے تو تمہیں
مَحَبَّت کرنی چاہئے کہ اس کے غیبت کرنے کی وجہ سے تمہیں ثواب حاصل
ہو رہا ہے! اگرچہ اُس نے اس بات کا قصد (یعنی ارادہ) نہیں کیا۔ مزید فرماتے ہیں: جو شخص اُس آدمی پر غصہ کرے جس



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

کی نیکیاں اپنے ہاتھ آرہی ہیں وہ یوقوف ہے البتہ کسی شرعی وجہ سے غضب ناک ہونا صحیح ہے۔

(تنبیہ المغتربین ص ۱۹۳)

غیبت کرنے والے کو سمجھانے کا ایک نیا انداز
سبحن اللہ! حضرت سیدنا شیخ عبدالوہاب شمرانی قدس سرہ النورانی نے کتنے پیارے انداز میں سمجھایا ہے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ارشاد گرامی سے ہمیں یہ بھی درس مل رہا ہے کہ اگر غیبت کرنے والے کے ساتھ جوابی کارروائی کی گئی تو نفرت کی دیوار مزید

مضبوط ہو جائے گی، فساد بڑھے گا اور اگر اس کو محبت سے سمجھانے کی کوشش کی گئی تو ان شاء اللہ عزوجل وہ غیبت ہی سے باز آجائیگا۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ، ”ناچاقیوں کا علاج“ صفحہ 22 تا 23 پر ہے: یہ اصول یاد رکھئے کہ نجاست کو نجاست سے نہیں، پانی سے پاک کیا جاتا ہے لہذا اگر کوئی آپ کے ساتھ نادانی بھرا سلوک کرے تب بھی آپ اس کے ساتھ محبت بھرا سلوک کرنے کی کوشش فرمائیے ان شاء اللہ عزوجل اس کے مثبت نتائج دیکھ کر آپ کا کلیجہ ضرور ٹھنڈا ہوگا۔ واللہ المجیب! عزوجل وہ لوگ بڑے خوش نصیب ہیں جو اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کے بجائے ظلم کرنے والے کو معاف کر دیتے اور بُرائی کو بھلائی سے ٹالتے ہیں۔ بُرائی کو بھلائی سے ٹالنے کی ترغیب کے ضمن میں پارہ 24 سورہ حم السجده کی 34 ویں آیت کریمہ میں ارشاد ہے:

إِذْفَعُ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي

بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ

حَمِيمٌ ۝۲۳

(پ ۲۴ حم السجده ۳۴)

ترجمہ کنز الایمان: اے سننے والے! برائی

کو بھلائی سے ٹال جیسی وہ کہ تجھ میں اور اس میں

دشمنی تھی ایسا ہو جائے گا جیسا کہ گہرا دوست۔

چشمِ کرم ہو ایسی کہ مٹ جائے ہر خطا

کوئی گناہ مجھ سے نہ شیطان کرا سکے



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر ایک مرتبہ زود شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

حضرت سید نابکر مزنٰی علیہ رحمۃ اللہ انہی فرماتے ہیں: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ لوگوں کے عیبوں کا وکیل بنا ہوا ہے (یعنی سب کی پالیں کھولتا اور غیبتیں کرتا پھرتا ہے) تو جان لو کہ وہ اللہ عزوجل کا دشمن ہے اور اللہ جبار عزوجل کی خفیہ تدبیر کا شکار ہے۔

اللہ جبار کی خفیہ تدبیر کا شکار

(تنبیہ المفتقرین ص ۱۹۷)

حضرت سید نادر حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی فرماتے ہیں: ان لوگوں پر تعجب ہے جو پیچھے سے تو اسلامی بھائیوں کی غیبت کر کے اُن کی عزت کی دھجیاں اڑاتے ہیں مگر جب سامنے آتے ہیں تو خوب محبت کا اظہار کرتے اور ان کی تعریف شروع کر دیتے ہیں۔

سامنے کچھ پیچھے کچھ

(تنبیہ المفتقرین ص ۱۹۷)

جب حضرت سید نا امام جعفر صادق علیہ رحمۃ اللہ الخالق تبارک الدُّنیا (یعنی گوشہ نشین) ہو گئے تو حضرت سید ناسفیان ثوری علیہ رحمۃ اللہ القوی نے حاضر خدمت ہو کر کہا: تبارک الدُّنیا ہونے سے مخلوق آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فیوض و بَرَکات سے محروم ہو گئی ہے! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کے جواب میں مُنْذَرَجٌ ذَلِیلٌ دو شعر پڑھے۔

نفاق نفرت

ذَهَبَ الْوَفَاءُ ذَهَابَ أَمْسِ الذَّاهِبِ وَالنَّاسُ بَيْنَ مُخَايِلٍ وَمَارِبِ

يُفْشُونَ بَيْنَهُمُ الْمَوَدَّةَ وَالْوَفَا وَقُلُوبُهُمْ مَحْشُوَّةٌ بِعَقَارِبِ

یعنی وفا کسی جانے والے کل کی طرح چلی گئی اور لوگ اپنے خیالات میں غرق ہو کر رہ گئے۔ لوگ یوں تو ایک دوسرے کے ساتھ اظہار محبت و وفا کرتے ہیں لیکن ان کے دل ایک دوسرے کے بغض و کینے کے پھوؤں سے لبریز ہیں! (تذکرۃ الاولیاء ص ۲۲)



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر زور و شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

آج کل رفاق کا انداز

آ کر خلوت (تنہائی) میں تشریف فرما ہو گئے۔ اس پاکیزہ دور میں بھی یہ صورت حال ہونے لگی تھی تو اب تو جو حال بے حال ہے اُس کا کس سے شکوہ کیجئے۔ آہ! آج کل تو اکثر لوگوں کا حال ہی عجیب ہو گیا ہے جب باہم ملتے ہیں تو ایک دوسرے کے ساتھ نہایت تعظیم کے ساتھ پیش آتے اور خوب حال احوال پوچھتے ہیں، ہر طرح کی خاطر داری اور خوب مہمان داری کرتے ہیں کبھی ٹھنڈی بوتل پلا کر نہال کرتے ہیں تو کبھی چائے پلا کر، پان گٹکے سے منہ لال کرتے ہیں۔ بظاہر ہنس ہنس کر خوش کلامی و قیل و قال کرتے ہیں مگر اپنے دل میں اُس کے بارے میں بغض و ملال رکھتے ہیں، اسی لئے تو ملنے والے جوں ہی جد ہوتے ہیں ان کی غیبتیں شروع کر دیتے ہیں، ان کے عیوب بیان کر کے ہنستے ہیں کہ فلاں شخص ایسا ہے فلاں ویسا ہے فلاں شخص کو کیا ہو گیا ہے ہمیشہ بن ٹھن کر پھرتا ہے اور فلاں شخص کی چال کیسی عجیب ہے کہ دیکھ کر ہنسی آتی ہے اور فلاں شخص کتنا بے حیا ہے کہ اس کی باتوں کو بیان کرنے ہی سے ہم کو شرم آتی ہے اور فلاں شخص مغرور معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں سے باتیں بہت کم کرتا ہے اور فلاں شخص بے وقوف ہے لوگوں سے بات کرنے کی تمیز نہیں رکھتا اور فلاں شخص عجیب

مسخرہ ہے کہ گویا ہجڑا ہو! فلاں بہت شرارتی ہے، فلاں میرے پیسے کھا گیا ہے، ارے وہ تو پکا 420 ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

غیبت و پچھلی کی آفت سے بچیں یہ کرم یا مصطفیٰ فرمائیے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

ظاہر و باطن ہمارا ایک ہو یہ کرم یا مصطفیٰ فرمائیے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلٰی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جب تم سلیمن (علیہم السلام) پر زور دو پاک پرھو تو مجھ پر بھی چڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

گناہ پر شرمندہ
کرنے کا انجام

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ حصہ 16 صفحہ 173 پر ہے: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی کو ایسے گناہ پر عار دلایا جس سے وہ توبہ کر چکا ہے، تو مرنے

سے پہلے وہ خود اس گناہ میں مبتلا ہو جائے گا۔ (سننِ ترمذی ج ۴ ص ۲۲۶ حدیث ۲۵۱۳)

نائب کو شرمندہ کیا
تو خود گناہ میں پھنس گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا جب کوئی مسلمان کسی گناہ سے توبہ کر لے تو اب اُس گناہ کے بارے میں اُس کو شرمندہ نہیں کرنا چاہئے اس ضمن میں حضرت سیدنا شیخ عبدالوہاب شہرانی قدس سرہ النورانی نقل کرتے ہیں: حضرت سیدنا یحییٰ

بن معاذ رازی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں: عقلمند کو چاہئے کہ کسی کو اس کے اُس گناہ کی وجہ سے عار (یعنی شرم) نہ دلائے (جس سے وہ توبہ کر چکا ہو) کیونکہ میں نے ایک بار کسی کو (توبہ کے باوجود) اُس کے گناہ کے سبب عار دلائی (یعنی شرمندہ کیا) تو بیس سال کے بعد میں خود اُس میں مبتلا ہو گیا۔ (تنبیہ المفتقرین ص ۱۹۷)

درخت لگا رہا ہوں!
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے جا بک بک کی عادت آدمی کو نہ بولنے کا بلواتی اور

رہے اسی میں عافیت ہے اور بولنا ہے تو اٹھا بولے، ذکر اللہ کرے دیکھئے! ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زبان کا کتنا پیارا استعمال بتایا آپ بھی سنئے اور جھومئے چٹانچہ ”سُنَّہ ابنِ ماجہ“ کی روایت میں ہے: (ایک بار) مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کہیں تشریف لے جا رہے تھے حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملاحظہ فرمایا کہ ایک پودا لگا رہے ہیں۔ استفسار فرمایا: کیا کر رہے ہو؟ عرض کی: درخت لگا رہا ہوں۔ فرمایا: میں بہترین درخت لگانے کا طریقہ بتا دوں! سُبْحَنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ پڑھنے سے ہر کلمہ کے عوض (ع۔ وض۔ یعنی



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

بدلے) جنت میں ایک درخت لگ جاتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ ج ۴ ص ۲۵۲ حدیث ۳۸۰۷)

جنت میں چار درخت لگیں گے
 میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک میں چار کلمے ارشاد فرمائے گئے ہیں: ﴿۱﴾ سُبْحَنَ اللّٰہ ﴿۲﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ﴿۳﴾ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ﴿۴﴾
 اللّٰہ اکبر یہ چاروں کلمات پڑھیں تو جنت میں چار درخت لگائے جائیں اور کم پڑھیں تو کم۔ مثلاً اگر سُبْحَنَ اللّٰہ کہا تو ایک درخت۔ ان کلمات کو پڑھنے کیلئے زبان چلاتے جائیے اور جنت میں خوب خوب درخت لگواتے جائیے۔

عمر راضیٰ مکن در گفتگو ذِکْرِ اُوْلُنْ ذِکْرِ اُوْلُنْ ذِکْرِ اُوْلُنْ

(یعنی فاتحہ باتوں میں عمر عزیز راضی مت کر، ذِکْرِ اللہ کر، ذِکْرِ اللہ کر، ذِکْرِ اللہ کر)

80 برس کے گناہ معاف
 اسی طرح زبان کا ایک لٹھا استعمال یہ بھی ہے کہ دُرود و سلام پڑھتے رہے اور گناہ بخشواتے رہے جیسا کہ دُرود مختار میں ہے: جو سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایک بار دُرود بھیجے اور وہ قبول ہو جائے تو اللہ عزّ و جلّ اس کے اسی (80) برس کے گناہ مٹا دے گا۔

(ذِیْ مُخْتَار ج ۲ ص ۲۸۴)

بسم اللہ کیجئے کہنا ممنوع ہے
 بعض لوگ زبان کا غلط استعمال کرتے ہوئے اس طرح کہہ دیتے ہیں: ”بسم اللہ کیجئے!“ ”آؤ جی بسم اللہ!“ ”میں نے بسم اللہ کر ڈالی“، تاجر حضرات جو دن میں پہلا سودا بیچتے ہیں اُس کو عموماً ”بونی“ کہا جاتا ہے مگر بعض لوگ اس کو بھی ”بسم اللہ“ کہتے ہیں، مثلاً ”میری تو آج ابھی تک بسم اللہ ہی نہیں ہوئی!“ جن جملوں کی مثالیں پیش کی گئیں یہ سب غلط انداز ہیں۔ اسی طرح کھانا کھاتے وقت اگر کوئی آ جاتا ہے تو اکثر کھانے والا اُس سے



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

کہتا ہے: آئیے! آپ بھی کھا لیجئے، عام طور پر جواب ملتا ہے: ”بِسْمِ اللّٰہ“ یا اس طرح کہتے ہیں: ”بِسْمِ اللّٰہ کیجئے!“ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصہ 16 صفحہ 22 پر ہے کہ اس موقع پر اس طرح بِسْمِ اللّٰہ کہنے کو علماء نے نہایت سخت ممنوع قرار دیا ہے۔ (بہارِ شریعت) ہاں یہ کہہ سکتے ہیں: بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر کھا لیجئے۔ بلکہ ایسے موقع پر دُعائیہ الفاظ کہنا بہتر ہے، مَثَلًا بَارَکَ اللّٰہ لَنَا وَلَکُمْ یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اور تمہیں بَرَکت دے۔ یا اپنی مادری زبان میں کہہ دیجئے: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بَرَکت دے۔

بِسْمِ اللّٰہ کہنا
حرام و ناجائز کام سے قبل بِسْمِ اللّٰہ شریف ہر گز، ہر گز، ہر گز نہ پڑھی جائے، حرامِ قطعی کام سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا کفر ہے چنانچہ ”فتاویٰ عالمگیری“ میں ہے: شراب پیتے وقت، زنا کرتے وقت یا جو اکیلے وقت بِسْمِ اللّٰہ کہنا کفر ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۳)

اُکڑ کر اللہ کرنا گناہ ہے!
یاد رکھئے! زبان سے ذکر و دُرُود باعثِ اجر و ثواب بھی ہے اور بعض صورتوں میں ممنوع بھی مثلاً ”مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ

”بہارِ شریعت“ جلد اول صفحہ 533 پر ہے: گاہک کو سودا دکھاتے وقت تاجر کا اس غرض سے دُرُود شریف پڑھنا یا سبْحِ اللّٰہ کہنا کہ اس چیز کی عمدگی خریدار پر ظاہر کرے ناجائز ہے۔ یونہی کسی بڑے کو دیکھ کر اس نیت سے دُرُود شریف پڑھنا کہ لوگوں کو اس کے آنے کی خبر ہو جائے تاکہ اس کی تعظیم کو اٹھیں اور جگہ چھوڑ دیں ناجائز ہے۔ (ردّ المحتار ج ۲ ص ۲۸۱)

استقبال کیلئے ”اللّٰہ اللّٰہ“
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ جُزئیے کے پیشِ نظر میں (سبِ مدینہ عفی عنہ) اکثر اسلامی بھائیوں کو سمجھاتا رہتا ہوں کہ میری آمد پر ”اللّٰہ اللّٰہ“ کی صدائیں بلند کرنا۔ صدائیں بلند نہ کیا کریں کیونکہ بظاہر یہاں ذکرِ اللہ نہیں استقبال مقصود ہوتا ہے۔



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔

جو ہے غافل ترے ذکر سے ذوالجلال ^{مُزَوِّج} اُس کی غفلت ہے اُس پر وبال و نکال ^{مُزَوِّج}
 قمر غفلت سے ہم کو خدایا نکال ^{مُزَوِّج} ہم ہوں ذاکر ترے اور مذکور تو
 اللہ اللہ اللہ اللہ (سامان بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
 تُوبُوا اِلٰی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اپنی نیکیاں تمہیں کیوں دوں؟ ایک شخص نے حضرت سیدنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی سے کہا: مجھے خبر ملی ہے آپ میری غیبت کرتے ہیں! فرمایا: میرے نزدیک تمہاری

اہمیت اتنی زیادہ بھی نہیں کہ میں اپنی نیکیاں تمہارے حوالے کر دوں۔ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۸۳)

غیبت گویا نیکیاں پھینکنے کی مشین ہے
 حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: غیبت کرنے والے کی مثال اُس شخص جیسی ہے جو مِنْجَنِیق (یعنی تھر مھکنے کی ہاتھ سے چلائی جانے والی پُرانے دور کی مشین) کے ذریعے اپنی نیکیوں کو مشرق و مغرب ہر طرف پھینکتا ہے۔

(تنبیہ المغتربین ص ۱۹۳)

کبھی غیبت نہیں کی! حضرت سیدنا امام بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کا ارشاد ہے کہ حضرت سیدنا شیخ ابو عاصم علیہ رحمۃ اللہ الحاکم فرماتے ہیں: مجھے جب سے عقل (یعنی سمجھ) آئی ہے کہ غیبت حرام ہے میں نے کبھی بھی غیبت نہیں کی۔

(تہذیب الاسماء واللغات للذہبی ص ۸۳۶)



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

جو زیادہ بولتا ہے وہ زیادہ غلطیاں کرتا ہے
دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 344 صفحات پر مشتمل کتاب، ”منہاج العابدین“ صفحہ 108 پر حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: زَبَان کی حفاظت سے نیک اعمال محفوظ ہوتے ہیں کیونکہ جو شخص زَبَان کا دھیان نہیں رکھتا، ہر وقت بولتا ہی رہتا ہے، وہ عموماً لوگوں کی غیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

(منہاج العابدین (عربی) ص 65) مشہور محاورہ ہے: مَنْ كَثُرَ لَفْظُهُ كَثُرَ سَقَطُهُ یعنی جو زیادہ بولتا ہے زیادہ غلطیاں کرتا ہے۔

دیوانے ہو جاؤ
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر لب کھولنا اور منہ سے بولنا ہی ہے تو تلاوت کیجئے، نعت شریف پڑھئے، خوب خوب ذکرِ الہی کیجئے۔ دو فرامینِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم:

﴿1﴾ اس کثرت کے ساتھ ذکر اللہ عزوجل کیا کرو کہ لوگ دیوانہ کہنے لگیں۔ (الْمُسْتَدْرَك لِلْحَاكِم ج ۲ ص ۱۷۳ حدیث ۱۸۸۲)
﴿2﴾ اللہ کا اتنی کثرت سے ذکر کرو کہ منافقین تمہیں ریاکار کہنے لگیں۔

(الْمُعْجَمُ الْكَبِيرُ لِلطَّبْرَانِي ج ۱۲ ص ۱۳۱ حدیث ۱۲۷۸۶)

جنت کے محلات
سیدنا سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مَنْزُہ عَنِ الْغُيُوبِ عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے قُلْ هُوَ اللہُ أَحَدٌ (پوری سورت) کو 10 بار پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں محل بناتا ہے جس نے 20 بار پڑھا اس کے لئے دو محل بناتا ہے جس نے 30 بار پڑھا اس کے لئے تین محل بناتا ہے۔ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ عزوجل و صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! اُس وقت ہمارے بہت سے محلات ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فضل اس سے بھی زیادہ وسیع ہے۔ (سُنَنِ دَارِمِي ج ۲ ص ۵۵۲ حدیث ۳۴۲۹)

جنت کے محلات



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

اللہ کی رحمت سے تو جُت ہی ملیں

اے کاش! مَحَلّے میں جگہ اُن کے ملی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوا اِلٰی اللّٰهِ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰه

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غیبت کی بدبو غیبت کرنے سے ایک مخصوص بدبو نکلتی ہے۔ پہلے جب کوئی غیبت کرتا تھا تو بدبو کے سبب سب کو معلوم ہو جاتا تھا کہ غیبت ہو رہی ہے! مگر اب غیبت کی اس قَدَر

کثرت ہو گئی ہے کہ ہر طرف اس کی بدبو کے بھکے اُٹھ رہے ہیں مگر ہمیں بدبو نہیں آتی کیونکہ ہماری ناک اس کی بدبو سے

اُٹ گئی ہے۔ اس کو یوں سمجھئے کہ جب گٹر صاف کی جا رہی ہوتی ہے تو عام شخص اُس کی بدبو کے باعث وہاں کھڑا نہیں رہ

سکتا مگر بھنگی کو کچھ بھی پتا نہیں چلتا اس لئے کہ اس کی ناک اس گندگی کی بدبو سے اُٹ چکی ہوتی ہے۔ چنانچہ فتاویٰ رضویہ

مُخَرَّجہ جلد اول صَفْحَہ 720 پر ہے: جھوٹ اور غیبت معنوی نَجَاسَت (یعنی باطنی گندگیاں) ہیں وَلِهَذَا جھوٹے کے

منہ سے ایسی بدبو نکلتی ہے کہ حفاظت کے فرشتے اُس وقت اُس کے پاس سے دُور ہٹ جاتے ہیں جیسا کہ حدیث میں

وارد ہوا ہے اور اسی طرح ایک بدبو کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ یہ اُن کے منہ کی سُرْاَند (یعنی بدبو)

ہے جو مسلمانوں کی غیبت کرتے ہیں اور ہمیں جو جھوٹ یا غیبت کی بدبو محسوس نہیں ہوتی اُس کی وجہ یہ ہے کہ ہم اُس سے

مَأُوْف (یعنی اس کے عادی) ہو گئے ہماری ناکیں اُس سے بھری ہوئی ہیں جیسے چڑا پکانے والوں کے مَحَلّے میں جو رہتا ہے

اُسے اُس کی بدبو سے ایذا نہیں ہوتی دوسرا آئے تو اُس سے ناک نہ رکھی جائے۔ مسلمان اس نفیس فائدے (یعنی عمدہ نتیجے)



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

کو یاد رکھیں اور اپنے رب (عَزَّوَجَلَّ) سے ڈریں، جھوٹ اور غیبت ترک کریں۔ کیا معاذ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) منہ سے پاخانہ نکلتا کسی کو پسند ہوگا؟ باطن کی ناک گھلے تو معلوم ہو کہ جھوٹ اور غیبت میں پاخانے سے بدتر سڑاند (یعنی بدبو) ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب بندہ جھوٹ بولتا ہے، اس کی بدبو سے فرشتہ ایک میل دور ہو جاتا ہے۔“ (سُنَنِ قِرْمَذِي ج ۳ ص ۳۹۲ حدیث ۱۹۷۹) حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہم خدمتِ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھے کہ ایک بدبو اُٹھی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جانتے ہو کہ یہ بدبو کیا ہے، یہ ان کی

بدبو ہے جو مسلمانوں کی غیبت کرتے ہیں۔
(ذَمُّ الْغَيْبَةِ لِابْنِ أَبِي الدُّنْيَا ص ۱۰۴ رقم ۷۰)

اللہ ہمیں جھوٹ سے غیبت سے بچانا
اے پیارے خدا از پے سلطانِ زمانہ
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
تُوبُوا اِلٰی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہر بال کے بدلے ایک نور! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں زبان کا دُرست استعمال سیکھنا چاہئے۔ ورنہ خدا کی قسم! غیبتیں اور ہتھتیں اور مختلف گناہوں کی شامتیں آخرت میں پھنسا سکتی ہیں۔ واقعی اگر ہم اپنی زبان کا دُرست استعمال کریں تو وقتاً فوقتاً ڈھیر ساری نیکیاں حاصل کر سکتے ہیں۔ خاتم

الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بازار میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والے کے لیے

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۱ ص ۴۱۲ حدیث ۵۶۷)

ہر بال کے بدلے قیامت میں نور ہوگا۔



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

درس دینے والوں کیلئے دعائے عطار

یاد رہے! تلاوتِ قرآن، حمد و ثناء، مناجات و دعا، دُرُود و سلام، نعت، خطبہ، درس، سنتوں بھر ایمان وغیرہ سب ”ذِکْرُ اللہِ عَزَّوَجَلَّ“ میں شامل ہیں۔ اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ روزانہ کم سے کم 12 منٹ بازار میں فیضانِ سنت کا درس دیں۔ جتنی

دیر تک درس دیں گے اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ اتنی دیر تک کیلئے دیگر فضائل کے علاوہ اسے بازار میں ذِکْرُ اللہِ عَزَّوَجَلَّ کرنے کا ثواب بھی حاصل ہوگا۔ فیضانِ سنت کے درس کی بھی کیا خوب مدنی بہاریں ہیں، کاش! اسلامی بھائی مسجد، گھر، بازار، چوک، دکان وغیرہ میں اور اسلامی بہنیں گھر میں روزانہ دو درس دینے یا سننے کا معمول بنا کر خوب خوب ثواب لوٹیں اور ساتھ ہی ساتھ اس دعائے عطار کے بھی حقدار بن جائیں: **یَا رَبِّ مُحَمَّدٌ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!** جو اسلامی بھائی یا اسلامی بہن روزانہ دو درس دیں یا سنیں ان کو اور مجھے بے حساب بخش اور ہمیں ہمارے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پڑوس میں اکٹھا رکھ۔

فیضانِ سنت کے درس کی بہاروں کے تو کیا کہنے! لائسنس ایریا (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بیان دیا، میں اپنے گھر کی چھت پر کھڑا تھا کہ میری نظر گلی میں کھڑے دعوتِ اسلامی کے ایک باعمامہ اسلامی بھائی پر پڑی جو اکیلے ہی چوک درس دے رہے تھے ایک بھی اسلامی بھائی درس سننے کیلئے نہیں بیٹھا تھا۔ میں یوں تو دین سے عملی طور پر اس

تنہا درس دینے کی برکت

قد رُود تھا کہ سبز عمامے والوں کو دیکھ کر بھاگ جاتا تھا مگر نہ جانے کیوں ان کو تنہا درس دیتا دیکھ کر مجھے ترس آ گیا سو چاکہ چلو بے چارے کے ساتھ کوئی نہیں بیٹھا تو میں ہی جا کر بیٹھ جاتا ہوں چنانچہ میں چوک درس میں شریک ہو گیا۔ میرا چوک درس میں شریک ہونا میری اصلاح کا سبب بن گیا اور میں مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اپنے یہاں مدنی انعامات کا علما قافی ذمے دار ہوں۔ ایک دن تو وہ تھا کہ میں سبز عمامے والوں کو



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

دیکھ کر بھاگ جایا کرتا تھا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج وہ دن ہے کہ خود میرے سر پر سبز سبز عمامے شریف کا تاج جگمگا رہا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! فیضانِ سنت کے درس کی کتنی زبردست بَرَکت ہے! وہ اسلامی بھائی کیسے جذبے والے تھے کہ کوئی نہ ملا تو تنہا چوک درس شروع کر دیا! اس میں سبھی کیلئے درس کے مَدَنی پھول ہیں اُن کا اکیلے درس دینا

مقبولیت کا مدار قلت و کثرت پر نہیں

ایک مسلمان کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کا سبب بن گیا۔ یہ بھی اندازہ لگائیے کہ تنہا درس دیتے ہوئے دیکھ کر جب ایسے شخص کو رحم آگیا جو کہ ان چیزوں سے دُور بھاگتا تھا تو اللہ تبارک و تعالیٰ تنہا یا کم تعداد میں درس دینے والوں سے کتنی مَحَبَّت کرتا اور کس قَدْر اُن پر رحم و کرم فرماتا ہوگا۔ یاد رکھئے! قلت و کثرت پر مقبولیت کا دار و مدار نہیں۔ جو اسلامی بھائی بھیڑ بھاڑ کے بغیر اور ایک سو ساؤنڈ نہ ہو تو بیان یا نعت شریف پڑھنے کیلئے تیار نہیں ہوتے ان کی ترغیب کیلئے عرض ہے کہ بارگاہِ خداوندی میں صرف اخلاص دیکھا جاتا ہے۔ حاضرین اور چاہنے والوں کی کثرت ہو مگر خلوص نہ ہو تو کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ یقیناً جتنے بھی انبیاء ہوئے سب کے سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول ترین بندے ہیں اور ہر ایک نے 100 فیصدی اپنی ذمّے داری نبھائی مگر بعض انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر صرف ایک ہی آدمی ایمان لایا چنانچہ

صرف ایک فرد نے تصدیق کی رسول اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت کے بارے میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں گا، اور کسی نبی کی تصدیق اتنی نہ کی گئی جتنی میری تصدیق کی گئی، بعض انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وہ ہیں جن کی تصدیق اُن کی امت میں سے صرف ایک شخص نے کی ہے۔



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

950 سال میں صرف 80 آدمی ایمان لائے

مفسر شہیر حکیم الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ ان اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں: اس فرمان عالی کے ایک معنی یہ ہیں کہ جتنے زیادہ لوگوں نے مجھ پر ایمان قبول کیا اتنے لوگ کسی اور نبی پر ایمان نہیں لائے یہ

بالکل ظاہر ہے کیونکہ دوسرے نبی کسی خاص قوم کے نبی ہوتے تھے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سارے جہان کے نبی ہیں نیز انبیوں کا زمانہ نبوت محدود تھا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نبوت تاقیامت ہے۔ مزید لکھتے ہیں: حضرت سیدنا نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو (950) سال تبلیغ فرمائی مگر صرف اسی (80) آدمی ایمان لائے آٹھ (8) آدمی اپنے گھر کے بھتر (72) آدمی دوسرے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے تیس (23) سال تبلیغ فرمائی، دیکھ لو آج تک کیا حال ہے!

(مرآۃ ج ۸ ص ۷۰۶)

غیبت گناہ کبیرہ ہے

حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: صحیح احادیث مبارکہ میں ہے کہ (۱) غیبت سود سے بڑھ

کر ہے (۲) اگر اسے (یعنی غیبت کو) سمندر کے پانی میں ڈال دیا جائے تو اسے بھی بدبودار کر دے (۳) غیبت کرنے والے (دوزخ میں مُردار کھا رہے تھے) (۴) ان (غیبت کرنے والوں) کی فضا بدبودار تھی (۵) انہیں (یعنی غیبت کرنے والوں کو) قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ ان میں سے بعض احادیث مبارکہ ہی اس کے کبیرہ ہونے کے لئے کافی ہیں، پس جب یہ ساری جمع ہو جائیں تو پھر غیبت کیونکر کبیرہ گناہ نہ کہلائے گی؟ (الزَّوْجِرُ عَنِ اقْتِرَافِ الْكَبَائِرِ ج ۲ ص ۲۸)

حضرت شیخ افضل الدین علیہ رحمۃ اللہ المسین سے جب کسی عالم دین کے مقام کے بارے میں پوچھا جاتا تو (غیبت میں جا پڑنے کے خوف سے) فرماتے: میرے علاوہ کسی اور سے پوچھو میں تو لوگوں کو کمال اور بہتری ہی کی نگاہ سے دیکھتا (اور ہر

عالم کے بارے میں احتیاط کی حکایت



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر سومر تیرہ روز و پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

ایک کے بارے میں حُسنِ ظن سے کام لیتا) ہوں، میرے پاس کشف نہیں جس کے ذریعے ان کے اُن مقامات کی معلومات کر سکوں جو ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کے یہاں ہیں۔ اور حدیث شریف میں ہے: **الظَّنُّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ**^۱ (ترجمہ: بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔
(تَنْبِيْهُ الْمَغْتَرِبِينَ ص ۱۹۳)

اچھا گمان
عبادت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل بدگمانی کا مرض عام ہے۔ مسلمان کے بارے میں اچھا گمان کر کے ثواب کمانا چاہئے چنانچہ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: **حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ** یعنی حُسنِ ظن عمدہ عبادت سے ہے۔ (سُنَنِ ابوداؤد ج ۴ ص ۳۸۸ حدیث ۴۹۹۳)

مفسرِ شہیر حکیمُ الْأُمّتِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ ان اس حدیثِ پاک کے مختلف مطالب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: یعنی مسلمانوں سے اچھا گمان کرنا، ان پر بدگمانی نہ کرنا یہ بھی اچھی عبادات میں سے ایک عبادت ہے۔

(مراۃ المناجیح ج ۶ ص ۶۳۱)

عالم کی غیبت کرنے والی رحمت سے مایوس

افسوس!! آج کل معاذ اللہ علماء کی بکثرت غیبت کی جاتی ہے۔ لہذا شیطان کسی عالم دین کی غیبت پر اُبھارے تو حضرت سیدنا ابوالخضص کبیر علیہ رحمۃ اللہ القدیر کے اس ارشاد کو یاد کر کے خود کو ڈرائیے: جس نے کسی فقیہ (عالم) کی غیبت کی تو قیامت کے روز اُس کے چہرے پر لکھا ہوگا: ”یہ اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے مایوس ہے۔“ (مُكَاشَفَةُ الْقُلُوب ص ۷۱)

دوزخ کے کتے کاٹیں گے

غیبت علماء کی ہو یا عوام کی، غیبت پھر غیبت ہی ہے، خدا کی قسم! اس کا عذاب نہ سہا جاسکے گا چنانچہ ایک بار مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت سیدنا معاذ



فرمانِ مصطفیٰ سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو پڑھو تمہارا دُور و مجھ تک پہنچتا ہے۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: لوگوں کی غیبت نہ کرو ورنہ دوزخ کے کتے تمہیں کاٹیں گے۔

(تفسیر دُرِّ مَنْشُور ج ۷ ص ۵۷۲، مِنْهَاجُ الْعَابِدِينَ ص ۶۶)

رات کے سنائے میں کتا حملہ آور ہوتا.....
 بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ روایت کو بار بار پڑھئے اور تصور کیجئے کہ رات کا ستانا ہو، کتا بھونکتا ہوا پیچھے آ رہا ہو اور آپ اُس سے بچنے کیلئے تدبیریں کر رہے ہوں کہ یکا یک جھپٹ کر آپ کے گرتے کا دامن اپنے منہ سے پکڑ لے! اُس وقت آپ کی حالت کیا ہوگی! اب غور کیجئے کسی مسلمان کی غیبت کر دی اور مرنے کے بعد اگر سزاءِ جہنم کے گتے نے کرتے کے دامن کو نہیں بدن کو اور وہ بھی پکڑا ہی نہیں کا ثنا شروع کر دیا تو اُس وقت کیا گزرے گی!

کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
 نار میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

علماء کی غیبت کی ۱۱ مثالیں
 حالاتِ بُہت ناگفتہ بہ ہیں، شیطان نے اکثر مسلمانوں کو علمائے حق سے کافی دُور کر دیا ہے، افسوس! صد کروڑ افسوس! منہ بھر کر اب علمائے کرام کی غیبتیں کی جاتی ہیں۔ علماء کی غیبت کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں: وعظ کے پیسے لیتا ہے • بڑا بد زبان ہے • پیو ہے • حلوے مانڈے کھاتا ہے • کھانا ڈٹ کر کھاتا ہے • اُس دن اُلٹے ہاتھ سے پانی پی رہا تھا • اپنے آپ کو سب سے بڑا عالم سمجھتا ہے • وعظ میں ناک سے بولتا ہے • بُہت لمبا بیان کرتا ہے • بیان میں بس قصے کہانیاں سناتا ہے • آواز بھی ”خاص“ نہیں • بھی اذرا بچ کر رہنا ”علماء صاحب“ ہیں • لالچی ہے • چھوڑ و چھوڑ ویار! وہ تو مولوی ہے • (معاذ اللہ عالموں کو بعض لوگ حقارت سے کہہ دیتے ہیں) یہ مُلا لوگ۔

عالم کی توہین کب کفر ہے اور کب نہیں

عام آدمی اور عالمِ دین کی غیبت میں بڑا فرق ہے، عالم کی غیبت میں اکثر اُس کی توہین کا پہلو بھی ہوتا ہے جو کہ کافی تشویشناک ہے۔ عالم کی توہین کی تین صورتیں اور ان کے بارے میں حکم شرعی بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام

اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد 21 صفحہ 129 پر فرماتے ہیں: ﴿1﴾ اگر عالم (دین) کو اس لئے بُرا کہتا ہے کہ وہ ”عالم“ ہے جب تو صریح کافر ہے اور ﴿2﴾ اگر بوجہ علم اُس کی تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنی کسی دنیوی ٹھوسمت (یعنی دشمنی) کے باعث بُرا کہتا ہے، گالی دیتا (ہے اور) تحقیر کرتا ہے تو سخت فاسق فاجر ہے اور ﴿3﴾ اگر بے سبب (یعنی بلا وجہ) رنج (بغض) رکھتا ہے تو مریض القلب و خبیث الباطن (یعنی دل کا مریض اور ناپاک باطن والا) ہے اور اُس (یعنی عالم سے خواہ مخواہ بغض رکھنے والے) کے کفر کا اندیشہ ہے۔ ”خلاصہ“ میں ہے: مَنْ أَبْغَضَ عَالِمًا مِنْ غَيْرِ سَبَبٍ ظَاهِرٍ خِيفَ عَلَيْهِ الْكُفْرُ یعنی جو بلا کسی ظاہری وجہ کے عالمِ دین سے بغض رکھے اُس پر کفر کا خوف ہے۔

(خلاصۃ الفتاویٰ ج 4 ص 388)

علماء کی توہین کے بارے میں چند

سوال جواب پیش کئے جاتے ہیں:

عالم بے عمل کی توہین

سوال: کیا عالم بے عمل کی توہین بھی کفر ہے؟

جواب: بسببِ علم دین عالم بے عمل کی توہین کرنا بھی کفر ہے۔ عالم بے عمل بھی علم دین کی وجہ سے جاہل عبادت گزار سے بدرجہا افضل و بہتر ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر زور و دھمکی کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: اور قرآن شریف انھیں (یعنی علمائے حق کو) مطلقاً وارث بتا رہا ہے، حتیٰ کہ ان (میں) کے بے عمل (عالم) کو بھی یعنی جبکہ عقائد حق پر مستقیم (یعنی صحیح العقیدہ سنی) اور ہدایت کی طرف داعی (بلانے والا) ہو کہ گمراہ (عالم) اور گمراہی کی طرف بلانے والا (مولوی) وارث نبی نہیں نامہ ابلیس ہے۔ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ تَعَالٰی۔ ہاں، ربِّ عَزَّوَجَلَّ نے تمام علمائے شریعت کو کہاں وارث فرمایا ہے؟ یہاں تک کہ ان کے بے عمل کو بھی! ہاں، وہ ہم سے پوچھتے، مولیٰ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا
مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ ۚ وَ
مِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ
بِالْخَيْرَاتِ إِذْنِ اللَّهِ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَصْلُ

ترجمہ کنز الایمان: پھر ہم نے کتاب کا وارث
کیا اپنے چنے ہوئے بندوں کو تو ان میں کوئی اپنی
جان پر ظلم کرتا ہے اور ان میں کوئی میانہ چال پر ہے
اور ان میں کوئی وہ ہے جو اللہ کے حکم سے بھلائیوں

میں سبقت لے گیا یہی بڑا فضل ہے۔

(پ ۲۲ فاطر ۳۲)

الْكَبِيرُ ۝

مذکورہ بالا آیت کریمہ فتاویٰ رضویہ جلد ۲۱ صفحہ ۵۳۰ پر نقل کرنے کے بعد میرے آقا اعلیٰ حضرت،
امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن مزید فرماتے ہیں: دیکھو بے عمل (علماء جو) کہ
گناہوں سے اپنی جان پر ظلم کر رہے ہیں انھیں بھی کتاب کا وارث بتایا اور نرا (یعنی فقط) وارث ہی
نہیں بلکہ اپنے چنے ہوئے بندوں میں گنا۔ احادیث میں آیا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس
آیت کی تفسیر میں فرمایا: ہم میں کا جو سبقت (برتری) لے گیا وہ تو سبقت لے ہی گیا اور جو مؤخر (یعنی درمیانہ)
حال کا ہو وہ بھی نجات والا ہے اور جو اپنی جان پر ظالم (یعنی گنہگار) ہے اس کی بھی مغفرت ہے۔ (تفسیر درمنثور
ج ۷ ص ۲۵) عالم شریعت اگر اپنے علم پر عامل بھی ہو (جب تو وہ مثل) چاند ہے (جو) کہ آپ (خود بھی) ٹھنڈا اور



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

تمہیں (بھی) روشنی دے ورنہ (عالم بے عمل مثل) شمع ہے کہ خود (تو) جلے مگر تمہیں نفع دے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: اُس شخص کی مثال جو لوگوں کو خیر (یعنی بھلائی) کی تعلیم دیتا اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہے اُس قتیلے (یعنی چراغ کی بتی) کی طرح ہے کہ لوگوں کو روشنی دیتا ہے اور خود جلتا ہے۔

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۷۴ حدیث ۱۱)

جاہل کو عالم سے بہتر جاننا کیسا؟

سوال: جاہل کو عالم سے بہتر سمجھنا کیسا؟

جواب: اگر علم دین سے نفرت کے سبب جاہل کو عالم سے بہتر سمجھتا ہے تو یہ کفر ہے۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں: اس طرح کہنا: ”علم سے جہالت بہتر ہے یا عالم سے جاہل اچھا ہوتا ہے۔“ کفر ہے۔ (مَجْمَعُ الْأَنْهَاد ج ۲ ص ۵۱۱) جبکہ علم دین کی توہین مقصود ہو۔

طالب علم دین کو گنویں کا مینڈک کہنا

سوال: دینی طالب علم یا عالم دین کو بنظر کھارت گنویں کا مینڈک کہنا کیسا ہے؟

جواب: کفر ہے۔

”مولوی لوگ کیا جانتے ہیں“ کہنا کیسا؟

سوال: ایک شخص نے کسی بات پر کھارت کے ساتھ کہا: ”مولوی لوگ کیا جانتے ہیں!“ اُس کا اس طرح کہنا کیسا؟

جواب: کفر ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:

”مولوی لوگ کیا جانتے ہیں!“ کہنا کفر ہے (فتاویٰ رضویہ ج ۱۴ ص ۲۴۴) جبکہ علماء کی تحقیر مقصود ہو۔



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

”دین پر عمل کو مولویوں نے مشکل بنا دیا ہے“ کہنا کیسا؟

سوال: یہ کہنا کیسا ہے کہ ”اللہ عزوجل نے دین کو آسان اُتارا تھا مگر مولویوں نے مشکل بنا دیا!“

جواب: یہ علماء کی توہین کی وجہ سے **کَلِمۃ کُفْر** ہے۔ کیونکہ قُہْمَائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السّلام فرماتے ہیں:

الْاِسْتِخْفَافُ بِالْاَشْرَافِ وَالْعُلَمَاءِ كُفْرٌ. یعنی اشراف (سادات کرام) اور علماء کی تحقیر (انہیں گھٹیا جاننا) کفر

(مَجْمَعُ الْاَنْهَرَج ۲ ص ۵۰۹)

ہے۔

مولویوں والا انداز

سوال: سنی عالم دین کی طرز پر قرآن و سنت کے مطابق کئے جانے والے کسی مبلغ کے بیان کو کھارتا ”مولویوں والا

انداز“ کہنا کیسا؟

جواب: کفر ہے۔ کیوں کہ اس میں علمائے حق کی توہین ہے۔

”عالم سارے ظالم“ کہنے کا حکم شرعی

سوال: ”عالم سارے ظالم“ یہ مقولہ کیسا ہے؟

جواب: مطلقاً علماءِ حق کے بارے میں ایسا جملہ کہنا کفر ہے۔

عالم دین کو حقارت سے مُلا کہنا

سوال: جو علمائے کرام کو تحقیر کی نیت سے ”مُلا مُلا“ یا ”مُلا لوگ“ کہے اُس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر بسببِ علم دین علمائے کرام کی تحقیر (یعنی حقارت) کی نیت سے کہا تو کَلِمۃ کُفْر ہے۔ چنانچہ ملا علی قاری

عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْبَارِی فرماتے ہیں: جس نے (توہین کی نیت سے) عالم کو عَوْیِلِم یاعلوی (یعنی مولیٰ علی کَرَّمَ اللہ تعالیٰ

وَجْهَهُ الْکَرِیْم کی اولاد) کو عُلُوٰی کہا اُس نے کفر کیا۔ (مَنْعُ الرِّوَضِ لِلْقَارِی ص ۴۷۲) اُردو خواں ”عَوْیِلِم“ یا ”علوی“



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر ایک مرتبہ رُود شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

نہیں بولتے۔ البتہ بعض اوقات بے باکوں کی زبانوں سے مولوا، مُکَلَّد وغیرہ الفاظ سننا (سب مدینہ غنی عنہ کو) یاد پڑتا ہے۔ بہر حال عالم دین کی بسبب علم دین توہین کرنا یا علوی صاحبان یا سادات کرام کی شرافت حسب نسب کے سبب کسی قسم کا توہین آمیز لفظ بولنا کفر ہے۔

”مولوی بنو گے تو بھوکے مرو گے“ کہنا

سوال: ”دُنیوی تعلیم حاصل کرو گے تو عیش کرو گے، علم دین سیکھ کر مولوی بنو گے تو بھوکے مرو گے“ یہ کہنا کیسا؟

جواب: اس جملے میں علم دین کی توہین کا پہلو نمایاں ہے اس لئے کفر ہے۔ قائل پر تو بہ و تجدید ایمان لازم ہے اور اگر علم و علماء کی توہین ہی مقصود تھی تو قطعی کفر ہے قائل کافر و مرتد ہو گیا اور اُس کا نکاح بھی ٹوٹا اور پچھلے نیک اعمال بھی ضائع ہوئے۔

توہینِ علما کے متعلق 10 پیرے

﴿1﴾ جتنے مولوی ہیں سب بدمعاش ہیں کہنا کفر ہے جبکہ بسبب علم دین، علمائے کرام کی تحقیر کی نیت سے کہا

ہو۔ (ماخوذ از فتاویٰ امجدیہ ج ۴ ص ۴۵۴) ﴿2﴾ یہ کہنا: ”عالم لوگوں نے دیس خراب کر دیا۔“ **کلمہ کفر** ہے

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱۴ ص ۶۰۵) ﴿3﴾ یہ کہنا کفر ہے کہ ”مولویوں نے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے“ ﴿4﴾

جو کہے: ”علم دین، کو کیا کروں گا! جیب میں روپے ہونے چاہئیں۔“ کہنے والے پر حکم کفر ہے ﴿5﴾ کسی نے عالم

سے کہا: ”جا اور علم دین کو کسی برتن میں سنبھال کر رکھ۔“ یہ کفر ہے۔ (عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۱) ﴿6﴾ جس نے کہا: ”علماء

جو جتاتے ہیں اسے کون کر سکتا ہے!“ یہ قول کفر ہے۔ کیونکہ اس کلام سے لازم آتا ہے کہ شریعت میں ایسے احکام ہیں جو

طاقت سے باہر ہیں یا علماء نے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر جھوٹ باندھا ہے معاذ اللہ عزوجل! (منع الزوض

ص ۴۷۱) ﴿7﴾ یہ کہنا: ”شرید کا پیالہ علم دین سے بہتر ہے۔“ **کلمہ کفر** ہے۔ (ایضاً ص ۴۷۲) ﴿8﴾ عالم دین سے



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر زور و شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

اس کے علم دین کی وجہ سے بعض رکھنا کفر ہے یعنی اس وجہ سے کہ وہ عالم دین ہے۔ ﴿9﴾ جو کہے: ”فساد کرنا عالم بننے سے بہتر ہے“ ایسے شخص پر حکم کفر ہے۔ (عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۱) ﴿10﴾ یاد رہے! صرف علمائے اہلسنت ہی کی تعظیم کی جائے گی۔ رہے بد مذہب علماء، تو ان کے سائے سے بھی بھاگے کہ ان کی تعظیم حرام، اُن کا بیان سننا ان کی کُتب کا مطالعہ کرنا اور ان کی صحبت اختیار کرنا حرام اور ایمان کیلئے زہرِ بکلاہل ہے۔

کاش میں درخت ہوتا! بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! عالم دین کی شانِ عظمت نشان میں بے ادبی سے بچنا بہت ضروری ہے۔ خُدا نخواستہ کوئی ایسی بھول ہوگئی جس سے ایمان سے ہاتھ دھونا پڑ گیا تو خدا کی قسم! بہت رُسوائی ہوگی کہ بروز قیامت کافروں کو منہ کے بل گھیٹ کر جہنم میں جھونک دیا جائیگا

جہاں انہیں ہمیشہ ہمیشہ عذاب میں رہنا پڑیگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں زبان کی لغزشوں سے بھی بچائے اور ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے۔ امین۔ ہمارے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ قَبْرِوَاخِرَت کے معاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بہت ڈرتے تھے، غلبہ خوف کے وقت ان حضرات کی زبان سے بسا اوقات اس طرح کے کلمات ادا ہوتے تھے: کاش! ہمیں دنیا میں بطورِ انسان نہ بھیجا جاتا کہ انسان بن کر دنیا میں آنے کے باعث اب خاتمہ بالا ایمان، قبر و قیامت کے امتحان وغیرہ کے کٹھن مراحل درپیش ہیں۔ ایک بار حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں ڈوب کر فرمایا: اگر تم وہ جان لو جو موت کے بعد ہونا ہے تو تم پسندیدہ کھانا پینا چھوڑ دو، سایہ دار گھروں میں نہ رہو بلکہ ویرانوں کا رُخ کر جاؤ اور تمام عمر آہ و زاری میں بسر کرو اس کے بعد فرمانے لگے: کاش! میں درخت ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا۔ (الزُّہد للإمام أحمد بن حنبل ص ۱۶۲ رقم ۷۴۰)

میں بجائے انسان کے کوئی پودا ہوتا یا

نخل بن کے طیبہ کے باغ میں کھڑا ہوتا



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جب تم زمین (علیہم السلام) پر زور و پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

ہکاش مجھے ذبح کر دیا جاتا! ابن عساکر نے ”تاریخ دمشق“ جلد 47 صفحہ 193 پر حضرت سیدنا

ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کلمات نقل کیے ہیں: کاش! میں دُنبہ ہوتا، مجھے

کسی مہمان کے لیے ذبح کر دیا جاتا، مجھے کھاتے اور کھلا دیتے۔

جاں کنی کی تکلیفیں ذبح سے ہیں بڑھ کر کاش! مرغ بن کے طیبہ میں ذبح ہو گیا ہوتا

مرعزار طیبہ کا کوئی ہوتا پروانہ گردِ شمع پھر پھر کر کاش! جل گیا ہوتا

کاش! تحریا خچر یا گھوڑا بن کر آتا اور

مسلمہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مصطفیٰ نے کھوٹے سے باندھ کر رکھا ہوتا

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّد

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ! أَسْتَغْفِرُ اللَّه

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّد

آہ میرے گناہ!! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علمائے کرام کا مقام سمجھنے، ان کے احترام کا جذبہ پانے، غیبت

کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنتوں کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی

کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنتوں کی تربیت کیلئے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا

سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے مدنی انعامات کے مطابق عمل کر کے روزانہ فکرِ مدینہ

کے ذریعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مدنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمے دار کو جمع کروائیے۔ عاشقانِ رسول کی

صحبت اٹھانے کا ایک بہترین ذریعہ مدرسۃ المدینہ (بالغان) بھی ہے۔ ان میں قرآنِ کریم پڑھئے اگر پڑھے ہوئے ہیں تو

پڑھائیے۔ آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے عرض ہے، ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُب لُب ہے: میرے گناہ بہت زیادہ



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر روزِ جمعہ رُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

تھے۔ جن میں معاذ اللہ عزَّوَجَلَّ V.C.R. کی لیڈ سپلائی کرنا، راتوں کو اوباش لڑکوں کے ساتھ گھومنا، روزانہ دو بلکہ تین تین فلمیں دیکھنا، ورائٹی پروگرامز میں راتیں کالی کرنا شامل ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ بابِ المدینہ کراچی کے علاقے نیا آباد کے ایک اسلامی بھائی کی مسلسل انفرادی کوشش کی برکت سے علاقے کے مدرسۃ المدینہ (برائے بالغان) میں جانے کی ترکیب بنی، اور اس طرح عاشقانِ رسول کی صحبت ملی اور میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر مَدَنی کاموں میں مصروف ہو گیا۔

ہمیں عالموں اور بزرگوں کے آداب سکھاتا ہے ہر دم سدا مَدَنی ماحول
ہیں اسلامی بھائی سبھی بھائی بھائی ہے بے حد محبت بھر ا مَدَنی ماحول

تعلیمِ قرآن کے فضائل | بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ عُمُوْا روزانہ عشاء کے بعد ہزار ہا مدرسۃ المدینہ قائم کئے جاتے ہیں جہاں فی سبیل اللہ قرآنِ کریم کی تعلیم دی

جاتی ہے۔ تعلیمِ قرآنِ کریم کے فضائل کے کیا کہنے! چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ حصہ 16 صفحہ 127 سے دو فرامینِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ملاحظہ ہوں: ﴿1﴾ تم میں بہتر وہ شخص ہے، جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ (بخاری ج 3 ص 410 حدیث 5027) ﴿2﴾ جو قرآن

پڑھنے میں ماہر ہے، وہ کرانا کا تہین کے ساتھ ہے اور جو شخص رُک کر قرآن پڑھتا ہے اور وہ اُس پر شاق ہے (یعنی اُس کی زبان آسانی سے نہیں چلتی، تکلیف کے ساتھ ادا کرتا ہے) اُس کے لیے دوا جریں۔ (صحیح مسلم ص 400 حدیث 798)

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآن عام ہو جائے

ہر اک پرچم سے اونچا پرچم اسلام ہو جائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

اگستاخ رسول کا انجام! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر غیبت کی کثرت کے سبب ربُّ العزت عَزَّوَجَلَّ ناراض ہوا اور حضورِ تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم روٹھ گئے

اور ایمان برباد ہو گیا اور کوئی بد نصیب معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ کافر ہو کر مرا تو خدا کی قسم کہیں کا نہ رہے گا۔ کفر پر مرنے والا ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا، کافروں کے انجام کے بارے میں میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ارشاد پڑھئے اور

توبہ توبہ کیجئے اور اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے خوب کڑھئے چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 502 صفحات پر مشتمل کتاب ”ملفوظات اعلیٰ حضرت“ (مکمل - مخبرجہ) صفحہ 147 پر ہے: ایک مرتبہ عاص (جو کہ بہت بڑا گستاخ رسول کافر تھا وہ) سفر کو گیا۔ تکان (یعنی تھکن) کے باعث ایک درخت سے تکیہ (یعنی ٹیک) لگا کر بیٹھ گیا۔

جبریل امین (علیہ السلام) حکم ربِّ العالمین (عَزَّوَجَلَّ) تشریف لائے اور اُس کا سر پکڑ کر درخت سے ٹکرائی شروع کیا۔ وہ چلاتا

تھا کہ ارے کون میرے سر کو درخت سے ٹکرائی رہا ہے؟ اُس کے ساتھی کہتے تھے کہ ہمیں کوئی نظر نہیں آتا۔ یہاں تک کہ جہنم واصل ہوا (یعنی مرکزِ جہنم پہنچا)۔ قیامت کے دن اس جہنمی کی سب سے جدا حالت ہوگی: یہ اپنے آپ کو معاذ اللہ ”عزیز

وکریم“ کہا کرتا یعنی عزت والا وکرم والا۔ دارِ وعظہ ووزخ (یعنی دوزخ کے نگران فرشتے) کو حکم ہوگا کہ اس کے سر پر گر زما رو!

جس کے لگتے ہی ایک بڑا خلا (بہت بڑا گڑھا) سر میں ہو جائے گا اور جس کی وسعت اتنی نہ ہوگی جتنی تم خیال کرتے ہو بلکہ

جس کی ایک داڑھ کوہِ اُحد (یعنی اُحد پہاڑ) کے برابر ہوگی اس کے سر پھٹنے سے جو خلا (گڑھا) ہوگا وہ کس قدر وسیع ہوگا!

غرض اس خلا (گڑھے) میں جہنم کا کھولتا ہوا پانی بھرا جائے گا اور اس سے کہا جائیگا:

ترجمہ کنزالایمان: چکھو تو عزت

ذُقْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ۝۳۹

وکریم والا ہے۔

(پ ۲۵۵ الدخان ۴۹)



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

اور کافر کو یہی پانی پلایا جائے گا کہ جب منہ کے قریب آئے گا منہ اس میں گل کر گر پڑے گا اور جب پیٹ میں اترے گا، آنتوں کے ٹکڑے کر دے گا، اور اس پانی کو ایسا پیئیں گے جیسے تونس (یعنی نہ بچنے والی پیاس) کے مارے اُنٹ۔ بھوک سے بیتاب ہوں گے تو خاردار ٹھوہڑ کھولتا ہوا، چرخ دیئے (یعنی گھلے) ہوئے تانبے کی طرح اُبلتا ہوا کھلائیں گے جو پیٹ میں جا کر کھولتے ہوئے پانی کی طرح جوش مارے گا اور بھوک کو کچھ فائدہ نہ دے گا۔ انواع انواع (یعنی طرح طرح) کے عذاب ہوں گے۔ ہر طرف سے موت آئے گی اور مریں گے کبھی نہیں، نہ کبھی ان کے عذاب میں تخفیف (یعنی کمی) ہوگی۔

خدا یا مُرے خاتمے سے بچانا
پڑھوں کلمہ جب نکلے دم یا الہی
گناہوں سے بھر پور نامہ ہے میرا
ترے ہاتھ میں ہے بھرم یا الہی
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
تُوبُوْا اِلٰی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اگر میوں میں روزہ آسان
اگر چپ رہنا مشکل
جن لوگوں کی زبان قینچی کی طرح چلتی رہتی ہے وہ جھوٹ، غیبت، تہمت اور چغلی وغیرہ آفتوں میں اکثر مبتلا ہوتے رہتے ہیں، واقعی زبان پر قفلِ مدینہ لگانا یعنی اس کو قابو میں رکھنا نہایت ضروری ہے اگرچہ یہ مشکل ہی سہی مگر کوشش کریں گے تو

اللہ عزوجل آسانی کر دیگا۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 344 صفحات پر مشتمل کتاب، ”منہاج العابدین“ صفحہ 107 پر حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نقل کرتے



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ہیں: حضرت سیدنا یونس بن عبید اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میرا نفس بصرہ جیسے گرم شہر کے اندر اور وہ بھی سخت گرمیوں میں روزہ رکھنے کی توقوت رکھتا ہے مگر فضول گوئی سے زبان کو روکنے کی طاقت نہیں رکھتا! (منہاج العابدین (عربی) ص ۶۴)

اگر ان تین اُصولوں کو پیش نظر رکھ لیا جائے تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بڑا نفع ہوگا: ﴿1﴾ بُری بات کہنا ہر حال میں بُرا ہے ﴿2﴾ فُضُول بات سے خاموشی افضل ہے ﴿3﴾ بھلائی کی بات کرنا خاموشی سے بہتر ہے۔

موضوعی

میری زبان پہ قفلِ مدینہ لگ جائے فُصُولِ گوئی سے بچتا رہوں سدا یا رب!

عزوجل

کریں نہ تنگ خیالاتِ بد کبھی کر دے شعور و فکر کو پاکیزگی عطا یا رب!

یوقتِ نوح سلامت رہے ہر ایماں
مذہب

غزوہٴ جل

مجھے نصیب ہو کہمہ ہے التجا یا رب!

جگر کا کینسر
ٹھیک ہو گیا

زبان پر قفلِ مدینہ لگانے کا ذہن بنانے، غیبت کرنے سننے کی عادت مٹانے، نمازوں اور سنتوں پر عمل کا جذبہ بڑھانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہے، سنتوں کی تربیت کیلئے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا

جگر کا کینسر
کھٹک ہو گیا



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر سو مرتبہ رُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

روزہ اجتماع کی دعوت پیش کی جن کی بیٹی کو جگر کا کینسر تھا۔ وہ دعائے شفا کرنے کا جذبہ لئے سٹوں بھرے اجتماع میں شریک ہو گئے۔ ان کا کہنا ہے میں نے اجتماع پاک میں خوب دعا کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ واپسی کے بعد جب اپنی بیٹی کا چیک اپ کروایا تو یہ دیکھ کر ڈاکٹر حیران و ششدر رہ گئے کہ اُس کے جگر کا کینسر ختم ہو چکا تھا! ڈاکٹروں کی پوری ٹیم ورطہ حیرت میں ڈوبی ہوئی تھی کہ آخر کینسر کیا کہاں! جبکہ مریضہ کی حالت اس قدر خراب تھی کہ اجتماع پاک میں جانے سے پہلے اُس کے جگر سے روزانہ کم از کم ایک سرنج بھر کر مواد نکالا جاتا تھا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماع پاک (مدینۃ الاولیاء، ملتان) میں شرکت کی برکت سے اب اُس لڑکی کے جگر میں کینسر کا نام و نشان تک نہ رہا تھا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ بیان وہ لڑکی اب نہ صرف رُوبہ صحت ہے بلکہ اُس کی شادی بھی ہو چکی ہے۔

اگر دردِ سر ہو، یا کہ کینسر ہو، دلائے گا تم کو شفا مَدَنی ماحول
شفائیں ملیں گی، بلائیں ٹلیں گی یقیناً ہے برکت بھرا مَدَنی ماحول
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کوئی مرض لا علاج نہیں! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سٹوں بھرے اجتماع کی برکت سے ڈاکٹروں کے بقول لا علاج مانا جانے والا کینسر بھی ٹھیک ہو گیا، حقیقت یہ

ہے کہ کوئی مرض ایسا نہیں جس کی دوا نہ ہو چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 114 صفحات پر مشتمل کتاب، ”گھریلو علاج“ صفحہ 1 پر ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ صحت نشان ہے: ہر بیماری کی دوا ہے، جب دوا بیماری تک پہنچادی جاتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے مریض اچھا ہو جاتا ہے۔

(صحیح مسلم ص ۱۲۱۰ حدیث ۲۲۰۴)



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُروہو تمہارا دُروہ مجھ تک پہنچتا ہے۔

کینسر کے دو علاج

﴿1﴾ پسا ہوا کالا زیرہ تین تین گرام دن میں تین مرتبہ پانی سے استعمال کیجئے ﴿2﴾ روزانہ چٹکی بھر پسی ہوئی خالص ہلدی کھانے سے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کبھی کینسر نہیں ہوگا۔

غیبت کے مختلف طریقے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت صرف زبان ہی سے نہیں اور طریقوں سے بھی کی جاسکتی ہے مثلاً ﴿1﴾ اشارے سے ﴿2﴾ لکھ کر ﴿3﴾ مسکرا کر (مثلاً آپ کے سامنے کسی کی خوبی بیان ہوئی اور آپ نے طنزیہ انداز میں مسکرا دیا جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ ”تم بھلے تعریف کئے جاؤ، میں اس کو

خوب جانتا ہوں!“) ﴿4﴾ دل کے اندر غیبت کرنا یعنی بدگمانی کو دل میں جمالینا۔ مثلاً بغیر دیکھے بلا دلیل یا بغیر کسی واضح قرینے کے ذہن بنالینا کہ ”فُلاں میں وفا نہیں ہے۔“ یا فُلاں نے ہی میری چیز چُرائی ہے“ یا ”فُلاں نے یوں ہی گپ لگا دیا ہے“ وغیرہ ﴿5﴾ الْغَرَضُ ہاتھ، پاؤں، سر، ناک، ہونٹ، زبان، آنکھ، اُبرو، پیشانی پر بل ڈال کر یا لکھ کر، فون پر SMS کر کے، انٹرنیٹ پر چیٹنگ کے ذریعے، برقی ڈاک (یعنی E.MAIL) سے یا کسی بھی انداز سے کسی کے اندر موجود برائی یا خامی دوسرے کو بتائی جائے وہ غیبت میں داخل ہے۔

مؤمنوں پر تین احسان کرو!

حضرت سیدنا یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: تم سے مؤمنوں کو اگر تین فوائد حاصل ہوں تو تم مُحْسِنِین (یعنی احسان

کرنے والوں) میں شمار کئے جاؤ گے (۱) اگر انہیں نفع نہیں پہنچا سکتے تو نقصان بھی نہ پہنچاؤ (۲) انہیں خوش نہیں کر سکتے تو رنجیدہ بھی نہ کرو (۳) ان کی تعریف نہیں کر سکتے تو بُرائی بھی مت کرو۔ (تَنْبِيْهُ الْغَافِلِيْنَ ص ۸۸)

مسلمان کی بھلائی بیان کرنے والوں کیلئے فرشتوں کی دعائیں

مشہور تاجی بُرگ حضرت سیدنا مجاہد علیہ رَحْمَةُ الْوَاحِد (جن کا سن ۱۰۳ھ میں مکہ معظمہ زادھا اللہ شَرَفًا وَتَعْظِيْمًا میں سجدے کی حالت میں وصال ہوا) فرماتے

ہیں: جب کوئی شخص اپنے اسلامی بھائی کا بھلائی کے ساتھ ذکر کرتا ہے تو اُس کے ساتھ رہنے والے فرشتے اُسے دُعا دیتے ہیں کہ ”تمہارے لئے بھی اس کی مثل ہو“ اور جب کوئی اپنے بھائی کو بُرائی (یعنی غیبت وغیرہ) سے یاد کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: تُو نے اس کی پوشیدہ بات ظاہر کر دی! ذرا اپنی طرف دیکھ اور اللہ عزَّوَجَلَّ کا شکر کر کہ اُس نے تیرا پردہ رکھا ہوا ہے۔

(تنبیۃ الغافلین ص ۸۸)

مجرم ہوں دل سے خوفِ قیامت نکال دو

پردہ گنہگار پہ دامن کا ڈال دو

میٹھے میٹھے بول کی میٹھی حکایت
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مسلمان کے بارے میں بھلائی والا میٹھا بول بولنے والے کو فرشتے دعائے خیر سے نوازتے ہیں اور غیبت وغیرہ کرنے والوں کو تنبیہ کرتے ہیں لہذا ہمیں ہمیشہ زبان سے میٹھا بول ادا کرنے کی سعی کرنی چاہئے اور میٹھا بول تو

پھر میٹھا بول ہے اس کی مٹھاس وہ رنگ لاتی ہے کہ عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں! اس ضمن میں ایک حکایت سنئے اور جھومئے چنانچہ خراسان کے ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں حکم ہوا: ”تا تاری قوم میں اسلام کی دعوت پیش کرو!“ اُس وقت ہلاکو کا بیٹا تگودار بدسر اقتدار تھا۔ وہ بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سفر کر کے تگودار کے پاس تشریف لے آئے۔ سُنْتُوں کے پیکر باریش مسلمان مبلغ کو دیکھ کر اُسے مسخری سوچھی اور کہنے لگا: ”میاں! یہ تو بتاؤ تمہاری داڑھی کے بال اچھے یا میرے کُتے کی دم؟“ بات اگرچہ غصہ دلانے والی تھی مگر چونکہ وہ ایک سمجھدار مبلغ تھے لہذا نہایت نرمی کے ساتھ فرمانے لگے:

”میں بھی اپنے خالق و مالک اللہ عزَّوَجَلَّ کا کتا ہوں اگر جاں نثاری اور وفاداری سے اسے خوش کرنے میں کامیاب ہو جاؤں تو میں اچھا ورنہ آپ کے کُتے کی دم ہی مجھ سے اچھی“ چونکہ وہ ایک باعمل مبلغ تھے غیبت و پُغلی، عیب جوئی اور بدکلامی نیز فضول گوئی وغیرہ سے دُور رہتے ہوئے اپنی زبان ذکر اللہ عزَّوَجَلَّ سے ہمیشہ تر رکھتے تھے لہذا ان کی زبان سے



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر زود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

نکلے ہوئے بیٹھے بول تاثیر کا تیر بن کر تگودار کے دل میں پیوست ہو گئے کہ جب اس نے اپنے ”زہریلے کانٹے“ کے جواب میں اس باعمل مبلغ کی طرف سے ”خوشبودار مدنی پھول“ پایا تو پانی پانی ہو گیا اور نرمی سے بولا: آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میرے مہمان ہیں میرے ہی یہاں قیام فرمائیے۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُس کے پاس مقیم ہو گئے۔ تگودار روزانہ رات آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت ہی شفقت کے ساتھ اسے نیکی کی دعوت پیش کرتے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی انفرادی کوشش نے تگودار کے دل میں مدنی انقلاب برپا کر دیا، وہی تگودار جو کل تک اسلام کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے درپے تھا آج اسلام کا شیدائی بن چکا تھا۔ اسی باعمل مبلغ کے ہاتھوں تگودار اپنی پوری تاتاری قوم سمیت مسلمان ہو گیا۔ اس کا اسلامی نام احمد رکھا گیا۔ تاریخ گواہ ہے کہ ایک مبلغ کے بیٹھے بول کی برکت سے وسط ایشیا کی خونخوار تاتاری سلطنت اسلامی حکومت سے بدل گئی۔ اللہ اعزَّوجلَّ کسی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میٹھی زبان میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ مبلغ ہو تو ایسا! اگر تگودار کے تیکھے جملے پر وہ بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ غصے میں آجاتے تو ہر گز یہ مدنی نتائج برآمد نہ ہوتے۔ لہذا کوئی کتنا ہی غصہ دلائے ہمیں اپنی زبان کو قابو میں ہی رکھنا چاہئے کہ جب یہ بے قابو ہو جاتی ہے تو بعض اوقات بنے بنائے کھیل بھی بگاڑ کر رکھ دیتی ہے۔ میٹھی زبان ہی تو تھی کہ جس کی شیرینی اور چاشنی نے تگودار جیسے وحشی اور خونخوار انسان بدتر از حیوان کو انسانیت کے بلند و بالا منصب پر فائز کر دیا۔

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس نے کتاب میں بھروسہ کر لیا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

ذکر و دعا کے انداز پر غیبت

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الاولیٰ نے احیاء العلوم جلد 3 میں سب سے بدترین غیبت کا تذکرہ کرتے ہوئے جو کچھ فرمایا ہے اُس کی روشنی میں عرض کرنے کی سعی کرتا ہوں: بعض لوگ ضرورت سے کچھ زیادہ ہی ہوشیار ہوتے ہیں اور وہ شیطان کے جھانے میں آکر، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، مَسْحَنَ اللّٰہ کہہ کر نیز دُعائیہ جملے بول کر غیبت بلکہ ساتھ ہی ساتھ ریا کاری کے بھی مُرتکب ہو جاتے ہیں! مثلاً شخصیات یا ارباب اقتدار کی طرف میلان رکھنے والے کسی آدمی کا تذکرہ نکلنے پر صاف لفظوں میں برائی کرنے کے بجائے کچھ اس طرح بولیں گے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وزیروں، افسروں اور سرمایہ داروں سے اپنا کوئی واسطہ نہیں ان دُنیا داروں کے آگے کون ذلیل ہوا! (یوں ان ڈائریکٹ اُس مخصوص آدمی کی جو بڑے لوگوں سے میل جول رکھتا ہے غیبت ہو چکی) یا کسی کی بات چلنے پر اس کے بارے میں یوں کہیں گے: ہم بے حیائی سے اللہ عزوجل کی پناہ مانگتے ہیں، الٰہی خیر فرما۔ یوں ذکر و دعا کے انداز میں کسی مخصوص آدمی کے تذکرے کے موقع پر بلا اجازت شرعی اُس کے ”بے حیا“ ہونے کا اظہار کر کے اُس کی غیبت میں مبتلا ہوئے اور بند لفظوں میں اپنی پارسائی (یعنی باحیا ہونے) کا اعلان کر کے ریا کاری کی تباہ کاری میں جا پڑنے کا خطرہ مول لیا۔ اسی انداز میں دعا ہی دُعا کے اندر مخصوص آدمیوں کی دیگر خامیوں کے ان ڈائریکٹ یعنی بند الفاظ میں تذکرے کر ڈالتے اور ثواب کے بجائے عذاب کے حقدار بنتے ہیں۔ اسی طرح بعض اوقات کسی کی تعریف کر کے بھی غیبت کی عمیق (یعنی گہری) کھائی میں جا پڑتے ہیں مثلاً کہیں گے: ”مَسْحَنَ اللّٰہ! فلاں پکا نمازی پرہیزگار ہے، اس کے اخلاق بھی عمدہ ہیں مگر بے چارہ ایسی بات میں مبتلا ہے جس میں ہم سبھی گھرے ہوئے ہیں میرا مطلب ہے کہ اُس میں صبر کی کمی ہے!“ دیکھا آپ نے! شیطان نے کس قدر چالاکی کے ساتھ تعریف کروا کر اور قائل کی تواضع اور انکساری خود اپنی ہی زبانی ٹیلا کرا گئے کو ”بے صبر“ کہلوا کر غیبت کی آفت میں پھنسا دیا! اس مثال کو آسان انداز میں یوں سمجھئے جیسا کہ بعضوں کی عادت ہوتی ہے کہ یاروہ ہے تو شریف آدمی مگر اُس کا میری

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

طرح دل ذرا چھوٹا ہے، اُس کو یوں تو دین سے بہت مَحَبَّت ہے مگر میری طرح نمازوں میں سُست ہے، فلاں آدمی اچھا ہے مگر میری طرح ٹھنڈا ہے کہ استنجا خانے میں جاتا ہے تو بیٹھ جاتا ہے وغیرہ۔ اسی طرح بعض اوقات کسی کے عیب یا اُس کی خطا کا یوں تذکرہ کیا جاتا ہے: ”بے چارے سے غصے ہی غصے میں فلاں کو تھپڑ مار دینے کی جو بھول ہوئی ہے اس پر مجھے سخت افسوس ہے! میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ رحم فرمائے۔“ اس طرح دُعا کے انداز میں اُس مسلمان کے غصے میں آکر ظلماً کسی کو تھپڑ جڑ دینے کے عیب و خطا کا تذکرہ کر ڈالا، اور غیبت کی مصیبت گلے پڑی۔ دُعا والی مثال دینے کے بعد حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: اظہارِ افسوس اور دُعا میں یہ شخص جھوٹ بولتا ہے، دُعا کرنی ہی تھی تو نماز کے بعد چپکے سے بھی کی جاسکتی تھی اور اگر افسوس ہی تھا تو اُس کی خطا کا جواب اُس نے ڈنکا بجایا اس پر بھی افسوس ہونا چاہئے تھا! اسی طرح اگر کسی کے گناہ کا پتا لگ جاتا ہے تو بعض نادان لوگ سب کے سامنے اسی طرح کہتے ہیں: ”بے چارہ (مثلاً فلاں کے پیسے خرچ کر دینے کی) بہت بڑی آفت میں پھنس گیا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی اور ہماری توبہ قبول فرمائے۔“ یہ دُعا بھی حقیقت میں دُعا نہیں بلکہ غیبت کا ایک بدترین انداز ہے۔

(ماخوذ از: اَحْیَاءُ الْغُلُوم ج ۳ ص ۱۷۹)

قیامت کا ہوش رہنا بمنظر بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! غیبت کی حقیقت کو سمجھنے اور اپنی زبان کو قابو میں رکھنے کا ذہن بنائیے، خود کو قبر الہی جَلَّ جلالہ سے ڈرائیے اور ذرا قیامت

کے ہوش رہنا بمنظر کو تھوڑی سی لائیے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ جلد اول صفحہ 133 تا 135 کے مضمون کا خلاصہ ہے۔ اس وقت سورج چار ہزار برس کی راہ پر ہے اور اس طرف اُس کی پیٹھ ہے، قیامت کے دن سورج صرف سوا میل پر ہوگا اور اُس کا منہ اس طرف ہوگا، بھیجے کھولتے ہوں گے اور اس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ ستر گز زمین میں جذب ہو جائے گا، پھر جو پسینہ زمین نہ پی



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر ایک مرتبہ زورِ شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

سکے گی وہ اوپر چڑھے گا، کسی کے ٹخنوں تک ہوگا، کسی کے گھٹنوں تک، کسی کے کمر کمر، کسی کے سینے، کسی کے گلے تک، اور کافر کے تو منہ تک چڑھ کر مثل لگام کے جکڑ جائے گا، جس میں وہ ڈبکیاں کھائے گا۔ اس گرمی کی حالت میں پیاس کی جو کیفیت ہوگی محتاجِ بیان نہیں، زبانیں سوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی، بعضوں کی زبانیں منہ سے باہر نکل آئیں گی، دل اُبل کر گلے کو آجائیں گے، ہر مُتَعَلِّق رِگناہ تکلیف میں مبتلا کیا جائے گا، جس نے چاندی سونے کی زکوٰۃ نہ دی ہوگی اُس مال کو خوب گرم کر کے اُس کی کروٹ اور پیشانی اور پیٹھ پر داغ کریں گے، جس نے جانوروں کی زکوٰۃ نہ دی ہوگی اس کے جانور قیامت کے دن خوب ہتیار ہو کر آئیں گے اور اس شخص کو وہاں لٹائیں گے اور وہ جانور اپنے سینگوں سے مارتے اور پاؤں سے روندتے اُس پر گزریں گے، جب سب اسی طرح گزر جائیں گے پھر ادھر سے واپس آ کر یوہیں اُس پر گزریں گے، اسی طرح کرتے رہیں گے، یہاں تک کہ لوگوں کا حساب ختم ہو۔ وَعَلٰی هٰذَا الْقِيَاسِ۔ پھر باؤجودان مصیبتوں کے کوئی کسی کا پُرساں حال نہ ہوگا، بھائی سے بھائی بھاگے گا، ماں باپ اولاد سے پیچھا چھڑائیں گے، بی بی بچے الگ جان چڑھائیں گے، ہر ایک اپنی اپنی مصیبت میں گرفتار، کون کس کا مددگار ہوگا...! حضرت آدم علیہ السلام کو حکم ہوگا، اے آدم! دوزخیوں کی جماعت الگ کر، عرض کریں گے: کتنے میں سے کتنے؟ ارشاد ہوگا: ہر ہزار سے نو سو ننانوے، یہ وہ وقت ہوگا کہ بچے مارے غم کے بوڑھے ہو جائیں گے، حَمْل والی کا حَمْل ساقط ہو جائے گا، لوگ ایسے دکھائی دیں گے کہ نشہ میں ہیں، حالانکہ نشہ میں نہ ہوں گے، لیکن اللہ تعالیٰ کا عذاب بہت سخت ہے، غرض کس کس مصیبت کا بیان کیا جائے، ایک ہو، دو ہوں، تنو ہوں، ہزار ہوں تو کوئی بیان بھی کرے، ہزار ہا مصائب اور وہ بھی ایسے شدید کہ آلا ماں آلا ماں...! اور یہ سب تکلیفیں دو چار گھنٹے، دو چار دن، دو چار ماہ کی نہیں، بلکہ قیامت کا دن کہ پچاس ہزار برس کا ایک دن ہوگا۔

(بہارِ شریعت جلد اول ص ۱۳۳ تا ۱۳۵)



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر رُود و شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

لوگ مطالبہ کرتے ہوئے گئے! بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ایسے ہوشیروں باحالات میں چاروں جانب سے نفسی نفسی کی آواز بلند ہوگی، ہر طرف سے واویلا کی آواز کان میں پڑے گی، دوزخ سامنے جوش مارتی ہوئی ہوگی، ہر حق والا اپنے حق کا مطالبہ کریگا اور رب العزت کی خدمت میں نالش (یعنی فریاد) کرے گا، کوئی کہے گا: اس نے میری غیبت کی، اس نے میرا مذاق اڑایا، کوئی بولے گا: اس نے مجھ پر ظلم کیا، کوئی کہے گا: اس نے مجھے احمق کہا، کوئی کہے گا: اس نے مجھے بے وقوف بولا، کوئی پکارے گا: اس نے مجھے قتل کیا، کوئی فریاد کریگا: اس نے میرا قرضہ دبا لیا، کوئی کہہ رہا ہوگا: اس نے میری کتاب چھپائی، کوئی کہے گا: اس نے مجھے گھور کر دیکھا اور ڈرا دیا تھا، کسی کا دعویٰ ہوگا: اس نے مجھے بلا وجہ جھاڑا تھا، کوئی بول رہا ہوگا: اس نے میرا عیب کھول دیا تھا، کوئی کہتا ہوگا: اس نے مجھے دھکا مارا تھا۔ بہر حال تمام اہل حقوق اور جنہوں نے حق تلف کئے ہوں گے ان کو فرشتے پروردگار عز و جل کے سامنے حاضر کریں گے، یہ لوگ ندامت سے سر جھکائے ہوئے ہوں گے، اور اللہ تبارک و تعالیٰ ہر ایک کے ساتھ عدل و انصاف فرمائے گا، ہر حق والے کو خوش کرے گا، اُن لوگوں کی نیکیاں ان کو دے گا اور ان کی بدیاں اُن کے سر ڈالے گا۔ پھر اگر فضل خدا عز و جل شامل حال ہوا تو اُن کی نجات ہو جائے گی ورنہ جہنم میں پڑے ایک مدت تک جلیں گے۔

شان و شوکت کے ہونے کا عزیز ہے عبث ارمان آخر موت ہے
عیش و غم میں صابر و شاکر رہے ہے وہی انسان آخر موت ہے
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
تُوبُوْا اِلٰی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جب تم سلیمن (علیہم السلام) پر زرد پاک پرھو تو مجھ پر بھی پرھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

اصلاح کا حسین انداز

میٹھے میٹھے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو جب کسی کی بات پہنچتی جو ناگوار گزرتی تو اُس کا پردہ رکھتے ہوئے اُس کی اصلاح کا یہ حسین انداز ہوتا کہ ارشاد

فرماتے ہیں: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَقُولُونَ كَذًا وَكَذَا لِعِني لوگوں کو کیا ہو گیا جو ایسی بات کہتے ہیں۔

(سنن ابوداؤد ج ۴ ص ۳۲۹ حدیث ۴۷۸۸)

کاش! ہمیں بھی اصلاح کا ڈھنگ آ جائے، ہمارا تو اکثر حال یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی کو سمجھانا بھی ہو تو بلا ضرورت شرعی سب کے سامنے نام لیکر یا اُسی کی طرف دیکھ کر اس طرح سمجھائیں گے کہ بے چارے کی پولیس بھی کھول کر رکھ دیں گے اپنے ضمیر سے پوچھ لیجئے کہ یہ سمجھانا ہوا یا اگلے کو ذلیل (DEGRADE) کرنا ہوا؟ اس طرح سدھار پیدا ہوگا یا مزید بگاڑ بڑھے گا؟ یاد رکھئے! اگر ہمارے رُعب سے سامنے والا چپ ہو گیا یا مان گیا تب بھی اُس کے دل میں ناگواری سی رہ جائے گی جو کہ بغض و کینہ غیبت و تہمت وغیرہ کے دروازے کھول سکتی ہے۔ حضرت سیدتنا اُمّ درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: ”جس کسی نے اپنے بھائی کو اعلانیہ نصیحت کی اُس نے اُسے عیب لگایا اور جس نے چپکے سے کی تو اُسے زینت بخشی۔“ (شُعَبُ الْإِيمَان ج ۶ ص ۱۱۲ رقم ۷۶۴۱) البتہ اگر پوشیدہ نصیحت نفع نہ دے تو پھر (موقع اور منصب کی مناسبت سے) اعلانیہ نصیحت کرے۔

(تَنْبِيْهُ الْغَافِلِيْنَ ص ۴۹)

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنتوں کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنتوں کی تربیت کیلئے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کیجئے، اور سنتوں

بھرے اجتماع میں از ابتدا تا انتہا مکمل شرکت کیجئے نہ جانے کس کے صدقے کس پر کب کرم ہو جائے! آپ کی ترغیب کیلئے ایک ایمان افروز مدنی بہار گوش گزار کی جاتی ہے چنانچہ باب الاسلام سندھ کی ایک مسجد کے مؤذن صاحب نے



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

کچھ اس طرح حلفیہ تحریر دی کہ 2004ء میں صحرائے مدینہ (باب المدینہ، کراچی) میں ہونے والے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع کی آخری نشست میں جب ذِکر اللہ شروع ہوا تو میں آنکھیں بند کر کے ذِکر اللہ میں مست ہو گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر بابِ کرم کھل گیا اور میں نے خود کو مَکَّةُ الْمَکْرَمَہ زادَہَا اللہُ شَرَفَاوُ تَعْظِیْمًا میں پایا۔ لوگ بوق در بوق طوافِ خانہ کعبہ میں مشغول تھے۔ ذِکر اللہ کے بعد جب رِقَّت بھرے انداز میں تصوُّرِ مدینہ کا سلسلہ شروع ہوا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے خود کو مدینۃ منورہ زادَہَا اللہُ شَرَفَاوُ تَعْظِیْمًا میں پایا، سبز گنبد نگاہوں کے سامنے تھا، اتنے میں سُنہری جالیاں جلوے پکھیرنے لگیں۔ وہاں میں نے دیکھا کہ دعوتِ اسلامی کے مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مرحوم نگران، خوش الحان نعت خوان، بلبلِ روضہ رسول حاجی مشتاق عطاری علیہ رحمۃ اللہ الباری سنہری جالیوں کے روبرو دستہ بستہ حاضر ہیں، میں بھی ہاتھ باندھ کر چند قدم پیچھے کھڑا ہو گیا، مجھ پر رِقَّت طاری تھی، جذبات قابو میں نہ رہے اور میں دیوانگی کے عالم میں آگے بڑھتے ہوئے سُنہری جالیوں کے مزید قریب ہو گیا، کرم بالائے کرم کہ جالیاں کھل گئیں، ہر طرف نورِ علیٰ نور ہو گیا، خدا کی قسم! میری نگاہوں کے سامنے مکی مدنی آقا بیٹھے بیٹھے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جلوہ فرما تھے انہوں نے مجھ گنہگار کو مُصَافَحَہ کی سعادت عنایت فرمائی۔ وَاللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ! ہاتھ ایسے ملائم تھے جسکی کوئی مثال نہیں۔

کرم تجھ پہ شاہِ مدینہ کریں گے تو اپنا لے دل سے ذرا مَدَنی ماحول

خدا کے کرم سے دکھائے گا اک دن تجھے جلوہ مصطفیٰ مَدَنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مقدّر والوں کے سودے! بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! مقدّر والوں کے سودے ہیں، بس جس پر کرم ہو جائے! ہم سبھی کو چاہئے کہ جلوہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دوسو بار دُرود پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

حسرت دل میں بڑھائیں اور تمنائے دیدار میں اشک بہائیں، وہ عاشقانِ رسول کس قدر بخت بیدار ہیں جو جلوہ یار سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتے ہیں، عشاق کی بھی کیا شان ہے۔

بہارِ خلد صدقے ہو رہی ہے زوئے عاشق پر

کھلی جاتی ہیں کلیاں دل کی تیرے مُسکرانے سے

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 561 صفحات پر مشتمل

کتاب، ”ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت“ (مکمل) صفحہ 115 تا 116 پر ہے:

عرض: حبیبِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارتِ شریفہ حاصل ہونے کا کیا طریقہ ہے؟

دیدارِ مصطفیٰ
کا وظیفہ

ارشاد: دُرود شریف کی کثرتِ شب میں اور سوتے وقت کے علاوہ ہر وقت تکثیر (یعنی کثرت) رکھے بالخصوص اس دُرود شریف کو بعدِ عشاء سو بار یا جتنی بار پڑھ سکے پڑھے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرْتَنَا أَنْ نَصَلِّيَ عَلَيْهِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ أَهْلُهُ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى لَهُ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى رُوحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَرْوَاحِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى جَسَدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَجْسَادِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى قَبْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُورِ صَلِّ اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ ؕ

حُصولِ زیارتِ اقدس (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کے لئے اس سے بہتر صیغہ نہیں مگر خالص تعظیمِ شانِ اقدس

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کے لئے پڑھے اس نیت کو بھی جگہ نہ دے کہ مجھے زیارت عطا ہو، آگے اُن کا کرم بے حد و بے



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زود پاک نہ پڑھے۔

انتہا ہے۔

فِرَاقٌ وَوَصْلٌ جِهَ خَوَاهِی رِضَائِی دُوسْتِ طَلَبِ

کَہ حَیْفَ بَاشَدَ اَز وَغَیْرِ اَوْ تَمَنَّائِی

(یعنی نزدیکی و دوری سے کیا مطلب! دوست کی خوشنودی طلب کر کہ اس کے علاوہ دوست سے کسی اور شے کی آرزو کرنا قابلِ افسوس ہے)

جِلْوۂ یارِ ادھر بھی کوئی پھیرا تیرا

حسرتیں آٹھ پھر تکتی ہیں رستہ تیرا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

آہ! ہمارے معاشرے کی بربادی! افسوس صد کروڑ افسوس! غیبت کرنے اور سننے کی

عادت نے ہر طرف تباہی مچا رکھی ہے۔ منقول ہے: آگ بھی خشک لکڑیوں کو اتنی جلدی

نہیں جلاتی جتنی جلدی غیبت بندے کی نیکیوں کو جلا کر رکھ دیتی ہے۔

غیبت نیکیوں
کو جلا دیتی ہے

(احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۸۳)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! غیبت کی تباہ کاریوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس کی وجہ سے

نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں جیسا کہ اللہ کرے محبوب، دانائے غیوب، مُنْزَہ عَنِ

الْغُیُوبِ عَزَّ وَجَلَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک قیامت کے روز انسان کے

پاس اس کا کھلا ہوا نامہ اعمال لایا جائے گا، وہ کہے گا: میں نے جو فلاں فلاں نیکیاں کی تھیں وہ کہاں گئیں؟ کہا جائیگا: تُو نے جو غیبتیں کی

میری نیکیاں
کہاں گئیں؟

(الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۳۳۲ حدیث ۲۰)

تھیں اس وجہ سے مٹا دی گئی ہیں۔



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُور و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

قیامت میں ایک ایک لفظ کا حساب ہوگا
 میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آہ! بروز قیامت ایک ایک لفظ کا حساب ہوگا۔ غور کیجئے! اس فانی دُنیا میں ”عمر عزیز کے چار دن“ گزارنے کے بعد ہمیں اندھیری قُبُور میں اتار دیا جائے گا اور پھر اس کی وَحْشَت آمیز تنہائیوں میں نہ جانے کتنا عرصہ

ہمارا قیام ہوگا۔ پھر جب عرصہ مَحْشَر میں حساب و کتاب کیلئے حاضری ہوگی تو اپنا ہر عمل اپنے نامہ اعمال میں لکھا ہوا دکھائی دے گا جیسا کہ قرآن مجید، فرقانِ حمید کے پارہ 30 سورۃ الزلزال آیت نمبر 6 تا 8 میں ارشاد ہوتا ہے:

یَوْمَ مَن يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ۖ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۖ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۖ

ترجمہ کنز الایمان: اس دن لوگ اپنے رب کی طرف پھریں گے کئی راہ ہو کر تاکہ اپنا کیا دکھائے جائیں تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔

آہ! اللہ کا قدیر عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر ہمارے بارے میں کیا ہے کچھ نہیں معلوم، آیا بارگاہِ رب العزت عَزَّوَجَلَّ سے پروانہ مغفرت جاری ہوگا یا (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) دُخولِ جہنم کا حکم ملے گا اس کا کچھ نہیں پتا۔ (نَسْئَلُ الْعَاقِبَةَ یعنی ہم عاقبت کا سوال کرتے ہیں)

گر تُو ناراض ہو میری ہلاکت ہوگی! ہائے! میں نارِ جہنم میں جلوں گا یارب عَزَّوَجَلَّ
 عفو کر اور سدا کے لئے راضی ہو جا اگر کرم کر دے تو جنت میں رہوں گا یارب عَزَّوَجَلَّ
 صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلُّوا عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
 تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ! أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ
 صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلُّوا عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

جس کی غیبت کی جائے | جب آپ کو معلوم ہو کہ میری غیبت کی گئی ہے تو سچ پا ہونے (یعنی غتے میں آجانے) کے بجائے صَبْر و تَحَمُّل (ث۔ ح۔ م۔ ل) سے کام لیجئے اور یوں بھی وہ فائدے میں
نقصان اُسی کا ہوتا ہے جس نے غیبت کی، جس کی غیبت کی گئی وہ تو فائدے

ہی میں رہتا ہے چنانچہ حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: بندے کو قیامت کے دن جب اس کا نامہ اعمال دیا جائے گا تو وہ اُس میں ایسی نیکیاں دیکھے گا جو اس نے نہ کی ہوں گی، عرض کرے گا: اے میرے رب عز و جل! یہ میرے لیے کہاں سے آگئیں؟ کہا جائے گا: یہ وہ نیکیاں ہیں جو لوگوں نے تمہاری غیبت کی تھی۔ (تَنْبِيْهُ الْمُغْتَرِبِيْنَ ص ۱۹۲)

میری ماں میری نیکیوں کی زیادہ حقدار ہے | حضرت سیدنا عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے کسی نے غیبت کا تذکرہ کیا تو فرمایا: اگر میں کسی کی غیبت کرنا دُرست جانتا تو اپنی ماں کی غیبت کرتا کیونکہ میری نیکیوں کی سب سے زیادہ حقدار وہی ہے۔

(مِنْهَاجُ الْعَابِدِيْنَ ص ۶۵)

ماں کے پورے حقوق ادا نہیں کئے جاسکتے | میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دل کو چوٹ لگانے کیلئے اس حکایت میں عبرت کے کافی مدنی پھول ہیں، گویا فرما رہے ہیں کہ نیکیاں چونکہ انمول ہیں اور ماں کے حقوق سے بھی سبکدوشی ممکن نہیں لہذا اگر نیکیاں کسی کو دینی ہی ہوں تو انسان اپنی

ماں ہی کو کیوں نہ دیدے! اس حکایت سے ماں کی اہمیت کا بھی پتا چلتا ہے۔ بہر حال غیبت میں کوئی بھلائی نہیں اس میں رسوائی ہی رسوائی ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مزوجل

اے پیارے خدا از پئے سلطانِ مدینہ

غیبت کی نحوست سے مری جان چھڑا دے



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

آدھے گناہ مُعاف!

حضرت سیدنا عطاء ثر اسانی قدس سرہ الرئسانی فرماتے ہیں: اگر کوئی آپ کی غیبت کرے تو پریشان نہ ہوں، غیبت کرنے والا نادانستہ طور پر آپ ہی کے ساتھ بھلائی کر رہا ہے! ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جس کی ایک بار غیبت کی جائے اُس کے نصف (یعنی آدھے) گناہ مُعاف ہو جاتے ہیں۔

(تنبیہ المفتقرین ص ۱۹۴)

ساری رات کی عبادت اور غیبت

ایک بار حضرت سیدنا حاتم اصم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی نماز تہجد فوت ہو گئی تو زوجہ محترمہ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اس پر عار (یعنی غیرت) دلائی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: گزشتہ شب کچھ افراد ساری رات نوافل میں مصروف رہے ہیں اور صبح انہوں نے میری غیبت کی ہے تو ان کی اس رات کی عبادت بروز قیامت میرے میزانِ عمل (یعنی اعمالِ نیک کی ترازو) میں رکھ دی جائے گی!

(منہاج العابدین ص ۶۶)

100 برس کی نفلی عبادت اور ایک غیبت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہُ المبین کے فرامین میں حکمت کے بے شمار مدنی پھول ہوتے ہیں، مذکورہ حکایت میں غیبت کرنے والوں کو بڑے اچھوتے انداز میں چوٹ لگائی گئی ہے تاکہ وہ غیبتیں کر کے اپنی عبادتیں داؤ پر نہ لگائیں، اس حکایت سے یہ مدنی پھول بھی ملا کہ جو آدمی خواہ ساری ساری رات عبادت میں گزارے مگر غیبتوں سے باز نہ آئے تو اُس کی عبادت و ریاضات اُن لوگوں کو دے دی جائیں گی جن کی غیبتیں اور حق تلفیاں کی ہیں! سچ پوچھو تو 100 برس کی نفلی عبادت کے مقابلے میں صرف ایک بار کی غیبت زیادہ خطرناک ہے کیوں کہ اگر کوئی شخص زندگی میں کبھی بھی نفلی عبادت نہیں کرے گا تب بھی قیامت میں اس پر اُس کی گرفت (یعنی پکڑ) نہیں ہے جب کہ غیبت میں رب العزت کی معصیت (یعنی نافرمانی) اور ثوابِ آخرت کی اِضاعت (یعنی ضائع ہونا) اور ہلاکت ہے۔ دنیا کی ساری



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

دولت کا ہاتھ سے جاتے رہنا اگرچہ نفس پر گراں بار ہے مگر حقیقت میں بہت چھوٹا نقصان ہے اور قیامت میں ”ایک نیکی“ بھی اگر کسی کو حق تلفی کے عوض دینی پڑی تو خدا کی قسم یہ بہت بڑا نقصان ہے۔

میزاں پہ سب کھڑے ہیں اعمال ٹل رہے ہیں

رکھ لو بھرم خدارا عطار قادری کا

حاجت روائی و رہبر
پرسی کی فضیلت
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت کی بدخصلت سے جان چھڑائیے، نیکیاں بچائیے بلکہ خوب بڑھائیے، نیکیاں بڑھانے کے کئی مدنی نسخے اپنائیے اور جنت الفردوس کے حقدار بن جائیے، سُبْحَنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! کتنے خوش نصیب ہیں وہ اسلامی

بھائی اور اسلامی بہنیں جو اپنی زبان کو نیکی کی دعوت، سنتوں بھرے بیان اور ذکر و رُود میں لگائے رکھتے ہیں۔ مسلمان کی حاجت روائی کرنا کارِ ثواب ہے نیز بیمار یا پریشان مسلمان کو تسلی دینا بھی زبان کا عظیم الشان استعمال ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے دونوں فرماتے ہیں: جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لئے جاتا ہے **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** اُس پر پچھتر ہزار ملائکہ کے ذریعے سایہ فرماتا ہے، وہ فرشتے اس کے لئے دُعا کرتے ہیں اور وہ فارغ ہونے تک رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے اور جب وہ اس کام سے فارغ ہو جاتا ہے تو **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** اُس کے لئے ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب لکھتا ہے۔ اور جس نے مریض کی عیادت کی **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** اُس پر پچھتر ہزار ملائکہ کے ذریعے سایہ فرمائے گا اور گھر واپس آنے تک اسکے ہر قدم اٹھانے پر اس کے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اس کے ہر قدم رکھنے پر اس کا ایک گناہ مٹا دیا جائے گا اور ایک درجہ بلند کیا جائے گا، جب وہ مریض کے ساتھ بیٹھے گا تو رحمت اسے ڈھانپ لے گی اور اپنے گھر واپس آنے تک رحمت اسے ڈھانپ رہے گی۔

(الْمُعْجَمُ الْأَوْسَطُ لِلطَّبْرَانِيِّ ج ۳ ص ۲۲۲ حدیث ۴۳۹۶)



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

جنت کے دو جوڑے

جب کسی کا بچہ بیمار ہو جائے، کوئی بے روزگار یا قرضدار ہو جائے، حادثے کا شکار ہو جائے، چور یا ڈاکو مال لیکر فرار ہو جائے، کاروبار میں نقصان سے ہمکنار

ہو جائے کوئی چیز گم ہو جانے کے سبب بیقرار ہو جائے، الغرض کسی طرح کی بھی پریشانی سے دوچار ہو جائے اُس کی دلجوئی کیلئے زبان چلانا بہت بڑے ثواب کا کام ہے چنانچہ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، رسولِ انور، محبوبِ ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ روح پرور ہے: ”جو کسی غمزدہ شخص سے تعزیت کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے تقویٰ کا لباس پہنائے گا اور رُوحوں کے درمیان اس کی رُوح پر رحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جنت کے جوڑوں میں سے دو ایسے

جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت (ساری) دنیا بھی نہیں ہو سکتی۔“ (الْمُعْجَمُ الْاَوْسَطُ ج ۶ ص ۴۲۹ حدیث ۹۲۹۲)

یا خدا صدقہ نبی کا بخش مجھ کو بے حساب

نزع و قبر و حشر میں مجھ کو نہ دینا کچھ عذاب

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلٰی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غیبت سُننا بھی حرام ہے! خاتمُ المرسلین، رَحْمَةُ اللّٰعَلَمِیْنَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے گانا گانے اور گانا سننے سے اور غیبت کرنے اور غیبت سننے سے اور چغلی کرنے اور چغلی سننے

سے منع فرمایا۔ (الْجَامِعُ الصَّغِیْرُ لِلشَّیْطُوْطِ ص ۵۶۰ حدیث ۹۳۷۸) حضرت علامہ عبدالرؤف مناوی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں:

غیبت سننے والا بھی غیبت کرنے والوں میں سے ایک ہوتا ہے۔ (فیض القدیر ج ۳ ص ۶۱۲ تحت الحدیث ۳۹۶۹)



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ زُروِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

غیبت میں شرکت کے تمام انداز گناہ ہیں

غیبت سننے پر خوش ہونا اور اس کی طرف توجہ سے کان لگانا دلچسپی لیتے ہوئے ہاں، ہوں، ہیں، جی وغیرہ آوازیں نکالنا بھی غیبت ہے۔ غیبت سننے والے کی اس حرکت سے غیبت کرنے والے کو مزید تقویت ملتی ہے اور وہ مزید بڑھ چڑھ

کر غیبت کرتا ہے، اسی طرح غیبت سن کر خوشی اور تعجب کا اظہار بھی گناہ ہے مثلاً حیرت کے ساتھ کہنا: ارے! یہ ایسا شخص ہے! میں تو اس کو لہجھا آدمی سمجھتا تھا۔ دلچسپی کے ساتھ غیبت سننے، تعجب کا اظہار کرنے، ہاں میں ہاں ملانے کے انداز میں سر ہلانے وغیرہ میں غیبت کرنے والے کی پذیرائی اور حوصلہ افزائی کا سامان ہے بلکہ ایسے موقع پر بلا اجازت شرعی خاموش رہنے والا بھی غیبت میں شریک ہی مانا جائیگا۔ (ماخوذ از: احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۸۰)

ایک مرتبہ کچھ لوگوں نے حضرت سیدنا میمون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے ایک بادشاہ کی بُرائیاں بیان کرنا شروع کر دیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خاموشی سے

سننے رہے، خود اس کے بارے میں کوئی اچھی یا بُری بات نہیں کی۔ جب رات سوئے تو خواب میں دیکھا کہ اُسی بادشاہ کی سڑی ہوئی بدبودار لاش آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے رکھی ہے اور ایک آدمی کہہ رہا ہے: ”اُسے کھاؤ!“ فرمایا: میں اُسے کیوں کھاؤں؟ اُس نے جواب دیا: اِس لئے کہ تمہارے سامنے اِس بادشاہ کی غیبت کی گئی تھی۔ فرمایا: مگر میں نے تو اِس کے بارے میں کوئی لہجھا یا بُرا کلام نہیں کیا! جواب ملا: لیکن تم اس کی غیبت سننے پر رضامند تھے۔ (صفۃ الصفۃ لابن الجوزی ج ۳ ص ۱۵۴) حضرت سیدنا حزم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سیدنا میمون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خود کسی کی غیبت کرتے نہ اپنے سامنے کسی کو غیبت کرنے دیتے بلکہ اگر کوئی غیبت کرنے کی کوشش کرتا تو اسے منع فرما دیتے اگر وہ باز آجاتا تو ٹھیک ورنہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہاں سے اُٹھ کھڑے ہوتے۔

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر سومر تیرہ روزِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

سیاسی تبصروں کی بیٹھکیں!

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ سیاسی قائدین، اربابِ اقتدار اور حکمران طبقے کی غیبت کی بھی گھلی چھوٹ نہیں۔ صدر کروڑ

افسوس! آج کل شاید ہی ہماری کوئی نشست ایسی ہو جس میں کسی سیاسی لیڈر یا وزیر یا قومی یا صوبائی اسمبلی کے کسی رکن کی عزت کی دھجیاں نہ اڑائی جاتی ہوں۔ کبھی وزیرِ اعظم ہدفِ تنقید ہوتا ہے تو کبھی صدر، کبھی وزیرِ اعلیٰ کی شامت آتی ہے تو کبھی گورنر کی۔ مختلف لوگوں کے متعلق نام بنام زوردار منفی (NEGATIVE) بحثیں کی جاتیں، جی بھر کر کچڑا اچھالا جاتا اور ایک سے ایک بُرے نام رکھے جاتے ہیں۔ غور سے سنئے! ربِّ کائنات عزَّوَجَلَّ پارہ 26 سورۃ الحجرات آیت نمبر 11 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ط

ترجمہ کنز الایمان: اور ایک دوسرے کے بُرے نام

نہ رکھو۔

(پ ۲۶ الحجرات: ۱۱)

فرشتے لعنت کرتے ہیں! دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 300 صفحات پر مشتمل کتاب آنسوؤں کا دریا صفحہ 246 تا

247 پر یہ حدیثِ پاک لکھی ہے: حضرت سیدنا سعید بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے: جس نے کسی مسلمان کو اس کے نام کے علاوہ کسی لفظ (یعنی بُرے نام) سے پکارا اُس پر ملائکہ لعنت بھیجتے ہیں۔ (الجامع الصغیر للشیوطی ص ۵۲۵ حدیث ۸۶۶۶)

من چلے نوجوانوں کی اکثر منڈلیوں اور بڑے بوڑھوں کی کثیر بیٹھکوں میں حکمرانوں اور سیاسی لیڈروں کے بارے میں غیبتوں، تہمتوں، بدگمانیوں اور عیب دریوں کا وہ منحوس حال بے حال! سلسلہ چلتا ہے کہ الْأَمَان وَالْحَفِیْظ! پھر ستم بالائے ستم یہ کہ دلیل بھی کسی کے پاس کچھ



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو پڑھو تمہارا زور و دم مجھ تک پہنچتا ہے۔

نہیں ہوتی! شاید کوئی کہے کہ کیوں نہیں ہم نے فلاں اخبار میں پڑھا تھا، اب یا فرض وہ اخبار فلمی اداکاراؤں کی فحش اداؤں کی تصویروں سے بھرپور اشتہاروں، گندی حرکتوں کی جذبات بھڑکانے والی (SEX APPEALING) خبروں، چھپ کر گناہ کرنے والوں کی بلا ضرورت شرعی آبروریزیوں، حکمرانوں، سیاست دانوں اور معاشرے کے ہر طبقے کے مسلمانوں کی تذلیلوں، تہمتوں اور الزام تراشیوں اور مرے ہوئے مسلمانوں تک کی غیبتوں سے بھرپور رہتا ہو تو میرے خیال میں اگر کوئی ولی اللہ بھی غیبتوں اور گناہوں بھری خبروں سے بھرپور اور بے پردہ عورتوں کی تصویروں سے معمور ایسا اخبار پڑھنے میں مشغول ہو تو شاید اپنی ولایت نہ بچا پائے! برائیوں سے سرشار کسی ایسے اخبار میں چھپی ہوئی ”عیب دریوں اور غیبتوں بھری خبر“ کو دلیل کیسے بنایا جاسکتا ہے! اگر خبر سچی بھی تھی تب بھی بلا مصلحت شرعی کسی مسلمان کی بُرائی (چھاپنے اور) بیان کرنے اور اس طرح کی گناہوں بھری خبر بلا اجازت شرعی پڑھنے کی شریعت نے کب اجازت دی ہے! اسی کو تو اسلام نے عیب دری اور غیبت قرار دیکر اس کی بھرپور انداز میں حوصلہ شکنی فرمائی ہے۔

کتوں کی طرح کاٹنے اور نوچتے ہوں گے! بہر حال ایسی صحبتوں اور بیٹھکوں کو ترک کرنا ضروری ہے جن میں گناہوں بھری بحثیں چھڑتیں، حالاتِ حاضرہ پر فضول تبصرے ہوتے، مسلمانوں کی عزتیں پامال ہوتیں اور خوب غیبتیں کی جاتی ہیں۔ آپ کی تحویف (یعنی عذاب سے ڈرانے) کیلئے عرض ہے کہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 300 صفحات پر مشتمل کتاب، ”آنسوؤں کا دریا“ صفحہ 253 پر ہے: ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب قیامت کا دن آئے گا تو اللہ تعالیٰ غرور کی نافرمانی کے لئے مل کر بیٹھنے والے اور گناہوں پر ایک دوسرے کی مدد کرنے والے جمع ہوں گے، پھر وہ گھٹنوں کے بل کھڑے ہوں گے اور ایک دوسرے کو کتوں کی طرح کاٹتے اور نوچتے ہوں گے، یہ وہ بدنصیب ہوں گے جو بغیر توبہ کئے دنیا سے رخصت ہوئے ہوں گے۔



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام وردِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

میں فالتو باتوں سے رہوں دور ہمیشہ
چپ رہنے کا اللہ! سلیقہ تو سکھا دے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُری صحبتوں سے بچنا بے حد ضروری ہے ورنہ آخرت تباہ ہو سکتی ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: شریعتِ مطہرہ نے نماز میں کوئی ذکر ایسا نہیں رکھا ہے جس

دعائے قنوت پڑھنے
والے اپنا وعدہ نبھائیں

میں ”صرف زبان“ سے لفظ نکالے جائیں اور معنی مُراد نہ ہوں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۹ ص ۵۶۷) تو آپ کی یاد دہانی کیلئے عرض ہے کہ نماز وتر میں آپ یہ دعائے قنوت تو پڑھتے ہی ہوں گے جس میں ہے: وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ ط یعنی ”(یا اللہ! ہم) الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس کو جو تیری نافرمانی کرے“ اگر آج سے پہلے معنی معلوم نہیں تھے تو چلئے اب پتا چل گیا لہذا اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے کئے جانے والے روزِ روز کے اس وعدے کو اب عملی جامہ پہنا ہی دیجئے اور نماز نہ پڑھنے والوں، گالیوں، بدگمانیوں، تہمتوں، غیبتوں، چغلیوں اور طرح طرح سے نافرمانیوں میں مُلوث رہنے والوں فاسقوں اور فاجروں کی بیٹھکوں اور اُن کی صحبتوں سے توبہ کر لیجئے۔ اور قرآنِ کریم بھی ایسوں کی صحبت سے منع فرماتا ہے، جیسا کہ پارہ ۷ سورۃ الانعام آیت نمبر ۶۸ میں ارشاد ہوتا ہے:

وَإِمَّا يُسِئَنَّ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ
الدِّكْرِ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ①
ترجمہ کنز الایمان: اور جو کہیں تجھے شیطان
بھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

تفسیراتِ احمدیہ میں اس آیت مبارکہ کے تحت لکھا ہے: یہاں ظالمین سے مراد کافرین، مُجذِبِ عین یعنی گمراہ و بددین اور فاسقین ہیں۔

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر زور و پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

نیکی کی دعوت دینے کے لئے
فاسقوں کے پاس جانا جائز ہے

جو اسلامی بھائی متقی پر ہیز گار ہو، وہ یاری دوستی میں نہیں بلکہ صرف نیکی کی دعوت کی حد تک نافرمانوں اور بگڑے ہوئے لوگوں کے ساتھ بیٹھ سکتا ہے چنانچہ پارہ 7 سورۃ الانعام آیت نمبر 69 میں رب العباد

عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَاعَلَى الَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْ حَسَابِهِمْ
مِنْ شَيْءٍ وَلَٰكِنْ ذِكْرِي لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿٦٩﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور پرہیز گاروں پر ان کے حساب سے کچھ نہیں، ہاں نصیحت دینا شاید وہ باز آئیں۔

(پ ۷، الانعام: ۶۹)

حضرت صدرالفاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی نحو امن العرفان میں اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: اس آیت سے معلوم ہوا کہ پسند و نصیحت اور اظہار حق کے لئے ان کے پاس بیٹھنا جائز ہے۔

حاج بن یوسف کی
غیبت سننے بھی پرہیز

ہمارے بزرگان دین رَحِمَهُمُ اللہُ المبین کو غیبت کے معاملے میں اللہ داؤد عزوجل کا اس قدر ڈر رہتا تھا کہ جن کے ظلم و ستم کی داستانیں مشہور و معروف ہوتیں ان کا بھی بلا ضرورت شرعی تذکرہ کرنے سے بچتے تھے جیسا

کہ حضرت سیدنا اسماعیل علیہ رَحِمَہُ اللہُ القوی نقل کرتے ہیں: حضرت سیدنا امام محمد ابن سیرین علیہ رَحِمَہُ اللہُ المبین سے عرض کی گئی: کیا بات ہے کہ آپ نے کبھی بھی حاج (بن یوسف) کے بارے میں دو لفظ نہیں بولے! (یعنی اُسے برا بھلا نہیں کہا) فرمایا: ”میں (اللہ عزوجل کی خفیہ تدبیر سے) ڈرتا ہوں، کہیں ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تو حید کی برکت سے اسے تو چھوڑ دے (یعنی چونکہ وہ مسلمان تھا لہذا اس نسبت کے سبب اپنے فضل و کرم سے اُسے بے حساب بخش دے) اور مجھے

اُس کی غیبت کرنے کی وجہ سے عذاب میں مبتلا فرما دے۔“

(تفسیر روح البیان ج ۹ ص ۹۰)



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

تین عیوب کی نحوست
ہی عبرتناک حکایت
 بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل بے نیاز ہے، اُس کی خفیہ تدبیر کس کے بارے میں کیا ہے وہ کوئی نہیں جانتا، لہذا کوئی مسلمان خواہ کتنا ہی بڑا گنہگار ہو اُس کے بارے میں ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ ضرور ہی جہنم میں جائے گا، جب

اُس کی تدبیر غالب آتی ہے تو بڑے بڑوں کی وہ پکڑ ہو جاتی ہے کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 480 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بیاناتِ عطا ریہ“ حصہ اول کے صفحہ 113 تا 115 پر ہے: ”منہاج العابدین“ میں ہے: حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ایک شاگرد کی نزع کے وقت تشریف لائے اور اُس کے پاس بیٹھ کر سورۃ یس شریف پڑھنے لگے۔ تو اُس شاگرد نے کہا: ”سورۃ یس پڑھنا بند کر دو۔“ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے کلمہ شریف کی تلقین فرمائی۔ وہ بولا: میں ہرگز یہ کلمہ نہیں پڑھوں گا میں اس سے یزار ہوں۔“ بس انہیں الفاظ پر اُس کی موت واقع ہو گئی۔ حضرت سیدنا فضیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے شاگرد کے بُرے خاتمے کا سخت صدمہ ہوا۔ چالیس روز تک اپنے گھر میں بیٹھے روتے رہے۔ چالیس دن کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ فرشتے اُس شاگرد کو جہنم میں گھیٹ رہے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس سے استفسار فرمایا: کس سبب سے اللہ عزوجل نے تیری معرفت سلب فرمائی؟ میرے شاگردوں میں تیرا مقام تو بہت اونچا تھا! اُس نے جواب دیا: تین عیوب کے سبب سے: (۱) پُغلی کہ میں اپنے ساتھیوں کو کچھ بتاتا تھا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کچھ اور (۲) حسد کہ میں اپنے ساتھیوں سے حسد کرتا تھا (۳) شراب نوشی کہ ایک بیماری سے شفا پانے کی غرض سے طبیب کے مشورے پر ہر سال شراب کا ایک گلاس پیتا تھا۔

(منہاج العابدین ص ۱۵۱)

لے مرنے والے کو یہ نہ کہا جائے کہ کلمہ پڑھ بلکہ تلقین کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ سکرات والے کے پاس بلند آواز سے کلمہ شریف کا ورد کیا جائے تاکہ اسے بھی یاد آجائے۔



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

نزع میں کفر کنے کا شرعی مسئلہ
 بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خدا سے لرز اٹھئے! اور گھبرا کر اپنے معبودِ برحق کو راضی کرنے کیلئے اُس کی بارگاہِ بے کس پناہ میں جھک جائیے۔ آہ! پُغلی، حسد اور شراب نوشی کے سبب ولئی کامل کا شاگرد کفر یہ کلمات بول کر مرا۔ یہاں ایک

ضروری مسئلہ سمجھ لیجئے چنانچہ صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: مرتے وقت معاذ اللہ اُس کی زبان سے کلمہ کفر نکلا تو کفر کا حکم نہ دیں گے کہ ممکن ہے موت کی سختی میں عقل جاتی رہی ہو اور بے ہوشی میں یہ کلمہ نکل گیا۔ (بہار شریعت حصہ ۴ ص ۱۵۸، دُرُ مختار ج ۳ ص ۹۶)

اکثر خطائیں زبان سے ہوتی ہیں
 بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! واقعی غلط چلنے والی زبان انسان کو بہت پریشان کرتی ہے، انسان اسی زبان سے گالیاں نکال کر، جھوٹ بول کر، غیبتیں کر کے پُغلیاں کھا کر اپنی آخرت کو داؤ پر لگاتا ہے۔ اس زبان کی آفتوں سے اللہ عزوجل کی پناہ! مشہور صحابی حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خلق کے رہبر، شافعِ محشر، محبوبِ داور عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان کی اکثر خطائیں اس کی زبان سے ہوتی ہیں۔

(المُعْجَمُ الْکَبِيرُ لِلطَّبْرَانِی ج ۱۰ ص ۱۹۷ حدیث ۱۰۴۴۶)

روزانہ صبح اعضاءِ زبان کی خوشامد کرتے ہیں
 حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: جب انسان صبح کرتا ہے تو اُس کے تمام اعضاءِ زبان کے سامنے عاجزانہ یہ کہتے ہیں: ہمارے بارے میں اللہ عزوجل سے ڈر! کیونکہ ہم تجھ سے وابستہ ہیں اگر تو سیدھی رہے گی تو ہم سیدھے رہیں گے اگر تو ٹیڑھی ہوگی تو ہم بھی ٹیڑھے ہوں۔

(سُنَنِ تِرْمِذِی ج ۴ ص ۱۸۳ حدیث ۲۴۱۵)



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر ایک مرتبہ زور و شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

جو دل میں ہوتا ہے وہی زبان پر آتا ہے
مفسر شہیر حکیم الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ اِس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: نفع و نقصان، راحت و آرام، تکالیف و آلام میں (اے زبان!) ہم تیرے ساتھ وابستہ ہیں اگر تو خراب ہوگی ہماری شامت آ جاوے گی تو دُرست ہوگی ہماری عزّت ہوگی۔ خیال رہے کہ زبان دل کی ترجمان ہے اس کی اٹھائی بُرائی دل کی اٹھائی بُرائی کا پتہ دیتی ہے۔

(مراۃ ج ۶ ص ۴۶۵)

زبان کی بے احتیاطی کی فتنیں
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی زبان اگر ٹیڑھی چلتی ہے تو بعض اوقات فسادات برپا ہو جاتے ہیں، اِسی زبان سے اگر مرد اپنی بیوی کو طلاق کہہ دے تو (کئی صورتوں میں) طلاقِ مُغلّظہ واقع ہو جاتی ہے، اِسی زبان سے اگر کسی کو بُرا بھلا کہا اور اُس کو طیش (یعنی غصہ) آ گیا تو بعض اوقات قتل و غارتگری تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اِسی زبان سے اگر کسی مسلمان کو بلا اجازت شرعی ڈانٹ دیا اور اُس کی دل آزاری کر دی تو یقیناً اس میں گنہگاری اور جہنم کی حقّاری ہے۔ ”طبرانی شریف“ کی روایت میں ہے، سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس نے (بلا وجہ شرعی) کسی مسلمان کو ایذا دی اُس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اُس نے اللہ عزّ و جلّ کو ایذا دی۔

(الْمُعْجَمُ الْأَوْسَطُ ج ۲ ص ۳۸۶ حدیث ۳۶۰۷)

ہمیشہ کی رضا و نارضی
حضرت سیدنا بلال بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، سلطانِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ حقیقت

نشان ہے: کوئی شخص انجھی بات بول دیتا ہے اُس کی انتہا نہیں جانتا اس کی وجہ سے اس کے لیے اللہ کی رضا اُس دن تک کیلئے لکھی جاتی ہے جب وہ اُس سے ملے گا۔ اور ایک آدمی بُری بات بول دیتا ہے جس کی انتہا نہیں جانتا اللہ اس کی وجہ



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر زور و شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

سے اپنی ناراضی اُس دن تک لکھ دیتا ہے جب وہ اس سے ملے گا۔ (سُنَنِ قِرْمٰذِی ج ۴ ص ۱۴۳ حدیث ۲۳۲۶)

پہلے تو لو پھر منہ سے بولو! مفسر شہیر حکیم الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ اِس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: (بعض اوقات آدمی) کوئی بات ایسی بُری بول دیتا ہے جس

سے رب تعالیٰ ہمیشہ کے لیے ناراض ہو جاتا ہے لہذا انسان کو چاہئے کہ بہت سوچ سمجھ کر بات کیا کرے۔ حضرت سیدنا علقمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرمایا کرتے تھے کہ مجھے بہت سی باتوں سے ہلال ابن حارث (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی (مذکورہ) حدیث روک دیتی ہے۔ (مرقات) یعنی میں کچھ بولنا چاہتا ہوں کہ یہ حدیث سامنے آ جاتی ہے اور میں (اس خوف سے) خاموش ہو جاتا ہوں۔ (کہ کہیں ایسی بات منہ سے نہ نکل جائے جس کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیشہ کیلئے مجھے سے ناراض ہو جائے)

(مرآۃ ج ۶ ص ۴۶۲)

قفلِ مدینہ لگانے ہی میں عاقبت ہے! مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! بے سوچے سمجھے بول پڑنا بے حد خطرناک نتائج کا حامل ہو سکتا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہمیشہ ہمیشہ کی ناراضی کا باعث بن سکتا

ہے۔ یقیناً زبان کا قفلِ مدینہ لگانے یعنی اپنے آپ کو غیر ضروری باتوں سے بچانے ہی میں عاقبت ہے۔ خاموشی کی عادت ڈالنے کیلئے کچھ نہ کچھ گفتگو لکھ کر یا اشارے سے کر لیا کرنا بے حد مفید ہے کیونکہ جو زیادہ بولتا ہے عموماً خطائیں بھی زیادہ کرتا ہے، راز بھی فاش کر ڈالتا ہے۔ غیبت و چغلی اور عیب جوئی جیسے گناہوں سے بچنا بھی ایسے شخص کیلئے بہت دشوار ہوتا ہے بلکہ بک بک کا عادی بعض اوقات معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ گفریات بھی بک ڈالتا ہے!

دل کی سختی کا انجام! اللہ رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ ہم پر رحم فرمائے اور ہماری زبان کو لگام نصیب کرے کہ یہ ذکر اللہ سے غافل رہ کر فُضُول بول بول کر دل کو بھی سخت کر دیتی ہے۔ اللہ غنی

عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی مکی مدنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: بخش گوئی سخت دلی سے ہے اور سخت دلی آگ میں



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جب تم سُلَیْمَن (علیہم السلام) پر زور و پاک پرھو تو مجھ پر بھی چڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

(سُنَنِ تِرْمِذِي ج ۳ ص ۴۰۶ حدیث ۲۰۱۶)

بک بک کی عادت
بکفر میں ڈال سکتی ہے
مفسرِ شہیر حکیمُ الْأُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جو شخص زبان کا بے باک ہو کہ ہر بُری بھلی بات بے دھڑک منہ سے نکال دے تو سمجھ لو کہ اس کا دل سخت ہے اس میں حیا نہیں۔ سختی وہ

درخت ہے جس کی جڑ انسان کے دل میں ہے اور اس کی شاخ دوزخ میں۔ ایسے بے دھڑک انسان کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ رسول (عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی بارگاہ میں بھی بے ادب ہو کر کافر ہو جاتا ہے۔ (مراۃ ج ۶ ص ۶۴۱)

جی چاہتا ہے خوب گناہوں پہ میں روؤں

افسوس مگر دل کی قساوت! نہیں جاتی

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ! اسْتَغْفِرُ اللَّهَ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

غیبت کرنے والا قابلِ رحم ہے!
ایک بُزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسی نے کہا: فلاں شخص آپ کی اس قدر برائی بیان کرتا ہے کہ مجھے آپ پر رحم آتا ہے۔ فرمایا: ”قابلِ رحم تو وہ شخص

خود ہے۔“ (تفسیرِ قرطبی ج ۸ ص ۲۴۲) سُبْحَنَ اللَّهُ! ہمارے بُزرگوں کا اخلاص و اخلاق صد کروڑِ مرجا! ان کی مدد فی سوچ کی بھی کیا بات ہے! اپنی بے تحاشا برائیاں کرنے والے پر بھی غصہ نہیں آ رہا بلکہ دل مطمئن ہے کہ میرا اپنا کیا جاتا

فرمانِ مصطفیٰ: صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

ہے! غیبت کرنے والا ہی نقصان اٹھاتا ہے اور وہ نادان ان معنوں میں قابلِ رحم ہی ہے کہ اپنی نیکیاں برباد کر رہا اور گنہگار ہو کر عذابِ نار کا حق دار قرار پا رہا ہے۔

دردِ سر ہو یا بخار آئے تڑپ جاتا ہوں میں جہنم کی سزا کیسے سہوں گا یا رب!
 عفو کر اور سدا کیلئے راضی ہو جا اگر کرم کر دے توجہت میں رہوں گا یا رب!

”بہت سوتا ہے“
کہنا غیبت ہے
 حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ ان میں سے ایک نے دوسرے سے فرمایا کہ اِنَّ فُلَانًا لَّنُوْؤْمٌ یعنی فلاں شخص بہت سوتا ہے پھر انہوں نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے سالن مانگا تاکہ روٹی کھائیں، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تم سالن کھا چکے ہو انہوں نے عرض کی: ہمیں تو اس کا علم نہیں۔ فرمایا: ہاں کیوں نہیں تم دونوں نے اپنے بھائی کا گوشت کھایا ہے۔

(احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۸۰، إتحاف السادة للزبيدي ج ۹ ص ۳۰۷)

غیبت سننے والا بھی
غیبت کرنے میں شریک ہے
 حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی یہ حدیثِ پاک نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: تو دیکھو کس طرح سلطانِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے دونوں کو اس مسئلے میں جمع کیا (حالانکہ زبان سے صرف) ایک نے غیبت کی مگر

دوسرے نے اسے سنا (لہذا وہ بھی غیبت میں شریک ٹھہرائے گئے) (احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۸۰)

کھانے اور بولنے سے متعلق غیبت کی 12 مثالیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا زیادہ سونے والے کے بارے میں پیچھے سے کہنا کہ ”سوتا بہت ہے“

غیبت ہے۔ مزید کھانے اور بولنے سے متعلق غیبت کی 12 مثالیں ملاحظہ ہوں: کھانا بہت ہے جب دیکھو

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

کھاتا رہتا ہے • اس کو تو ہر وقت کھانے ہی کی پڑی رہتی ہے • بے چبائے نگل جاتا ہے • بوٹیاں اپنی طرف سرکا لیتا ہے • جہاں نیاز کا کھانا ہو وہاں پہنچ جاتا ہے • قرآن خوانی / اجتماع / اجتماع ذکر و نعت / عرس شریف میں کھانے کے وقت پہنچتا ہے • میت کے تیجے کا کھانا بھی نہیں چھوڑتا • بولتا بہت ہے • دوسروں کی باری نہیں آنے دیتا • دوسروں کی بات کاٹ دیتا ہے • اگلے کو باتوں ہی باتوں میں کھا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ مذکورہ روایت سے معاذ اللہ عز و جل حضرات شیخین کریمین یعنی سید یناصدتی اکبر و فاروقی اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں کسی طرح کی بُرائی ذہن میں نہ لائی جائے، یہ زمانہ تربیت کے معاملات ہیں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اس طرح کے مُتَعَدِدِ واقعات کُتبِ احادیث میں ملتے ہیں۔ چنانچہ

پچھلے اشارہ ”ٹھگنا“ کہنا غیبت ہے! اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں: میں نے نبی کریم، رؤف رحیم علیہ الفضل

الصَّلَوةَ التَّلَاسِیم سے عرض کی: صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ ایسی ہیں ایسی ہیں یعنی پستہ قد ہیں، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ ”تم نے ایسا کلمہ کہا (یعنی ایسی بات کہی) کہ اگر سمندر میں ملایا جائے تو اُس پر غالب آجائے۔“ (سُنَنِ ابوداؤد ج ۴ ص ۳۵۳ حدیث ۴۸۷۵) یعنی کسی پستہ قد کو بھی • پستہ قد • ٹھگنا • ٹھگنا کہنا غیبت میں داخل ہے، جبکہ بلا ضرورت ہو۔

کسی کے فطری عیب بیان کرنا بڑے خوف کی بات ہے! مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! لمبا اور ٹھگنا وغیرہ ہونا یہ فطری عیوب ہیں بلا مصلحت شرعی پیٹھ پیچھے کسی مسلمان کے ان عیبوں کا تذکرہ بھی غیبت ہے بلکہ اس کے بارے میں حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی

علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: اگر اس کے عیب کا تعلق اس کی خلقت (یعنی فطرت) سے ہے تو اس کی بُرائی بیان کرنا گویا



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زود پاک نہ پڑھے۔

(معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کی طرف بُرائی کو منسوب کرنا ہے کیونکہ جو آدمی کسی صُنْعَت (یعنی بناوٹ۔ کاریگری) میں عیب نکالتا ہے وہ گویا صنّاع (یعنی بنانے والے) کی خرابی بیان کرتا ہے۔ کسی شخص نے ایک دانا سے کہا: اُو بد صورت! اُس نے جواب دیا کہ چہرہ بنانا میرے اختیار میں نہیں ورنہ خوبصورت بنا لیتا۔

(احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۸۴)

کسی کو کمزور ہے کہنا! حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: شفیع روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختار بِلَاذِنِ پروردگار عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دربارِ رُؤبار میں ہم لوگ حاضر تھے کہ ایک آدمی جب اُٹھ کر چلا گیا تو صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کی: یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! مَا أَضْعَفَ فُلَانًا اِفْلَاں کتنا کمزور ہے! فرمایا: ”تم نے اپنے رفیق (یعنی ساتھی) کی غیبت کی اور اس کا گوشت کھایا۔“

(مُسْنَدُ أَبِي یَعْلٰی ج ۵ ص ۳۶۲ حدیث ۶۱۲۵)

”غیبت مت کرو“ کے نو خُروَف کی نسبت سے کسی

کی کمزوری کے اظہار کی غیبت کی ۹ مثالیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا، بلا اجازتِ شرعی کسی کو ”کمزور“ کہنا بھی غیبت میں داخل ہے۔ اسی طرح سوکھا سا کھا، مَرِیل، مَرِیل ٹٹو، ہڈھا پھونس (گھوسٹ)، ہڈیوں کا ڈھانچہ، ہڈ پنجر، قبر میں پاؤں لٹک چکے ہیں، سوکھی لکڑی، پھونک مارو تو اڑ جائے وغیرہ الفاظ بھی غیبت کے ہیں کیوں کہ کوئی سمجھدار انسان اپنے لئے اس طرح کے الفاظ سننا پسند نہیں کرتا۔

مزوج

الہی

مزوج

الہی

ہو تو فتنی ایسی عطا یا

سدا تہمتوں سے بچا یا

بچوں غیبتوں سے بچوں چغلیوں سے

زباں پر لگام میری لگ جائے مولیٰ

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر قزو و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کجوس ترین شخص ہے۔

کسی کے معیوب
مرض کا تذکرہ کرنا
 سلطانِ انبیائے کرام، شہنشاہِ خیر الانام، محبوبِ ربِّ السلام عزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں ایک آدمی کا تذکرہ کرتے ہوئے جب عرض کی گئی: فلاں شخص خود نہیں کھا سکتا یہاں تک کہ کوئی اسے کھلائے اور نہ ہی

چل سکتا ہے یہاں تک کہ کوئی اسے چلائے۔ تو فرمایا: ”تم نے اس کی غیبت کی۔“ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: یا رسول اللہ عزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ہم نے تو وہ بات بیان کی ہے جو اُس میں موجود ہے۔ ارشاد فرمایا: غیبت کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ تم نے اپنے بھائی کا عیب بیان کیا۔
 (حلیۃ الاولیاء ج ۸ ص ۲۰۴ رقم ۱۱۸۸۳)

لولیٰ التکرڑے
کی غیبت
 تاہی بزرگ حضرت سیدِ نامعناویہ بن قمرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”اگر تمہارے پاس سے کوئی لُجْجَا (یعنی لولا یا لنگڑا) گزرے اور تم اُس کے لُجْجَا پین کے عیب کا تذکرہ کرو تو یہ بھی غیبت ہے۔“ (تفسیر دُرِّ منثور ج ۷ ص ۵۷۱) معلوم ہوا کہ کسی لُجْجے کو بھی بلا اجازت

شرعی پیٹھ پیچھے لُجْجَا کہنا غیبت ہے اسی طرح کسی کو لُجْجَا گنجا اندھا کانا لولا تٹلا ہکلا گونگا بہرا کُجڑا وغیرہ کہنا بھی غیبت ہے۔

لباس کی خامی بتانا
بھی غیبت ہے
 اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھی، میں نے ایک عورت کے بارے میں کہا: اِنَّ هَذِهِ لَطَوِيلَةُ الذَّيْلِ یعنی یہ

لمبے دامن والی ہے۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: الْفَطْيُ الْفَطْيُ یعنی جو کچھ تیرے منہ میں ہے نکال پھینک۔ تو میں نے منہ سے گوشت کا ٹکڑا نکال کر پھینکا۔



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہنم کی۔

”غیبت کرنا نہایت ہی سخت گناہ ہے“ کے چوبیس حُرُوف کی نسبت سے لباس کے متعلق غیبت کی 24 مثالیں

معلوم ہوا کہ پیٹھ پیچھے کسی کے لباس کی خرابی کا بیان کرنا بھی غیبت ہے لباس کے مُتَعَلِّق غیبت کی 24 مثالیں ملاحظہ ہوں: (درج ذیل باتیں دُرست ہوں تو غیبت ورنہ اس سے بڑے گناہ تہمت میں داخل ہوں گی) ❀ اُس کی آستین لمبی ہے ❀ کپڑے بے ڈھنگے ہیں ❀ کپڑے میلے ہیں ❀ کپڑوں کو گندگی سے نہیں بچاتا ❀ کپڑوں سے بدبو آتی ہے ❀ کپڑوں کا ڈیزائن صحیح نہیں ❀ بڑے بھائی کا گرتا چڑھا لیا ہے ❀ اس کو کپڑے پہننے کا ڈھنگ نہیں آتا ❀ عمامہ صحیح سے باندھنا نہیں آتا ❀ اُس کی چادر میلی چمٹ ہو گئی ہے ❀ موزے پھٹے ہوئے پہنتا ہے ❀ لنڈا بازار کے (سیکنڈ ہینڈ) کپڑے پہنتا ہے ❀ گھٹیا والا کپڑا ہے ❀ عورتوں والے رنگوں کے کپڑے پہننے کا بہت شوق ہے ❀ اس لباس میں تو وہ مست ملنگ لگتا ہے ❀ ذرا دیکھو تو بڑے بھائی کی قمیص اور چھوٹے بھائی کی شلوار چڑھالی ہے، کتنا عجیب لگ رہا ہے ❀ کتنا کنجوس ہے کہ اتنا پیسے والا ہو کر بھی کپڑے بالکل سادے پہنتا ہے ❀ باپ چچر اسی ہے مگر بیٹے کے کپڑے تو دیکھو! ❀ مانگا ہوا سوٹ پہنا ہوگا ورنہ اس کی اتنی اوقات کہاں! ❀ یہ اس لئے پھٹے پرانے کپڑے پہنتا ہے تاکہ پارٹیوں سے مال بٹورنا آسان ہو ❀ جب دیکھو اس کے کپڑے کہیں نہ کہیں سے پھٹے ہوئے ہوتے ہیں ❀ اپنی غربت ظاہر کرنے اور لوگوں کی ہمدردیاں پانے کے لئے پیوند لگے کپڑے پہنتا ہے ❀ قرضے لیکر اتنا مہنگا سوٹ لینے کی اسے کیا ضرورت تھی ❀ اُف! اُس نے کس قدر عجیب لباس پہنا ہوا تھا۔

مذہب

شراب محبت کچھ ایسی پلا دے کبھی بھی نشہ ہو نہ کم یا الہی

مذہب

مجھے اپنا عاشق بنا کر بنا دے تو سرتاپا تصویرِ غم یا الہی



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوا اِلٰی اللّٰهِ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰه

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جئے کے کاروبار سے توبہ دینا غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنتوں پر عمل کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنتوں کی تربیت

کیلئے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھر سفر کیجئے، کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے مَدَنی انعامات کے مطابق عمل کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پڑھیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمے دار کو جمع کروائیے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک مَدَنی بہار گوش گزار کرتا ہوں پچنانچہ سوئی ڈویژن ڈیرہ بگٹی (بلوچستان) کے ایک اسکول ٹیچر نے کچھ اس طرح حلفیہ تحریر دی ہے کہ میں قُصْبُو لَّا (ایک قسم کا کھیل جس میں پیسوں کا ہوا ہوتا ہے) کی دکان چلاتا تھا۔ 2004ء میں پاکستان کے صوبے بابُ الاسلام (سندھ) سطح پر صحرائے مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں ہونے والے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع میں خوش قسمتی سے شرکت کی سعادت مل گئی آخر میں جب دعا ہوئی تو مجھ پر رِقَّت طاری ہو گئی۔ میں نے سابقہ تمام گناہوں سے توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ نماز باجماعت پابندی سے ادا کرنے کی نیت کر لی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماع سے واپس آتے ہی قُصْبُو لَّا کا کام یکسر ختم کر دیا، واڑھی شریف رکھ لی اور اسکول میں درس بھی جاری کر دیا اور دعوتِ اسلامی کے مدرّسۃ المدینہ (برائے بالغان) میں قرآنِ پاک پڑھنا شروع کر دیا۔

جوا حرام ہے میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماعات کی بھی کیا بات ہے! اللہ تَوَابِ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے ان میں شریک ہونے والوں میں سے نہ جانے



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

کتنے ہی دلوں میں مدنی انقلاب برپا ہو جاتا ہے، ان اجتماعات میں شرکت دونوں جہانوں کیلئے باعثِ سعادت ہے۔ ابھی آپ نے مدنی بہارِ سماعت فرمائی اس میں تمبولا کے کاروبار سے توبہ کا تذکرہ ہے۔ تمبولا ”جوا“ ہی کی ایک صورت ہے، جوا میں ایک دوسرے کا مال ناحق کھایا جاتا ہے جو کہ شرعاً حرام ہے۔ جوا کھیلنا، جوا کا اڈہ چلانا جوئے کے آلات بیچنا خریدنا سب اسلام میں حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام ہیں۔ افسوس! آج کل مسلمانوں میں جوا کافی عام ہے، جوا کی ایسی بھی صورتیں ہیں کہ لوگ لاعلمی کی وجہ سے اُن میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ لہذا اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ جوا کے بارے میں کچھ معلومات حاصل کر لیجئے۔

جوا کھیلنا گناہ ہے! پارہ 2 سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 219 میں اللہ رب العباد عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنْفَعَةٌ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا

ترجمہ کنزالایمان: تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے کچھ دنیوی نفع بھی اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے۔

حضرت صدرالفاضل سپدنا مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی نحو امن العرفان میں اس آیت کریمہ کے تحت لکھتے ہیں: جوئے میں کبھی مُفت کا مال ہاتھ آتا ہے اور گناہوں اور مفسدوں (یعنی خرابیوں) کا کیا شمار! عقل کا زوال، غیرت و حمیت کا زوال، عبادات سے محرومی لوگوں سے عداوتیں (یعنی دشمنیاں) سب کی نظر میں خوار (یعنی ذلیل) ہونا دولت و مال کی اِضاعت (یعنی بربادی)۔

جوا شیطانی کا ہے! پارہ 7 سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 90 تا 91 میں اللہ رب العباد عزوجل کا فرمان عبرت نشان ہے:



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ
وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ
عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٩٠﴾
إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقَعَ بَيْنَكُمْ
الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ
وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! شراب اور جو اور بت اور پانے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بر اور دشمنی ڈلا دے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ (عزوجل) کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آئے؟

فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ ﴿٩١﴾ (پ ۷ المائدہ: ۹۰، ۹۱)

حضرت صدرالافاضل سیدنا مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی نحو ائمن العرفان میں اس کے تحت لکھتے ہیں: اس آیت میں شراب اور جوئے کے نتائج اور وبال بیان فرمائے گئے کہ شراب خوری اور جوئے بازی کا ایک وبال تو یہ ہے کہ اس سے آپس میں بغض اور عداوتیں پیدا ہوتی ہیں اور جو ان بدیوں (یعنی برائیوں) میں مبتلا ہو وہ ذکر الہی اور نماز کے اوقات کی پابندی سے محروم ہو جاتا ہے۔

جواب میں جیتا ہوا مال حرام ہے! پارہ 2 سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 188 میں ارشاد رب العباد ہوتا ہے:

ترجمہ کنزالایمان: اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ (پ ۲ البقرہ: ۱۸۸)

صدرالافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی نحو ائمن العرفان میں فرماتے



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ہیں: اس آیت میں باطل طور پر کسی کا مال کھانا حرام فرمایا گیا خواہ لوٹ کر یا چھین کر یا چوری سے یا جوئے سے یا حرام تماشوں یا حرام کاموں یا حرام چیزوں کے بدلے یا رشوت یا جھوٹی گواہی یا غفلت و غری سے یہ سب ممنوع و حرام ہے۔

(خزائن العرفان ص ۴۷)

گویا خنزیر کے خون اور گوشت میں ہاتھ ڈبویا
خُذِرَی کریم، رُؤفٌ رَحِیمٌ عَلَیْہِ الْفَضْلُ الصَّلَوةُ التَّلَیْمُ نے فرمایا: جس نے
فَرْدِی (جو اکیلے کا سامان) سے جو اکیلے تو گویا اُس نے اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور
خون میں ڈبویا۔ (سُنَنِ ابْنِ مَاجَہ ج ۴ ص ۲۳۱ حدیث ۳۷۶۳)

جوئے کی دعوت دینے والا
کفارے میں صدقہ کرے
خُذِرَی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ عبرت بُیاد ہے: جس شخص نے اپنے
ساتھی سے کہا: ”آؤ اِیْہَا اَکْھِیْلَیْسَ“ تو اُس (کہنے والے) کو چاہئے کہ صدقہ
کرے۔ (صَحِیحُ مُسْلِمٍ ص ۸۹۴ حدیث ۱۶۴۷)

حضرت علامہ یحییٰ بن شرف نووی علیہ رحمۃ اللہ القوی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: علماء فرماتے ہیں کہ
سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے صدقہ کرنے کا حکم اس لئے دیا ہے کہ اس شخص نے گناہ کی دعوت دی تھی، حضرت علامہ
خطابی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ جتنے پیسوں کا بھوکھیلنے کا کہا تھا اتنے پیسوں کا صدقہ کرے مگر صحیح وہ ہے جو محققین نے کہا
ہے اور یہی حدیثِ پاک کا ظاہر ہے کہ صدقہ کی کوئی مقدار مُعَیَّن نہیں، آسانی سے جتنا صدقہ کر سکے کر دے۔

(شرح مُسْلِمٍ لِلنَّوَوِی ج ۶ ص ۱۰۷)

میرے آقا علی حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد
19 صفحہ 646 پر فرماتے ہیں: سود اور چوری اور غصب اور جوئے کا روپیہ قطعی حرام ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۹ ص ۶۴۶)

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر سومر تیرہ ذی ہجہ سال پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

جوا کی تعریف

جوا کو عربی میں قمار کہتے ہیں اس کی تعریف ملاحظہ فرمائیے: حضرت میر سید شریف جرجانی قدس سرہ الربانی لکھتے ہیں: ہر وہ کھیل جس میں یہ شرط ہو کہ مغلوب (یعنی ناکام ہونے والے) کی کوئی چیز غالب (یعنی کامیاب ہونے والے) کو دی جائے گی یہ ”قمار“ (یعنی جوا) ہے۔

(التعريفات ص ۱۲۶)

جئے کی 6 صورتیں

ہیں، ان میں سے 6 یہ ہیں:

1. لٹری:

اس طریقہ کار میں لاکھوں کروڑوں روپے کے انعامات کا لالچ دے کر لاکھوں ٹکٹ معمولی رقم کے بدلے فروخت کئے جاتے ہیں پھر قرعہ اندازی کے ذریعے کامیاب ہونے والوں میں چند لاکھ یا چند کروڑ روپے تقسیم کر دیئے جاتے ہیں جبکہ بقیہ افراد کی رقم ڈوب جاتی ہے، یہ بھی جوا ہی کی ایک صورت ہے جو کہ حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

2. پرائز بانڈ کی پرچی:

حکومت پاکستان 200-750-1500-7,500-15,000-40,000 روپے کی قیمت کے انعامی بانڈز بینک کے ذریعے جاری کرتی ہے اور جدول کے مطابق ہر ماہ قرعہ اندازی کے ذریعے کروڑوں روپے کے انعامات خریداروں میں تقسیم کرتی ہے، جس کا انعام نہیں نکلتا اُس کی بھی رقم محفوظ رہتی ہے وہ اسے جب چاہے بھٹنا (یعنی کیش کروا) سکتا ہے۔ یہ جوا (یعنی جائز ہونے) کی صورت ہے اور جئے میں داخل نہیں۔ لیکن اس کے متوازی بعض لوگ انعامی بانڈز کی پرچیاں بیچتے ہیں ان پرچیوں کی خرید و فروخت، غیر قانونی ناجائز و حرام ہے کیونکہ بیچنے والا حکومت کی طرف سے جاری کردہ پرائز بانڈز اپنے ہی پاس رکھتا ہے (بلکہ بعض اوقات تو پرائز بانڈز بھی بیچنے والے کے پاس نہیں ہوتے) پرچی بیچنے والا خریدار کو قلیل رقم کے بدلے پرچی پر محض ایک نمبر لکھ کر



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھو تمہارا دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

دے دیتا ہے کہ اگر اس نمبر پر انعام نکل آیا تو میں تمہیں اتنی رقم دوں گا۔ انعامی پرچی کا یہ کام بھی جُوا ہے کیونکہ اس میں انعام نہ نکلنے کی صورت میں خریدار کی رقم ڈوب جاتی ہے۔

۳۔ موبائل میسجز اور جُوا: موبائل پر مختلف سوالات پر مبنی میسجز (MESSAGES) بھیجے جاتے ہیں جس میں مثلاً کوئی ٹیم میچ جیتے گی؟ یا پاکستان کس دن بنا تھا؟ دُرست جوابات دینے والوں کیلئے مختلف انعامات رکھے جاتے ہیں، شرکت کرنے والے کے ”موبائل بیلنس“ سے قلیل رقم مثلاً دس روپے کٹ جاتی ہے، جن کا انعام نہیں نکلتا ان کی رقم ضائع ہو جاتی ہے، یہ بھی جُوا ہے جو کہ حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

۴۔ مُعَمَّیہ: اس میں ایک یا ایک سے زیادہ سوالات حل کرنے کے لئے دیئے جاتے ہیں جس کا حل منتظمین کی مرضی کے مطابق نکل آئے اُسے انعام دیا جاتا ہے، انعامات کی تعداد تین یا چار یا اس سے زائد بھی ہوتی ہے۔ لہذا دُرست حل زیادہ تعداد میں نکلیں تو قُرْعہ اندازی کے ذریعے فیصلہ ہوتا ہے۔ اس کھیل میں بہت سارے افراد شریک ہوتے ہیں، ان کی شرکت دو طرح سے ہوتی ہے: (۱) مفت (۲) معمولی فیس دے کر، اگر شرکا سے کسی قسم کی فیس نہ لی جائے تو اور کوئی مانع شرعی نہ ہونے کی صورت میں اس انعام کا لینا جائز ہے۔ جس میں شرکاء سے فیس لی جاتی ہے اُس میں انعام ملے یا نہ ملے رقم ڈوب جاتی ہے، یہ صورت جُوا کی ہے جو کہ حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

۵۔ پیسے جمع کر کے قُرْعہ اندازی کرنا: بعض افراد یا دوست آپس میں تھوڑی تھوڑی رقم جمع کر کے قُرْعہ اندازی کرتے ہیں کہ جس کا نام نکلا ساری رقم اس کو ملے گی، یہ بھی جُوا ہے کیونکہ بَقِیہ افراد کی رقم ڈوب جاتی ہے۔ اسی طرح بعض اوقات پیسے جمع کر کے کوئی کتاب یا دوسری چیز خریدی جاتی ہے کہ جس کا نام قُرْعہ اندازی میں نکل آیا اسے یہ کتاب دے دی جائے گی یہ بھی جُوا ہی ہے۔ یاد رہے کہ بعض کمپنیاں اپنی مصنوعات



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

خریدنے والوں کو قُرْعہ اندازی کر کے انعامات دیتی ہیں یہ جائز ہے کیوں کہ اس میں کسی کی بھی رقم نہیں ڈوبتی۔

ہمارے یہاں مختلف کھیل مثلاً گھرو ڈوڑ، کرکٹ، گیرم، بلیئرڈ، تاش، شطرنج وغیرہ دو **۵ مختلف کھیلوں میں شرط لگانا:** طرفہ شرط لگا کر کھیلے جاتے ہیں کہ ہارنے والا جیتنے والے کو اتنی رقم یا فلاں چیز دے گا

یہ بھی جوا ہے اور ناجائز و حرام۔ کیرم اور بلیئرڈ کلب وغیرہ میں کھیلنے وقت عموماً یہ شرط رکھی جاتی ہے کہ کلب کے مالک کی فیس ہارنے والا ادا کرے گا، یہ بھی جوا ہے۔ بعض ”نادان“ گھروں میں مختلف کھیلوں مثلاً تاش یا لوڈو پر دو طرفہ شرط لگا کر کھیلے ہیں اور کم علمی کے باعث اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے وہ بھی سنبھل جائیں کہ یہ بھی جوا ہے اور جوا احرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

جوعے سے توبہ کا طریقہ: جو اکھیلنے والا اگر نادم ہوا تو اُس کو چاہئے کہ بارگاہِ الہی عز و جل میں سچی توبہ کرے مگر جو کچھ مال جیتا ہے وہ بدستور حرام ہی رہے گا

اس ضمن میں رہنمائی کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: جس قدر مال جوئے میں کمایا محض حرام ہے۔ اور اس سے براءت (یعنی نجات) کی یہی صورت ہے کہ جس جس سے جتنا جتنا مال جیتا ہے اُسے واپس دے، یا جیسے بنے اُسے راضی کر کے مُعاف کرا لے۔ وہ نہ ہو تو اُس کے وارثوں کو واپس دے، یا اُن میں جو عاقل بالغ ہوں ان کا حصہ اُن کی رضا مندی سے مُعاف کرا لے۔ باقیوں کا حصہ ضرور انہیں دے کہ اس کی مُعافی ممکن نہیں، اور جن لوگوں کا پتا کسی طرح نہ چلے، نہ اُن کا، نہ اُن کے ورثہ کا، اُن سے جس قدر جیتا تھا اُن کی نیت سے خیرات کر دے، اگرچہ (خود) اپنے (ہی) محتاج بہن بھائیوں، بھتیجیوں، بھانجوں کو دے دے۔ آگے چل کر مزید فرماتے ہیں: غرض جہاں جہاں جس قدر زیاد ہو سکے کہ اتنا مال فلاں سے ہار جیت میں زیادہ پڑا تھا، اتنا تو انہیں یا اُن کے وارثوں کو دے، یہ نہ ہوں تو اُن کی نیت سے تصدّق (یعنی صدقہ) کرے، اور زیادہ پڑنے کے

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر زور و دھمک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

یہ معنی کہ مثلاً ایک شخص سے دس بار جو اکھیلا کبھی یہ جیتا کبھی یہ، اُس (یعنی سامنے والے جواری) کے جیتنے کی (رقم کی) مقدار مثلاً سو روپے کو پہنچی، اور یہ (خود) سب دفعہ کے ملا کر سوا سو جیتا، تو سو سو برابر ہو گئے، پچیس اُس (یعنی سامنے والے جواری) کے دینے رہے۔ اتنے ہی اسے واپس دے۔ وَعَلَى هَذَا الْقِيَاس (یعنی اور اسی پر قیاس کر لیجئے) اور جہاں یاد نہ آئے کہ (جو اکھیلے والے) کون کون لوگ تھے اور کتنا (مال ہوئے) میں جیت لیا، وہاں زیادہ سے زیادہ (مقدار کا) تخمینہ (تخ - سی - نہ - یعنی اندازہ) لگائے کہ اس تمام مدت میں کس قدر مال جوئے سے کمایا ہوگا اُتنا مال لکوں (یعنی اُن نامعلوم جواریوں) کی نیت سے خیرات کر دے، عاقبت یونہی پاک ہوگی۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَم۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۹ ص ۶۵۱)

فوت شدہ کی برائی
 کرنا بھی غیبت ہے
 حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ماعز اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب رجم کیا گیا تھا، (یعنی زنا کی "حد" میں اتنے پتھر مارے گئے کہ وفات پا چکے تھے) دو شخص آپس میں باتیں کرنے لگے، ایک نے دوسرے سے کہا: اے تو دیکھو کہ اللہ عز و جل نے اس کی پردہ پوشی کی تھی مگر اس کے نفس نے نہ چھوڑا، رُجِمَ رَجْمَ الْکَلْبِ یعنی گتے کی طرح رجم کیا گیا۔ خُصِرَ پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے سن کر سُکُوت فرمایا (یعنی خاموش رہے)۔ کچھ دیر تک چلتے رہے، راستے میں مرا ہوا گدھا ملا جو پاؤں پھیلائے ہوئے تھا۔ سرکارِ والا تبار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان دونوں شخصوں سے فرمایا: جاؤ اس مُردار گدھے کا گوشت کھاؤ۔ انھوں نے عرض کی: یا نفعی اللہ عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! اسے کون کھائے گا؟ ارشاد فرمایا: وہ جو تم نے اپنے بھائی کی آبروریزی کی، وہ اس گدھے کے کھانے سے بھی زیادہ سخت ہے۔ قسم ہے اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ (یعنی ماعز) اس وقت جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔

(سُنَنِ ابوداؤد ج ۴ ص ۱۹۷ حدیث ۴۴۲۸)

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

”فلاں نے خودکشی کر لی“
یہ کہنا غیبت ہے۔
معلوم ہوا فوت شدہ لوگوں کی بُرائی کرنا بھی غیبت ہے۔ بعض اوقات بڑا صبر آزما معاملہ ہوتا ہے۔ مثلاً ڈاکو، دہشت گرد، اپنے عزیز کے قاتل وغیرہ قتل کر دیئے جائیں یا انہیں پھانسی لگا دی جائے تو بعض اوقات لوگ غیبت کے گناہ میں پڑ ہی جاتے ہیں۔

اسی طرح خودکشی کرنے والے مسلمان کے بارے میں بلا اجازت شرعی یہ کہہ دینا کہ ”فلاں نے خودکشی کی“ یہ غیبت ہے یوں ہی نام و پہچان کے ساتھ کسی مسلمان کی خودکشی کی اخبار میں خبر بھی نہ لگائی جائے کہ اس سے مرنے والے کی غیبت بھی ہوتی اور اس کے ساتھ ساتھ مرحوم کے اہل و عیال کی عزت پر بھی بٹا لگتا ہے۔ ہاں اس انداز میں تذکرہ کیا کہ پڑھنے یا سننے والے خودکشی کرنے والے کو پہچان ہی نہ پائے کہ وہ کون تھا تو حرج نہیں مگر یہ ذہن میں رہے کہ نام نہ لیا مگر گاؤں، محلہ، برادری، اوقات، خودکشی کا انداز وغیرہ بیان کرنے سے خودکشی کرنے والے کی شناخت ممکن ہے لہذا پہچان ہو جائے اس انداز میں تذکرہ بھی غیبت میں شمار ہوگا۔ مسئلہ یہ ہے کہ مسلمان خودکشی کرنے سے اسلام سے خارج نہیں ہو جاتا اس کی نماز جنازہ بھی ادا کی جائے گی، اس کیلئے دعائے مغفرت بھی کریں گے، مرنے والے مسلمان کو بُرائی سے یاد کرنے کی شریعت میں اجازت نہیں۔ اس ضمن میں دو فرامینِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ملاحظہ ہوں:

- ﴿۱﴾ اپنے مردوں کو بُرا نہ کہو کیونکہ وہ اپنے آگے بھیجے ہوئے اعمال کو پہنچ چکے ہیں۔ (بخاری ج ۱ ص ۴۷۰ حدیث ۱۳۹۳)
 - ﴿۲﴾ اپنے مردوں کی خوبیاں بیان کرو اور ان کی بُرائیوں سے باز رہو۔ (سنن ترمذی ج ۲ ص ۳۱۲ حدیث ۱۰۲۱)
- حضرت علامہ محمد عبدالرؤف مناوی علیہ رحمۃ اللہ البہادی لکھتے ہیں: مردے کی غیبت زندے کی غیبت سے بدتر ہے، کیونکہ زندہ شخص سے مُعاف کروانا ممکن ہے جبکہ مردہ سے مُعاف کروانا ممکن نہیں۔

(فَيْضُ الْقَدِيرِ لِلْمُنَاوِي ج ۱ ص ۶۲ تَحْتَ الْحَدِيثِ ۸۵۲)



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

غُسلِ مردے کی بُرائی بیان نہ کرے

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ جلد اول صفحہ 811 پر ہے: (میت کو غسل دیتے وقت) جو اچھی بات دیکھے مثلاً چہرہ چمک اٹھا یا میت کے بدن سے خوشبو آئی، تو اسے لوگوں

کے سامنے بیان کرے اور کوئی بُری بات دیکھی، مثلاً چہرے کا رنگ سیاہ ہو گیا یا بدبو آئی یا صورت و اعضا میں تَغْيِير (ت۔ غ۔ یُس) آیا تو اسے کسی سے نہ کہے اور ایسی بات کہنا جائز بھی نہیں کہ حدیث میں ارشاد ہوا: ”اپنے مردوں کی خوبیاں ذکر کرو اور اس کی بُرائیوں سے باز رہو۔“

مرنے کے بعد بلند آواز سے کلمہ پڑھا!

اگر کسی مسلمان نے مرتے وقت بظاہر کلمہ نہ پڑھا اور کسی نے کہا کہ ”اس کو کلمہ نصیب نہیں ہوا“ اُس نے اس مرنے والے کی غیبت کی، اس ضمن میں ایک ایمان افروز حکایت ملاحظہ فرمائیے چنانچہ حضرت علامہ عبدالحی لکھنوی علیہ رحمۃ اللہ القوی

فرماتے ہیں: میرے بُزرگوں میں ایک ولی اللہ یعنی مولانا محمد اظہار الحق لکھنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے انتقال کیا اور مرتے وقت ان کی زبان سے کلمہ نہ نکلا، لوگوں نے ان پر چادر ڈال دی اور تجھیز و تکفین کا انتظام کیا، جب سب لوگ باہر نکلے تو بعضوں نے بطور طعن کے کہا کہ ظاہر میں نہایت مُتَقِي تھے اور مرتے وقت زبان سے کلمہ بھی نہ نکلا، اس بات سے تمام حاضرین کورنج ہوا، اتنے میں مولانا مرحوم نے دونوں پاؤں کو سمیٹا اور آواز بلند کلمہ پڑھا، جب لوگوں کے کانوں میں آواز پہنچی تو طعن کرنے والوں کو لوگوں نے مَطْعُون کیا (یعنی بُرا بھلا کہا)۔ (غیبت کیا ہے ص ۱۹)

مرنے ہوئے کافر کی غیبت

شایح بخاری مفتی شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: کفار کی بُرائی بیان کرنی جائز ہے اگرچہ وہ مر گئے ہوں البتہ اگر مرنے والے کفار کے اہل و

عیال مسلمان ہوں اور ان کے کافر ماں باپ، اُصول (یعنی دادا وغیرہ) کی بُرائی کرنے سے انہیں ایذا پہنچے تو اس سے بچنا



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ضروری ہے کہ اب یہ ایذا ئے مسلم ہے اور مسلمان کو ایذا دینا جائز نہیں۔ (نزہۃ القاری ج ۲ ص ۸۸۶)

شہا منڈلا رہی ہے موت سر پر پھر بھی میرا نفس

ترجمہ: صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

گناہوں کی طرف ہر دم ہے مائل یا رسول اللہ

6 مردوں کی سنسنی خیز حکایات
 حرج نہیں ہے محدثین کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلام نے مسلمانوں کو گناہوں سے ڈرانے کیلئے کتابوں میں مرے ہوئے کافروں کے علاوہ بد مذہبوں اور مسلمانوں کے عذابوں کے بھی تذکرے فرمائے ہیں چنانچہ اس ضمن میں چھ مردوں کی سنسنی خیز حکایات ملاحظہ فرمائیے:

(۱) آگ کا گرتا
 حضرت سیدنا ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ بقیع میں گزرا تو آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اُف! اُف! تو میں نے گمان کیا کہ شاید آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میرا ارادہ فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کیا مجھ سے کوئی غلطی ہوئی؟ فرمایا: نہیں، بلکہ اس قبر والے شخص کو میں نے بنو قُلاں کے پاس صدقہ وصول کرنے بھیجا تھا تو اس نے ایک چادر بطور خیانت بچالی تھی۔ آخر ویسا ہی آگ کا گرتا اس کو پہنایا گیا۔

(سُنَنِ نَسَائِي ص ۱۵۰ حدیث ۸۵۹)

سرمکار جسے کچھ چھپا ہوا نہیں
 میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! درسِ عبرت دینے کیلئے اس حدیثِ پاک میں فوت شدہ شخص کے عذابِ قبر کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس روایت سے یہ بھی روزِ روشن کی طرح ظاہر ہوا کہ ہمارے منگی مدنی آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے علم غیب رکھتے ہیں جبھی تو قبر میں ہونے والے عذاب کے ساتھ ساتھ سببِ عذاب کی بھی ہاتھوں ہاتھ خبر ارشاد فرمادی۔



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر سومر تیرہ زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کا کتنا پیارا عقیدہ تھا چنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حدائق بخشش شریف کا شعر سنئے اور ایمان تازہ کیجئے۔

سر عرش پر ہے تری گزر، دل فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

(یعنی یا رسول اللہ عزوجل وصلى الله تعالى عليه واله وسلم اللہ رب العزت عزوجل کی عنایت سے عرش آپ کی گزرگاہ ہے اور فرش زیرِ نگاہ ہے۔ الغرض ملائکہ کا ہوں یا عالم ارواح، کائنات میں کوئی چیز بھی ایسی نہیں جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے پوشیدہ ہو)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

(2) بے دین کی اگر دن میں سنانپ لپیٹا
حافظ ابو خلال نے ”کتاب کرامات الاولیاء“ میں اپنی سند سے روایت کی کہ مجھ سے عبد اللہ بن ہاشم نے فرمایا: میں ایک میت کو نہلانے گیا، جب میں نے اُس کے جسم سے کپڑا کھولا تو اُس کی گردن پر سنانپ لپٹے ہوئے تھے! میں نے ان سانپوں سے کہا کہ آپ کو اس پر مسلط کیا گیا ہے اور ہمیں اس کو غسل دینا ہے، اگر آپ اجازت دیں تو ہم اس کو غسل دے دیں پھر آپ اپنی جگہ واپس آجائیے، تو وہ سانپ ہٹ کر ایک کونے میں ہو گئے۔ جب ہم غسل میت سے فارغ ہوئے تو وہ اپنی جگہ واپس آ گئے۔ یہ شخص بے دینی (یعنی گمراہی) میں مشہور تھا۔ (شرح الصدور ص ۱۷۷)

(3) گردن میں سنانپ لپیٹا ہوا تھا
حضرت سیدنا ابواسحاق علیہ رحمۃ اللہ الرزاق فرماتے ہیں: مجھے ایک میت کو غسل دینے کے لیے بلایا گیا، جب میں نے اُس کے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو اُس کی گردن میں سنانپ لپیٹا ہوا تھا، لوگوں نے بتایا کہ یہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کو گالیاں دیتا تھا۔ (معاذ اللہ عزوجل)

(شرح الصدور ص ۱۷۳)

تھا۔ (معاذ اللہ عزوجل)



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو پڑھو تمہارا زور و دم مجھ تک پہنچتا ہے۔

صحابہ کے حق میں خدا سے ڈرو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کَوَکُلِیَا دینا گناہ، گناہِ بیست سخت گناہ، قطعی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 192 صفحات پر مشتمل کتاب، ”سوانحِ کربلا“

صفحہ 31 پر ہے: حضرت سیدنا عبد اللہ بن مَغَفَّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اصحاب کے حق میں خدا سے ڈرو! خدا کا خوف کرو!! انھیں میرے بعد نشانہ نہ بناؤ، جس نے انھیں محبوب رکھا میری مَحَبَّت کی وجہ سے محبوب (یعنی پیارا) رکھا اور جس نے ان سے بُغض کیا وہ مجھ سے بُغض رکھتا ہے، اس لئے اُس نے ان سے بُغض رکھا، جس نے انھیں ایذا دی اُس نے مجھے ایذا دی، جس نے مجھے ایذا دی اُس نے بیشک خدائے تعالیٰ کو ایذا دی، جس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے گرفتار کرے۔ (سُنَنِ ترمذی ج ۵ ص ۴۶۳ حدیث ۳۸۸۸)

صحابہ کرام ارضوان کا نہایت ادب کیجئے

صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں: مسلمان کو چاہیے کہ صحابہ کرام (علیہم الرضوان) کا نہایت ادب رکھے اور دل میں ان کی عقیدت و مَحَبَّت کو جگہ دے۔ ان کی مَحَبَّت حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی مَحَبَّت ہے اور جو بد نصیب صحابہ (علیہم الرضوان) کی شان میں بے ادبی کے ساتھ زبان کھولے وہ دشمنِ خدا اور رسول (عَزَّوَجَلَّ) و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) ہے۔ مسلمان ایسے شخص کے پاس نہ بیٹھے۔ (سوانحِ کربلا ص ۳۱) میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

اہلسنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترة رسول اللہ کی

(یعنی اہلسنت کا بیڑا پار ہے کیوں کہ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ ان کیلئے ستاروں کی مانند اور اہلبیت اطہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کشتی کی طرح ہیں)



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام وردِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملیگی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلَی اللّٰهِ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰه

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(4) قبر میں بیٹھنا کالاسانپ! حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں کچھ لوگ حاضر ہوئے اور عرض کی: ہم سفر حج پر نکلے ہوئے ہیں، مقامِ صفاح پر

ہمارے قافلے کا آدمی فوت ہو گیا ہے۔ ہم نے اس کے لئے جب قبر کھودی تو ایک بیٹ بڑا کالاسانپ بیٹھا نظر آیا، جس نے قبر کو بھر رکھا تھا اُسے چھوڑ کر دوسری قبر کھودی تو اس میں بھی وہی سانپ نظر آیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں اس گمبیر مسئلے کے حل کی خاطر حاضر ہوئے ہیں۔ حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ”یہ اس کی خیانت کی سزا ہے جس کا وہ مرتکب ہوا کرتا تھا۔“ اور بیہقی کے الفاظ یہ ہیں: ذَاکَ عَمَلُهُ الَّذِیْ کَانَ یَعْمَلُ یعنی ”یہ اُس کے عمل کی سزا ہے جو وہ کیا کرتا تھا۔“ آپ حضرات اُسے ان دونوں میں سے کسی ایک قبر میں دفن کر دیجئے، خدا کی قسم! اگر اس دنیا کی ساری زمین بھی کھود ڈالیں گے تب بھی ہر جگہ یہی کچھ پائیں گے۔“ بالآخر ہم نے اُس کو سانپ بھری قبر میں دفن کر دیا۔ واپس آ کر ہم نے اس کا سامان اس کے گھر والوں کو دے دیا اور اس کی بیوہ سے اس کے اعمال کے بارے میں سوال کیا تو اس نے بتایا: یہ کھانا بیچتا تھا اور اُس میں سے اپنے گھر والوں کے لئے کچھ نکال لیتا تھا پھر کمی پوری کرنے کے لئے اُس میں اتنی ہی ملاوٹ کر دیتا تھا۔ (شَرْحُ الصُّدُوْر ص ۱۷۴، شُعَبُ الْاِیْمَان ج ۴ ص ۳۳۴ حدیث ۵۳۱۱)

دھوکہ بازی جہنم سے ہے! بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ضرورتاً عبرت کیلئے مُردے کی برائی بیان کرنا جائز تھا جی تو حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُس

مرے ہوئے حاجی کی برائی بیان فرمائی نیز جواز ہی کے سبب بلند پایہ محدثین نے اس حکایت کو اپنی اپنی کتب میں نقل



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر زور و پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

کیا۔ اس حکایت سے ملاوٹ والا مال دھوکے سے بیچنے کی تباہ کاری معلوم ہوئی۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 480 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بیاناتِ عطاءریہ“ حصہ اول کے صفحہ 218 پر ہے: اللہ کے پیارے حبیب، حبیبِ لیب، طبیبوں کے طبیب عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جو ہمارے ساتھ دھوکہ بازی کرے وہ ہم میں سے نہیں اور منکر اور دھوکہ بازی جہنم میں ہیں۔ (الْمُعْجَمُ الْكَبِيرُ لِلطَّبْرَانِيِّ ج ۱۰ ص ۱۳۸ حدیث ۱۰۲۳۴) ایک اور مقام پر سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین اشخاص داخلِ جنت نہ ہوں گے (۱) دھوکہ باز (۲) بخیل (۳) احسان جتانے والا۔ (سُنَنِ تِرْمِذِي ج ۳ ص ۳۸۸ حدیث ۱۹۷۰)

یہاں وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو ملاوٹ والا مال دھوکے سے بیچتے ہیں اگر مرنے کے بعد پکڑ میں آگئے تو کیا ہوگا! اگر مالِ ملاوٹ والا ہے اور گاہک کو ملاوٹ وغیرہ کی مقدار بتادی یا ملاوٹ پالکل نمایاں نظر آرہی ہے تو ایسا مال بیچنا جائز ہے جبکہ اس میں سے کچھ چھپایا نہ گیا ہو مثلاً ملاوٹ کی مقدار بتائی مگر کم بتائی جیسا کہ 50 فیصد ملاوٹ تھی اور 25 فیصد کھایا جتنی ملاوٹ اوپر سے نظر آرہی ہو اس سے زیادہ نیچے ملاوٹ کر رکھی ہو اور وہ ظاہر نہ کرے تو ناجائز ہے۔ اسی طرح دھوکہ دینے کیلئے اوپر عمدہ پھل اور نیچے یا بیچ میں گلے سڑے پھل رکھنے والوں اور یوں ہی دوسری چیزوں میں دھوکہ بازی سے کام لینے والوں کو ان گناہوں سے بچنا چاہئے۔

دھوکہ بازی میں ٹھوسٹ ہے بڑی

یاد رکھ اس کی سزا ہو گی کڑی

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ! أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(5) پرندے نے قے کی تو
اُس میں سے انسان نکل پڑا!

عِصْمَہ عَبَادِ اِنْسِی کہتے ہیں: میں کسی جنگل میں گھوم رہا تھا کہ میں نے ایک گر جا دیکھا، گر جا میں ایک راہب کی خانقاہ تھی اس کے اندر موجود راہب سے میں نے کہا کہ تم نے اِس (ویران) مقام پر جو سب سے عجیب و غریب چیز دیکھی ہو وہ مجھے بتاؤ! تو اُس نے بتایا: میں نے ایک روز یہاں شتر مرغ جیسا ایک دیو ہیکل سفید پرندہ دیکھا، اُس نے اُس پتھر پر بیٹھ کر قے کی، اس میں سے ایک انسانی سر نکل پڑا، وہ برابر قے کرتا رہا اور انسانی اعضاء نکلتے رہے اور بجلی کی سی سُرعت (یعنی بھرتی) کے ساتھ ایک دوسرے سے جڑتے رہے یہاں تک کہ وہ مکمل آدمی بن گیا! اُس آدمی نے جوں ہی اٹھنے کی کوشش کی اُس دیو ہیکل پرندے نے اُس کے ٹھونگ ماری اور اُس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، پھر نکل گیا۔ کئی روز تک میں یہ خوفناک منظر دیکھتا رہا، میرا یقین خدا عز و جل کی قدرت پر بڑھ گیا کہ واقعی اللہ تعالیٰ مار کر چلانے پر قادر ہے۔ ایک دن میں اُس دیو ہیکل پرندے کی طرف متوجہ ہوا اور اُس سے دریافت کیا کہ اے پرندے! میں تجھے اُس ذات کی قسم دے کر کہتا ہوں جس نے تجھ کو پیدا کیا کہ اب کی بار جب وہ انسان مکمل ہو جائے تو اس کو باقی رہنے دینا تاکہ میں اس سے اس کا عمل معلوم کر سکوں؟ تو اُس پرندے نے فصیح عربی میں کہا: میرے رب عز و جل کے لئے ہی بادشاہت اور بقا ہے ہر چیز فانی ہے اور وہی باقی ہے میں اُس کا ایک فرشتہ ہوں اور اِس شخص پر مسلط کیا گیا ہوں تاکہ اس کے گناہ کی سزا دیتا رہوں۔“ جب قے میں وہ انسان نکلا تو میں نے اس سے پوچھا: اے اپنے نفس پر ظلم کرنے والے انسان! تو کون ہے اور تیرا قصہ کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: میں ”حضرت مولائے کائنات علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ و جہۃ الکریم کا قاتل عبدالرحمن ابن ملجم ہوں، جب میں مرچکا تو اللہ تعالیٰ کے سامنے میری روح حاضر ہوئی،

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو یہ شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

اُس نے میرا نامہ اعمال مجھ کو دیا جس میں میری پیدائش سے لے کر حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو شہید کرنے تک کی ہر نیکی اور بدی لکھی ہوئی تھی۔ پھر اللہ عزوجل نے اس فرشتے کو حکم دیا کہ وہ قیامت تک مجھے عذاب دے۔“ یہ کہہ کر وہ چُپ ہو گیا اور دیو ہیکل پر بندے نے اس پر ٹھونکیں ماریں اور اُس کو نگل گیا اور چلا گیا۔ (شَرْحُ الصُّدُور ص ۱۷۵)

ابنِ مُلْجَم نے مولیٰ علی کو کیوں شہید کیا؟
 بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مولیٰ علی شیرِ خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے قاتل کا جو کہ خارجی بد دین و گمراہ تھا کیسا دردناک انجام ہوا! وہ بدنصیب کیوں اتنا بڑا گناہ کرنے کیلئے آمادہ ہوا! اس سلسلے میں حضرت علامہ جلال الدین سیوطی شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے ”مستدرک“ کے حوالے سے لکھا ہے کہ ابنِ مُلْجَم ایک قِطام نامی خارجیہ عورت کے عشقِ مجازی میں گرفتار ہو گیا تھا، اُس نے شادی کیلئے مہر میں تین ہزار درہم اور حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے قتل کا مطالبہ رکھا تھا۔ (تَارِیخُ الْخُلَفَاء ص ۱۳۹، الْمُسْتَدْرَك ج ۴ ص ۱۲۱ رقم ۴۷۴۴) افسوس! عشقِ مجازی میں ابنِ مُلْجَم اندھا ہو گیا اور اس نے حضرت مولائے کائنات، مولیٰ علی شیرِ خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم جیسی عظیم ہستی کو شہید کر دیا، اس نابکار کو وہ عورت تو خاک ملنی تھی ہاتھوں ہاتھ یہ سزا ملی کہ لوگوں نے دیکھتے ہی دیکھتے اُسے پکڑ لیا، پالا خرا اُس کے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ٹوکڑے میں ڈال کر آگ لگا دی گئی اور وہ جل کر خاکستر ہو گیا! اور مرنے کے بعد تا قیامت جاری رہنے والے اس کے لرزہ خیز عذاب کا ابھی آپ نے تذکرہ سنا۔ وہ بد بخت، نہ ادھر کارہا نہ ادھر کارہا۔ حضرت سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بالکل سچ فرمایا ہے کہ ”شہوت کی گھڑی بھر کیلئے پیرویِ طویل غم کا باعث بنتی ہے۔“ (صحابی کا قول یہیں تک ہے) قاتیل بھی تو شہوت ہی کی وجہ سے حضرت سیدنا ہانیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو شہید کر کے برباد ہوا اور برباد بھی کیسا ہوا کہ صرف سُن کر ہی ٹھہر جھری آجائے! تو اس کی بھی حکایت ملاحظہ فرمائیے اور شہوت کی آفت سے ربُّ العزت کی پناہ مانگئے:

(6) حُضْرُ السَّالِطِ
لُطْكَاهُ آدَمِ

عبداللہ کہتے ہیں: ہم چند افرادِ مسندِ ری سفر پر روانہ ہوئے۔ اِتِّقَا قَاطِنِ رُوزِ تَک اندھیرا چھایا رہا، جب روشنی ہوئی تو ایک بستی آگئی۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ میں پینے کیلئے پانی کی تلاش میں روانہ ہوا تو بستی کے دروازے بند تھے، میں نے بہت آوازیں دیں، کوئی

جواب نہ آیا، اسی اثنا میں دو شہسوار (یعنی دو گھوڑے سوار) نمودار ہوئے، انہوں نے کہا: اے عبداللہ! اس گلی میں داخل ہو جاؤ تو تمہیں پانی کا ایک حوض ملے گا اس میں سے پانی لے لینا اور وہاں کے منظر کو دیکھ کر خوف زدہ نہ ہونا۔ میں نے اُن سے اُن بند دروازوں کے بارے میں دریافت کیا جن میں ہوائیں چل رہی تھیں، انہوں نے بتایا: ”یہ وہ گھر ہیں جن میں مُردوں کی رُوحیں رہتی ہیں۔“ پھر میں حوض پر پہنچا تو میں نے دیکھا کہ ایک شخص پانی پر اُلٹا لٹکا ہوا ہے وہ اپنے ہاتھ سے پانی لینا چاہتا ہے لیکن ناکام ہو جاتا ہے، مجھے دیکھ کر پکارنے لگا: اے عبداللہ! مجھے پانی پلاؤ۔ میں نے برتن لے کر ڈبویا تا کہ اسے پانی پلا سکوں لیکن کسی نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، میں نے اُس لٹکے ہوئے آدمی سے کہا: اے بندہ خدا! تو نے دیکھ لیا کہ میں نے اپنی طرف سے کوشش کی کہ تجھے پانی پلاؤں لیکن میرا ہاتھ پکڑا گیا، تو مجھے اپنا واقعہ بتا۔ اُس نے کہا: میں حضرت آدم علیہ السلام کا لڑکا (قابیل) ہوں، جس نے دنیا میں سب سے پہلا قتل کیا۔

(کتاب مَنْ عَاشَ بَعْدَ الْمَوْتِ مع موسوعة ابن أبي الدنيا ج ۶ ص ۲۹۷ رقم ۴۸)

قابیل کے
سیاہ کارنامے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قابیل شروع میں مسلمان تھا بعد میں مرتد ہو گیا تھا، اسی نے دنیا کا سب سے پہلا قتل کیا، اسے دنیا میں یہ سزائیں ملیں کہ قتل کرتے ہی اُس کا گوارا رنگ سیاہی میں تبدیل ہو گیا، دل ایک دم سخت ہو گیا، اپنی بہن لیوذا کو عدن کی طرف لیکر بھاگ گیا، حرام اولاد ہوئی، جب بڑھا ہو گیا تو اُس کی اولاد اِس کو تھر مارتی تھی، یہاں تک اپنی اولاد کے تھر ہی سے ہلاک ہو گیا۔ ہلاکت کے بعد ملنے والی سزا کا لرزہ خیز واقعہ آپ سُن چکے۔ مُفسِّر شہیر حکیمُ الْأُمّت حضرت مفتی احمد یار خان

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر دُرود شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

علیہ رحمۃ اللہ ان قاتیل کے سیاہ کارنامے بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام کا حکم نہ ماننا، ناجائز نکاح کا ارادہ کرنا، ہانپیل کے قتل کا ارادہ کرنا، ہانپیل کے قتل کے بعد مرتد ہو جانا، گانا بجانا، باجے تاشے ایجاد کرنا۔ مزید فرماتے ہیں: مرتد و بے دین کو نبی زادہ ہونا بالکل ہی بیکار ہے، پیغمبر زادگی (صرف) ایمان کے ساتھ مفید ہے، دیکھو قاتیل نبی زادہ تھا مگر ہلاک ہو گیا۔

(ماخوذ از تفسیر نعیمی جلد ۶ ص ۴۰۳-۴۰۵)

تری رحمتوں ہی سے ایمان ملا ہے نہ ہو اب یہ مجھ سے جدا یا الہی
مسلمان ہے عطار تیرے کرم سے ہو ایمان پر خاتمہ یا الہی

درس میں شرکت میری اصل احکام کا سبب بن گئی
ایمان کی حفاظت کا جذبہ پانے غیبت کرنے سننے کی خصلت مٹانے، نمازوں اور سنتوں کی عادت بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنتوں کی تربیت کیلئے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھر سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے مدنی انعامات کے مطابق عمل کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مدنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمے دار کو جمع کروائیے۔ فیضانِ سنت کے درس، انفرادی کوشش، ماہِ رمضان المبارک میں عاشقانِ رسول کے ساتھ اعتکاف کی بھی بڑی برکتیں ہیں! آئیے! اس ضمن میں ایک مدنی بہار آپ کے گوش گزار کروں۔ بھمبر، کشمیر کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح تحریر دی کہ میں اُن دنوں فرسٹ ایئر میں پڑھتا تھا، کالج کا آزادانہ ماحول تھا، فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سننے کا شوق جنون کی حد تک تھا حتیٰ کہ اُس گاڑی میں سفر نہیں کرتا تھا جس میں گانے یا فلم نہ ہوتی! ہماری کالونی میں دعوتِ اسلامی کے ایک اسلامی بھائی تشریف لائے انہوں نے فیضانِ سنت سے درس دیا اور ایک دُعایاد کروائی۔ اس سے میں بہت زیادہ متاثر ہوا، اس کے بعد سے درسِ فیضانِ سنت سننا شروع کر دیا۔ میرے مدنی



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جب تم سلیمن (علیہم السلام) پر زود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

ماحول سے باقاعدہ وابستگی کی ایک بہت بڑی وجہ ہمارے علاقے کے ایک مبلغ کی انفرادی کوشش ہے اُن کا حسن اخلاق، اعلیٰ کردار، جذبہ حسنِ عمل اور مَحَبَّت بھرا انداز ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے ماہِ رَمَضَانِ الْمُبَارَك میں عاشقانِ رسول کے ساتھ دس دن کے اعتکاف کی بھی سعادت حاصل کی۔ اس کا مجھ پر بڑا گہرا اثر ہوا اور میں گناہوں سے تائب ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بیان دیتے وقت کشمیر کی مشاورت کے ایک رکن کی حیثیت سے نمازوں اور سنتوں کی دھومیں مچانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ ساتھ ہی ساتھ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کشمیر میں دعوتِ اسلامی کی ایک ”مجلس“ کا نگران بنادیا گیا ہوں اور کشمیر کے ایک ڈویژن کی نگرانی سے بھی مشرف ہوں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! درسِ فیضانِ سنت کی بَرَکت سے مَدَنی ماحول کی طرف رغبت ملی، اسلامی بھائی کی انفرادی کوشش و شفقت نے مزید تقویّت بخشی اور صد کروڑ مرحبا! مَدَنی ماحول کے اندر ہونے والے سنتوں بھرے اعتکافِ رَمَہان نے گناہوں کی گہری کھائی میں گرے ہوئے انسان کو سہارا دے کر نکالا اور اتنی زبردست عظمت بخشی کہ دعوتِ اسلامی کے بہت سارے ذمّے داروں کا بھی ذمّے دار بنادیا۔ کاش! تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں (بشمول سب کے سب چھوٹے بڑے ذمّے داران) روزانہ دو درسِ فیضانِ سنت دینے یا سننے کی ترکیب فرما لیا کریں۔

قبر کی روشنی ۱ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صفحات پر مشتمل کتاب، ”فیضانِ سنت“ صفحہ 195 تا 196 پر ہے: درس و بیان کے ثواب کا بھی کیا

کہنا! حضرت علامہ جلال الدین سیوطی الشافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی ”شرح الصدور“ میں نقل کرتے ہیں: اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی فرمائی، ”بھلائی کی باتیں خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تا کہ ان کو کسی قسم کی



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

وحشت نہ ہو۔

(جلیۃ الاولیاء ج ۶ ص ۵ حدیث ۷۶۲۲)

قبریں جگمگائی ہوں گی! اس روایت سے نیکی کی بات سیکھنے سکھانے کا اجر و ثواب معلوم ہوا۔
 اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ سیکھنے سکھانے کی نیت سے سنتوں بھرا بیان کرنے یا درس دینے اور سننے والوں کے توارے ہی نیارے ہو جائیں گے، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اُن کی قبریں اندر سے جگمگ جگمگ کر رہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہوگا۔ اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ انفرادی کوشش کرتے ہوئے نیکی کی دعوت دینے والوں، مَدَنی قافلے میں سفر اور فکرِ مدینہ کر کے مَدَنی انعامات کا رسالہ روزانہ پڑ کرنے کی ترغیب دلانے والوں اور سنتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کرنے والوں بہ نیتِ ثواب نیز مُبَلِّغین کی نیکی کی دعوت کو سننے والوں کی قبور بھی اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ حُضُورِ مُفِیضِ النُّورِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور کے صدقے نور علی نور ہوں گی۔

قبر میں لہرائیں گے تا خسر چشمے نور کے
 جلوه فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ کی (حدائقِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
 تُوْبُوْا اِلٰی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوت میں غیبت کی حکایت! حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہم علیہ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کہیں کھانے کی دعوت پر تشریف لے گئے، لوگوں نے آپس میں کہا کہ فلاں شخص

ابھی تک نہیں آیا۔ ایک شخص بولا: وہ موٹا تو بڑا سُست ہے۔ اس پر حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہم علیہ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْاَکْرَم

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو پارہ زُود پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

اپنے آپ کو ملامت کرتے ہوئے فرمانے لگے: افسوس! میرے پیٹ کی وجہ سے مجھ پر یہ آفت آئی ہے کہ میں ایک ایسی مجلس (یعنی بیٹھک) میں پہنچ گیا جہاں ایک مسلمان کی غیبت ہو رہی ہے۔ یہ کہہ کر وہاں سے واپس تشریف لے گئے اور (اس صدمے سے) تین (اور بر ولایت دیگر سات) دن تک کھانا نہ کھایا۔ (تنبیہ الغافلین ص ۸۹)

”غیبت کرنا گناہِ کبیرہ ہے“ کے انیس حُرُوف کی نسبت سے کسی کو سُست وغیرہ کھنے کے مُتعلّق 19 مثالیں

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اللہ عزّوجلّ کے نیک بندے مسلمان کی آبروریزی بالکل برداشت نہیں کرتے اور ایسی بیٹھکوں اور دعوتوں کو بھی ترک کر دیتے ہیں جہاں مسلمانوں کی غیبتوں کا سلسلہ ہو۔ کیا کبھی ہم بھی کسی غیبتوں بھری دعوت یا بیٹھک سے ”واک آؤٹ“ ہوئے؟ ہاں، وہاں سے اٹھ کر چل دینے سے پہلے اپنی بات کا وزن دیکھنا ہوگا یعنی اگر یہ ظن غالب ہو کہ سمجھانے سے غیبت کرنے والے توبہ کر لیں گے تب تو انہیں غیبت سے باز رکھنا آپ پر واجب ہو جائے گا اور اگر ایسی صورت نہیں تو جس طرح ممکن ہو غیبت سننے سے بچئے اور اگر فتنہ و فساد کا خوف نہ ہو تو وہاں سے اٹھ کر چل دیجئے۔ چونکہ غیبت کی جائز صورتیں بھی موجود ہیں لہذا سمجھانے اور اٹھ کر جانے والے کے پاس اتنا علم ہونا ضروری ہے جس سے وہ یہ طے کر سکے کہ واقعی گناہوں بھری غیبت ہو رہی ہے۔ اس حکایت سے معلوم ہوا کہ پیٹھ پیچھے کسی کو ”موٹا“ اور سُست“ کہنا بھی غیبت میں داخل ہے۔ موٹا اور سُست دونوں الگ الگ الفاظ ہیں یعنی اگر کسی بھاری بھر کم آدمی کو پیچھے سے بلا اجازت شرعی موٹا کہا تب بھی غیبت ہے اسی طرح بلا اجازت شرعی پیچھے سے کسی کو سُست کاہل نا کارہ ڈھیلا کام چور نکمٹا نکھٹو گنوار جاہل ان پڑھ کم عقل احمق بے وقوف نادان پگلا باؤلا پاگل دیر سے سمجھنے والا موٹی عقل والا وغیرہ کہنا بھی غیبت ہے۔



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زُرد پاک نہ پڑھے۔

میرے سر پہ عصیاں کا بار آہ مولیٰ! بڑھا جاتا ہے دم بدم یا الہی
زمیں بوجھ سے میرے پھٹتی نہیں ہے یہ تیرا ہی تو ہے کرم یا الہی
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
تُوبُوا اِلٰی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، ولی نعمت، عظیم دونوں جہان کی ذلت!

البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مُجَدِّدِ دین وملت، حامی سنت، ماحی بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ شریف جلد 24 صفحہ 347 پر فرماتے ہیں: جو مظلوم کی داد رسی پر قادر ہو اور نہ کرے تو اس کیلئے ذلت کا عذاب ہے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: ”جس شخص کے سامنے اس کے مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور یہ اُس کی مدد پر قادر ہو اور نہ کرے، اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں پکڑے گا۔“ (ذم الغیبة لابن ابی الدنیا ص ۱۳۴ رقم ۱۰۸) مزید اسی جلد کے صفحہ 426 تا 427 پر لکھتے ہیں: ”نوح کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کے سامنے کسی مسلمان کی بے عزتی کی جائے اور وہ طاقت کے باوجود اُس کی امداد نہ کرے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے سامنے ذلیل و رسوا کرے گا۔“ (مُسْنَدُ اِمَامِ اَحْمَد ج ۵ ص ۴۱۲ حدیث ۱۰۹۸۵) اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ حدیث پاک لکھنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں: اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ مسلمان کی (غیبت وغیرہ کے ذریعے) بے عزتی کو دیکھ کر خاموش رہنا ایسے (یعنی قیامت کی رسوائی کے) عذاب کا باعث ہے تو خود



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑے تو لوگوں میں وہ کبھوس ترین شخص ہے۔

اُسے (یعنی کسی مسلمان کو غیبت وغیرہ کے ذریعے) ذلیل کرنے کے درپے ہونا اور جس (منصب اور) مرتبے کی وجہ سے اسے مسلمانوں کے نزدیک عزت حاصل ہو اُس میں (غیبتوں، الزام تراشیوں اور بدگمانیوں وغیرہ کے ذریعے) رخنہ اندازی (یعنی خلل ڈالنے) کی کوشش کرنا کس قدر عذاب اور اللہ تعالیٰ کے غضب کا سبب ہوگا! (فتاویٰ رضویہ)

اللہ کی دی ہوئی عزت! کون چھین سکتا ہے!
 بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایات اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرمودات (یعنی ارشادات) سے وہ حضرات عبرت حاصل کریں جو بلا اجازت شرعی کسی سنی عالم، پیشوا، سربراہ کسی تنظیمی ذمے دار یا کسی بھی عام مسلمان کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ اُس کو ہدفِ تنقید بناتے ہوئے اُس کی عزت اُچھالنے لگتے ہیں، یوں غیبتوں، پُخلیوں، شہموں، بدگمانیوں، عیب دریوں، دل آزاریوں اور نہ جانے کن کن گناہوں کے مُرتکب ہوتے ہیں۔ جس کو اللہ عزَّوَجَلَّ نے مُعزَّز کیا ہو اُس کی عزت کون چھین سکتا ہے! سنو! سنو! جو بدنصیب بلا وجہ شرعی کسی مسلمان کی مخالفت کرتے ان کو بدنام کرتے پھرتے ہیں ایسوں کے بارے میں قرآن کریم کیا فرماتا ہے چنانچہ پارہ 18 سورۃ النور آیت نمبر 19 میں اللہ الرحمن عزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُجِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ
 فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي
 الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
 ترجمہ کنز الایمان: وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ
 مسلمانوں میں برا چرچا پھیلے ان کے لئے دردناک
 عذاب ہے دنیا اور آخرت میں۔

مجھے غیبتوں سے تو محفوظ فرما پئے سرور دو جہاں یا الہی
 جو شاہِ مدینہ کی نعیت سنائے عطا کر دے ایسی زباں یا الہی
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہا کی۔

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ! اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّد

آقا نے خواب میں فرمایا: غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنتوں پر عمل کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنتوں کی

تربیت کیلئے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھر اسفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے مَدَنی انعامات کے مطابق عمل کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمے دار کو جمع کروائیے۔ آئیے ”مسجد بھرواجتماع“ کی ایک انوکھی مَدَنی بہار سنتے ہیں چنانچہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 10 ستمبر 2004 بروز جمعۃ المبارک تحصیل ٹھری میرواہ سے منقصل ”گوٹھ حاجی الیاس خاص خلی (پاکستان) کی جیلانی مسجد میں بعد نمازِ عشاء ”مسجد بھرواجتماع“ ہوا۔ مبلغ دعوتِ اسلامی نے سنتوں بھرا بیان فرمایا اور تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے بین الاقوامی اجتماع ستمبر (2004) میں شرکت اور ہاتھوں ہاتھ مَدَنی قافلے میں سفر کی بھرپور ترغیب دلائی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 17 اسلامی بھائی 12 دن کے مَدَنی قافلے کیلئے ہاتھوں ہاتھ تیار ہو گئے۔ اُسی رات اُسی گاؤں کے ایک خوش نصیب اسلامی بھائی جو کہ دُرود شریف پڑھتے پڑھتے سوئے تھے ان کو سرکارِ رسالت مآب ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی، بیٹھے بیٹھے آقا مدینے والے مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے سلام ارشاد فرمانے کے بعد خود ہی اپنا تعارف بھی کروایا کہ میں محمد ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہوں اور جو کچھ ارشاد فرمایا اُس میں یہ بھی تھا ”تمہارے گاؤں پر خصوصی کرم ہو گیا ہے۔“ مزید ارشاد فرمایا: ”جو چہرے پر داڑھی سجائے اس کی مجھ سے مَحَبَّت ہے اور جو داڑھی مُنڈائے اس کی مجھ سے مَحَبَّت نہیں اور تُو روزِ تہجد کی نیت کرتا ہے مگر سُستی کر جاتا ہے، اُٹھ اور تہجد ادا کر۔“ جب بھرے مجمع میں اُس اسلامی بھائی نے قسم کھا کر اپنا

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

خواب سنایا تو سن کر کئی اسلامی بھائیوں نے چہرے پر داڑھی سجانے اور مدنی قافلوں میں سفر پر جانے کی نیتیں کیں۔

گوٹھ میں گاؤں میں، دھوپ میں چھاؤں میں، سب سے کہتے رہیں، قافلے میں چلو

جنگل و کوہ میں، کوہ کی کھوہ میں، دیں کے ڈنکے بجیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسجد بھرو اجتماع مرحبا! بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحَنَ اللّٰہ! ”مسجد بھرو اجتماع“ کی برکتوں کی بھی کیا بات ہے! بعض اوقات سیاسی طور پر ”جیل بھرو“ تحریک چلائی جاتی

ہے، دعوتِ اسلامی چونکہ سنّتوں بھری غیر سیاسی مدنی تحریک ہے یہ مسجد بھرو کے عزائم رکھتی ہے اور چاہتی ہے کہ بس

کسی طرح بھی امت کا سچے سچے نمازی بن جائے۔ اس مدنی بہار کا انہم حصّہ خواب میں محبوب ربّ العزت عَزَّوَجَلَّ صَلَّی

اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت اور یہ پیغامِ رسالت ہے: جو چہرے پر داڑھی سجائے اُس کی مجھ سے مَحَبَّت ہے اور جو

داڑھی مندائے اُس کی مجھ سے مَحَبَّت نہیں۔ خواب کی اس بات کی تائید اس حدیثِ پاک سے ہوتی ہے جس میں یہ

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے: جو میری سنّت اختیار کرے وہ میرا اور جو میری سنّت سے منہ پھیر لے وہ میرا نہیں۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۳۸ ص ۱۲۷)

میں (سبِ مدینہ عفی عنہ) دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے کے ہمراہ مختلف شہروں کا سفر

کرتا ہوا ہند کے صوبہ گجرات کے ایک ساحلی شہر ”ویراؤل“ حاضر ہوا، وہاں ایک کلین

شیونو جوان سے ملاقات ہوئی جس نے مجھ سے کچھ اس طرح خواب بیان کیا: میں نے

دیکھا، سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کسی کے زانو پر سر انور رکھ کر لیٹے ہوئے ہیں، قریب ہی دعوتِ اسلامی کا ایک مبلغ

حاضر ہے، سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اُس مبلغِ دعوتِ اسلامی سے فرمانے لگے: (الفاظ یاد نہیں مضمون کچھ اس طرح تھا)

داڑھی کے متعلق
ایک عبرتناک خواب



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

”میرے امتی داڑھی منڈواتے ہیں اس سے میرے سینے میں درد ہوتا ہے۔“ یہ سن کر اُس مبلغ نے مجھ کلین شیو کے چہرے پر اپنے دونوں ہاتھ پھیر دیئے اور میری آنکھ کھل گئی۔ (غالباً وہ خواب تازہ ترین تھا اُس نوجوان نے میرے سامنے داڑھی بڑھانے کے عزم کا اظہار کیا)

آقا ﷺ کی محبت کی نشانی سجا لیجئے
 بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! جس نے ابھی تک داڑھی نہیں رکھی اس کو چاہئے کہ اپنے بیٹھے بیٹھے مدنی محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت کی نشانی داڑھی شریف اپنے چہرے پر سجالے، اب تک منڈائی یا ٹھوڑی کے نیچے ایک مٹھی سے گھٹائی اس سے توبہ بھی کر لے۔ شیطن لاکھ روکے داڑھی کے متعلق دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا دل ہلادینے والا رسالہ، ”کالے پتھو“ (صفحہ 25) کا مطالعہ کیجئے۔ نیز مکتبۃ المدینہ کی جاری کردہ ”کالے پتھو“ نامی آڈیو کیسٹ سنئے یا V.C.D. دیکھئے۔

سرکار کا عاشق بھی کیا داڑھی منڈاتا ہے

کیوں عشق کا چہرے سے اظہار نہیں ہوتا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلٰی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سو سے بڑا گناہ کون سا ہے؟
 حضور سید المبلغین، جنابِ رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے دریافت فرمایا: کیا

تم جانتے ہو کہ اللہ عزوجل کے نزدیک سو سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

کی: وَاللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ یعنی اللہ عزوجل اور اس کا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: بے شک اللہ عزوجل کے نزدیک سود سے بڑھ کر گناہ ہے مسلمان کی عزت کو حلال سمجھنا۔ پھر رسول اکرم، نُورِ مُجَسِّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدْ احْتَبَلُوا بُهْتَانًا وَ
اِثْمًا مُّبِينًا ۝ (پ ۲۲، الاحزاب: ۵۸)

ترجمہ کنز الایمان: اور جو ایمان والے
مردوں اور عورتوں کو بے کئے ستاتے ہیں انہوں
نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے سر لیا۔

(شُعَبُ الْاِيْمَانِ لِلْبَيْهَقِيِّ ج ۵ ص ۲۹۸ حدیث ۶۷۱۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً مسلمان کی عزت پر ہاتھ ڈالنا سو جیسے گناہ بد سے بھی بدترین ہے۔ اس ضمن

میں مزید تین فرامینِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ملاحظہ فرمائیے:

﴿۱﴾ آدمی کو ملنے والا سود کا ایک درہم اللہ عزوجل کے نزدیک چھتیس (36) بار زنا کرنے سے زیادہ برا ہے اور بے شک سود سے بڑھ کر گناہ کسی مسلمان کی بے عزتی کرنا ہے۔ (ذَمُّ الْغِيْبَةِ لِابْنِ أَبِي الدُّنْيَا ص ۸۰ حدیث ۳۶) ﴿۲﴾ سود

بہتر (72) گناہوں کا مجموعہ ہے اور ان میں سے ادنیٰ ترین اپنی ماں سے زنا کرنے کی طرح ہے اور بے شک سود سے

بڑھ کر گناہ کسی مسلمان کی بے عزتی کرنا ہے۔ (الْمُعْجَمُ الْاَوْسَطُ ج ۵ ص ۲۲۷ حدیث ۷۱۵۱) ﴿۳﴾ بدترین سود مسلمان

کی آبرو میں ناحق دست درازی ہے۔ (سُنَنِ ابوداؤد ج ۴ ص ۳۵۳ حدیث ۴۸۷۶) حدیث پاک نمبر 3 کے تحت مُفسِّر شہیر

حکیمُ الْأُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: یعنی سود خواری بدترین گناہ ہے جیسے ماں کے ساتھ



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ زُروِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

کعبہ معظمہ میں زنا کرنا، سود خوار کو اللہ رسول سے جنگ کرنے کا الٹی میٹم دیا گیا ہے، یہ تو مالی سُود کا حال ہے، مسلمان کی آبرو چونکہ مال سے زیادہ عزیز اور قیمتی ہے اسی لئے مسلمان کی آبروریزی (غیبت وغیرہ کر کے)، اسے ذلیل کرنا بدترین سُود قرار دیا گیا۔

(مِراءۃ ج ۶ ص ۶۱۸)

بالحقین ایسے مسلمان ہیں بڑے ہی نادان
جو ہیں سلطانِ مدینہ کے حقیقی عاشق
صلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلی اللہ تعالیٰ علی محمد
تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ
صلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

مسلمان کی عزت کی حفاظت کا ثواب
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ کے سامنے جب بھی کوئی آدمی کسی اسلامی بھائی کی خطایا اُس کے عیب کا تذکرہ اُس کی موجودگی میں یا پس پشت (یعنی پیٹھ پیچھے) شروع کرے تو سننے میں اگر کوئی مصلحتِ شرعی نہ ہو تو فوراً احترامِ مسلم کا لحاظ کرتے ہوئے

ثوابِ آخرت کمانے کی نیت سے اپنے اسلامی بھائی کی عزت کی حفاظت کرنے کی ترکیب کیجئے۔ تاجدارِ رسالت، مصطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، سرِ اپاعظمت و شرافت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عافیت نشان ہے: جو اپنے (مسلمان) بھائی کی پیٹھ پیچھے اُس کی عزت کا تحفظ کرے تو اللہ عزَّ وَّجَلَّ کے ذمَّہ کرم پر ہے کہ وہ اُسے جہنم سے آزاد کر دے۔ (مسندِ امام احمد ج ۶ ص ۴۶۱) حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ نبی کریم، رُءُوفٌ رَحِیمٌ علیہ اَفْضَلُ الصَّلَوةِ التَّلَیْمِ نے ارشاد فرمایا: جس نے دُنیا میں اپنے بھائی کی عزت کی حفاظت کی، اللہ عزَّ وَّجَلَّ قیامت کے دن ایک فرشتہ بھیجے گا جو جہنم سے اس کی حفاظت فرمائے گا۔

(ذِمُّ الْغَیْبَةِ لِابْنِ اَبی الدُّنْیَا ص ۱۳۱ حدیث ۱۰۵)

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر سومر تیرہ روز دیا کہ پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

غیبت سے روکنے کے چار فضائل ہیں

مسلمان کی غیبت کرنے والے کو روکنے کی قدرت ہونے کی صورت میں روک دینا واجب ہے، روکنا ثواب عظیم اور نہ روکنا باعث عذاب الیم (یعنی دردناک عذاب کا باعث) ہے اس ضمن میں چار فرامین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

ملاحظہ فرمائیے:

- ﴿1﴾ جس کے سامنے اس کے مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اس کی مدد پر قادر ہو اور مدد کرے، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی مدد کرے گا اور اگر باوجود قدرت اس کی مدد نہیں کی تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اسے پکڑے گا۔ (مُصَنَّفُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ ج ۱۰ ص ۱۸۸ رقم ۲۰۴۲۶) ﴿2﴾ جو شخص اپنے بھائی کے گوشت سے اس کی غیبت (عدم موجودگی) میں روکے (یعنی مسلمان کی غیبت کی جارہی تھی اس نے روکا) تَوَالِدَ غَزْوٍ وَجَلَّ بِرَحْمَةٍ هِيَ كَمَا سَ جَهَنَّمَ سے آزاد کر دے۔ (مَشْكَاتُ النَّصَائِبِ ج ۳ ص ۷۰ حدیث ۴۹۸۱) ﴿3﴾ جو مسلمان اپنے بھائی کی آبرو سے روکے (یعنی کسی مسلم کی آبروریزی ہوتی تھی اس نے منع کیا) تَوَالِدَ غَزْوٍ وَجَلَّ بِرَحْمَةٍ هِيَ كَمَا سَ جَهَنَّمَ کی آگ سے بچائے۔ اس کے بعد اس آیت کی تلاوت فرمائی: ﴿وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ ۴۰ ترجمہ کنز الایمان: اور ہمارے ذمہ کرم پر ہے مسلمانوں کی مدد فرمانا۔ (پ ۲۱ الروم: ۷) (شرح السنۃ ج ۶ ص ۴۹۴ حدیث ۳۴۲۲) ﴿4﴾ جہاں مردِ مسلم کی ہتکِ حرمت (یعنی بے عزتی) کی جاتی ہو اور اس کی آبروریزی کی جاتی ہو ایسی جگہ جس نے اُس کی مدد نہ کی (یعنی یہ خاموش سنتا رہا اور اُن کو منع نہ کیا) تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد نہیں کرے گا جہاں اسے پسند ہو کہ مدد کی جائے اور جو شخص مردِ مسلم کی مدد کرے گا ایسے موقع پر جہاں اُس کی ہتکِ حرمت (یعنی بے عزتی) اور آبروریزی کی جارہی ہو، اللہ تعالیٰ اُس کی مدد فرمائے گا ایسے موقع پر جہاں اسے محبوب (یعنی پسند) ہے کہ مدد کی جائے۔

(سُنَنِ ابوداؤد ج ۴ ص ۳۵۵ حدیث ۴۸۸۴)



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُو درُو رہو تمہارا رُو درُو مجھ تک پہنچتا ہے۔

غیبت کرنے والے کے سامنے تعریف
ہمارے اُسلاف رَحِمَهُمُ اللہ تعالیٰ کسی سے مسلمان کی غیبت سنتے تو اُسے فوراً ٹوکتے اور ان کا انداز بھی کتنا حسین ہوتا! چنانچہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں ایک شخص نے سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غیبت کی تو آپ رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: اے شخص! تُو امام کے عیب کیوں بیان کرتا ہے! ان کی شان تو یہ تھی کہ پینتالیس سال تک ایک وضو سے پانچوں وقت کی نماز ادا کرتے رہے۔
(الْخَيْرَاتُ الْحَسَنَاتُ لِلْهَيْتِ ص ۱۱۷، رَدُّ الْمُحْتَرَج ۱ ص ۱۵۰)

غیبت کرنے والے سے پیچھا چھڑانے کا طریقہ
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہ المبین کا گناہوں بھری غیبت سننے سے بچنے کا جذبہ مرحبا! کاش! صد کروڑ کاش! ہمارا یہ ذہن بن جائے کہ جوں ہی کسی مسلمان کا منہ (NEGATIVE) تذکرہ نکلے فوراً خبردار ہو جائے

اور غور کیجئے، اگر وہ تذکرہ غیبت پر مبنی یا غیبت کی طرف لے جانے والا ہو تو فوراً اس سے باز آ جائے، اگر کوئی اور آدمی یہ گفتگو کرنے لگا ہو تو اُس کو مناسب طریقے پر روک دیجئے، اگر وہ باز نہ آئے تو وہاں سے اُٹھ جائے، اگر اُسے روکنا یا اپنا وہاں سے ہٹنا ممکن نہ ہو تو دل میں بُرا جائیے، ترکیب سے بات بدل دیجئے اُس گفتگو میں دلچسپی مت لیجئے، مثلاً ادھر ادھر دیکھنے لگ جائے، منہ پر بیزاری کے آثار لائیے، بار بار گھڑی دیکھ کر اُکتاہٹ کا اظہار فرمائیے، ممکن ہو تو استنجا خانے کا کہہ کر ہی اُٹھ جائے اور پھر آپ کا کہا جھوٹ نہ ہو جائے اس لئے استنجا بھی کر لیجئے۔ ”غیبت گاہ“ میں حاضر رہنے کے بجائے مجبوراً استنجا خانے میں وقت گزارنا بہت مناسب عمل ہے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر بھی ثواب ملیگا۔

اخلاق ہوں اچھے مرا کردار ہو ستھرا

سوالہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

محبوب کے صدقے میں مجھے نیک بنادے



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام و روپاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

غیبت کرنے والے کو اشارے
اُسے نہیں زبان سے روکیے

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کے فرمان والا شان کا خلاصہ ہے: جہاں غیبت ہو رہی ہو اور یہ (مُرُوٰت میں نہیں بلکہ) ڈر کے سبب زبان سے روک نہیں سکتا تو دل میں بُرا جانے تو اب اسے گناہ نہیں ہوگا، اگر وہاں

سے اُٹھ کر جاسکتا ہے یا گفتگو کا رخ بدل سکتا ہے مگر ایسا نہیں کرتا تو گنہگار ہے، اگر زبان سے کہہ بھی دیتا ہے کہ ”خاموش ہو جاؤ“ مگر دل سے سننا چاہتا ہے تو یہ مُنَافِقَت ہے اور جب تک دل سے بُرا نہ جانے گناہ سے باہر نہ ہوگا، فقط ہاتھ یا اپنے اُبرو یا پیشانی کے اشارے سے چپ کرانا کافی نہ ہوگا کیوں کہ یہ سُستی ہے اور غیبت جیسے گناہ کو معمولی سمجھنے کی علامت ہے، (اگر فساد کا اندیشہ نہ ہو تو) غیبت کرنے والے کو سختی سے واضح الفاظ میں روکے۔ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۸۰) تاجدارِ مدینۃ منورہ، سلطانِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس کسی مومن کو ذلیل کیا جا رہا ہو اور وہ طاقت (رکھنے) کے باوجود اس کی مدد نہ کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کے سامنے اسے رُسوا کرے گا۔

(مُسْنَدُ إِمَامِ أَحْمَد ج ۵ ص ۴۱۲ حدیث ۱۵۹۸۵)

علماء کو عوام نہ ٹوکیں!
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت سے روکنے والے کیلئے اتنی معلومات ہونا ضروری ہے کہ وہ گناہوں بھری غیبت کی پہچان رکھتا ہو نیز روکتے وقت اپنی بات کا وزن دیکھنا بھی بہت ضروری ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کسی کو منع کریں اور کوئی فتنہ کھڑا ہو جائے یہ بات بھی ذہن میں رکھئے کہ بعض اوقات بالخصوص اہل علم حضرات کی کوئی بات سرسری طور پر سننے والے کو غیبت لگتی ہے مگر درحقیقت وہ گناہوں بھری غیبت نہیں ہوتی کیوں کہ غیبت کی جائز صورتیں بھی موجود ہیں، محاورہ ہے: خَطَا ئے بُزُرْگَانِ گِرِفْتَنِ خَطَا اَسْت یعنی ”بزرگوں پر اعتراض کرنا ان کی خطا پکڑنا خود خطا ہے۔“ لہذا علمائے کرام کو عوام ہرگز نہ ٹوکیں اور ان کے لئے دل میں میل بھی نہ لائیں۔ ہاں اگر آپ کو غیبت کے بارے میں معلومات ہوں اور وہ عالم صاحب واقعی صریح غیبت کر رہے



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر زور و پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

ہوں تو وہاں سے اٹھ جائیے، ممکن ہو تو بات کا رخ بدل دیجئے اگر ہٹنا یا بات بدلنا اور کسی طرح سے غیبت سننے سے بچنا ممکن نہ ہو تو دل میں بُرا جانتے ہوئے حتیٰ المقدور بے توجہی برتئے۔ اگر ”ہاں“ میں سر ہلائیں گے یا دلچسپی اور تعجب کا اظہار کریں گے، تائید میں ”اچھا“، جی، اوہو“ وغیرہ آوازیں نکالیں گے تو گنہگار ہوں گے۔

عالم کو ٹوکنے کے متعلق
فرمانِ اعلیٰ حضرت
میں آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، ولی نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مُجَدِّدِ دین وملت، حامی سنت، ماحی بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 708 پر لکھتے ہیں: علماء پر عوام کو (حق) اعتراض نہیں پہنچتا اور جو مشہور بمعرفت ہو اُس کا معاملہ زیادہ ناؤک ہے ہر عامی مسلمان کے لئے حکم ہے کہ اُس کے (یعنی اُس عام مسلمان کے بھی) ہر قول و فعل کے لئے ستر (70) محملِ حسن (یعنی اچھے احتمالات اور جائز تاویلات) تلاش کرو، (ان عوام پر بھی بدگمانی مت کرو) نہ کہ علماء و مشائخ جن پر اعتراض کا عوام کو کوئی حق (ہی حاصل) نہیں! یہاں تک کہ کُٹبِ دینیہ میں تصریح (یعنی صاف لکھا) ہے اگر صراحتہً نماز کا وقت جارہا ہے اور عالم نہیں اُٹھتا تو جاہل کا یہ کہنا گستاخی ہے کہ ”نماز کو چلئے“، وہ (یعنی عالم) اِس (یعنی غیر عالم) کے لئے ہادی (یعنی رہنما) بنایا گیا ہے نہ کہ یہ (جاہل) اُس (عالم) کے لئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۷۰۸)

مترجم

تری پسند کی باتیں فقط سنا یا رب

مترجم

فُحُور و فکر کو پاکیزگی عطا یا رب

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سنوں نہ فحش کلامی نہ غیبت و چغلی

کریں نہ تنگ خیالات بدکبھی کر دے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس نے کتاب میں بھروسہ کر لیا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

جس کو سلامتی کی دعا دی گئی کی غیبت!!!
کسی کو سلام کر کے جان و مال اور عزت و آبرو وغیرہ کی سلامتی کی دعا دی اور پھر جوں ہی وہاں سے ہٹے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسی کی عزت اُچھالنی یعنی غیبت کرنی شروع کر دی یہ کیسا عجیب معاملہ ہے! جی ہاں، ”السَّلامُ عَلَیْکُمْ“ کے معنی ہیں:

”تم پر سلامتی ہو۔“ لگے ہاتھوں سلام کی نیت بھی ملاحظہ فرمالیجئے چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصہ 16 صفحہ 102 پر لکھے ہوئے جُزئیے کا خلاصہ ہے: ”سلام کرتے وقت دل میں یہ نیت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگا ہوں اس کا مال اور عزت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں۔“ (رَدُّ الْفِتَنِ ج ۹ ص ۶۸۲) عارفِ باللہ! حضرت سیدنا شیخ ابوطالب مکی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے ملاقات کے وقت سلام کرتے تو اس سے یہ مراد لیتے کہ تو میری طرف سے سلامت رہا، میں تیری غیبت اور مَدَّت نہیں کروں گا۔

(قَوْتُ الْقُلُوبِ ج ۱ ص ۳۴۸)

مَرْجُو
خداے پاک کرم! از چنے نبی یا رب

مَرْجُو
کروں کسی کی بھی غیبت نہ میں کبھی یا رب

مَرْجُو
طُفیل حضرت شیر خدا علی یا رب

مَرْجُو
مُغاف کر دے گنہ تو مرے بھی یا رب

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

اَسْتَغْفِرُ اللّٰه

تُوبُوْا اِلٰی اللّٰه!

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

خوفناک حادثہ ہوتے ہوتے لکھا:
غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنتوں کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنتوں کی

تربیت کیلئے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

سنوارنے کیلئے مدنی انعامات کے مطابق عمل کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مدنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمے دار کو جمع کروائیے۔ سنتوں بھرے اجتماع میں حاضری دیجئے نہ جانے کب دل چوٹ کھا جائے اور دونوں جہاں میں بھلائیاں عنایت ہو جائیں۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار گوش گزار کرتا ہوں: ۱۴۲۵ھ میں ہونے والے بین الاقوامی تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع (صحرائے مدینہ، مدینۃ الاولیاء، ملتان شریف) کے چند روز بعد (سب مدینہ غُنی غنّہ) سے ملنے ایک صاحبِ پنجاب سے باب المدینہ کراچی آئے، ان کے بیان کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے، ”میں A.C. کوچ کا ڈرائیور ہوں، پریشانیوں نے تباہ حال کر دیا تھا، شیطان مجھے باؤلا بنا کر میرا یہ ذہن بنا چکا تھا کہ دنیا والے مطلبی اور بے وفا ہیں مجھے خودکشی کر لینی ہے مگر تنہا نہیں اوروں کو بھی ساتھ لیکر مرنا ہے۔ لہذا میں نے یہ طے کیا ہوا تھا کہ کچا کچھ بھری ہوئی کوچ کو پوری رفتار کے ساتھ گہری کھائی میں گرا کر سب سوار یوں سمیت اپنے آپ کو ختم کر دوں گا۔ ایسے میں سواریاں لیکر اجتماع (صحرائے مدینہ، ملتان شریف) میں آنے کی سعادت مل گئی۔ گویا میرے ہی لئے خودکشی کا علاج نامی بیان ہوا، سُن کر میں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے لرز اُٹھا، میں نے اچھی طرح سمجھ لیا کہ خودکشی سے جان چھوٹی نہیں مزید پھنس جاتی ہے۔ میں نے سچے دل سے توبہ کی، بیان کرنے والے کا نام و پتا لوگوں سے لیکر اب آپ کے پاس دعائیں لینے آیا ہوں۔ چنانچہ اُس نے دعا کروائی اور نماز کی پابندی، ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں حاضری، مدنی قافلوں میں سفر وغیرہ کی اچھی اچھی نیتیں کر کے روتا ہوا پلٹ گیا۔

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 472 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بیاناتِ عطاریہ“ حصہ دُوم کے صفحہ 404 تا 406 پر ہے: خودکشی کرنے والے شاید یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری جان چھوٹ جائے گی! حالانکہ اس سے جان چھوٹنے کے بجائے ناراضی رب العزت عَزَّوَجَلَّ کی صورت میں نہایت بُری طرح پھنس جاتی ہے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! خودکشی کا

کیا خودکشی سے جان چھوٹ جاتی ہے؟



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: جو مجھ پر ایک مرتبہ زور و شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

(6) حَوْضِ السَّالِطِ لُڑکا ہوا آدمی

عبداللہ کہتے ہیں: ہم چند افراد سمندری سفر پر روانہ ہوئے۔ اتفاقاً چند روز تک اندھیرا چھایا رہا، جب روشنی ہوئی تو ایک بستی آگئی۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ میں مینے کیلئے پانی کی تلاش میں روانہ ہوا تو بستی کے دروازے بند تھے، میں نے بہت آوازیں دیں، کوئی

جواب نہ آیا، اسی اثنا میں دو ٹھسوار (یعنی دو گھوڑے سوار) نمودار ہوئے، انہوں نے کہا: اے عبداللہ! اس گلی میں داخل ہو جاؤ تو تمہیں پانی کا ایک حوض ملے گا اس میں سے پانی لے لینا اور وہاں کے منظر کو دیکھ کر خوف زدہ نہ ہونا۔ میں نے اُن سے اُن بند دروازوں کے بارے میں دریافت کیا جن میں ہوائیں چل رہی تھیں، انہوں نے بتایا: ”یہ وہ گھر ہیں جن میں مُردوں کی رُوحیں رہتی ہیں۔“ پھر میں حوض پر پہنچا تو میں نے دیکھا کہ ایک شخص پانی پر اُلٹا لٹکا ہوا ہے وہ اپنے ہاتھ سے پانی لینا چاہتا ہے لیکن ناکام ہو جاتا ہے، مجھے دیکھ کر پکارنے لگا: اے عبداللہ! مجھے پانی پلاؤ۔ میں نے برتن لے کر ڈبویا تا کہ اسے پانی پلا سکوں لیکن کسی نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، میں نے اُس لٹکے ہوئے آدمی سے کہا: اے بندہ خدا! تو نے دیکھ لیا کہ میں نے اپنی طرف سے کوشش کی کہ تجھے پانی پلاؤں لیکن میرا ہاتھ پکڑا گیا، تو مجھے اپنا واقعہ بتا۔ اُس نے کہا: میں حضرت آدم علیہ السلام کا لڑکا (قابیل) ہوں، جس نے دنیا میں سب سے پہلا قتل کیا۔

(کتاب من عاش بعد الموت مع موسوعة ابن أبي الدنيا ج 6 ص ۲۹۷ رقم ۴۸)

قابیل کے سیاہ کارنامے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قابیل شروع میں مسلمان تھا بعد میں مرتد ہو گیا تھا، اسی نے دنیا کا سب سے پہلا قتل کیا، اسے دنیا میں یہ سزائیں ملیں کہ قتل کرتے ہی اُس کا گوار رنگ سیاہی میں تبدیل ہو گیا، دل ایک دم سخت ہو گیا، اپنی بہن اقلیمہ کو عدنان کی طرف لیکر بھاگ گیا، حرام اولاد ہوئی، جب بڑھا ہو گیا تو اُس کی اولاد اس کو تھر مارتی تھی، یہاں تک اپنی اولاد کے تھر ہی سے ہلاک ہو گیا۔ ہلاکت کے بعد ملنے والی سزا کا لرزہ خیز واقعہ آپ سُن چکے۔ مفسرِ شہیر حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر زور و شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

قبر میں شکل تیری بگڑ جائے گی، پیپ میں لاش تیری لٹھڑ جائے گی
 بال ٹھو جائیں گے کھال اُدھڑ جائے گی، کیڑے پڑ جائیں گے نقش سڑ جائے گی
 مت گناہوں پہ ہو بھائی بے باک تُو، بھول مت یہ حقیقت کہ ہے خاک تو
 تھام لے دامن شاہِ لولاک تُو، تجی توبہ سے ہو جائے گا پاک تو
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
 تُوبُوا اِلٰی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گھر جا کر نیکی کی دعوت دیتے! حضرت سیدنا عبد العزیز درینی علیہ رَحْمَةُ اللہِ القویٰ کو جب معلوم ہوتا کہ کسی شخص نے ان کی غیبت کی ہے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فہمائش (یعنی سمجھانے) کیلئے اُس کے گھر تشریف لے جاتے اور فرماتے: اے بھائی! آپ کو کیا ہو گیا کہ آپ نے عبد العزیز کے گناہ اٹھالیے!

(تَنْبِیْہُ الْمَغْتَرِبِیْنَ ص ۱۹۲)

”گناہ اٹھالئے“ کی وضاحت: بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے پتا چلا کہ ہمارے اُسلاف اپنی غیبت کا سُن کر دھواں پھو آں ہو کر آستینیں چڑھا کر غیبت کرنے والے پر چڑھ دوڑنے کے بجائے، اگر جانا پڑتا تو اس کے گھر جا کر بھی اس کو نیکی کی دعوت پہنچاتے اور اس کے دل کو چوٹ لگانے والے کلمات ارشاد فرماتے۔ اس حکایت میں ”گناہ اٹھالئے“ جو کہا گیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اگر غیر توبہ اور مُغتاب یعنی جس کی غیبت کی اُس سے بے مُعاف کروائے مرا تو جس کی غیبت کی ہے اُس کو اپنی نیکیاں دینی پڑیں گی، اگر نیکیاں نہ ہوئیں یا کم پڑ گئیں تو اُس کے گناہ اپنے سر اٹھانے پڑیں گے! آہ! غیبت کا معاملہ بے حد نازک ہے، توبہ



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جب تم سُلَیْمَن (علیہم السلام) پر زُردِ پاک پرھو تو مجھ پر بھی چڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

توبہ ہماری کروڑوں بار توبہ۔ عہد کیجئے: نہ غیبت کروں گا نہ سنوں گا۔

مذہب

ہے غیبت سے بچنے کی نیت الہی
میں قائم رہوں کر اعانت الہی

رحمت پلٹ جاتی ہے | حضرت سیدنا حاتم اصم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم فرماتے ہیں: جب کسی مجلس میں یہ تین باتیں ہوں تو اُن لوگوں سے رحمت پلٹ جاتی ہے: (۱) دنیا کا

ذکر (۲) زیادہ ہنسنا اور (۳) لوگوں کی غیبت کرنا۔ (تنبیہ المفتقرین ص ۱۹۴)

عذاب قبر کے تین حصے | حضرت سیدنا قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہمیں بتایا گیا ہے کہ عذابِ قبر کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے: ایک تہائی عذاب غیبت سے، ایک تہائی پچھلی سے، اور ایک تہائی پیشاب (کے چھینٹوں سے خود کو نہ بچانے) سے ہوتا ہے۔

(ذم الغیبة لابن ابی الدنيا ص ۹۲ رقم ۵۲)

کتوں کی شکل میں اٹھیں گے | سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: غیبت کرنے والوں، چغل خوروں اور پاکباز لوگوں کے عیب تلاش کرنے والوں کو اللہ عزوجل (قیامت کے دن) کتوں کی شکل میں اٹھائے گا۔

(التوبین والتنبیہ لابی الشیخ الاصبہانی ص ۹۷ رقم ۲۲۰، الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۳۲۵ حدیث ۱۰)

مفسرِ شہیر حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ تمام انسان قبروں سے بے شکل انسانی اٹھیں گے پھر محشر میں پہنچ کر بعض کی صورتیں مسخ ہو جائیں گی۔ (یعنی بگڑ جائیں گی مثلاً مختلف جانوروں جیسی ہو



فرمانِ مصطفیٰ: صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

جانیں گی

(مراجعة ص ۶۶۰)

گوشت کی چھوٹی سی بوٹی! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زبان اگرچہ بظاہر گوشت کی ایک چھوٹی سی بوٹی ہے مگر یہ خدائے رحمن عزوجل کی عظیم الشان نعمت ہے۔ اس

نعمت کی قدر تو شاید گونگا ہی جان سکتا ہے۔ زبان کا دُرُست استعمال جنت میں داخل اور غلط استعمال جہنم سے واصل کر سکتا ہے۔ اس زبان سے تلاوتِ قرآن کرنے والا اور دُرود و سلام پڑھنے والا رب العزت کی عنایت سے جنت میں جاتا ہے۔ اس زبان سے کسی مسلمان کو گالی نکالنے والا نیز غیبت، چغلی و تہمت کا مرتکب عذابِ نار کا حقدار قرار پاتا ہے۔ اگر کوئی بدترین کافر بھی دل کی تصدیق کے ساتھ زبان سے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پڑھ لے تو کفر و شرک کی ساری گندگی سے پاک ہو جاتا ہے اس کی زبان سے نکلا ہوا یہ کَلِمَةُ طَيِّبَةٍ اس کے گزشتہ تمام گناہوں کے میل کچیل کو دھو ڈالتا ہے۔ زبان سے ادا کئے ہوئے اس کلمہ پاک کے باعث وہ گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جاتا ہے جیسا کہ اُس روز تھا جس روز اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ یہ عظیم مَدَنی انقلابِ دل کی تائید کے ساتھ زبان سے ادا کئے ہوئے کلمے شریف کی بدولت آیا۔

ہر بات پر سب سے بھرا
ہی عبادت کا ثواب
اے کاش! ہم بھی اپنی زبان کا صحیح استعمال کرنا سیکھ لیں۔ غیبتوں، چغلیوں اور تہمتوں بھری باتوں سے پیچھا چھڑا لیں، بے شک اللہ عزوجل و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مرضی کے مطابق اگر زبان کو چلایا جائے تو جنت میں گھر تیار ہو جائیگا۔ اس زبان سے ہم تلاوتِ قرآن پاک کریں، ذِکْرُ اللہ عزوجل کریں، دُرود و سلام کا ورد کریں، خوب خوب نیکی کی دعوت دیں تو ان شاء اللہ عزوجل ہمارے وارے ہی نیارے ہو جائیں گے۔ مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ میں ہے: حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہِ خداوندی عزوجل میں عرض کی: اے ربِّ کریم عزوجل! جو اپنے

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دوسو بار زود پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

بھائی کو بلائے اور اسے نیکی کا حکم کرے اور برائی سے روکے اُس شخص کا بدلہ کیا ہوگا؟ فرمایا: ”میں اس کے ہر کلمے کے بدلے ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اسے جہنم کی سزا دینے میں مجھے حیا آتی ہے۔“ (مُكَاشَفَةُ الْقُلُوب ص ۴۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی بات بتانے، گناہ سے نفرت دلانے اور ان کاموں کیلئے کسی پر انفرادی کوشش کا ثواب کمانے کیلئے یہ ضروری نہیں کہ جس کو سمجھا یا وہ مان جائے تو ہی ثواب ملیگا بلکہ اگر وہ نہ مانے تب بھی

عاشقانِ رسولؐ کے میٹھے بول کی برکات

إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ثواب ہی ثواب ہے اور اگر آپ کی انفرادی کوشش سے کسی نے گناہوں سے توبہ کر کے سنتوں بھری زندگی گزارنی شروع کر دی پھر تو إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ آپ کا بھی بیڑا پار ہو جائیگا۔ آئیے اس ضمن میں انفرادی کوشش کی ایک مدنی بہار سنتے چلیں چٹانچہ شہرِ قصور (پنجاب، پاکستان) کے ایک نوجوان اسلامی بھائی کی تحریر بالتصرف پیش کرتا ہوں: میں اُن دنوں میٹرک کا طالب علم تھا، بُری صحبت کے باعث زندگی گناہوں میں بسر ہو رہی تھی، مزاج بے حد عُصیلا تھا، بدتمیزی کی عادت بد اس حد تک پہنچ چکی تھی کہ والد صاحب گجا دادا جان اور دادی جان کے سامنے بھی قینچی کی طرح زبان چلاتا۔ ایک روز تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا ایک ”مدنی قافلہ“ ہمارے محلے کی مسجد میں آ پہنچا، خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ میں عاشقانِ رسول سے ملاقات کیلئے پہنچ گیا۔ ایک اسلامی بھائی نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے درس میں شرکت کی دعوت پیش کی، ان کے میٹھے بول نے مجھ پر ایسا اثر کیا کہ میں ان کے ساتھ ہی درس میں بیٹھ گیا۔ انہوں نے درس کے بعد انتہائی میٹھے انداز میں مجھے بتایا کہ چند ہی روز بعد صحرائے مدینہ مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں دعوتِ اسلامی کا تین روزہ بین الاقوامی سنتوں بھرا اجتماع ہو رہا ہے آپ بھی شرکت کر لیجئے۔ ان کے درس نے مجھ پر بہت اچھا اثر کیا تھا لہذا میں انکار نہ کر سکا۔ یہاں تک کہ میں سنتوں بھرے اجتماع (صحرائے مدینہ، مدینۃ الاولیاء ملتان) میں حاضر ہو گیا۔ وہاں کی رونقیں اور برکتیں دیکھ کر میں حیران رہ گیا، اجتماع

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر قہر و دشریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

اوپر سے منوں مٹی ڈال کر ناز اٹھانے والے رخصت ہو رہے ہوں گے، ہائے! گھپ اندھیرا، آہ! وحشت کا بسیرا، ایسے میں اگر غیبتوں، پُخلیوں، عیب دریوں، تہمتوں اور بدگمانیوں وغیرہ و غیرہ گناہوں کے سبب اندھیری قبر میں خوفناک مار پیٹ شروع ہو گئی، بھیانک آگ سلگادی گئی، طرح طرح کے زہریلے سانپ نچھو کفن پھاڑ کر نازک بدن سے لپٹ گئے تو کیا بنے گا! عقل بھی سلامت ہوگی، بے ہوشی بھی طاری نہ ہوگی، چیخ و پکار بھی بے کار ثابت ہوگی، نہ کسی کو پاس بلا سکیں گے، نہ خود کسی کے پاس جا سکیں گے! ہائے میرے اللہ!

گھپ اندھیرا ہی کیا وحشت کا بسیرا ہوگا قبر میں کیسے اکیلا میں رہوں گا یا رب!
 گر کفن پھاڑ کے سانپوں نے جمایا قبضہ ہائے بربادی! کہاں جا کے ٹھپوں گا یا رب!
 ڈنک مچھر کا بھی مجھ سے تو سہا جاتا نہیں قبر میں نچھو کے ڈنک کیسے سہوں گا یا رب!
 گر ٹو ناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی ہائے! میں نارِ جہنم میں جلوں گا یا رب!

عفو کر اور سدا کے لئے راضی ہو جا

گر کرم کر دے توجہ میں رہوں گا یا رب!

بھابھی نے جادو کروادیا ہے! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** گھر میں بیماری، پریشانی یا بے روزگاری ہو تو آج کل اکثر وسوسہ آتا ہے کہ شاید کسی نے جادو کروادیا ہے، لہذا ”بابا

جی“ (تعویذ دھاگہ دینے والے) سے رابطہ کیا جاتا ہے، یا لفظ ”بابا جی“ بتادیں کہ تمہارے قریبی رشتے دار نے جادو کروایا ہے تو عموماً مابہو یا بھابھی کی شامت آ جاتی ہے۔ بعض اوقات ”بابا جی“ جادو کرنے والے یا والی کے نام کا پہلا حرف بلکہ نام ہی بتا دیتے ہیں! کبھی کبھی تو سویوں والا ماش کے آٹے کا پتلا اور تعویذ وغیرہ بھی گھر سے برآمد ہو جاتا ہے۔ اور پھر لوگ ایسے ”بابا جی“ پر اندھا بھروسہ کر لیتے ہیں اور خاندان بھر میں غیبت و بہتان تراشی کا بدترین سلسلہ چل نکلتا اور



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہنم کی۔

نتیجتاً ہر ابھرا ہلہلہا تا خاندانِ تاخت و تاراج ہو کر رہ جاتا ہے۔ یاد رکھئے! بلا ثبوت شرعی صرف عاملوں اور باباؤں کے کہنے پر اگر آپ نے کسی سے کہا: مثلاً ”ہماری بھابھی جادو کرواتے ہیں“ تو یہ بُھتان، گناہِ کبیرہ، حرام اور جہنم میں لیجانے والا کام ہوا اور اگر کسی نے چھپ کر واقعی جادو کروا بھی دیا ہو اور آپ کو یقینی طور پر پتا چل گیا ہو تب بھی اُس مخصوص فرد کا جادو کے حوالے سے بلا مصلحت شرعی کسی سے تذکرہ کرنا غیبت ہے۔ خیال رہے! عاملوں یا باباؤں کا بتانا شرعی ثبوت نہیں کہلاتا۔

اگر گھر سے سویوں والا پتلا برآمد ہو جائے تو! **وسوسہ:** ”باباجی“ نے نام اور سویوں والے پتلے کی نشاندہی کر دی پھر بھی یہ شرعی ثبوت کیوں نہیں؟ کیا ”باباجی“ جھوٹے ہیں؟ **وسوسے کا علاج:** دیکھئے! کسی بات کو دلیل شرعی نہ ماننا اور ہے اور جس کی

دلیل نہ مانی گئی اسے جھوٹا سمجھنا اور ہے۔ مثلاً کسی بات میں دو گواہوں کی حاجت ہو اور گواہ صرف ایک ہو وہ اگرچہ کوئی صالح، نیک بلکہ ولی ہی ہو، قاضی اُس کی گواہی رد کر دیتا ہے تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ قاضی اُس کو جھوٹا سمجھ رہا ہے بلکہ شریعت نے گواہی کا جو نصاب مقرر کیا ہے قاضی اُس نصاب کے حکم پر عمل کر رہا ہے۔ یونہی ہم باباجی کو جھوٹا نہیں کہہ رہے بلکہ حکم شرعی پر عمل کرتے ہوئے باباجی کے بتا دینے کو دلیل بنا کر کسی شخص پر جادو کا الزام نہیں ثابت کر رہے بہر حال حکم شریعت یہی ہے کہ کسی باباجی کا پتلے وغیرہ کے بارے میں بتا دینا اور اُس پتلے کا برآمد ہو جانا اس بات کی دلیل شرعی نہیں ہے کہ واقعی فلاں رشتے دار ہی نے یہ جادو کروایا ہے۔

جو بابا پیسے نہ مانگتے ہوں وہ کیسے غلط ہو سکتے ہیں؟ **وسوسہ:** جو باباجی تعویذات وغیرہ کے پیسے نہیں مانگتے وہ کس طرح غلط ہو سکتے ہیں؟ **وسوسے کا علاج:** عملیات کی لائن ایسی ہے کہ جو پیسے نہیں مانگتا بعض اوقات اس کی آمدنی مانگنے والوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہے کیوں کہ بار بار پیسے



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

مانگنے والوں سے لوگ دور بھاگتے ہیں۔ حضرت مولائے کائنات، مولیٰ علی شیر خدا کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وَجْہُہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: پھڑا جب تھنوں کو بہت زیادہ چوسنے لگتا ہے تو اس کی ماں اُس کو سینگ مارتی ہے۔ (مُکاشَفَةُ الْقُلُوب ص ۲۲۰) بہر حال ”بابا“ اگرچہ پیسے نہ مانگتا ہو تب بھی لوگ پُتھو نہ کہ حقیقت سے ناواقف ہوتے ہیں اس لئے عموماً ایسوں کے زیادہ عقیدت مند ہو جاتے ہیں اور پھر دعوتوں اور نذرانوں کی ترکیب کے ساتھ ساتھ شہرت و عزّت بھی حاصل ہوتی ہے۔ حُبّ جاہ یعنی عزّت و شہرت کی مَحَبّت کا مَرَض جن کو لگ جاتا ہے وہ لوگ مشہوری کیلئے کروڑوں روپے اپنے پلے سے خرچ کرنے سے بھی نہیں پُتھو کتے! عام انتخابات کے مواقع پر جمہوری ممالک میں اس کے نظارے عام ہوتے ہیں۔ یقیناً شریعت کے کسی بھی معاملے میں قطعاً جھول نہیں۔ یاد رکھئے! استخارات، مُوکلّات اور چٹات کے ذریعے نہیں بلکہ قرآن و سنت کے احکامات کے تَوَسُّط سے اسلامی عدالتوں کے معاملات طے کئے جاتے ہیں۔

اگر تکیے کے نیچے سے تعویذ نکل آئے تو؟ **وسوسہ:** اگر بھابھی یا بہو کی جیب یا اُس کے تکیے کے نیچے سے تعویذ برآمد ہوا ہو تو کیا یہ بھی شرعی ثبوت نہیں؟ **وسوسے کا علاج:** یہ بھی شرعی دلیل نہیں۔ جو تعویذ برآمد ہوا اُسے ”جادو“

قرار دینے کیلئے بھی تو کوئی معقول دلیل ہونی چاہئے! اپنے علاج یا کسی نجی مقصد کیلئے بھی تو وہ تعویذ استعمال کر سکتی ہیں۔ بالفرض وہ جادو ہی کا تعویذ ثابت ہو جائے تب بھی اس کا کیا ثبوت ہے کہ آپ کو نقصان پہنچانے ہی کیلئے وہ لائی تھیں۔ یہ شیطانی حرکت بھی ہو سکتی ہے کہ کوئی شریر جن گھر میں فساد کروانے کیلئے تکیے کے نیچے یا جیب میں تعویذ ڈال دے!

منہ کی بدبو کے باوجود شرابی نہ کہا جائے **حُجَّةُ الْإِسْلَام** حضرت سپہِ نایب امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کے فرمان کا خلاصہ ہے: کسی شخص کے منہ سے شراب کی بو آتی ہو اس بنا پر اس پر حد لگانی جائز نہیں کیوں کہ ہو سکتا ہے اس نے شراب سے گلّی کی ہو، خود نہ پی ہو کسی نے زبردستی پینے پر مجبور



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

کر دیا ہو۔ لہذا اس مسلمان پر (صرف منہ کی بدبو کے سبب) بدگمانی نہ کی جائے (یعنی اس کو شرابی قرار نہ دیا جائے)

(احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۸۶)

شرعی ثبوت کسے کہتے ہیں! شرعی ثبوت کی یہاں صورت یہ ہے کہ یا تو جس پر الزام ہے وہ خود بہ ہوش و حواس اقرار کرے کہ میں نے جادو کروایا ہے، اگر وہ انکار کرے تو دومر مسلمان یا ایک مسلمان مرد اور دو مسلمان عورتیں گواہی دیں کہ ہم نے اس کو جادو کرتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اگر مذکورہ شرعی گواہ نہیں لا سکتے تو جس پر الزام ہے اگر وہ قسم کھالے کہ میں نے جادو نہیں کروایا تو اُس کو سچا ماننا ضروری ہے۔

تو نے چوری کی! دیکھئے! شیطان کے اُکسانے پر بہو وغیرہ پر جادو کا الزام لگانے اور پوچھ گچھ کے دوران اس کے انکار پر ہرگز یہ بات زبان پر نہ لائیے کہ یہ پھنس گئی تو اب اس نے انکار کرنا ہی ہے اور آدمی عزت بچانے کیلئے تو جھوٹی قسم بھی کھا لیتا ہے اس لئے یہ بھی جھوٹی قسم کھا رہی ہے۔ خدا را ایک مسلمان کی عزت کی اہمیت کو سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ آپ کی عبرت کیلئے ایک ایمان افروز حدیث شریف عرض کرتا ہوں: پُچنانچہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: **اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوبِ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم** کا فرمانِ عالی شان ہے: حضرت عیسیٰ ابن مریم نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا تو اُس سے فرمایا: ”تو نے چوری کی؟“ وہ بولا: ”ہرگز نہیں اُس کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں“ تو حضرت عیسیٰ نے فرمایا: میں اللہ پر ایمان پر لایا اور میں نے اپنے کو آپ جھٹلایا۔

(صحیح مسلم ص ۱۲۸۸ حدیث ۲۳۶۸)

اللہ اکبر! دیکھا آپ نے! حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے قسم کھالینے والے کے ساتھ کتنا عظیم برتاؤ کیا۔ مفسرِ شہیر حکیم الأُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ اُس قسم کھانے والے کو چھوڑ دینے

... کہ میٹری آنکھوں
نے دیکھنے میں غلطی کی



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

کے مُتَعَلِّق حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے جذبات کی عکاسی کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: یعنی اس قسم کی وجہ سے تجھے سچا سمجھتا ہوں کہ مومن بندہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی جھوٹی قسم نہیں کھا سکتا، (کیونکہ) اس کے دل میں اللہ کے نام کی تعظیم ہوتی ہے، اپنے مُتَعَلِّق غلط فہمی کا خیال کر لیتا ہوں کہ میری آنکھوں نے دیکھنے میں غلطی کی۔

(یراۃ ج ۶ ص ۶۲۳) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

توبہ اور معافی کا طریقہ اُمید ہے مسئلہ سمجھ میں آ گیا ہوگا، ایسے مواقع پر صبر کرنا چاہئے ورنہ بدگمانیوں، غیبتوں اور تہمتوں وغیرہ گناہوں سے بچنا دشوار ہو جاتا ہے۔

اب اگر کسی نے اس طرح کی خطا کی ہے کہ بغیر ثبوت شرعی جادو کا الزام لگا بیٹھا ہے تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ بیکس پناہ میں گڑگڑا کر توبہ کرے اور توبہ کے تقاضے بھی پورے کرے نیز جس پر الزام لگایا مثلاً بھابھی یا بہو وغیرہ تو اُن سے مُعَاف بھی کروائے۔ رسمی طور پر صرف SORRY کہہ دینا کافی نہیں بلکہ جس دھڑلے (یعنی بے باکی اور دھوم دھڑکے) سے اُس کی بدنامی اور دل آزاری کی ہے اُسی کی مُنَاسَبَت سے خوب عاجزی کر کے، گڑگڑا کر اور ہاتھ جوڑ کر اُس سے اِس قَدَر مُعَاف مانگے کہ اُس کا دل مطمئن ہو جائے اور وہ مُعَاف کر دے نیز جن جن کو یہ بات بتائی ہو اُن کے سامنے بھی کہنا پڑے گا کہ میں نے تجھ کو الزام لگایا تھا۔ واقعی یہاں نفسِ مُعَافِی مانگنے سے انکار ہی کرے گا۔ اب بندے پر ہے کہ مُعَافِی مانگ کر دُنیوی طور پر اپنے نفس کی معمولی سی ذلت اختیار کرے یا آخرت کی دردناک رُسوائی اور ہولناک سزا۔ دیکھئے! شیطان طرح طرح کے حیلے بہانے سُجھائے گا، وُسْوے دلائے گا کہ مثلاً یوں تو یہ سرچڑھ جائے گی، اِس کا دل گھل جائے گا، ہم پر قبضہ جمالیگی، ہماری بدنامی ہو جائیگی وغیرہ۔ آپ ان شیطانی خیالوں کی طرف نہ جائیے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے حکمِ شریعت پر عمل کیجئے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت خود ہی دیکھ لیں گے۔ یہاں تک کہ خدا نخواستہ وہ واقعی



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

مُجرمہ ہوئی تب بھی آپ کی خوش اخلاقی اور عاجزی کی بَرَکت سے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی خیر خواہ بن جائیگی۔

ڈرائیور کی جان بچ گئی! باب المدینہ (کراچی) کے علاقہ نیا آباد کی ایک اسلامی بہن کے حلیہ بیان کا خلاصہ ہے کہ میرے ایک بھائی جو کہ عَرَب شریف کے شہر ”ریاض

“میں بحیثیت ڈرائیور ملازمت کر رہے ہیں۔ ایک دن ڈرائیونگ کے دوران خطرناک حادثہ ہوا اور وہ بے ہوش ہو گئے۔ دماغی چوٹیں اتنی زیادہ تھیں کہ بچنے کی اُمید نہ رہی۔ ہم لوگ مجبور تھے اُن کو دیکھنے بھی نہ جاسکتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کیا کرتی تھی۔ میں نے بھائی جان والی پریشانی اپنے علاقے کی ایک اسلامی بہن کو بتائی۔ انہوں نے مجھے دلا سہ دیا اور مشورہ دیا کہ اسی طرح پابندی سے اجتماع میں شرکت کر کے خوب دُعا کیا کرو۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماع میں کی جانے والی دعاؤں کی بَرَکت سے تین ماہ کے اندر اندر بھائی جان نے بات چیت شروع کر دی۔ ڈاکٹر بھی حیران رہ گئے کیوں کہ دماغی چوٹیں بہت زیادہ تھیں اور بظاہر بچنے کی اُمید بہت کم تھی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماعات کی برکات پر میری عقیدت اور زیادہ مضبوط ہوئی۔

اے اسلامی بہنو کبھی چھوڑنا مت مصائب کو دیگا بھگا مَدَنی ماحول

تُو پردے کے ساتھ اجتماعات میں آتری دیگا بگڑی بنا مَدَنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُنّتوں بھرے اجتماع میں! اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سنتوں بھرے اجتماع میں مانگی جانے والی دعائیں ضرور رنگ لاتی ہیں، کیوں کہ وہاں اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر ہوتا ہے۔ حضرت سیدنا امام سُفیان بن عُیَیْنہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر سو مرتبہ زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

فرماتے ہیں: عِنْدَ ذِكْرِ الصَّالِحِينَ تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ یعنی نیک لوگوں کے ذکر کے وقت رحمت الہی اترتی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۷ ص ۳۳۰ رقم ۱۰۷۵۰) جب نیک بندوں کے تذکروں پر رحمتوں کا نزول ہوتا ہے تو جہاں اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ذکر خیر ہوگا وہاں رحمتیں کیوں نازل نہ ہوں گی اور جہاں چھما چھم رحمتیں برس رہی ہوں وہاں دعائیں کیوں قبول نہ ہوں گی۔ حضرت سیدنا ابوہریرہ اور حضرت سیدنا ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم دونوں محبوب رب ذوالجلال، صاحب جو دوئوال، شہنشاہ خوش خصال، سلطان شیریں مقال، ہیکر حسن و جمال عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ یکس پناہ میں حاضر تھے کہ رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو قوم اللہ عزوجل کا ذکر کرنے کے لئے بیٹھتی ہے فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ نازل ہوتا ہے اور اللہ عزوجل اپنے فرشتوں کے سامنے ان کا ذکر فرماتا ہے۔ (صحیح مسلم ص ۱۴۴۸ حدیث ۲۷۰۰) مراۃ جلد 3 صفحہ 305 پر ہے: سکینہ سے مراد یا تو خاص ملائکہ ہیں یا دل کا نور یا دلی چین و سکون ہے۔

ذکر کسے کہتے ہیں؟ ”اللہ ھو اور حق ھو“ کی ضربیں لگانا بے شک ذکر ہے۔ تاہم تلاوت قرآن، حمد و ثناء، مناجات و دعا، درود و سلام، نعت و منقبت، خطبہ، درس، سنتوں بھرا بیان وغیرہ

بھی ”ذکر اللہ“ میں شامل ہیں۔ یقیناً دعوت اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماعات بھی ذکر کے حلقے ہیں۔

سارے عالم کو ہے تیری ہی جستجو جن و انس و ملک کو تری آرزو

یاد میں تیری ہر ایک ہے سو بُو بن میں وحشی لگاتے ہیں ضرباتِ ہو

اللہ اللہ اللہ اللہ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

پوری قوم کی غیبت کا مسئلہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ حصہ 16 صفحہ 173 پر ہے: کسی بستی یا شہر والوں کی بُرائی کی، مثلاً یہ کہا کہ وہاں کے لوگ ایسے ہیں، یہ غیبت نہیں کیونکہ ایسے کلام کا یہ مقصد نہیں ہوتا

کہ وہاں کے سب ہی لوگ ایسے ہیں بلکہ بعض لوگ مُراد ہوتے ہیں اور جن بعض کو کہا گیا وہ معلوم (یعنی PARTICULAR) نہیں، غیبت اس صورت میں ہوتی ہے جب مُعین و معلوم (یعنی جو پہچانے جاسکیں ایسے) اشخاص کی بُرائی ذکر کی جائے اور اگر اس کا مقصد وہاں کے تمام لوگوں کی بُرائی کرنا ہے تو یہ غیبت ہے۔ (دُرُود مختار ج ۹ ص ۶۷۴)

لنگڑے کی نقالی کسی لنگڑے کی نقالی میں لنگڑا کر چلنا نیز کسی مخصوص مسلمان کی کسی بھی خامی کی نقل اتارنا غیبت ہے بلکہ یہ زبان سے غیبت کرنے سے بھی زیادہ بُرا ہے۔ کیونکہ نقل

کرنے میں پوری تصویر کشی اور بات کو سمجھانا پایا جاتا ہے جبکہ کہنے میں وہ بات نہیں ہوتی۔

نالے بغیر غیبت کرنا نام لئے بغیر غیبت کرنا گناہ نہیں، ہاں اگر نام تو نہ لیا مگر جس کو کہہ رہا ہے وہ سمجھ رہا ہے کہ کس کے بارے میں بات ہو رہی ہے تو اب غیبت ہے۔

منہ پر بھی کہہ سکتا ہوں! غیبت کرنے والے کا یہ سمجھنا یا کہنا کہ میں اس کے منہ پر بھی کہہ سکتا ہوں، اس کو غیبت کے گناہ سے نہیں بچا سکتا کیوں کہ غیبت کے حرام ہونے کی اصل

وجہ ایذاِ مسلم ہے اور منہ پر کہنے سے اُس کا دل زیادہ دُکھے گا تو یہ اور بھی بڑا گناہ ہوا۔ جس کی بُرائی کی گئی وہ ہنسنے لگا اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں کہ وہ اپنی بُرائی سن کر جھوم اُٹھا ہے، فطرۃً عام آدمی اپنی تعریف سن کر ہی خوش ہوتا ہے اپنی مذمت سن کر کوئی خوش نہیں ہوتا لہذا اپنی مذمت سن کر ہنسنا یہ ”کھسیانی ہنسی“ ہوتی ہے کہ آدمی مُردّت میں یا اپنی جھینپ مٹانے کیلئے ایسے موقع پر ہنستا ہے حالانکہ اندرونی طور پر اُس کا دل جل رہا ہوتا ہے۔



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

بندالفاظ میں غیبت تعریض یعنی بندالفاظ میں بھی غیبت ہو سکتی ہے مثلاً کسی کی برائی کا تذکرہ ہوا تو کہا: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** میں ”ایسا“ نہیں ہوں، یہ

غیبت ہے کیوں کہ یہ بھی بُرائی کرنے کا ہی ایک انداز ہے اس کا صاف مطلب یہی ہوا کہ وہ ”ایسا“ ہے۔

کچھ کہوں گا تو غیبت ہو جائیگی! کسی مسلمان کے بارے میں بات چلی تو کہا: ”چھوڑو یار! میں اس کو جانتا ہوں، اگر کچھ کہوں گا تو غیبت ہو جائے گی۔“ ایسا کہنے والا غیبت کر چکا کہ اُس نے اس انداز میں اُس کی بُرائی کر ڈالی!

اسی طرح کی غیبت پر مبنی مزید 14 جملے بس جی اللہ معاف کرے، اس کے بارے میں آپ کو کیا بتاؤں؟ بس بھائی کیا کہوں اُس کیلئے تو دعا ہی کی جاسکتی ہے؟ یار! اس کو سمجھانا اپنے بس کی بات نہیں، جب اس کی سوئی اٹکتی ہے تو پھر کسی کی نہیں سنتا؟ آج کل اس کی گھومی ہوئی ہے؟ بھئی! میں تو اس سے باز آیا میری سنتا ہی کب ہے؟ جب مطلب ہوتا ہے تو ”ہاں جی ہاں جی“ کرتا ہے اس کے بعد لفٹ بھی نہیں کراتا؟ اچھا اچھا دروازے پر فلاں کھڑا ہوا ہے اس کا کوئی مطلب پڑا ہوگا؟ اُس سے جان چھڑانے کی بڑی کوشش کی مگر وہ تو بالکل ہی ”چپک“ گیا تھا؟ میں نے تو اُسے ٹالنے کی بہت کوشش کی مگر ٹس سے مس نہیں ہوا؟ یار! وہ کہاں کسی کو گھاس ڈالتا ہے؟ اُف! وہ منحوس کہاں آگیا! وہ تو نادان دوست نکلا؟ اس کا کام نہیں وہ تو ”سیدھا آدمی“ ہے (عموماً ”سیدھا آدمی“ کہہ کر بے وقوف یا نادان یا کم عقل مراد لیتے ہیں) کیسا میٹھا میٹھا بن رہا تھا!

عیب پوشی کیلئے جھوٹ غیبت میں ایک ہیئت بڑی آفت یہ بھی ہے کہ جب ”ایک فرد“ کی غیبت دوسرے کے سامنے کی جاتی ہے تو بعض اوقات وہ ”ایک فرد“ دوسرے کی نظر سے گر جاتا ہے اور شریعت کو یہ قطعاً ناگوار ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر زور و پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

کی نظروں میں ذلیل و خوار (DEGRADE) ہو چکی کہ مسلمان کی عزت بچانے کی نیت سے بعض صورت میں جھوٹ بولنے کی بھی اجازت ہے کیونکہ مسلمان کی جان، مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کی شریعت میں نہایت ہی اہمیت ہے۔ اس کی ایک مثال ملاحظہ فرمائیں پچنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ حصہ 16 صفحہ 161 پر ہے: ”کسی نے چھپ کر بے حیائی کا کام کیا ہے، اس سے دریافت کیا گیا کہ تو نے یہ کام کیا؟ وہ انکار کر سکتا ہے کیونکہ ایسے کام کو لوگوں کے سامنے ظاہر کر دینا یہ دوسرا گناہ ہوگا۔ اسی طرح اگر اپنے مسلم بھائی کے بھید پر مطلع ہو تو اس کے بیان کرنے سے بھی انکار کر سکتا ہے۔“ (ردُّ الْمُحْتَرَج ۹ ص ۷۰۵)

شرفِ حج کا دیدے چلے قافلہ پھر مرا کاش! سوئے حرمِ یا الہی
دکھا دے مدینے کی گلیاں دکھا دے دکھا دے نبی کا حرمِ یا الہی

مسلمان کی عزت کی بہت اہمیت ہے۔ خود اپنے ہاتھوں اپنی عزت خراب کرنے کی بھی شرعاً ممانعت ہے، لہذا ایسے ملکی قوانین پر عمل کرنا شرعاً ضروری ہے جو کہ قرآن و سنت سے نہ ٹکراتے ہوں اور ان پر عمل نہ کرنے میں ذلت و معصیت کا خطرہ ہو۔ مثلاً ڈرائیونگ لائسنس کے بغیر اسکوٹر، کار وغیرہ چلانے کی اجازت نہیں کیوں کہ چلائی اور پکڑا گیا تو بے عزتی کے

خود کو ذلت
پر پیش کرنا
جائز نہیں

ساتھ ساتھ جھوٹ، رشوت اور وعدہ خلافی وغیرہ گناہوں میں پڑنے کا قوی امکان موجود ہے لہذا کئی گناہوں اور جہنم میں لے جانے والے کاموں سے بچنے کے لئے ڈرائیونگ لائسنس ہی بنوایا جائے اور گاڑی چلاتے وقت لازماً اپنے ساتھ رکھا جائے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد 21 صفحہ 183 پر فرماتے ہیں: محض بلا وجہ شرعی بلکہ برخلاف وجہ شرعی ایک گناہ پر اصرار کیلئے اپنے نفس کو سزا و ذلت پر پیش کیا اور یہ بھی حکم حدیث حرام ہے۔ جلد 29 صفحہ 93، 94 پر فرماتے ہیں: حدیث میں ہے: جو شخص بغیر کسی مجبوری کے



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

اپنے آپ کو بخوشی ذلت پر پیش کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (الْمُعْجَمُ الْأَوْسَطُ لِلطَّبْرَانِيِّ ج ۱ ص ۱۴۷ حدیث ۴۷۱) بہر حال اپنی عزت کی حفاظت ضروری ہے۔

مجھے نار دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے ہو مجھ ناٹواں پر کرم یا الہی
سدا کیلئے ہو جا راضی خدایا ہمیشہ ہو لطف و کرم یا الہی
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
تُوبُوا إِلَى اللَّهِ! اسْتَغْفِرُ اللَّهَ
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

دُعا کیلئے درخواست دینے کا طریقہ
بعض لوگ جب کسی کو دُعاء کے لیے مکتوبات یا رُقعات بھجواتے ہیں، تو ان میں مَعَاذَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ! اپنی گندی حرکات کے انکشافات کرتے بلکہ اپنی ماں بہنوں تک کے لئے حیا سوز باتیں لکھنے سے باز نہیں رہتے! مثلاً میری ماں یا بہن یا بیٹی یا بہویا بیوی کے پرائے آدمی سے ناجائز تعلقات ہیں۔ حد تو یہ ہے کہ اسلامی بہنیں بھی احتیاط نہیں کرتیں، ان کو اس اُمَر کا قطعاً احساس ہی نہیں ہوتا کہ ہماری تحریر نہ جانے کون کون پڑھتا ہوگا اور اُس پڑھنے والے کو کیسے کیسے وساؤں آتے ہوں گے۔ کوئی لکھتی ہے: میرا شوہر یا باپ کما تا نہیں بس سارا دن گھر میں پڑا رہتا ہے اور گھر میں جھگڑے کرتا رہتا ہے، ساس یا نند ظلم کرتی ہے، میرا بھائی جواری ہے، میری بہن کسی کے ساتھ بھاگ گئی ہے، میرا بھائی کسی لڑکی کے چکر میں ہے، میرا بیٹا شراب پیتا ہے، میری بیٹی فیشن کر کے بے پردہ گھومتی ہے وغیرہ۔ دُعا کا کہنے کیلئے یہ تفصیلات بیان کرنے کے بجائے مبہم (مُب۔ ہم۔ یعنی بند) الفاظ میں بات کرنی مناسب ہے مثلاً بیٹا یا بھائی یا شوہر شراب یا جوئے کی بُرائی میں مُجتلا ہے تو ان بُرائی اور بُرائی کرنے والے کی نشاندہی کئے بغیر ان الفاظ میں دُعا کروا سکتے ہیں:- ”میرے ایک قریبی عزیز بعض بُری



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: مجھ پر کثرت سے دُروِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُروِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

عادتوں میں گرفتار ہیں ان کی اصلاح کیلئے دعا کر دیجئے، یونہی بہن یا بیٹی بھاگ گئی یا کسی لڑکے کے چکر میں پڑ گئی تو ان الفاظ میں دُعا کی درخواست کی جاسکتی ہے: ”میری ایک رشتے دار کسی ناقابلِ بیان بُرائی میں پڑ گئی ہے اُس کیلئے دعا کر دیجئے۔“ ان الفاظ سے دُعا کروانے میں فائدہ یہ ہے کہ چونکہ فرد، مُعَيَّن (یعنی PARTICULAR) نہ ہوا لہذا غیبت کا امکان أصلاً (یعنی بالکل ہی) ختم ہو گیا۔ دوسری بات یہ کہ مخصوص بُرائی اور خلافِ حیا الفاظ کے بیان سے بھی بچت ہو گئی۔ ہاں اگر کسی نے دعا کروانے کی نیت سے اپنی یا کسی مخصوص فرد کی خامی یا عیب کسی کے آگے بیان کر دیا تو یہ گناہ بھری غیبت نہیں، گناہ بھری غیبت اُسی صورت میں ہوگی جبکہ کسی مُعَيَّن و معلوم فرد کی خامی محض اس کی بُرائی کرنے کی نیت سے بیان کی جائے۔

طیب یا عامل کو بے نیت حصولِ علاجِ غیوب بتانے میں حرج نہیں۔ البتہ فردِ مُعَيَّن کا تذکرہ کئے بغیر کام چل جاتا ہو تو چلا لیجئے مثلاً ”میرا بیٹا شراب پیتا ہے“ کہنے کے بجائے یوں کہہ دیجئے کہ ”میرا ایک رشتے دار شراب پیتا ہے“ اگر نام وغیرہ بتانا ضروری ہو یا خود اپنی ہی خامیاں بیان کئے بغیر چارہ نہ ہو تو یہ احتیاطِ ضروری ہے کہ اُس طیب یا عامل ہی کو بتایا جائے بلا حاجت کوئی بھی دوسرا فرد وہ باتیں سننے یا جاننے نہ پائے۔ بڑے ڈاکٹر عموماً اپنے کمرے میں الگ بلا کر مریض سے احوال سنتے ہیں مگر نہ جانے کیوں ان کی اکثریت اُس موقع پر تعاون کیلئے بے پردہ عورت ساتھ رکھنے کا گناہ کرتی ہے! چند بار مجھے جب ایسا اتفاق ہوا ہے تو رازداری کی گفتگو نہ ہونے کے باوجود نگاہوں کی حفاظت کی خاطر درخواست کر کے عورت کو باہر کمرے سے بھجوا دیا ہے۔ ہر ایک کو حکمِ شریعت پر عمل کرنا چاہئے۔

روحانی علاج کے بستے پر رازداری کا طریقہ

سوال: دعوتِ اسلامی کی ”مجلس“ کی طرف سے ملک و بیرونِ ملک روحانی علاج کے بے شمار بستے لگائے جاتے ہیں، دکھیارے لوگ قِطار لگا کر، اپنے مسائل بتا کر فی سبیل اللہ علاج حاصل کرتے ہیں، ان میں یقیناً راز کی باتیں



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر ایک مرتبہ زور و شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

بھی ہوتی ہیں، ہر ایک کو الگ سے وقت دینا ہمارے بس کاروگ نہیں کوئی حل بتا دیجئے۔

جواب: روحانی علاج کے ذریعے شہنشاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دکھیااری امت کی خدمت بے شک بہت بڑی

سعادت ہے مگر اس مدنی کام اور ہر عمل کو گناہوں سے پاک صاف رکھنا ضروری ہے۔ ہرگز یہ نہیں ہونا

چاہئے کہ ایک مستحب کام کیلئے معاذ اللہ عزوجل گناہوں بھرے حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام

ہوتے رہیں۔ لوگوں تک آواز نہ پہنچے اس کیلئے کوئی حکمت عملی اختیار کرنا ضروری ہے مثلاً بستے کے سامنے اتنے

فاصلے پر کوئی رکاوٹ رکھ دی جائے جہاں تک آواز نہ جاسکے، جس کی باری ہو اسی کو قریب بلایا جائے،

پریشانیاں سننے کیلئے صرف ایک فرد ہو جو کہ خوف خدا عزوجل کا حامل اور مسلمانوں کے رازوں کا امین ہو،

بلا اجازت شرعی اُس کا کوئی معاون ہرگز قریب نہ رہے۔ نیز درج ذیل مضمون کا بینر یا بورڈ بنوا کر خفی الامکان

بستے کے عین اوپر کی جانب اس طرح لگا دیا جائے کہ قطار میں موجود ہر فرد باسانی پڑھ سکے نیز وقتاً فوقتاً اُس

مضمون کا اعلان بھی کیا جاتا رہے۔ مضمون یہ ہے:

لوگوں کو بغرض علاج مجبوراً راز بھی بتانے پڑتے ہیں لہذا بستے پر ہونے والی گفتگو

کانوں میں پکھلا ہوا

سینسہ ڈالا جائے گا

ناپسند کرتے ہوں یا اس بات کو چھپانا چاہتے ہوں تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں پکھلا ہوا سینسہ ڈالا جائے گا۔

(صحیح بخاری ج ۴ ص ۴۲۳ حدیث ۷۰۴۲)

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ ان مذکورہ حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی

جو دوسروں کی خفیہ بات مچھپ کر سننے اُس کے کان میں قیامت کے دن سینسہ گرم کر کے اُنڈیلا جائے گا۔ حدیث بالکل



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر دُرود شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

ظاہر پر ہے، اس میں کسی تاویل کی ضرورت نہیں، واقعی اسے قیامت میں یہ عذاب ہوگا کہ یہ بھی راز و نیاز کا چور ہے۔ (مرآۃ المناجیح ج ۶ ص ۲۰۳) (حدیثِ پاک کی شرح بورڈ یا بینر میں نہ ڈالوائیں کہ مضمون کافی طویل ہو جائے گا، ہاں ہینڈ بل وغیرہ میں شامل کرنے میں مضائقہ نہیں)

ڈاکٹروں اور عاملوں وغیرہ کیلئے

سوال: دوسروں کی موجودگی میں ڈاکٹروں، حکیموں، عاملوں، سماجی کارکنوں اور سیاسی رہنماؤں کو بھی ضرورتاً اپنے راز بتانے پڑتے ہیں، اس سلسلے میں بھی کچھ مدنی پھول دے دیجئے۔

جواب: ہر مسلمان کو چاہئے کہ خود بھی گناہوں اور ان کے اسباب سے بچے اور اپنی مقدور بھردوسروں کو بھی بچائے لہذا ان صاحبان کو بھی ایسی حکمتِ عملی اختیار کرنی ہوگی کہ ایک کا عیب دوسرا نہ سُن پائے۔ یہ حضرات بھی اگر مناسب خیال فرمائیں تو اپنے یہاں مذکورہ بورڈ یا بینر لگوائیں اور اُس میں لفظ ”بستے پر“ کی جگہ اپنی ضرورت کے الفاظ مثلاً ”پیر صاحب سے“ ”باباجی“ ”ڈاکٹر صاحب سے“ ”حکیم صاحب سے سے“ وغیرہ کی ترکیب فرمائیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

تاجدارِ حرم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

غیبتوں سے بچوں، چغلیوں سے بچوں ہو نگاہِ کرم، تاجدارِ حرم

بد کلامی نہ ہو، یا وہ گوئی نہ ہو بولوں میں کم سے کم، تاجدارِ حرم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غیبت کی ۱۲ جائز صورتیں! (۱) بد مذہب کی بد عقیدگی کا بیان (۲) جس کی بُرائی سے نقصان پہنچنے کا

خَدِشہ ہو تو دوسروں کو اُس سے بچانے کیلئے بقدرِ ضرورت صرف اُسی بُرائی کا تذکرہ مثلاً جو تاجر دھوکے سے ملاوٹ والا مال بیچتا ہو اُس سے مسلمانوں کو بچانے کیلئے اُس کے اُس ناقص مال کی نشاندہی کرنا۔ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے: کیا فاجر کے ذکر سے بچتے ہو اس کو لوگ کب پہچانیں گے! فاجر کا ذکر اس

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جب تم سُلَیْمَن (علیہم السلام) پر زُرو پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

چیز کے ساتھ کرو جو اس میں ہے تاکہ لوگ اس سے بچیں۔ (السنن الکبریٰ ج ۱۰ ص ۳۵۴ حدیث ۲۰۹۱۴) ﴿3﴾ مثلاً کاروباری، شراکت داری یا شادی وغیرہ کیلئے مشورہ مانگنے پر جس کے بارے میں مشورہ مانگا گیا ہے اُس کے اگرایے عُیُوب معلوم ہیں جس سے نقصان پہنچ سکتا ہے تو ضرورتاً صرف وہی عُیُوب بتانا ﴿4﴾ قاضی (یا پولیس) سے انصاف کے حصول کیلئے فریاد کرتے وقت کہ فلاں نے چوری کی، ظلم کیا وغیرہ ﴿5﴾ جو اصلاح کر سکتا ہو اُس سے صرف اصلاح کی نیت سے شکایت کی جاسکتی ہے مثلاً مُرید کی پیر سے، بیٹے کی باپ سے، بیوی کی شوہر سے، رعایا کی بادشاہ سے، شاگرد کی استاذ سے شکایت کی جاسکتی ہے ﴿6﴾ فتویٰ لینے کیلئے نام لیکر بُرائی بیان کر سکتا ہے مگر بہتر یہ ہے کہ مفتی سے بھی اشارۃً یعنی زید بکر میں دریافت کرے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۱۷۷، ۱۷۸، مَلْخَصاً)

(7) پہچان کیلئے ضرورتاً گونگا بہرہ وغیرہ کہنا

کسی کے جسمانی عیب مثلاً اندھا، موٹا وغیرہ صرف پہچان کیلئے کہنا جب کہ وہ اس علامت سے معروف (یعنی پہچانا جاتا) ہو اگر غیر عیب ظاہر کئے بھی پہچان ہو سکتی ہے تو بہتر یہ ہے کہ نام کے ساتھ عیب کا تذکرہ نہ کرے۔ مثلاً زید موٹا ہے مگر نام مع ولدیت بتانے یا کسی اور علامت سے ترکیب بن سکتی ہے تو اب موٹا کہنے سے بچے۔ چنانچہ ”ریاض الصالحین“ میں ہے: مثلاً کوئی شخص اَعْرَج (لنگڑے) اَصْم (بہرے)، اَعْمٰی (اندھے)، اَحْوَل (بھینگے) کے لقب سے مشہور ہے تو اس کی معرفت و شناخت (یعنی پہچان) کے لیے ان اوصاف و علامات کے ساتھ ذکر کرنا جائز ہے مگر متقیص (یعنی خامی بیان کرنے) کے ارادے سے ان اوصاف کے ساتھ تذکرہ جائز نہیں۔ اگر (خامی بھرے) لقب کے بغیر پہچان ہو سکتی ہو تو بہتر یہ ہے کہ لقب بیان نہ کرے۔ (ریاض الصالحین للنووی ص ۴۰۴) دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہارِ شریعت“ حصہ 16 صفحہ 178 پر ہے: بعض مرتبہ محض پہچان کے لیے کسی کو اندھایا کانایا ٹھنایا لمبا کہا جاتا ہے، یہ غیبت میں داخل نہیں۔



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

جو کھلم کھلا بُرائی کرتا (8) کھلم کھلا لوگوں سے مال چھین لینے، علی الاعلان شراب پینے، داڑھی منڈانے یا ایک مٹھی سے گھٹانے وغیرہ وغیرہ علانیہ گناہ کرنے والے کہ جن کو ان گناہوں کے معاملے میں لوگوں سے حیا نہ رہی ہو اُن کی صرف اُن باتوں کا تذکرہ کرنا (9) ظالم

حاکم کے اُن مظالم کا بیان کرنا بھی جائز ہے جو کھلم کھلا کرتا ہو، ہاں ظالم بھی جو بُرا عمل چھپ کر کرتا ہو اُس کا بیان غیبت ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ حصہ 16 صفحہ 177 پر ہے: جو شخص علانیہ بُرا کام کرتا ہے اور اس کو اس کی کوئی پروا نہیں کہ لوگ اسے کیا کہیں گے، اس کی اس بُری حرکت کا بیان کرنا غیبت نہیں، مگر اس کی دوسری باتیں جو ظاہر نہیں ہیں ان کو ذکر کرنا غیبت میں داخل ہے۔ حدیث میں ہے کہ جس نے حیا کا حجاب اپنے چہرے سے ہٹا دیا، اس کی غیبت نہیں۔ (بہارِ شریعت) میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت علامہ سید مرتضیٰ زبیدی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: یاد رہے! اس سے (یعنی علی الاعلان جرم کرنے والے کے اُس جرم کے تذکرے سے) صرف لوگوں کی خیر خواہی مقصود ہو، ہاں جس شخص نے اپنا غصہ (یا بھڑاس) نکالنے یا اپنے نفس کا انتقام لینے کے لیے فاسقِ مُعلن کی مذموم صفات کو بیان کیا وہ گناہ گار ہے۔

(اتحاف السادة للزبيدي ج ۹ ص ۳۳۲)

(10) بطورِ افسوس کسی کی بُرائی بیان کرنا کسی نے اپنے مسلمان بھائی کی بُرائی افسوس کے طور پر (بیان) کی کہ مجھے نہایت افسوس ہے کہ وہ ایسے کام کرتا ہے یہ غیبت نہیں، کیونکہ جس کی بُرائی کی اگر اسے خبر بھی ہو گئی تو اس صورت میں وہ بُرا نہ مانے گا، بُرا اُس وقت مانے گا جب اسے معلوم ہو کہ اس کہنے والے کا مقصود ہی بُرائی کرنا ہے، مگر یہ ضرور ہے کہ اس چیز کا اظہار اس نے حسرت و افسوس ہی کی وجہ سے کیا ہو ورنہ یہ غیبت ہے بلکہ ایک قسم کا نفاق اور ریا اور اپنی مدح سرائی (یعنی اپنے منہ اپنی تعریف) ہے، کیونکہ اس نے مسلمان بھائی

کی بُرائی بیان کی اور ظاہر یہ کیا کہ بُرائی مقصود نہیں یہ نفاق ہوا اور لوگوں پر یہ ظاہر کیا کہ یہ کام میں اپنے لئے اور دوسروں کے لئے بُرا جانتا ہوں یہ ریا ہے اور چونکہ غیبت کو غیبت کے طور پر نہیں کیا، لہذا اپنے کو صُلحا (نیک بندوں) میں سے ہونا بتایا یہ تزکیہ نفس اور خود ستائی (اپنے منہ اپنی تعریف) ہوئی۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۱۷۶، دُرِّ مُختار، ردُّ الْمُحتار ج ۹ ص ۶۷۳) اِس جُوئے کا یہ مدنی پھول قابلِ غور ہے کہ بیان کرنے میں اظہارِ افسوس کا انداز ایسا ہو کہ جس کی غیبت کی گئی اُس کو پتا چل بھی جائے تو وہ یہ سمجھے کہ یہ بے چارہ میری کوتاہی کی وجہ سے غمزدہ ہوا، اِس لئے اِس نے محض افسوس کے طور پر یہ بات کی ہے میری بُرائی کرنا مقصود نہیں۔ بہت سوچ سمجھ کر زبان کھولنے کی ضرورت ہے، محض زبردستی کے افسوس کی کیفیت پیدا کر لینا کافی نہیں۔ آہ! غیبت کا عذاب سہانہ جاسکے گا!

حقیقت یہی ہے کہ غیبت جائز ہونے کی افسوس والی صورت میں غیبت کے گناہ میں جا پڑنے کا خطرہ بہت زیادہ ہے کہ عام آدمی کیلئے ”حقیقی افسوس“ اور **بطورِ افسوس غیبت کرنے سے بچنے ہی میں عافیت ہے** ”اصل غیبت“ میں فرق کرنا بے حد مشکل ہے چنانچہ حضرت سیدنا اسماعیلؑ

علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: **بَعْضُ مُتَكَلِّمِیْنَ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمِیْن (یعنی علمِ کلام کے ماہرین علما) فرماتے ہیں کہ کسی ایسی چیز کا ذکر کرنا جس سے سامنے والے کی تخفیف (یعنی تحقیر و تذلیل) ہوتی ہو یہ اُس وقت غیبت ہوگی جب کہ اس سے (اُس کی عزت کو) نقصان پہنچانے اور بُرائی بیان کرنے کا ارادہ کرے اور (ہاں) اس کا اس (کے عیب) کو افسوس کے طور پر ذکر کرنا غیبت نہیں کہلائے گا۔** یہ لکھنے کے بعد حضرت سیدنا اسماعیلؑ علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی مزید فرماتے ہیں کہ (اِس ضمن میں) امام سمرقندی علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی اپنی ”تفسیر“ میں فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں جو اُن علماء کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السلام نے بیان فرمایا ہے اِس میں عظیم خطرہ ہے کیونکہ اِس میں (یعنی میں تو بطورِ افسوس غیبت کر رہا ہوں میں) اِس بات کا گمان ہے کہ لوگوں کا اِس طرح کرنا (یعنی اپنے خیال میں افسوس کے لئے غیبت کرنا ہوں سمجھنا بے احتیاطی کی صورت میں) ان کو اِس بات

کی طرف لے جائے گا جو محض (گناہ بھری) غیبت ہے لہذا اس کا بالکل ترک کر دینا (یعنی بطور افسوس کسی کی غیبت نہ کرنا) تقویٰ کے زیادہ قریب اور زیادہ احتیاط پڑتی ہے۔ (تفسیر روح البیان ج ۹ ص ۸۹) ﴿11﴾ حدیث کے راویوں، مُقَدِّمے کے گواہوں اور مُصَنِّفین پر جرح (یعنی ان کے عُیُوب کو ظاہر) کرنا (رَدُّ الْمُحْتَرَج ج ۹ ص ۶۷۵) ﴿12﴾ مُرْتَد اور کافرِ حربی کی بُرائی بیان کرنا (اب دنیا میں تمام کافرِ حربی ہیں)۔ یہ بیان کردہ تمام صورتیں بظاہر غیبت ہیں اور حقیقت میں گناہوں بھری غیبت نہیں اور ان عُیُوب کا بیان کرنا جائز ہے بلکہ بعض صورتوں میں واجب ہے۔

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے
عمر یوں ہی تمام ہوتی ہے
غیبتیں چغلیاں ہے کرواتا
جب زباں بے لگام ہوتی ہے
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
تُوبُوا اِلٰی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ”ذمی کافر“ کی غیبت ناجائز اور ”حربی کافر“ اور مُرْتَد کی جائز ہے، آج کل دنیا کے تمام یہودی، کرسچین اور ہر کافر ”حربی“ ہے۔ مگر پُرانے دَور میں جبکہ مسلمانوں کا غلبہ تھا اُس وقت ”ذمی کافر“ بھی پائے جاتے تھے۔ ان کو تکلیف دینا اور ان کی غیبت کرنا ناجائز تھا جیسا کہ شاہِ ابرار، ہم غریبوں کے غمخوار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کافرمان نصیحت نشان ہے: ”جس نے کسی یہودی یا نصرانی کو تکلیف دہ بات کہی اُس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔“ (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان حدیث ۴۸۶۰ ج ۷ ص ۱۹۳) ذمی کافر اُس مخصوص کافر کو کہتے ہیں جو اسلامی حکومت کو اپنے تحفظ کیلئے جو یہ (TAX) ادا کرے۔ چنانچہ

”تفسیر نعیمی“ میں ہے جو یہ یعنی وہ شرعی محصول (TAX) جو حکومت اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) سے ان کے جان و مال



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

کی حفاظت کے بدلے وصول کرے۔ (تفسیرِ نعیمی ج ۱۰ ص ۲۵۴ مُلَخَّصًا)

دے غیبت سے تہمت سے نفرت خدایا ^{مذہب} کہ بے شک ہے ان میں ہلاکت خدایا ^{مذہب}
مری ذات سے دل دُکھے نہ کسی کا ^{مذہب} ملے مجھ سے سب کو مُسرت خدایا ^{مذہب}

بد مذہبوں سے حدیث و آیت نہ بنی! حضرت علامہ امام ابو بکر محمد ابن سیرین علیہ رحمۃ اللہ المبین کی خدمت میں دو بد عقیدہ آدمی حاضر ہوئے اور کہنے لگے: اے

ابو بکر! ہم آپ کو ایک حدیث سناتے ہیں۔ فرمایا: میں نہیں سنوں گا۔ دونوں نے کہا: اچھا چلئے قرآنِ کریم کی ایک آیت ہی سن لیجئے۔ فرمایا: نہیں سنوں گا، تم دونوں میرے پاس سے چلے جاؤ ورنہ میں اُٹھ کر چلا جاتا ہوں۔ آخر وہ چلے گئے تو بعض لوگوں نے (حیرت سے) عرض کی: اے ابو بکر! آپ اگر ان سے حدیثِ پاک یا آیتِ قرآنی سن لیتے تو اس میں آخر کیا حرج تھا؟ فرمایا: مجھے یہ خوف لاحق ہوا کہ یہ لوگ قرآن و حدیث کے ساتھ اپنی کچھ تاویل لگائیں اور وہ میرے دل میں رہ جائے (تو ہلاک ہو جاؤں اس لیے میں نے ان سے قرآن و حدیث سنانا گوارا نہ کیا)۔

(سننِ دارمی ج ۱ ص ۱۲۰ رقم ۳۹۷، فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۱۰۶)

بد عقیدہ شخص کی غیبت! بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت میں مشہور تاجی بزرگ امام المعبّرین حضرت سیدنا امام ابو بکر محمد ابن سیرین علیہ رحمۃ اللہ المبین نے دو شخصوں

کے بارے میں یہ جو فرمایا ہے کہ ”مجھے یہ خوف لاحق ہوا کہ یہ لوگ قرآن و حدیث کے ساتھ اپنی کچھ تاویل لگائیں“ یہ بظاہر بدگمانی و غیبت ہے مگر یہ جائز بدگمانی و غیبت ہے بلکہ ایسی غیبت باعثِ ثوابِ آخرت ہوتی ہے کیوں کہ وہ دونوں بد عقیدہ تھے لہذا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن کی بد عقیدگی کا لوگوں پر اظہار فرما دیا۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ حصہ 16 صفحہ 175 تا 176 پر

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: بدعتیہ لوگوں کا ضرر (یعنی نقصان) فاسق کے ضرر سے بہت زائد ہے، فاسق سے جو ضرر (یعنی نقصان) پہنچے گا وہ اس سے بہت کم ہے جو بدعتیہ لوگوں سے پہنچتا ہے۔ فاسق سے اکثر دنیا کا ضرر (نقصان) ہوتا ہے اور بد مذہب سے تو دین و ایمان کی بربادی کا ضرر (نقصان) ہے اور بد مذہب اپنی بد مذہبی پھیلانے کے لیے نماز روزہ کی بظاہر خوب پابندی کرتے ہیں، تاکہ ان کا وقار لوگوں میں قائم ہو پھر جو گمراہی کی بات کریں گے ان کا پورا اثر ہوگا، لہذا ایسوں کی بد مذہبی کا اظہار فاسق کے فسق کے اظہار سے زیادہ اہم ہے اس کے بیان کرنے میں ہرگز دریغ نہ کریں۔ (بہار شریعت)

منحوس بد مذہبوں کی بات سنی ہی نہیں ہے
 مذکورہ حکایت سے ان لوگوں کو بھی درس حاصل کرنا چاہئے کہ جو یہ سمجھتے ہیں کہ جو کوئی بھی قرآن و حدیث بیان کرے آنکھیں بند کر کے اُس سے سُن لینا چاہئے اگر ایسا ہوتا تو مسلمانوں کے جلیل القدر امام حضرت سیدنا امام ابو بکر محمد ابن سیرین علیہ رحمۃ اللہ المہین جیسے عظیم عالم دین نے اُن بدعتیہ آدمیوں سے قرآن و حدیث کو کیوں نہیں سنا! بس یوں سمجھو کہ انہوں نے نہ سُن کر گویا ہم جیسوں کو سمجھایا ہے کہ میں بھی نہیں سنتا تم بھی مت سنو! حالانکہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عربی دان اور جلیل القدر عالم و مجتہد تھے، اگر وہ بدعتیہ لوگ تاویل کرتے تو پکڑے بھی جاتے مگر ان منحوس بد مذہبوں سے سننا ہی نہیں ہے کہ شیطان کو بہکاتے دیر نہیں لگتی۔ اگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سن لیتے تو دوسروں کے لئے دلیل ہو جاتی اور وہ سُن کر گمراہ ہوتے۔ اور ہاں آپ نے ان کو جو چلے جانے کا حکم فرمایا وہ کوئی بد اخلاقی نہیں تھی بلکہ ایسا کرنا عین حُسن اخلاق ہے۔ اللہ و رسول عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دشمنوں کی خاطر تواضع نہیں کی جاسکتی۔

جو ہیں دشمن رسول کے اُن کو

ہم نے دل سے نکال رکھا ہے

بد مذہبی کی بُرائیاں دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 561 صفحات پر مشتمل کتاب، ”ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت“ (مکمل) صفحہ 302 پر ہے: حضرت

عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نمازِ مغرب پڑھ کر مسجد سے تشریف لائے تھے کہ ایک شخص نے آواز دی: کون ہے کہ مسافر کو کھانا دے؟ امیر المؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے خادم سے ارشاد فرمایا: اسے ہمراہ لے آؤ۔ وہ آیا (تو) اسے کھانا منگا کر دیا۔ مسافر نے کھانا شروع ہی کیا تھا کہ ایک لفظ اس کی زبان سے ایسا نکلا جس سے ”بد مذہبی کی بُرائیاں“ آتی تھی، فوراً کھانا سامنے سے اٹھوا لیا اور اسے نکال دیا۔

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۱۷ رقم ۲۹۳۸۴)

فَارِقِ حَقَّ وَ باطل امامِ الہدی

تیجِ مَسْلُولِ شَدَّتْ پہ لاکھوں سلام

بد مذہبوں کے پاس بیٹھنا کیسا؟ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت“ (مکمل) صفحہ 277 سے عرض، ارشاد کا اقتباس ملاحظہ فرمائیے اور اپنی آخرت کی بہتری کی صورت بنائیے۔

عرض: اکثر لوگ بد مذہبوں کے پاس جان بوجھ کر بیٹھتے ہیں۔ ان کے لئے کیا حکم ہے؟

ارشاد: (بد مذہبوں کے پاس بیٹھنا) حرام ہے اور بد مذہب ہو جانے کا اندیشہ کامل اور دوستانہ ہو تو دین کے لیے زہر قاتل۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اِيَّاكُمْ وَاِيَاهُمْ لَا يُضِلُّوْكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْكُمْ یعنی انھیں اپنے سے دور کرو اور ان سے دور بھاگو وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈالیں۔ (مقدمہ صحیح مسلم حدیث ۷ ص ۹) اور اپنے نفس پر اعتماد کرنے والا بڑے کذاب (یعنی بہت بڑے جھوٹے) پر اعتماد کرتا ہے، ”اِنَّهَا اَكْذَبُ شَيْءٍ اِذَا خَلَفْتُ فَكَيْفَ اِذَا وَعَدْتُ“ (نفس اگر کوئی بات قسم کھا کر کہے تو سب سے بڑھ کر جھوٹا ہے نہ کہ جب خالی وعدہ کرے) صحیح حدیث میں فرمایا: جب دجال نکلے گا، کچھ (افراد) اسے تماشے کے طور پر دیکھنے جائیں گے کہ ہم تو اپنے دین پر مستقیم (یعنی قائم) ہیں، ہمیں



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اس سے کیا نقصان ہوگا؟ وہاں جا کر ویسے ہی ہو جائیں گے۔ (سُفَنِ ابوداؤد ج ۴ ص ۱۵۷ حدیث ۴۳۱۹) حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو جس قوم سے دوستی رکھتا ہے اُس کا خُسر اسی کے ساتھ ہوگا

(الْمُعْجَمُ الْاَوْسَطُ لِلطَّبْرَانِيِّ ج ۵ ص ۱۹ حدیث ۶۴۵۰)

اللہ عزَّ وَّجَلَّ فرماتا ہے:

وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَاِنَّهُ مِنْهُمْ ۝

ترجمہ کنز الایمان: تم میں سے جو کوئی ان سے

دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے۔ (پ ۶، المائدہ: ۵۱)

ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اَلْاَعْدَاءُ ثَلَاثَةٌ عَدُوُّكَ وَعَدُوُّ صَدِيقِكَ وَصَدِيقُ عَدُوِّكَ (دشمن

تین ہیں: ایک تیرا دشمن، ایک تیرے دوست کا دشمن اور ایک تیرے دشمن کا دوست)۔ (المختصر المحتاج الیہ للذہبی ص ۱۲۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنتوں کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنتوں کی تربیت کیلئے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور

آخرت سنوارنے کیلئے مَدَنی انعامات کے مطابق عمل کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمے دار کو جمع کروائیے۔ خوب ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کیجئے اور دعوتِ اسلامی کے ہر عزیز مَدَنی چینل کے سلسلے دیکھئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے مَدَنی چینل کی ایک مَدَنی بہار پیش کی جاتی ہے چنانچہ مرکز الاولیاء (لاہور) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے کہ ہمارے علاقے میں ایک ورکشاپ تھی، اُس میں ایک T.V. بھی رکھا ہوا تھا جس پر کارِ گیر مختلف چینلز دیکھا کرتے تھے۔ رَمَضَانُ الْمُبَارَك ۱۴۲۹ھ

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پرورد پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

(2008) میں جب دعوتِ اسلامی کا مَدَنی چینل شروع ہوا تو انہیں کچھ ایسا بھایا کہ دیگر تمام چینلز کے بجائے اب وہ فقط مَدَنی چینل دیکھنے لگے۔ ان کاریگروں میں ایک غیر مسلم نوجوان بھی شامل تھا وہ بھی ”مَدَنی چینل“ کے پُر سوز سلسلوں (پروگرامز) میں دلچسپی لینے لگا۔ مَدَنی چینل میں اسلام کا حقیقی نقشہ دیکھ کر وہ بے حد متاثر ہوا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ صرف تین دن کے بعد وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

کفر کے ایوان میں مولیٰ ڈال دے یہ زلزلہ

یا الٰہی! تا ابد جاری رہے یہ سلسلہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

25 غیر مسلم قیدیوں کا قبولِ اسلام! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مُبَلِّغین کی مساعی جلیلہ سے

ایمان افروز بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں: براعظمِ افریقہ کے ایک ملک زیمبیا (zambia) کے دار الخلافہ لُسا کا (Lusaka) کی کموالا (Kamwala) جیل میں 2004ء میں دو بھائی کسی غیر قانونی کام کے الزام میں قید ہو گئے۔ وہاں پر مُقیم چند اسلامی بھائی ہر دوسرے دن ملاقات کے لئے جاتے۔ کھانے کے سامان کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ مَدَنی رسائل بھی تحفہ دے آتے۔ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ و عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے مملو تحریریں پڑھ کر دونوں بھائیوں کے دل و دماغ میں مَدَنی انقلاب برپا ہونا شروع ہو گیا۔ بیچ وقتہ نماز کے ساتھ ساتھ انہوں نے تہجد کی پابندی بھی شروع کر دی، مَدَنی انعامات کو اپنے اوپر نافذ کرنے کا ارادہ کر لیا اور فیضانِ سنت سے درس دینا شروع کر دیا۔

درس کی ابتداء میں بتائے جانے والے دُرود پاک کے فضائل سُن سُن کر دیگر مسلمان قیدی بھی کثرت کے

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

ساتھ دُرود و سلام پڑھنے لگے۔ اس کی انہیں کچھ ایسی برکتیں نصیب ہوئیں کہ بہت سے قیدیوں کو جلد رہائی مل گئی۔ کفار قیدی دُرود پاک کی برکتیں جاگتی آنکھوں سے دیکھ کر بہت متاثر ہوتے۔ یوں آہستہ آہستہ وہ دین اسلام کے قریب ہوتے چلے گئے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تین سے چار ماہ کے قلیل عرصے میں 25 غیر مسلم قیدی دولت اسلام سے مُشرّف ہو گئے۔ ان میں ایک پچاس سالہ پادری بھی شامل تھا۔ اُس کا قصہ یوں ہوا کہ اُس نے قید کے دوران اسلامی کُتب کا مطالعہ شروع کیا تو ایک رات خواب میں انتہائی خوبصورت مسجد دیکھی لیکن جب اس میں داخل ہونے کی کوشش کی تو دروازہ بند ہو گیا۔ صبح کسی اسلامی بھائی کے پاس مسجد النبی الشریف علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا طغرادیکھ کر بے ساختہ پکار اٹھا کہ یہ تو وہی مسجد ہے جو میں نے خواب میں دیکھی تھی۔ دین اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کر کے اور اسلامی بھائیوں کا صحیح اسلامی نقشہ اپنی آنکھوں سے دیکھ کر وہ پادری بھی مسلمان ہو گیا اور نبیّت کی کہ قید سے آزاد ہو کر اپنے سارے خاندان کو مسلمان ہونے کی دعوت پیش کروں گا۔

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی
مژمل
صدقہ تجھے اے ربِّ غفار مدینے کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
”غیبت کی تباہ کاریاں“ کے سولہ حُرُوف کی نسبت
سے غیبت پر ابھارنے والی 16 چیزوں کا بیان

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! بہت سارے اسباب ایسے ہیں جن کی وجہ سے آدمی غیبت کی آفت میں مبتلا ہو جاتا

ہے ان میں سے 16 یہ بھی ہیں:

﴿1﴾ غصہ ﴿2﴾ بغض و کینہ ﴿3﴾ حسد ﴿4﴾ گہرے دوست یا گھر کے کسی اہم فرد کی حمایت کا جذبہ بے جا ﴿5﴾ زیادہ



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

بولنے کی عادت ﴿6﴾ طنز کرنے کی خصلت ﴿7﴾ ہنسی مذاق کی لت (ایسا شخص دوسروں کو ہنسانے کیلئے لوگوں کی نقلیں اتار کر بھی بسا اوقات غیبت میں مُمکِّل ہوتا ہے) ﴿8﴾ گھریلو ناچا قیاں (ان حالات میں غیبت سے بچنا قریب بہ ناممکن ہے، صلح کر لینے ہی میں دونوں جہاں کی عافیت ہے) ﴿9﴾ رشتے داروں یا دوستوں سے ناراضیاں ﴿10﴾ گلہ شکوہ کرنے کی عادت (جہاں کسی کے بارے میں دوسرے سے شکوہ شروع کیا کہ شیطان نے بدگمانیوں، عیب دریوں، غیبتوں، تہمتوں اور چغلیوں کا ڈھیر لگوا دیا!) ﴿11﴾ تکبر ﴿12﴾ وہمی طبیعت ﴿13﴾ بے جا تنقیدی ذہن (تعقید بے جا کا مریض کسی کی براہ راست اصلاح کرنے کے بجائے عموماً دوسروں کے آگے غیبتیں کرتا پھرتا ہے کہ وہ یوں کر رہا ہے فلاں اُوں کر رہا ہے فلاں کو یوں نہیں بلکہ یوں کرنا چاہئے تھا) ﴿14﴾ غیبت کی ہلاکت سامانیوں اور اس کے دینی و دنیوی نقصانوں سے ناواقفیت ﴿15﴾ بے جا جذباتیت اور ”بھڑاس“ نکالے بغیر سکون نہ ملنا ﴿16﴾ خوفِ خدا غُڑ و جَل کی کمی اور عذابِ الہی غُڑ و جَل سے اپنے آپ کو ڈراتے رہنے کی عادت نہ ہونا وغیرہ۔ بہر حال جو غیبت کی آفات سے خود کو بچانے اور قبر و جہنم کے عذابات سے نجات پانے کا آرزو مند ہو اُسے بیان کردہ جملہ اسباب اور اس کے علاوہ بھی غیبت پر اُبھارنے والی تمام اشیاء کا علاج کرنا اور غیبت سے بچنے کے طریقے جاننا نہایت ضروری ہے۔

مٹا میرے رنج و الم یا الہی عطا کر مجھے اپنا غم یا الہی
شرابِ محبت کچھ ایسی پلا دے کبھی بھی نشہ ہو نہ کم یا الہی

حضرت علامہ مجد الدین فیروز آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے: جب کسی مجلس میں (یعنی لوگوں میں) بیٹھو اور کہو:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ تَوَلَّی اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

تم پر ایک فرشتہ مقرر فرما دے گا جو تم کو غیبت سے باز رکھے گا۔ اور جب مجلس سے اُٹھو تو کہو:



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر سومر تہ ذرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ تُوَفِّرْ شَتَہ لَوَگوں کو تمہاری غیبت کرنے سے باز رکھے گا۔

(الْقَوْلُ الْبَدِيع ص ۲۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

غیبت کا اجمالی (یعنی مختصر) علاج

غیبت کا اجمالی یعنی مختصر علاج یہ ہے کہ اس کے اسباب کا خاتمہ کیا جائے۔ مثلاً غصہ بھی اس کا ایک سبب ہے تو جب کسی پر غصہ آجائے اور اُس کی غیبت کرنے اور عیب کھولنے کا جذبہ پیدا ہو تو فوراً غور کیجئے کہ اگر میرے اس عمل پر

اللہ عَزَّوَجَلَّ غُصَب ناک ہو گیا اور اُس نے میرے عُیُوب کھول دیئے تو میں کیا کروں گا! نیز اپنے آپ کو یوں بھی ڈرائیے کہ اگر میں غصے میں آ کر غیبت کروں گا تو گنہگار اور جہنم کا حقدار قرار پاؤں گا کہ یہ گناہ کے ذریعے غصہ ٹھنڈا کرنا ہوا اور فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے: ”جہنم میں ایک دروازہ ہے اُس سے وہی داخل ہوں گے جن کا غصہ کسی گناہ کے بعد ہی ٹھنڈا ہوتا ہے۔“ (الْفِرْدَوْس بِمَأْثُورِ الْخَطَابِ ج ۱ ص ۲۰۵ حدیث ۷۸۴)

بغض و کینہ بھی ”غیبت“ کا ایک بہت بڑا سبب ہے لہذا اس کی تباہ کاریاں ذہن میں لا کر ان کے علاج کی بھی ترکیب کیجئے، اور خود کو اس وعید سے ڈرائیے جیسا کہ فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے: ”شعبان کی پندرہویں شب میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں کو رحمت کی نظر سے دیکھتا اور سب کو بخش دیتا ہے لیکن مُشْرک اور کینہ پرور کو نہیں بخشا جاتا۔“ (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ج ۷ ص ۴۷۰ حدیث ۵۲۳۶)

حسد بھی ”غیبت“ کا ایک سبب ہے اس کا بھی علاج کیجئے۔ حضرت سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جو موت کو کثرت کے ساتھ یاد کرے اُس کے حسد اور خوشی میں کمی آجائے گی۔ (مُصَنَّفُ ابْنِ ابی شَیْبَہ ج ۸ ص ۱۶۷ رقم ۴) گھریلو ناچاقیاں ختم کیجئے کہ اس سے غیبت کا بہت بڑا دروازہ کھلتا ہے، گھر کے ناراض افراد مثلاً ماں باپ، بھائی بہن نیز دیگر رشتہ داروں سے صلح کر لیجئے اور آئندہ بھی ہر گز ان سے نہ بگاڑیئے، وہ لاکھ بگاڑیں مگر آپ ان کے ساتھ حُسنِ سلوک ہی کرتے رہئے۔ ان دو فرائض



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھو تمہارا دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ذریعے اپنا خوب ذہن بنائیے: ﴿1﴾ ”سب سے افضل صدقہ وہ ہے جو کینہ پرور رشتے دار کو دیا جائے۔“ (الْمُسْتَدْرَك لِلْحَاكِم ج ۲ ص ۲۷ حدیث ۱۵۱۰) اس کی وجہ یہ ہے کہ کینہ رکھنے والے رشتے دار کو صدقہ دینے میں صدقہ بھی ہے اور قُطْعِ رَحْمِ کرنے (یعنی رشتے داری توڑنے) والے کے ساتھ صلہ رَحْمِ (یعنی حُسن سلوک) بھی۔ ﴿2﴾ ”رشتہ کاٹنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔“ (صَحِیح مُسْلِم ص ۳۸۳ حدیث ۲۵۵۶) مذاقِ مسخری کی عادت پر خود پر پابندی لگا دیجئے، خاموشی اور سنجیدگی کی عادت بنائیے۔ جب غیبت کرنے کو جی چاہے تو اُس کے دُنیوی و آخری نقصانات پر غور کیجئے، اِس کے عذابات جیسا کہ مُردار کا گوشت کھانا، تانے کے ناخوں سے اپنا چہرہ اور سینہ چھیلنا، پہلوؤں سے کاٹ کاٹ کر گوشت کھلایا جانا وغیرہ ذہن میں دُہرائیے، نیز غیبت کے سبب ہونے والی نیکیوں کی کمی، گناہوں کی زیادتی اور بُرے خاتمے کے خوف سے خود کو ٹھیک ٹھاک ڈرا دیجئے۔ غیبت کے اجمالی (مختصر) علاج کی ان چند سُطور کو کافی مت سمجھئے، آگے آنے والا غیبت کا تفصیلی علاج بھی ضرور پڑھئے۔ ہاں اس سے شیطان آپ کو بہت روکے گا اور خوب سُستی دلائے گا مگر آپ اسے مکمل پڑھ کر اس مُردود کو نامراد کیجئے۔ غیبت کی تباہ کاریوں اور اِس پر ملنے والے عذابوں کا وقتاً فوقتاً مطالعہ کرتے رہئے ورنہ توجُّہ ہٹ جانے کی صورت میں غیبت پر دوبارہ دلیر ہو جانے کا خطرہ رہے گا۔

عَفُو فرما خطائیں مری اے عَفُو شوق و توفیق، نیکی کا دے مجھ کو تو

جاری دل کر کہ ہر دم رہے ذکرِ ھُو عادتِ بد بدل اور کر نیک ھُو (سامان بخشش)

اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوا اِلٰی اللّٰهِ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰه

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

میاں بیوی کے قبولِ اسلام
اکی ایمان افروز مَدَنی بہار

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنتوں کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنتوں کی تربیت کیلئے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھر سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے مَدَنی انعامات کے مطابق عمل کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پڑ کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمے دار کو جمع کروائیے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں بھر پور حصہ لیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جہاں اسلامی بھائی مَدَنی کاموں میں مصروف ہیں وہاں اسلامی بہنیں بھی کسی طرح مَدَنی کاموں میں پیچھے نہیں، آئیے پہلے دُرود شریف پڑھ لیجئے پھر ایک مَدَنی بہار سنتے ہیں چنانچہ سینٹرل جیل سکھر 2 (باب الاسلام سندھ) کی قیدی خاتون کے بیان کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے: مسلمان ہونے سے پہلے میں غیر مسلمہ تھی۔ ہماری ”بیرک“ میں ایک باپردہ اسلامی بہن، قیدی خواتین کو قرآنِ پاک کی تعلیم دینے اور سنتیں سکھانے کے لئے آتی تھیں۔ ان کا اسلام کے سانچے میں ڈھلا کر دار اور چہرے سے تقدُّس کے جھلکتے انوار دیکھ کر مجھے ان میں عجیب کشش محسوس ہوئی، انہیں دیکھ کر مجھے حضرت سیدنا مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا یاد آ جاتیں۔ میں نے جب ان سے ملاقات کی تو انہوں نے اپنا تعارف کچھ یوں کروایا: میرا تعلق دعوتِ اسلامی سے ہے، دعوتِ اسلامی تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ہے، دعوتِ اسلامی نے ہمیں یہ مَدَنی مقصد عطا فرمایا ہے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے“ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسی عظیم مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کے لئے دعوتِ اسلامی نے مختلف شعبوں میں مَدَنی کام کرنے کیلئے جہاں دیگر مجالس قائم ہیں وہیں ایک مجلس ”فیضانِ قرآن“ کے نام سے بھی ہے جو دنیا کے مختلف ممالک کے جیل خانہ جات میں دعوتِ اسلامی کا ”مَدَنی کام“ کرنے کی سعی میں مصروف ہے، میں اسی مجلس کی اجازت سے یہاں قیدی خواتین کی اصلاح کی کوشش کا جذبہ لے کر آتی ہوں۔

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر زود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

اللہ کرے میری کوششیں بار آور ہوں اور یہاں موجود اسلامی بہنیں نیک بن جائیں۔

یہاں جس قدر ہیں بہنیں سبھی مدنی برقع پہنیں

انہیں نیک تم بنانا مدنی مدینے والے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

دعوتِ اسلامی کی اس مبلغہ کے اندازِ گفتگو نے مجھے اپنا ایسا رگر ویدہ کر لیا کہ میں روزانہ ان کی منتظر رہنے

لگی، جب وہ تشریف لے آتیں تو میں اپنا زیادہ وقت ان کے ساتھ ہی گزارنے کی کوشش کرتی۔ ان کا پاکیزہ کردار دیکھ کر

سوچا کرتی کہ اسلام اپنے ماننے والوں کو عفت و پارسائی کا کیسا پیارا درس دیتا ہے! ان کی صحبت اور انفرادی کوشش کی

برکت سے میرے دل میں اسلام کی محبت کی شمع روشن ہونے لگی، بالآخر ایک روز میں نے مسلمان ہونے کا عزمِ مُصَمَّم کر

لیا۔ دوسرے دن جوں ہی وہ مبلغہ تشریف لائیں میں نے وفور شوق میں بے قرار ہو کر ان سے کہا: آپ کے اعلیٰ کردار

اور پاکیزہ گفتار نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ اسلام کس قدر پیارا دین ہے، میں نے ایسا تو کبھی سوچا بھی نہ تھا، میں اس کی

روشن تعلیمات کا گھلی آنکھوں سے مشاہدہ کر چکی ہوں، اس کے بعد جب میں نے مسلمان ہونے کی خواہش کا اظہار کیا تو

انہوں نے خوش ہو کر فوراً مجھے توبہ کروا کر کلمہ پڑھا دیا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

یہ دیکھ کر وہاں موجود دیگر اسلامی بہنیں اشکبار ہو گئیں اور گلے لگ کر مجھے مسلمان ہونے کی مبارک باد دینے

لگیں۔ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ میں نے دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر اسلامی احکامات پر عمل

کی کوشش شروع کر دی اور سلسلہ قادر یہ رضویہ میں داخل ہو کر سرکارِ غوثِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْاَحْمَرَم کی مرید بن

گئی۔ اسلام قبول کرنے کے بعد میں نے اپنے شوہر پر انفرادی کوشش شروع کر دی۔ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ دو ماہ

بعد وہ بھی جمادی الآخرہ ۱۴۲۷ھ میں سایہ اسلام میں آ گئے۔



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

اے اسلامی بہنو تمہارے لئے بھی سنو ہے بہت کام کا مدنی ماحول

تمہیں سنتوں اور پردے کے احکام یہ تعلیم فرمائے گا مدنی ماحول

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّد

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی بَرَکت سے آئے دن بُت پرستوں کی اسلام آوری کی

ترکیبیں بنتی رہتی ہیں، ان کیلئے ذیل کے دو سوال جواب نہایت کارآمد ہیں:

مُشرکہ کا شوہر مسلمان ہو گیا نکاح کا کیا بنا؟

سوال: اگر شوہر مسلمان ہو گیا اور بیوی بُت پرست ہے تو بیوی کے ساتھ نکاح برقرار رہا یا ٹوٹ گیا؟

جواب: صَدْرُ الشَّرِيعَةِ، بَذْرُ الطَّرِيقَةِ، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی

فرماتے ہیں: عورت اگر مُشرکہ ہے تو مسلمان کی زوجیت میں نہیں رہ سکتی۔ اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهَا ۖ تَرْجَمُهُ كُنُزُ الْإِيمَانِ: نہ یہ انہیں حلال نہ وہ انہیں حلال۔

(پ ۲۸ مُفْتَحُہ ۱۰) شوہر کے مسلمان ہونے کے بعد قاضی عورت پر اسلام پیش کرے گا اگر اسلام سے انکار

کرے نکاح جاتا رہے گا۔ اور جہاں قاضی نہ ہوں جیسے آج کل ہندوستان، یہاں عورت کو تین حیض آنے

پر نکاح ٹوٹ جائیگا۔ یہ حکم نکاح ٹوٹنے کا ہے۔ یعنی اگر تین حیض گزرنے کے بعد عورت بھی مسلمان ہو گئی

اور اسی شوہر کے پاس رہنا چاہتی ہے تو جدید نکاح کی ضرورت ہوگی کہ اب وہ پہلا نکاح جاتا رہا۔ رہا

عورت سے جماع کرنا تو مرد کے اسلام لاتے ہی (اُس کافرہ بیوی سے) حرام ہو گیا۔



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

سوال: عورت مسلمان ہوگئی مگر شوہر ابھی تک کافر ہے، نکاح کا کیا ہنا؟

جواب: صدر الشریعہ، بذُر الطریقہ، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: جو عورت یا مرد مشرّف باسلام ہو تفریق (یعنی دونوں کو الگ کرنے) کے لئے یہ شرط ہے کہ عرض اسلام دوسرے پر کیا جائے وہ انکار کر دے تو فرقت (یعنی جدائی۔ علیحدگی) ہو جائے گی اور عرض اسلام قاضی کا کام ہے یہاں یہ چیز ناممکن سی ہے ایسی جگہ کے لئے حکم یہ ہے کہ عورت مشرّف باسلام ہو تو جب تک تین حیض نہ گزار لے فرقت نہیں ہوگی تین حیض یا غیر حائض (یعنی جس کو حیض نہ آتا ہو اس) کے لئے تین ماہ گزرنے سے پہلے نکاح کی اجازت نہیں۔

(فتاویٰ امجدیہ ج ۲ ص ۴۲)

اے اسلامی بہنو تمہارے لئے بھی سنو ہے بہت کام کا مدنی ماحول
تمہیں سنتوں اور پردے کے احکام یہ تعلیم فرمائے گا مدنی ماحول
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بے عمل مسلمانوں کا کردار اور قبول اسلام میں رکاوٹ
ناہینا اسلامی بھائیوں کے مدنی قافلے سے متاثر ہو کر ایک غیر مسلم نے پہلے کیا کہا
پھر کیسے مسلمان ہوا یہ جاننے کیلئے اس مدنی بہار کو غور سے سنئے اور جھومئے چٹانچہ
باب المدینہ کراچی (2007ء) میں راہِ خدا عزّوجلّ میں سفر کرنے والے

ناہینا اسلامی بھائیوں کا ایک مدنی قافلہ مطلوبہ مسجد تک پہنچنے کیلئے بس میں سوار ہوا۔ اُس مدنی قافلے میں
چند عمومی (یعنی غیر معذور) اسلامی بھائی بھی شریک تھے۔ امیر قافلہ نے برابر بیٹھے ہوئے شخص پر انفرادی کوشش کرتے
ہوئے اس کا نام وغیرہ معلوم کیا تو وہ کچھ یوں کہنے لگا کہ ”میں غیر مسلم ہوں، میں نے مذہب اسلام کا مطالعہ کیا ہے اور
اس سے متاثر بھی ہوں مگر فی زمانہ مسلمانوں کا بگڑا ہوا کردار میرے اسلام قبول کرنے میں رکاوٹ ہے۔ البتہ میں دیکھ



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر ایک مرتبہ زور و شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

رہا ہوں کہ آپ لوگ ایک جیسے لباس میں ملبوس ہیں، جب بس میں چڑھے تو بلند آواز سے اپنے اسلامی طریقے پر سلام کیا اور حیرت تو اس بات کی ہے کہ آپ حضرات کے ساتھ شامل نا پینا افراد نے بھی سفید لباس پہنا اور سر پر سبز عمامہ باندھا ہوا ہے، ان سب کے چہروں پر داڑھی بھی ہے۔“

اُس کی اسلام کی طرف جھکاؤ والی گفتگو سننے کے بعد امیرِ قافلہ نے بڑے پیار سے اسے مختصر طور پر دعوتِ اسلامی اور اس کی مجلس ”مجلسِ خصوصی اسلامی بھائی“ کا تعارف کروایا اور بتایا کہ یہ مجلس کس طرح گونگے بہروں اور ناپیناؤں میں مدنی کام کرتی ہے۔ پھر اُس سے کہا کہ ”یہ ناپینا اسلامی بھائی انہی بے عمل مسلمانوں کی اصلاح کے لئے نکلے ہیں جنہیں دیکھ کر آپ اسلام قبول کرنے سے کترار ہے ہیں۔“ یہ بات سن کر وہ اتنا متاثر ہوا کہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

آئیے عاشقیں مل کے تبلیغ دیں	کافروں کو کریں قافلے میں چلو
کفر کا سر ٹھکے دیں کا ڈنکا بجے	ان شاء اللہ چلیں قافلے میں چلو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب !	صَلِّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
تُوبُوْا اِلٰی اللہ !	اَسْتَغْفِرُ اللہ
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب !	صَلِّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ

۱۔ کفار کے اکثریتی ممالک کہ جہاں بھاری تعداد میں غیر مسلم ہوتے ہیں وہاں اگر بس وغیرہ میں سلام کرے تو مسلمانوں کی یتیت کرے، اسلامی ممالک جیسے پاکستان وغیرہ میں بسوں کے اندر سلام کرتے ہیں مسلمانوں کی یتیت کی حاجت نہیں، البتہ اگر معلوم ہے کہ بس میں کفار بھی سوار ہیں تو اب سلام کرنے میں مسلمانوں کی یتیت کرے۔

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر رُودِ شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

غیبت کے تفصیلی 10 علاج

علاج نمبر 1

تنہا رہنے یا اچھی صحبت اختیار کرے دینی مشغلوں اور دنیا کے ضروری کاموں سے فراغت کے بعد خلوت یعنی تنہائی اختیار کیجئے یا صرف ایسے سنجیدہ اور سنتوں کے پابند اسلامی

بھائیوں کی صحبت حاصل کیجئے جن کی باتیں خوفِ خدا و عشقِ مصطفیٰ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں اضافے کا باعث بنیں اور وہ وقتاً فوقتاً ظاہری برائیوں اور باطنی بیماریوں کی نشاندہی کرتے اور ان کا علاج تجویز فرماتے ہوں۔ اچھی صحبت کے مُتَعَلِّق دوفر امینِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ملاحظہ فرمائیں: (1) اچھا رفیق وہ ہے کہ جب تو

خدا عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرے تو وہ تیری مدد کرے اور جب تو بھولے تو وہ یاد دلائے۔ (الْإِخْوَانُ لِابْنِ أَبِي الدُّنْيَا رقم ۴۲)
(2) اچھا رفیق وہ ہے کہ اُس کے دیکھنے سے تمہیں خدا عَزَّوَجَلَّ یاد آئے اور اُس کی گفتگو سے تمہارے عمل میں زیادتی ہو اور اس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۷ ص ۵۷ حدیث ۹۴۴۶)

نیک بندے کی دعا پر امین کہنے کی برکت ایسے نیک بندوں کی خدمت میں حاضری کی سعادت بسا اوقات باعثِ مغفرت ہو جاتی ہے چنانچہ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی

شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی شرح الصدور میں نقل کرتے ہیں: حضرت سیدنا یزید بن ہارون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں: میں نے حضرت سیدنا ابوالحسن محمد بن یزید واسطی علیہ رحمۃ اللہ القوی کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: میری مغفرت کر دی۔ میں نے پوچھا: مغفرت کا کیا سبب بنا؟ فرمایا: ایک مرتبہ حضرت سیدنا ابو عمر و بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی مجھے کے دن ہمارے پاس تشریف فرما ہوئے اور دعا کی تو ہم نے امین



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جب تم سُلَیْمَن (علیہم السلام) پر زُردِ پاک پرھو تو مجھ پر بھی پرھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

کہی، بس اسی لئے مغفرت ہو گئی۔

(شَرْحُ الصُّدُور ص ۲۸۲، کتابُ المَنَامَات مع موسوعة ابنِ اَبی الدُّنْیَا ج ۳ ص ۱۵۶ رقم ۳۳۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ نیک بندوں کے ساتھ دعا میں شرکت بہت بڑی سعادت ہے۔ لہذا سنتوں بھرے اجتماع وغیرہ میں ”دعا“ میں دل جمعی کے ساتھ شرکت کیجئے نہ جانے کس کی ثربت اور کس کی صحبت اور کس کی رِقت آمیز آمین کی بَرَکت سے اپنا بیڑا پار ہو جائے۔

مُزَوِّج

مجھے بے حساب بخش دے میرے مولیٰ

مُزَوِّج

تجھے واسطہ نیک بندوں کا یا رب

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علاج نمبر 2

ذاتی دوستیوں میں غیبتوں سے بچنا دشواری ہے

ذاتی دوستیوں سے قطعاً اجتناب (یعنی پرہیز) کیا جائے کیوں کہ اب اکثر ماحول ایسا ہو گیا ہے کہ جب دو ملکر تیسرے کا منفی (NEGATIVE) تذکرہ شروع کریں تو قریب قریب ناممکن ہے کہ غیبت، پُغلی، بدگمانی والزام تراشی وغیرہ سے بچ سکیں۔

ان فالتو صحبتوں میں سنتوں بھری گفتگو کم اور ملکی سیاسی حالات پر تبصرہ زیادہ ہوتا ہے، گویا سارے ملک کا نظام یہی چلا رہے ہوں! لہذا کبھی کسی وزیر پر تنقید کریں گے تو کبھی کسی لیڈر پر اور یہ دوست جب اپنے اپنے گھروں کی طرف پلٹیں گے تو ”بدگمانیوں، غیبتوں اور تہمتوں کے گناہوں کا ٹوکرا“ بھی ہر ایک کے ساتھ جائے گا! حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: تم پر فِکْرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ لازم ہے کہ بے شک اس میں شفاء ہے اور لوگوں کے تذکروں (مَثَلًا)

(احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۷۷)

غیبت) سے بچو کہ یہ بیماری ہے۔



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

فالتوبیٹھکوں سے دور رہئے! غیبت سمیت مُتَعَدِّد گناہوں سے حفاظت کا بہترین نسخہ لوگوں سے الگ تھلگ رہنا ہے چنانچہ حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ

اللہ الہی کے فرمانِ عالی کا خلاصہ ہے: عام لوگوں کی عُثُو مَاعدت ہوتی ہے کہ جہاں کہیں مل کے بیٹھے کہ کسی نہ کسی کی ”عزّت“ کے پیچھے پڑے یعنی غیبتوں اور چغلیوں کا سلسلہ شروع ہو گیا کیوں کہ ان کی غذا یہی ہے! ایسے لوگوں کا چونکہ اکیلے میں دل اُکتاتا ہے لہذا مل جل کر گپ شپ اور ”تیری میری“ کر کے ”ناظم پاس“ کرتے ہیں اگر آپ ایسوں کے ساتھ بیٹھیں گے تو گناہوں بھری باتوں میں بھی ہاں میں ہاں ملائی پڑے گی اور یوں گنہگار اور عذابِ نار کے حقدار ہوتے رہیں گے، اگر ”ہاں، نا“ کہے بغیر خاموش بیٹھے رہیں گے تب بھی نہیں بچ سکتے کیوں کہ بغیر شرعی مجبوری کے غیبت سننے والا بھی غیبت کرنے والے ہی کی طرح گنہگار ہوتا ہے! اگر آپ ان کی گناہوں بھری باتوں پر اعتراض کریں گے تو یہ آپ کے خلاف ہو جائیں گے، نتیجہ وہ آپ کی بھی غیبتوں اور دل آزاریوں پر اُتر آئیں گے۔

(ماخوذ از: احیاء العلوم ج ۲ ص ۲۸۶)

مجھے اپنا عاشق بنا کر بنا دے تو سر تاپا تصویرِ غم یا الہی
جو عشقِ محمدؐ میں آنسو بہائے عطا کر دے وہ چشمِ غم یا الہی

”ناظم پاس“ کرنے کی بیٹھک کا نقشہ پیش کرنے والی حکایت حضرت سیدنا **فُضِّل** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسجد الحرام شریف (مکہ المکرمۃ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً) میں تنہا تشریف فرما تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک دوست آیا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پوچھا: کیسے آنا ہوا؟ جواب دیا: اے ابوعلی!

بس یوں ہی ذرا دل بہلانے کے لئے آ گیا ہوں۔ فرمایا: اللہ کی قسم! یہ تو بڑی وحشت دلانے والی بات ہے! کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں آپ کے لئے زینت اختیار کروں اور آپ میرے لیے اختیار کریں، آپ مجھ سے جھوٹ بولیں اور میں



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دوسو بار زود پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

آپ سے جھوٹ بولوں! یا تو آپ یہاں سے تشریف لے جائیے یا میں چلا جاتا ہوں۔ (سبحن اللہ سیدنا فضل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دل بہلانے اور وقت گزارنے کے لئے مل بیٹھنے والوں کا نقشہ ہی کھینچ کر دکھا دیا کہ جو لوگ ”ناعم پاس“ کرنے کیلئے بیٹھتے ہیں وہ عموماً ایک دوسرے کیلئے زینٹیں اور بناوٹیں کرتے اور خوب جھوٹی کہتیں ہاںکتے ہیں!) بعض علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے مَحَبَّت کرتا ہے تو اسے گمنام کر دیتا ہے۔ (ماخوذ از: اَحیاءُ الْعُلُوم ج ۲ ص ۲۸۷)

فقط تیرا طالب ہوں ہرگز نہیں ہوں طلبگار جاہ و خشم یا الہی

نہ دے تاج شاہی نہ دے بادشاہی بناوے گدائے حرم یا الہی

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

۱۔ میل جول کا اہل کون؟ لوگوں سے میل جول کے اہل کی مثال دیتے ہوئے حُجَّةُ الْاِسْلَام

حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: حضرت

سیدنا طاووس علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْفَدُوس خلیفہ وقت ہشام کے پاس تشریف لے گئے اور پوچھا: ہشام! کیسے ہو؟ اس نے

غصے سے کہا: آپ نے مجھے ”امیر المؤمنین“ کہہ کر مخاطب کیوں نہیں کیا؟ فرمایا: اس لئے کہ تمام مسلمان تمہاری خلافت

سے مُتَّفِق نہیں ہیں، لہذا میں ڈرا کہ تمہیں امیر المؤمنین کہنا کہیں جھوٹ نہ ٹھہرے۔ حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام

محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی اس حکایت کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: لہذا جو آدمی اس قدر گھرا اور صاف گو ہو اور

اس قسم کی باتوں (مثلاً غیبتوں، چغلیوں، ریاکاریوں، خود پسندیوں، خوشامدوں وغیرہ وغیرہ) سے بچ سکتا ہو وہ بے شک لوگوں میں

میل جُل کر رہے ورنہ اپنا نام مُنافِقوں کی فہرست میں لکھوانے پر راضی ہو جائے۔

(ماخوذ از: اَحیاءُ الْعُلُوم ج ۲ ص ۲۸۷)



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زود پاک نہ پڑھے۔

طاہری چھی صحبتوں میں
بھی غیبتوں کا مرض!

حضرت سیدنا شیخ عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں: مجھے یاد نہیں کہ میں نے اس زمانے کے مشائخ میں سے کسی سے ملاقات کی ہو اور میرا اس کے ساتھ بیٹھنا غیبت سے محفوظ رہا ہو، ایسا بہت کم ہوا اسی لئے میں

نے اپنے دین کی اور اُن کے بھی دین کی حفاظت کی خاطر ان سے ملاقات کم کر دی مگر ان کے حقوق میں سُستی نہیں کی۔ جب بُرگوں کی مجلسوں کا یہ حال ہے تو دوسروں کی بیٹھکوں کا کیا عالم ہوگا! تو اے بھائی! اس زمانے میں جب کسی شخص سے ملاقات کرے تو اپنے نفس کی مکمل حفاظت کر اور اس معاملے میں ہرگز سُستی نہ کر۔

(تَنْبِيهِ الْمُفْتَزِينَ ص ۲۲۴)

ہر آنے والا وقت
پچھلے وقت سے بُرا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا شیخ عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ النورانی (مُتَوَفَّى ۹۷۳ھ) دسویں صدی ہجری کے بزرگ تھے جب ان کے دور میں یہ حال تھا تو اب تو پندرہویں صدی ہجری ہے ہم ان کے دور سے تقریباً ۴۵۰ سال

مزید دُور ہو چکے ہیں اور ہر آنے والا دینی اعتبار سے وقت پچھلے وقت سے بُرا ہے۔ حضرت سیدنا زبیر بن عَدِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حجاج بن یوسف کی طرف سے پہنچنے والی تکالیف کی شکایت کی تو فرمایا: ”صبر کرو! کیونکہ تم پر کوئی زمانہ نہیں آئے گا مگر اس کے بعد میں آنے والا زمانہ اُس سے بدتر ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے ملو، یہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے سنا ہے۔“ (صَحِیح بُخَارِی ج ۴ ص ۴۳۳ حدیث ۷۰۶۸) مُفسِّر شہیر حکیمُ الْأُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ ان اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: زمانہ جس قَدَر خُصُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے دُور ہوتا جائے گا ظلم و فساد بھی بڑھتا جائے گا، ہر زمانہ پہلے زمانہ سے دین کے لحاظ سے بدتر ہے، کبھی کوئی گناہ زیادہ کبھی کوئی گناہ!

(مِرَاةُ الْمُنَاجِیح ج ۷ ص ۲۰۲ مَلْخَصاً)



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

ہر ہر فرد غیبت گو نہیں! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر ذی شعور اندازہ لگا سکتا ہے کہ آج کل جب تمام ہی برائیاں غروبِ بام پر ہیں تو پھر ”غیبت“ کیوں پیچھے رہے گی! خیر اس کا

مطلب ہرگز یہ نہیں کہ ہر ہر فرد لازمی طور پر غیبت میں لگا ہوا ہے، اللہ عز و جل کے نیک بندوں سے ہرگز دنیا خالی نہیں۔
تو جو واقعی نیک بندے ہوں اُن کی صحبت بابرکت سے ضرور فیض حاصل کرنا چاہئے اور جو بظاہر مذہبی وضع قطع رکھتے ہوں اور دیکھنے میں ”نیک صورت“ ہوں مگر غیبتوں، چغلیوں، بدگمانیوں، تہمتوں وغیرہ وغیرہ گناہوں کی گندگیوں اور غلاظتوں میں لتھڑے رہتے ہوں ان کی مجلسوں (بیٹھکوں) سے دُور رہنے ہی میں سلامتی بلکہ ایسوں سے دور رہنا شرعاً بھی ضروری ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ حصہ 16 صفحہ 164 پر ہے: عُمَرَان بن حِطَّان سے روایت کی، کہتے ہیں: میں (حضرت سیدنا) ابو ذرؓ (غفاری) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا، انھیں کالی کالی کملی اوڑھے ہوئے مسجد میں تنہا بیٹھا ہوا دیکھا۔ میں نے کہا: ابو ذر! یہ تنہائی کیسی؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ (عز و جل) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: تنہائی اچھی ہے بُرے ہم نشین سے اور ہم نشین صالح (یعنی نیک رفیق) تنہائی سے بہتر ہے اور اچھی بات بولنا خاموشی سے بہتر ہے اور بری بات بولنے سے چُپ رہنا بہتر ہے۔
(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۴ ص ۲۵۶ حدیث ۴۹۹۳)

حال ہمارا کیسا زبوں ہے اور وہ کیسا اور وہ کیوں ہے

سب ہے تم پر روشن شاہِ باصِلٰی اللہ علیک و سلم (سامانِ بخشش)

50 صدیقین کا ثواب! امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: عنقریب لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان کی بادشاہی (حکومت) قتل اور ظلم کے بغیر نہیں ہوگی۔ اور مالداری تکبر اور نخل سے خالی نہ ہوگی اور لوگوں کے ساتھ



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہا کی۔

مجلس (بیٹھک) خواہش نفسانی کے بغیر نہ ہوگی۔ پس جو شخص وہ زمانہ پائے اور صَبْر کرے اور اپنے نفس کی حفاظت کرے تو اللہ عز و جل اُسے پچاس صدیقین جیسا ثواب عطا کرے گا۔ (تَنْبِيْهُ الْمُنْتَزِعِيْنَ ص ۲۲۵)

غیبت خور سے تو کتنا ہی بھلا! حضرت سیدنا حماد بن زید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میں ایک بار حضرت سیدنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفار کی خدمت میں حاضر ہوا، ان کے سامنے ایک کُتا دیکھ کر میں نے اسے بھگانا چاہا تو فرمایا: اے حماد! اسے چھوڑ دو یقیناً یہ اُس بُرے ساتھی سے بہتر ہے جو میرے پاس بیٹھ کر لوگوں کی غیبت کرتا ہے۔ (تَنْبِيْهُ الْمُنْتَزِعِيْنَ ص ۲۲۷)

تو کتنا مجھ جیسے! سینکڑوں سے اچھا! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بزرگوں کی بھی کیا خوب مدنی سوچ ہوا کرتی تھی! وہ غیبت خور جو غیر توبہ کے مرجائے اور اللہ و رسول عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ناراضی کی صورت میں واصلِ جہنم ہو جائے وَاللّٰہُ بِاللّٰہِ تَاللّٰہِ ایسے آدمی سے تو کتنا ہی کروڑوں درجے بہتر ہے کہ اُس کے لئے دوزخ کا عذاب نہیں۔ تذکرۃ الاولیاء میں ہے: حضرت سیدنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی خدمت باعظمت میں کسی نے سوال کیا: آپ بہتر ہیں یا کُتا؟ فرمایا: اگر عذاب سے بچ گیا تو میں ورنہ کُتا مجھ جیسے سینکڑوں سے افضل ہے۔ (تَذْکِرَةُ الْاَوَّلِیَّہِ حَصَّہٗ اَوَّل ص ۴۳)

آپ کی گلیوں کے کُتے مجھ سے تو اچھے رہے

ہے سکوں اُن کو میسر سبز گنبد دیکھ کر

حسن بصری اور ایک گوشہ نشین! حضرت سیدنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ایک شخص کو لوگوں سے الگ تھلگ رہنے والا پا کر میں نے اس کا سبب پوچھا: تو اس نے کہا: میں بہت اہم کام میں مشغول رہتا ہوں۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ کہنے لگا: میں ہر صبح اپنے آپ کو



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

نعمت اور گناہ کے درمیان پاتا ہوں لہذا میں نعمتوں کے شکر اور گناہوں سے توبہ میں مشغول رہتا ہوں۔ میں نے اس سے کہا: اے بھائی! تو حسن بصری سے اَفَقَہ یعنی زیادہ فقیہ (بہت بڑا عالم) ہے، اکیلا ہی بیٹھا کر۔ (تَنْبِيْهُ الْمُفْتَزِيْنَ ص ۲۲۷)

تنہائی میں بھلائی ہی بھلائی ہے! بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! واقعی تنہائی میں بھلائی ہی بھلائی ہے مگر جو ایسا عالم ہو جس کی مسلمانوں کو حاجت ہو اور اُس سے

لوگوں کو نفع پہنچتا ہو وہ میل جول ترک کر کے خلوت (یعنی گوشہ نشینی) اختیار نہ کرے۔ باقی لوگ اگر ماں باپ، اہل و عیال اور دیگر حقوق العباد کا خیال رکھنے کے ساتھ ساتھ اپنی اہم دینی و دنیوی ضرورتوں سے فارغ ہو کر بقیہ وقت عزالت نشینی

(یعنی تنہائی) میں گزاریں (جبکہ تنہائی میں رہنے کے آداب سے بھی واقف ہوں!) تو ان کیلئے نور علی نور۔ حضرت سیدنا عقبہ بن

عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! نجات کیا ہے؟ فرمایا: ﴿1﴾ اپنی

زبان کو روک رکھو (یعنی اپنی زبان وہاں کھولو جہاں فائدہ ہو، نقصان نہ ہو) اور ﴿2﴾ تمہارا گھر تمہیں کفایت کرے (یعنی

بلا ضرورت گھر سے نہ نکلو) اور ﴿3﴾ گناہوں پر رونا اختیار کرو۔ (سُنَنِ تِرْمِذِي ج ۴ ص ۱۸۲ حدیث ۲۴۱۴)

دل میں ہو یاد تری گوشہ تنہائی ہو

پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو

جب بھی کسی کے بارے میں کچھ کہنے کی نوبت آئے تو کاش! ہمارا تصوّر یہ بندھ جائے

کہ وہ ہمارے سامنے موجود ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی لفظ ایسا زبان سے ادا ہو جائے

جسے سن کر یہ ناراض ہو جائے چنانچہ حضرت سیدنا ابوطالب مکی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے

ہیں: کسی بُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان ہے کہ جب بھی کسی آدمی کا میرے سامنے ذکر کیا گیا تو میں نے گویا اسے اپنے

دینہ

۱۔ لُبَابُ اَحْيَاءِ صَفَحَہ 163 تا 165 پر گوشہ نشینی کا بیان ملاحظہ فرمائیے۔ اس کا خوب تفصیلی بیان اَحْيَاءِ الْعُلُوم جلد ۲ میں ہے۔



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

سامنے بیٹھا ہوا پایا اور اس کے بارے میں وہی کلام کیا جسے وہ پسند کرے۔ (قُوْتُ الْقُلُوب ج ۱ ص ۳۴۹) اسی طرح ایک اور یوگر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میرے سامنے جب کسی کا تذکرہ چھڑتا ہے، اپنے دل میں اُس کا تصوّر جمالیتا ہوں اور جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں، اس کے بارے میں بھی وہی کہتا ہوں۔ (ایضاً)

شرف دے جج کا مجھے بہر مصطفیٰ یارب ^{صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم} روانہ سوئے مدینہ ہو قافلہ یا رب ^{موجود}

دکھا دے ایک جھلک سبز سبز گنبد کی ^{موجود} بس اُن کے جلووں میں آجائے پھر قضا یا رب

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوا اِلٰی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غیر مسلم مسلمان ہو گیا! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنتوں کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے،

سنتوں کی تربیت کیلئے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور

آخرت سنوارنے کیلئے مدنی انعامات کے مطابق عمل کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مدنی ماہ کی

10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمے دار کو جمع کروائیے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے جاری

کردہ رسائل اور ویڈیو کیشتیں تحفے میں بانٹتے رہئے نہ جانے کب کس کا دل چوٹ کھا جائے، وہ راہِ راست پر آجائے اور

آپ کا بھی بیڑا پار ہو جائے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک ایمان افروز بہار آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے پُنانچہ U.K

(انگلینڈ) کے ایک اسلامی بھائی کا اس طرح بیان ہے کہ میں یہُت عرصے سے ایک غیر مسلم پر انفرادی کوشش کر رہا تھا

کہ وہ مسلمان ہو جائے مگر مجھے کامیابی نہیں مل رہی تھی۔ ایک بار دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

جاری کردہ ایک V.C.D. ان کو تحفے میں دی گئی اُس V.C.D. کا نام ہے: بین الاقوامی اجتماع و اجتماع اعتکاف۔ اس نے V.C.D. کو اپنے گھر والوں کو ساتھ بٹھا کر چلا دی، وہ V.C.D. دیکھتا گیا اور اردو نہ سمجھنے کے باوجود محض بین الاقوامی اجتماع اور اجتماع اعتکاف کے روح پرور مناظر دیکھ کر اُس کے دل میں اسلام کی مَحَبَّت اُترتی چلی گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آخر کار وہ کلمہ پڑھ کر دائرۃ اسلام میں داخل ہو گیا اور دعوتِ اسلامی کے اجتماع میں بھی شرکت کرنے لگا، مَدَنی ماحول کی برکت سے سبز سبز عمائے شریف سے اس کا ”سر سبز“ ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ عاشقانِ رسول کے ساتھ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے مَدَنی قافلے کا مسافر بھی بنا۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علاج نمبر 3

غیبت کا یہ علاج بھی فائدے مند ہے کہ آپ اپنے ذہن میں یہ بات ایک دم جمالیجئے کہ جب کوئی میری غیبت کرتا ہے تو مجھے تکلیف ہوتی ہے اسی طرح میں جس کی غیبت کروں گا اُسے بھی تو اذیت ہوگی، تو جو کام مجھے اپنے لئے ناپسند ہے وہ دوسرے مسلمان بھائی کیلئے کیوں کروں!

چوہے بھگانے کیلئے بلی نہ رکھنے کا ایمان افروز سبب

غیبت سے تو بچنا ہی چاہئے، پرانے زمانے کے لوگوں کی تو ایسی مَدَنی سوچ ہوتی تھی کہ خود تکلیف گوارا کر لیتے مگر دوسرے کو تکلیف نہ ہونے دیتے چنانچہ ”مُكَاشَفَةُ الْقُلُوب“ میں ہے: ایک صاحب کے گھر میں چوہے بہت ہو گئے تھے، کسی نے مشورہ دیا بلی رکھ لیجئے۔ اُن صاحب نے جواب دیا: بلی کی ”میاؤں“ سن کر چوہے بھاگ

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

تو جائیں گے مگر مجھے ڈر لگ رہا ہے کہ کہیں پڑوسیوں کے گھروں میں نہ گھس جائیں! اگر یوں ہوا تو میں ایسا آدمی بنا کہ جو اپنے لئے جس تکلیف کو ناپسند کرتا ہے وہی تکلیف اُس نے دوسرے کیلئے گوارا کر لی۔ (مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ ص ۲۸۲)

خیر خواہ ہم بھی پڑوسی کے بنیں یہ کرم یا مصطفیٰ فرمائیے
نعمتِ اخلاق کر دیجے عطا یہ کرم یا مصطفیٰ فرمائیے

غیبت و چغلی کی آفت سے بچیں

یہ کرم یا مصطفیٰ فرمائیے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوا اِلٰی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علاج نمبر 4

”بھڑاس“ نکالنا غیبت میں ڈال سکتا ہے کسی نے دل دکھا دیا، سخت غصہ آگیا اور صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹ گیا اس سبب سے دل دکھانے والے کے بارے میں اگر کسی کے آگے ”بھڑاس“ نکلنے لگی تو سمجھو کہ جہنم کی آگ اکٹھی ہونی شروع ہو گئی کہ اب غیبت و بیہتان

تراشی جیسے کبیرہ گناہ، حرام اور دوزخ میں لیجانے والے کام سے آپ کو شاید کوئی نہ بچا پائے کیوں کہ جب کوئی غصے اور جذبات کے عالم میں بھڑاس نکال رہا ہوتا ہے اُس وقت عموماً سننے والا بھی سہم جاتا ہے اور اُس کی اصلاح نہیں کر پاتا۔ اُس دل سیاہ سے اللہ عز و جل کی پناہ جو ہدایت کی بات سننے کیلئے تیار نہ ہو۔ آہ! غیبت کی تباہ کاری! حضرت سیدنا ابو قتلابہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: غیبت دل کو ہدایت اور بھلائی سے محروم کر دیتی ہے۔ (تَنْبِیْہُ الْمُفْتَزِّینِ ص ۱۹۱) غصے



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر سورۃ بقرہ پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

کا علاج کیجئے، دوسروں کے آگے بھڑاس نکالنے کے بجائے مُعافی اور درگزر سے کام لیتے ہوئے جنت میں بے حساب داخلے کی تڑپ والا ذہن بنائیے۔

مُعَاف کرنے والوں کا بے حساب جنت میں داخلہ
مُعاف کر دینے کی فضیلت بھی ایسی ہے کہ منہ میں پانی آ جاتا ہے پچنانچہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ مُعْطَرِ پَیْنِہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ باقرینہ ہے: قیامت کے روز اعلان کیا جائے گا: جس کا اجر

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمہ کرم پر ہے، وہ اُٹھے اور جنت میں داخل ہو جائے۔ پوچھا جائے گا: کس کے لیے اجر ہے؟ وہ مُنادی (یعنی اعلان کرنے والا) کہے گا: ”ان لوگوں کے لیے جو مُعاف کرنے والے ہیں۔“ تو ہزاروں آدمی کھڑے ہوں گے اور بلا حساب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ (الْمُعْجَمُ الْاَوْسَطُ لِلطَّبْرَانِی ج ۱ ص ۵۴۲ حدیث ۱۹۹۸) کاش! ہمیں بھی مُعاف کر دینے کا جذبہ نصیب ہو جائے۔ اور کاش! کاش! کاش! ہم بھی بے حساب جنت الفردوس میں داخلے کی سعادت پالیں۔

تو بے حساب بخش کہ ہیں بے شمار مجرم

دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا (ذوقِ نعت)

بُرا کہنے سے بچنے والے کا خوش انجام
حضرت سیدنا شیخ سعدی علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی ہوسْتانِ سَعْدِی میں نقل کرتے ہیں: ایک نیک سیرت شخص اپنے ذاتی دشمنوں کا ذریعہ بُرائی سے نہ کرتا تھا۔ جب بھی کسی کی بات چھڑتی، اُس کی زبان سے نیک الفاظ ہی ادا ہوتے۔ اُس کے مرنے کے بعد کسی

نے خواب میں دیکھا تو پوچھا: مَا فَعَلَ اللہُ بِكَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ یہ سوال سُن کر اُس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی اور وہ بلبل کی طرح شیریں (یعنی میٹھی) آواز میں بولا: دنیا میں میری یہی کوشش ہوتی تھی

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو پڑھو تمہارا زور و مجھ تک پہنچتا ہے۔

کہ میری زبان سے کسی کے بارے میں کوئی بُری بات نہ نکلے، تکبیرین (ن۔ کی۔ رین یعنی منکر تکبیر) نے بھی مجھ سے کوئی سخت سوال نہ کیا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یوں میرا معاملہ بہت اچھا رہا۔ (بوستان سعدی ص ۱۴۴) (دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ، ”غصّے کا علاج“ کا مطالعہ غصّے کی عادت نکالنے کیلئے ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ بہترین معاون ثابت ہوگا)

سُن لو نقصان ہی ہوتا ہے بالآخر اُن کو
نفس کے واسطے غصّہ جو کیا کرتے ہیں

علاج نمبر 5

غیبت کے عذابات یا دیکھیے: جب کسی کی پیٹھ پیچھے بُرائی کرنے کو جی چاہے تو غیبت کے عذابات کو یاد کیجئے، مثلاً تانے کے ناخوں سے اپنے چہرے اور سینے کو نوچنے والا عذاب، اپنے ہی پہلوؤں (یعنی کروٹوں) کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھلائے جانے کا عذاب نیز تھوڑا کیجئے کہ بروز قیامت اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھانا پڑے گا اور غیبت کرنے والا منہ بگاڑے چلا تا ہوا اُسے کھائے گا۔ اب سوچئے کہ حلال جانور کا تازہ گوشت بھی کچا نہیں کھایا جاتا تو مرے ہوئے انسان کا گوشت کس طرح کھایا جاسکے گا؟

غیبت کا نائب آخر: منقول ہے: اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی فرمائی کہ جو غیبت سے توبہ کر کے مرا وہ آخری میں جنت میں جاوے گا۔ شخص ہوگا جو جنت میں جائے گا اور جو غیبت پر اصرار کرتے ہوئے (یعنی غیبت پر قائم رہتے ہوئے) مرا وہ پہلا شخص ہوگا جو جہنم میں داخل ہوگا۔

(رسالہ فقہیہ ص ۱۹۴)



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام و روپاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

غلّ پچائے گا، دُونخ میں جائے گا! بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! جو شخص غیبت کرتا ہے اُس کو سوائے اپنے نقصان کے کچھ ہاتھ نہیں آتا حتیٰ کہ اگر توبہ کر کے مرا ہے تو

اگرچہ قیامت میں اس کو غیبت پر عذاب نہ ہوگا تاہم جنت میں سب لوگوں کے بعد جائے گا۔ اور اس سبب سے یہ سخت پچھتائے گا اور ندامت اٹھائیگا۔ اور اگر بغیر توبہ کے مرا اور اللہ عزّوجلّ غصبناک ہو تو بروز قیامت سب سے قبل جہنم میں جائے گا، اگرچہ غلّ بہت مچائے گا، چیخے گا، چلائے گا مگر رونا دھونا وہاں کام نہ آئے گا۔

دیکھئے کیا حشر کو ہو میرا حال مجھ کو رہتا ہے یہی ہر دم ملال

ہو کرم مجھ پر خدائے ذوالجلال مجھ کو جنت دے جہنم میں نہ ڈال

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ! اسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علاج نمبر 6

سونے کا پہاڑ صدقہ کرنے اُسے بھی پسندیدہ اپنے نفس پر بار (بوجھ) ڈالے مثلاً اگر غیبت کی تو 5 روپے خیرات کروں گا۔ خدا کی قسم! پانچ روپے تو کچھ بھی نہیں ہیں، حضرت سیدنا وہیب بن زور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اللہ عزّوجلّ کی قسم! میرے نزدیک غیبت کو ترک کرنا

(تنبیہ المفتقرین ص ۱۹۲)

سونے کا پہاڑ صدقہ کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

غیبت ہو جاتی تو خیرات کرتے
حضرت سیدنا امام محمد ابن سیرین علیہ رحمۃ اللہ المبین کی عادت تھی کہ اگر کبھی ان سے کسی کی غیبت سرزد ہو جاتی تو خیرات کرتے تھے۔ (تفسیر روح البیان ج ۹ ص ۸۹)

دُور ہم کی حکایت
حضرت سیدنا ابواللیث بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری جب حج کیلئے نکلے تو دُور ہم اس نیت سے جیب میں ڈالے کہ اگر گھر پلٹنے تک کہیں بھی غیبت صادر ہوئی تو یہ دُور ہم خیرات کر دوں گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سارا سفر غیبت سے بچے رہے اور وہ دُور ہم جیب میں محفوظ رہے۔ انہیں کا فرمان ہے: میں ایک مرتبہ کی غیبت کو سومرتبہ کے زنا سے بدتر سمجھتا ہوں۔ (مُکاشَفَةُ الْقُلُوبِ ص ۷۱)

مذکورہ حکایت کی وضاحت
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا ابواللیث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بڑے مُتَقِی اور پرہیزگار بزرگ تھے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مَدَنی سوچ مرحبا! غیبت کا دروازہ مضبوطی سے بند کرنے کیلئے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دُور ہم خیرات کرنے کی نیت کی زبردست ترکیب فرمائی۔ یقیناً حج کے دُور ان غیبت کرنا عام حالات کے مقابلے میں زیادہ بڑا گناہ ہے اور جو غیبتوں، پُغلیوں، دل آزاریوں، گندی گالیوں اور جملہ بے حیائیوں سے خود کو بچانے میں کامیابی حاصل کر لے وہ گناہوں سے پاک صاف ہو جائے چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ جلد اول صفحہ 1031 پر فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے: ”جس نے حج کیا اور رَفَث (یعنی فحش کلام) نہ کیا اور فسق نہ کیا تو گناہوں سے پاک ہو کر ایسا لوٹا جیسے اُس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔“ (بخاری ج ۱ ص ۵۱۲ حدیث ۱۵۲۱) افسوس! آج کل جو لوگ حج کے واسطے جاتے ہیں ان میں سے بے شمار حُجَّج و طُن میں جس طرح گناہ کرتے رہے ہیں اسی طرح بے باکی سے راہِ مدینہ میں بھی لگے رہتے ہیں، یہاں تک کہ احرام کی حالت میں بھی لوگوں کی خوب غیبتیں



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

کی جاتی ہیں، حَرَمِینِ شَرِیفِینِ زَادَہُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوْ تَعْظِیْمًا میں عام عَرَبُوں بلکہ اہل مکہ اور اہل مدینہ کی خوب خوب بُرائیاں اور غیبتیں کرتے ہیں اور سب کے عیوں کو ڈھونڈا کرتے ہیں۔ کبھی کسی بس یا ٹیکسی ڈرائیور کو بد اخلاق بد مزاج وغیرہ کہہ کر اُس کی غیبت کرتے ہیں تو کبھی کسی دکاندار کی یوں غیبت کرتے ہیں کہ یہ مال بہت مہنگا بیچتا ہے حاجیوں کو لوٹتا ہے۔ کبھی کسی ہوٹل والے کو بُرا بھلا کہتے ہوئے یوں غیبتیں کرتے ہیں کہ اس نے کھانا بہت مہنگا کر دیا ہے۔ لوٹ مار مچا رکھی ہے۔ اللہ کے مہمانوں پر ظلم کرتا ہے۔ پیسے پہلے وصول کر لئے اور تھوڑا سا کھانا پکڑا دیا۔ اس کا کھانا غیر معیاری ہے وغیرہ وغیرہ۔

نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرٍ اَنْفُسِنَا و مِنْ سَيِّئَاتٍ اَعْمَالِنَا۔ (یعنی ہم اپنے نفس کی شرارتوں اور بُرے اعمال سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں)

شَرَف دے جج کا مجھے بہرِ مصطفیٰ یارب ^{مترجم} روانہ سُوئے مدینہ ہو قافلہ یا رب ^{مترجم}

دکھا دے ایک جھلک سبز سبز گنبد کی ^{مترجم} بس اُن کے جلووں میں آجائے پھر قضا یا رب ^{مترجم}

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علاج نمبر 7

ایک چپ شوکت ^۱ سب سے زیادہ غیبت زبان سے کی جاتی ہے لہذا اس کو قابو کرنا بہت ضروری ہے۔
زبان کی حفاظت کے تعلق سے 7 فرامینِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ملاحظہ ہوں: ﴿بندہ کبھی بلا ارادہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی بات کہہ دیتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ اس کے درجے بلند کرتا ہے اور بندہ کبھی بے سوچے سمجھے اللہ تعالیٰ کی ناراضی کی بات کہہ دیتا ہے جس سے جہنم میں گر جاتا ہے۔﴾ (بخاری ج ۴)



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

ص ۲۴۱ حدیث (۶۴۷۸) ﴿ ایک اور روایت میں ہے کہ جہنم کی اتنی گہرائی میں گرتا ہے جو مشرق و مغرب کے فاصلے سے بھی زیادہ ہے۔ (صحیح مسلم ص ۱۵۹۵ حدیث ۲۹۸۸) ﴿ جو چیز انسان کو سب سے زیادہ حُثّت میں داخل کرنے والی ہے وہ تقویٰ اور حُسنِ خُلق (یعنی لہذا اخلاق) ہے اور جو چیز انسان کو سب سے زیادہ جہنم میں لے جانے والی ہے وہ دو بؤف دار چیزیں ہیں منہ اور شرمگاہ۔ (سُنَن ترمذی حدیث ۲۰۰۴ ص ۱۸۵۲) ﴿ جو چپ رہا، اسے نجات ہے۔ (ایضاً حدیث ۲۵۰۱ ص ۱۹۰۳) ﴿ سُکوت (یعنی خاموشی) پر قائم رہنا ساٹھ برس کی عبادت سے افضل ہے۔ (شُعَبُ الْإِيمَان ج ۴ ص ۲۴۵ حدیث ۴۹۵۳) ﴿ زیادتی خاموشی کو لازم کر لو کہ اس سے شیطان دفع ہوگا اور تمہیں دین کے کاموں میں مدد دے گی۔ (ایضاً ص ۲۴۳ حدیث ۴۹۴۲) ﴿ میرے لیے چھ چیزوں کے ضامن ہو جاؤ میں تمہارے لیے حُثّت کا ذمّہ دار ہوتا ہوں (۱) جب بات کرو سچ بولو اور (۲) جب وعدہ کرو اسے پورا کرو اور (۳) جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے اُسے ادا کرو اور (۴) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو اور (۵) اپنی نگاہیں نیچی رکھو اور (۶) اپنے ہاتھوں کو روکو (یعنی ہاتھ سے کسی کو ایذا نہ پہنچاؤ) (مُسْنَدُ إِمَامِ أَحْمَد ج ۸ ص ۴۱۲ حدیث ۲۲۸۲۱)

مری زبان پہ ”قفلِ مدینہ“ لگ جائے
فُضُول گوئی سے بچتا رہوں سدا یارب

اُٹھے نہ آنکھ کبھی بھی گناہ کی جانب
عطا کرم سے ہو ایسی مجھے حیا رب

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ! اسْتَغْفِرُ اللَّهَ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

پرنڈے کی نیکی کی دعوت! قُطَا (جو کہ کبوتر سے ملتا جلتا پرندہ ہے) جب بولتا ہے تو کہتا ہے: مَنْ سَكَتَ سَلَّمَ یعنی جو خاموش رہا سلامت رہا۔ (تفسیر قرطبی ج ۷ ص ۱۲۷)

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر ایک مرتبہ نروذ شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

زبان پر قفلِ مدینہ لگانا یعنی ضرورت کی بات بھی کم سے کم الفاظ میں کرنا، جہاں جہاں ممکن ہو وہاں زبان سے بولنے کے بجائے خاموش رہ کر لکھ کر یا اشارے سے کام چلانا بھی غیبت سے بچنے کے اسباب مہیا کر سکتا ہے۔ مگر یہ ذہن میں رہے کہ غیبت لکھ کر بلکہ اشارے سے بھی ہو سکتی ہے اور جہاں کسی مسلمان کی گناہوں بھری غیبت ہو رہی ہو وہاں شرعی رخصت کے بغیر چُپ رہنے کی اجازت نہیں، غیبت کرنے والے کو غیبت سے باز رکھ کر اپنے مسلمان بھائی کی عزت کی حفاظت کرے۔

نہ غیبت کریں گے نہ غیبت سنیں گے
بَعُونِ خُدا لَبِ پَہ قَابُو رَکھیں گے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ حصہ 16 صفحہ 166 پر ہے: ایک شخص نے اپنی سواری کے جانور پر لعنت کروائی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے اتر جاؤ ہمارے ساتھ میں ملعون چیز کو لے کر نہ چلو، اپنے اوپر اور اپنی اولاد و اموال پر بددعا نہ کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ بددعا اُس ساعت میں ہو جس میں جو دعا خدا (عَزَّوَجَلَّ) سے کی جائے قبول ہوتی ہے۔ (صحیح مسلم ص ۱۰۶۴ حدیث ۳۰۰۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زبان پر قابو پانے کی سخت ضرورت ہے۔ جانوروں پر بھی جانور کو برا کہنا! لعنت کرنے کی ممانعت ہے، بلا ضرورت ان کی بُرائی بھی زبان سے کیوں نکلے! اب ظاہر ہے جو جانوروں کو بھی بُرا کہنے سے بچے گا وہ مسلمانوں کی غیبت سے بدترجہ اولیٰ اجتناب (یعنی پرہیز) کریگا۔ البتہ جانور کا عیب بیان کرنے کو مسلمان کی غیبت کی طرح کا جرم نہیں قرار دیں گے ہاں اگر وہ جانور کسی مسلمان کا ہو تو اُس



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر زور و شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

مسلمان کی غیبت و دل آزاری کی صورت بن سکتی ہے، مثلاً فلاں کا گھوڑا میل ہے، اس کی قربانی کی گائے کی ہڈیاں پسلیاں نظر آ رہی ہیں، اس کا بکرا تو ہڈیوں کا ڈھانچا ہے، اس کے مرغے کی بانگ کی آواز بے سُر ہے وغیرہ وغیرہ جملوں میں ان جانوروں کے مالکان کی ایذا کا پہلو موجود ہے لہذا یہ غیبت ہے۔

مرے ہوئے رکتے کی بُرائی سے بھی بچو!
حضرت سیدنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ العفا فرماتے ہیں: حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ایک مرے ہوئے رکتے کے پاس سے گزرے، حواریوں نے عرض کی: یہ کتا کس قدر بدبو دار ہے! حضرت سیدنا عیسیٰ

روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اس کے دانت کتنے سفید ہیں! گویا آپ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو مُردار رکتے کی غیبت سے بھی منع فرمایا اور ان کو خبردار کیا کہ بے زبان جانوروں کی بھی خوبی کا ہی ذکر کرنا چاہئے۔

(ماخوذ از احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۷۷) **اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**
اٰمین بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِين صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

خنزیر کیلئے عمر فقہ استعمال فرمایا!
سُبْحَنَ اللّٰہ! حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے حُسن اخلاق کے بھی کیا کہنے! واقعی یہ آپ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام

کا ہی حصّہ تھا کہ مُردار رکتے کی بھی خوبی ہی کی طرف نظر فرمائی۔ ”تاریخ دمشق“ جلد 47 صفحہ 437 پر ہے کہ

حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے سے ایک خنزیر گزرا، فرمایا: ”مُرْ بِسَلَامٍ“ یعنی

سلامتی سے گزر جاؤ۔ لوگوں نے تعجب کے ساتھ عرض کی: یا روح اللہ! کیا وجہ ہے کہ آپ نے سور کیلئے اتنا عمدہ جملہ

ارشاد فرمایا؟ فرمایا: میں اپنی زبان پر بُری بات لانا نہیں چاہتا۔ (تاریخ دمشق ج ۴۷ ص ۴۳۷) **اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر**

رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔
اٰمین بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِين صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جب تم سلیمان (علیہم السلام) پر درود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی چڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

اُچھڑے کو حلیم کہنا! بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک سوچ صد کروڑ مرعبا! کاش! ہمیں بھی ایسی سمجھ نصیب ہو جائے کہ کہاں

کون سے الفاظ بولنے چاہئیں۔ بعض اوقات کسی دنیوی شے پر مُتَبَرِّک الفاظ نہ بولنا بھی ادب ہوتا ہے جیسا کہ اللہ عزَّوَجَلَّ کا ایک صفاتی نام **حَلِیم** عزَّوَجَلَّ بھی ہے لہذا کھانے کی چیز کیلئے ”حلیم“ کا لفظ کہنا جائز ہونے کے باوجود بعض بندگانِ خدا کو لہجہ نہیں لگتا۔ اس غذا کو اردو میں **کھچڑا** بھی کہتے ہیں لہذا وہ یہی لفظ استعمال کرتے ہیں۔ تذکرۃ الاولیاء میں ہے: حضرت سیدنا بایزید بسطامی قدس سرہ السامی نے ایک بار سُرخ رنگ کا سیب ہاتھ میں لے کر فرمایا: ”یہ بہت لطیف ہے۔“ غیب سے آواز آئی: ”ہمارا نام سیب کیلئے استعمال کرتے ہوئے حیا نہیں آئی!“ اللہ عزَّوَجَلَّ نے چالیس دن کیلئے اپنی یاد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قلب سے نکال دی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی قسم کھائی کہ اب کبھی (اپنے وطن) بسطام (شہر کا نام) کا پھل نہیں کھاؤں گا۔ (تذکرۃ الاولیاء ص ۱۳۴) دیکھا آپ نے! ”لطیف“ کا ایک لفظی معنی ”نعمدہ“ بھی ہے مگر چونکہ ”لطیف“ اللہ عزَّوَجَلَّ کا صفاتی نام ہے اس لئے سیدنا بایزید بسطامی قدس سرہ السامی کو تنبیہ کی گئی۔ اللہ عزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

حَسَنِ اخْلَاقِ مَلِّ بھیک میں اخلاص ملے

اک بھکاری ہے کھڑا آپ کے دربار کے پاس

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زبان کا تیر خطا نہیں ہوتا! ہر صورت میں زبان کی حفاظت کرنی چاہئے کہ جب یہ چلتی ہے تو کیا کیا کیا کر ڈالتی ہے! مشہور تاجی بُزرگ حضرت سیدنا سفیان ثوری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: لوگوں کا تیر پھینکنا زبان کے ذریعے اذیت پہنچانے سے زیادہ آسان ہے کیونکہ کمان کا تیر خطا ہو



فرمانِ مصطفیٰ: صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر روزِ جمعہ درود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

سکتا ہے لیکن زبان کا تیز بھی خطا نہیں ہوتا۔

(تَنْبِيهِ الْمُفْتَزِينَ ص ۱۸۹)

ٹھٹھے ٹھٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سپہِ ناسفیان ثوری علیہ رحمۃ اللہ القوی نے کتنے اچھوتے انداز میں ”زبان کی ایذا“ کی ہلاکت خیزیوں کی نشاندہی فرمائی ہے! واقعی لوہے کے نوکیلے تیر کے مقابلے میں زبان کا زخم سخت تر ہوتا ہے۔ تیر کا زخم جلدی بھر جاتا ہے مگر زبان سے کی ہوئی غیبت یا دل آزاری کا زخم آسانی سے نہیں بھرتا عَزَّ بَی مَقُولَہ ہے: جَرَحُ الْكَلَامِ أَصْعَبُ مِنْ جَرَحِ الْحُسَامِ۔ یعنی زبان کا زخم تلوار کے زخم سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔

(الْمُسْتَطَرَف ج ۱ ص ۴۷)

ذکر و درود ہر گھڑی وردِ زباں رہے

میری فُضُول گوئی کی عادت نکال دو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علاج نمبر 8

کسی بھی مَرَض سے بچنے کا جذبہ پانے کیلئے اُس کے مُہلِکات یعنی تباہ کاریاں جاننا مفید ہوتا ہے۔ لہذا دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ حصہ 16 صفحہ 169 تا 182 اور

احیاء العلوم جلد 3 سے غیبت کا بیان ضرور پڑھ لیجئے۔ جس کا ”نفسِ امارہ“ غیبت کا عادی ہو اُس کو قابو کرنا آسان نہیں، وہ خودی دلیلیں دیکر، زبردستی کی ضرورتیں باور کروا کر غیبت پر ابھارتا رہے گا لہذا اس پر بار بار عبرت کے تازیانے (یعنی کوڑے) برسائے ہوں گے، ایک آدھ بار وعیدات و نقصانات پڑھ لینے سے کام چلنا بہت مشکل ہے اول تو حافظہ ہی اکثر کمزور اور پھر شیطان بھی ایسی باتیں فوراً اُٹھلا دیتا ہے۔ چنانچہ مشورہ ہے کہ شیطان لاکھ سُستی دلائے



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دوسو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ، ”فیضانِ سنت“ جلد 2 کا یہ باب غیبت کی تباہ کاریاں مکمل پڑھ لینے کے بعد بھی وقتاً فوقتاً مطالعے میں رکھے، خاص کر اس کا درس گھر کے اندر ضرور جاری کیجئے کہ آج کل اکثر گھر ”غیبت کدے“ بنے ہوئے ہیں۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حیرت انگیز طور پر گھر درس کی برکتیں سامنے آجائیں گی۔ دیکھئے ہمت کر کے پڑھتے (یا سنتے) رہئے گا، کیوں کہ شیطان کبھی بھی نہیں چاہے گا کہ آپ یہ پڑھیں (یا سنیں) اور غیبت کی تباہ کاریوں سے ڈریں۔

اُٹھے نہ آنکھ کبھی بھی گناہ کی جانب عطا کرم سے ہو ایسی مجھے حیا یارب
کسی کی خامیاں دیکھیں نہ میری آنکھیں اور سنیں نہ کان بھی عیبوں کا تذکرہ یارب
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علاج نمبر 9

جب کسی کی غیبت کرنے کو جی چاہے تو خود کو یوں ڈرائیے کہ بروزِ قیامت کس قدر حسرت کا مقام ہوگا اگر غیبت کرنے کے سبب میری نیکیاں دوسروں کے نامہ اعمال میں اور اُن کے گناہوں کا بوجھ میرے سر پر آ پڑا اور غیبت کے گناہ کے باعث فرشتے مجھے سوئے جہنم لے چلے تو میرا کیا بنے گا!

حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم غیبت کرنے والے کی سرزنش کرتے (یعنی ڈانٹ پلاتے) ہوئے فرماتے ہیں: اے جھوٹے انسان! تو اپنے دوستوں کو تو دنیا کا حقیر مال دینے سے بُخل کرتا رہا مگر آخرت کا مال (یعنی نیکیوں کا خزانہ) تو نے اپنے دشمنوں پر لٹا دیا! نہ تیرا دنیوی بُخل قابلِ قبول نہ غیبتیں کر کر کے نیکیاں لٹانے والی سخاوت مقبول۔

(تنبیہ الغافلین ص ۸۷)



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زود پاک نہ پڑھے۔

غصیلے مزاج اور غیبت کی خصلت سے مجھے کو بچا یا الہی
 ہو اخلاق اچھا ہو کردار سُتھرا مجھے متقی تُو بنا یا الہی
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
 تُوْبُوْا اِلٰی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اگرے کا درد دور ہو گیا! غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنتوں کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنتوں کی تربیت کیلئے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے مدنی انعامات کے مطابق عمل کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مدنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمے دار کو جمع کروائیے۔ آپ کی ترغیب کیلئے مدنی قافلے کی ایک مدنی بہار گوش گزار کی جاتی ہے: حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کالپ بُاب ہے کہ مجھے گردے میں اتنا شدید درد اٹھتا کہ جب تک 2 انجکشن نہ لگتے، آرام نہ آتا۔ خوش قسمتی سے ہمارے علاقے میں اسلامی بہنوں کا مدنی قافلہ تشریف لایا اللہ عزوجل نے توفیق بخشی اور میں بھی اُن کے ساتھ سنتیں سیکھنے سکھانے کے حلقے میں شریک ہوئی۔ وہاں میرے گردے میں درد شروع ہو گیا یہاں تک کہ رات ہو گئی۔ جب کھانا سامنے آیا تو چاول تھے، میں گھبرائی کہ اگر چاول کھائے تو درد مزید بڑھ جائے گا پھر میں نے سوچا کہ برکت کے لئے کھا لیتی ہوں اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کچھ نہیں ہوگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ کھانے کے بعد میرا درد بڑھا نہیں بلکہ ختم ہو گیا۔

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر قزو و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کجوس ترین شخص ہے۔

دردِ گردے میں ہے یا مٹانے میں ہے اس کا غم مت کریں قافلے میں چلو
مَنفَعَتِ آخِرَتِ کے بنانے میں ہے یا اس کو رکھیں قافلے میں چلو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مفلوج کی ہاتھوں ہاتھ شفا یابی! اس ضمن میں دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صفحات پر مشتمل کتاب،

”فیضانِ سنت“ صفحہ 533 پر ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ صَلَوةٔ وَسَنَتِ کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں رَمَضَانُ الْمُبَارَک کے آخری عشرہ میں مساجد کے اندر اجتماعی اعتکاف کا سلسلہ ہوتا ہے جس میں مُعْتَكِفِین کی سنّوں بھری تربیت کی جاتی ہے۔ معاشرہ کے کئی بگڑے ہوئے افراد دورانِ اعتکاف گناہوں سے تائب ہو کر زندگی کے نئے دور کا آغاز کرتے ہیں۔ بعض اوقات ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی عنایات سے ایمان افروز کِرامات کا بھی ظہور ہوتا ہے چنانچہ رَمَضَانُ الْمُبَارَک ۱۴۲۵ھ کے اجتماعی اعتکاف میں دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں جہاں کم و بیش 2000 مُعْتَكِفِین تھے، اُن میں ضلع چکوال (پنجاب، پاکستان) کے 77 سالہ مُعْتَكِفُ بزرگ حافظ محمد اشرف صاحب بھی مُعْتَكِف ہو گئے۔ قبلہ حافظ صاحب کا ہاتھ اور زبان مفلوج تھے اور قوتِ سماعت بھی جواب دے چکی تھی۔ وہ بڑے خوش عقیدہ تھے۔ انہوں نے ایک بار افطار کے کھانے میں بَصَدِ حُسْنِ ظن ایک مُلَبَّغ سے جوٹھا کھانا لیکر کھایا، اُسی سے دَم بھی کروایا، بس اُن کے حسنِ ظن نے کام کر دکھایا، رَحْمَتِ اِلہٰی عَزَّوَجَلَّ کو جوش آیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کو شفا یاب فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُن کا فالج کا مرض جاتا رہا۔ انہوں نے ہزاروں اسلامی بھائیوں کی موجودگی میں فیضانِ مدینہ کے منج پر چڑھ کر بَصَدِ عقیدت اپنے رُوبہ صحت ہونے کی بشارت سنائی، یہ نوید جانفزاسن کر فضاء ”اللہ اللہ اللہ“ کی پر کیف صداؤں سے گونج اُٹھی۔ اُن دنوں کئی

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہا کی۔

مقامی اخبارات نے اس خبرِ فرحت اثر کو شائع کیا۔

دعوتِ اسلامی کی قیوم دونوں جہاں میں مچ جائے دھوم
اس پہ فدا ہو بچے بچے یا اللہ مری جھولی بھر دے
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علاج نمبر 10

صرف اپنے عیبوں کو دیکھیے! جب کبھی دوسرے کے عیب بیان کرنے کو جی چاہے اُس وقت اپنے عیوب کی طرف مَوَجَّہ ہو کر ان کو دُور کرنے میں لگ جانا چاہئے، خدا

عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ بہت بڑی سعادت مندی ہے۔ سرکارِ دو عالم، نُورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُس شخص کے لئے خوشخبری ہے جسے اس کے عیوب (پر نظر) نے دوسروں کی عیب جوئی سے پھیر دیا۔
(الْفَرْدُوسُ بِمَأثورِ الْخُطَابِ ج ۲ ص ۴۴۷ حدیث ۳۹۲۹)

اپنے عیبوں کو یاد کرو! حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمان ہے: جب تو کسی کے عیوب بیان کرنے کا ارادہ کرے تو اپنے عیبوں کو یاد کر لیا کر۔

(ذَمُّ الْغَيْبَةِ لِابْنِ أَبِي الدُّنْيَا ص ۹۵ رقم ۵۶)

اپنے عیبوں کو جاننے کے باوجود... حضرت سیدنا زید قُصَمٰی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: وہ شخص کیسا عجیب ہے جسے معلوم ہے کہ مجھ میں فلاں عیب ہے پھر بھی اپنے آپ کو اچھا انسان سمجھتا ہے جبکہ اپنے مسلمان بھائی کو صرف شک (یا سنی سائی بات) کی بنیاد پر بُرا آدمی تصور کرتا ہے۔

(تَنْبِيْهُ الْمَغْتَرِبِ ص ۱۹۷)

پس عقل کہاں ہے؟



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

جو اپنے عیبوں کو جان لیتا ہے
حضرت سیدنا رابعہ عذوہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا فرماتی تھیں: بندہ جب اللہ رب العزت عَزَّوَجَلَّ کی مَحَبَّت کا مزہ چکھ لیتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے خود اُس کے اپنے عیبوں پر مُطَّلَع فرما دیتا ہے پس اِس وجہ سے وہ دوسروں کے عیبوں میں مشغول نہیں ہوتا۔ (بلکہ

(تَنْبِیْہُ الْمُفْتَئِرِین ص ۱۹۷)

اپنے عیبوں کی اصلاح کی طرف متوجہ رہتا ہے)

چھپی ہوئی باتوں کی سٹول مت کرو
رسول اکرم، نورِ مُجَسَّم، رحمتِ عالم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ معظَّم ہے: اے وہ لوگو جو زبان سے ایمان لائے اور ایمان ان کے دلوں میں داخل نہیں ہوا، مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور ان کی چھپی ہوئی باتوں کی سٹول نہ کرو، اس لیے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی چھپی ہوئی چیز کی سٹول کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے عیب ظاہر فرما دے گا اور جس کے اللہ عَزَّوَجَلَّ عیب ظاہر کرے گا۔ اُس کو رسوا کر دے گا، اگرچہ وہ اپنے مکان کے اندر ہو۔

(سُنَنِ ابوداؤد ج ۴ ص ۳۵۴ حدیث ۴۸۸۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی مسلمان کے عیبوں کی ٹوہ میں نہیں پڑنا چاہئے، ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ پارہ 26 سورۃ الحجرات آیت نمبر 12 میں ارشاد فرماتا ہے: وَلَا تَجَسَّسُوا تَرْجَمُهُ كُنْزُ الْإِيمَانِ: اور عیب نہ ڈھونڈو۔“ صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں: یعنی مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو اور ان کے چھپے ہوئے حال کی جستجو میں نہ رہو جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی ستاری سے چھپایا۔ (خزائنُ العرفان ص ۸۲۳)

اللہ عیب پوشی فرمائے گا
حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رَسُولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، مُحَبُّوبِ رَبِّ الْأَعْظَمِ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یار و



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

مددگار چھوڑتا ہے اور جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کرے اللہ تعالیٰ اُس کی حاجت پوری کرتا ہے اور جو کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے اللہ تعالیٰ غُزُوَ جَلِّ قِیامت کی تکلیفوں میں سے اُس کی تکلیف دُور فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی عیب پوشی کرے تو خدا اُسے ستار غُزُوَ جَلِّ قِیامت کے روز اس کی عیب پوشی فرمائے۔ (صحیح مسلم حدیث ۶۵۸۰ ص ۱۳۹۴)

حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سلطانِ دو جہان، مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ایشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جو شخص اپنے بھائی کا عیب دیکھ کر اس کی پردہ پوشی کر دے تو وہ جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

عیب چھپاؤ
جنت پاؤ

(مسند عبد بن حمید ص ۲۷۹ حدیث ۸۸۵)

مترجم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سبحن اللہ! عیب پوشی کی فضیلت و اہمیت کے بھی کیا کہنے! جو چیز آخرت کیلئے جس قدر اہم ہوگی شیطان اُسی قدر اس کے پیچھے لگے گا۔ لہذا مسلمان کو مسلمان کی عیب پوشی سے روکنے کیلئے پورا زور لگا دیتا ہے اور نوبت یہاں تک آ پہنچی ہے کہ

جہنم میں چیخ رہے ہوں گے!

آج مسلمانوں کی اکثریت مسلمانوں کی عیب دریوں اور غیبتوں میں مشغول ہے۔ اور اکثر کوئی کسی کی خامی ڈھکنے کیلئے تیار ہی نہیں بلا تکلف بلکہ بسا اوقات تو فخریہ دوسروں کے آگے بیان کر دیتا ہے، ان میں سے اگر کسی نے کسی کا عیب کبھی چھپا بھی لیا تو بس عارضی طور پر، جوں ہی کچھ ناراضی ہوئی کہ جتنے بھی عیب چھپا کر رکھے تھے سب پر سے ایک دم پردہ اٹھا دیتا ہے! آہ! خوفِ آخرت ہی جاتا رہا! یقیناً جہنم کی سزا سہی نہیں جاسکے گی۔ حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: کتنے ہی صحت مند بدن، خوبصورت چہرے اور میٹھا بولنے والی زبانیں کل

(مکاشفۃ القلوب ص ۱۵۲)

جہنم کے طبقات میں چیخ رہے ہوں گے!



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

اوروں کے عیب چھوڑ نظر خویوں پہ رکھ

عیبوں کی اپنے بھائی مگر خوب رکھ پڑکھ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّد

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ! اسْتَغْفِرُ اللَّه

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّد

غیبتِ ایمان میں
فساد پیدا کرتی ہے
حضرت سیدنا حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ”غیبتِ بندہ مؤمن کے ایمان میں اس سے بھی جلدی فساد پیدا کرتی ہے جتنی جلدی آکلہ کی بیماری اُس کے جسم کو خراب کرتی ہے۔“ (آکلہ پہلو میں ہونے والے اُس پھوڑے کو کہتے ہیں

جس سے گوشت پوست (کھال) سڑ جاتے ہیں اور گوشت جھڑنے لگتا ہے) مزید فرمایا کرتے: اے ابنِ آدم! تم اُس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پاسکتے جب تک لوگوں کے عُیُوب تلاش کرنا ترک نہ کرو جو عُیُوب تمہارے اپنے اندر پائے جاتے ہیں، تم اُن کی اصلاح شروع کرو اور اُن عیبوں کو اپنی ذات سے دُور کرلو۔ پس جب تم ایسا کرو گے تو یہ چیز تمہیں اپنی ہی ذات میں مشغول کر دے گی۔ اور اللہ عزَّ وَّجَلَّ کے نزدیک اِس طرح کا بندہ سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(ذَمُّ الْغَيْبَةِ لِابْنِ أَبِي الدُّنْيَا ص ۹۳، ۹۷ رقم ۶۰، ۵۴)

ایک نو مسلم کی
دروناک آپ بیتی
ٹھٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی اہل حق کی سنتوں بھری تحریک ہے، اِس کے عقائد عین قرآن و سنت کے مطابق ہیں، اِس سے ہر دم وابستہ رہئے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی صحبت کی بَرَکت سے ایمان کی حفاظت کا جذبہ، نیکیوں کی طرف رغبت اور غیبتوں وغیرہ گناہوں سے نفرت کی



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

سعادت حاصل ہوگی۔ ہر حالت میں ایمان کی حفاظت ضروری ہے اگر ایمان پر خاتمہ نہ ہو تو عبادت کچھ بھی کام نہ آئیگی، فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے: **إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ** یعنی اعمال کا دار و مدار خاتمے پر ہے۔ (بخاری ج ۴ حدیث ۶۶۰۷) چاہے کیسی ہی آفت آن پڑے ایمان ہرگز مُتَرَزِّلٌ نہیں ہونا چاہئے۔ اس ضمن میں ”ایک نو مسلم کی دردناک آپ بیتی“ سننے سے تعلق رکھتی ہے چنانچہ وہابی (ہند) کے علاقے سلیم پور کے مقیم 22 سالہ نوجوان کے قبول اسلام کا ایمان افروز واقعہ انہی کی زبانی سنئے: اُن کا کہنا کچھ یوں ہے: میں ایک غیر مسلم خاندان سے تعلق رکھتا تھا، میرے والد کی خواہش تھی کہ میں ڈاکٹر بنوں، اس سلسلے میں انہوں نے مجھے 1994ء میں اپنے ڈاکٹر دوست کے اسپتال بھیج دیا۔ وہ غیر مسلم ڈاکٹر مسلمانوں سے اس قدر نفرت کرتا تھا کہ ان کے ہاتھوں کی مچھوئی ہوئی چیز تک کھانا یا پینا گوارا نہ کرتا۔ میری بھی یہی عادت بن گئی کہ سارا دن پیسا سارہنا منظور مگر مسلمانوں کے ہاتھ سے پانی پینا منظور۔ کئی سال یونہی گزر گئے۔ ایک روز سبز عمامے میں ملبوس ایک اسلامی بھائی آنکھوں کے آپریشن کے لئے وہاں آئے۔ ان کی زبان و نگاہ کی حفاظت کا انداز اور حسن اخلاق دیکھ کر رفتہ رفتہ میں ان کے قریب ہو گیا۔ وہ مجھ پر وقتاً فوقتاً انفرادی کوشش کرتے رہتے۔ کچھ دنوں بعد وہ اسپتال سے چلے گئے مگر میرا اُن سے رابطہ رہا اور میں اُن کے پاس آتا جاتا رہا۔

اُن کے پاس ایک ضخیم کتاب تھی جس کا نام ”فیضانِ سنت“ تھا، جب وہ چوک وغیرہ پر اُس کا درس دیتے تو انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے بھی درس میں شرکت کی دعوت پیش کرتے، میں سننے بیٹھ جاتا۔ فیضانِ سنت کے درس کی برکت سے کچھ ہی دنوں میں میرا دل مذہب اسلام کیلئے نفرت کے بجائے محبت محسوس کرنے لگا۔ اب میں مسلمانوں کے ساتھ کھانی بھی لیتا اور مساجد و اذان کا احترام کرتا۔ 2004ء میں ایک روز دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ ”غسل کا طریقہ“ پڑھا مگر صحیح طریقے سے سمجھ نہ سکا۔ ان اسلامی بھائی سے پوچھا تو انہوں نے مجھے رسالے کی مدد سے تفصیلاً طہارت کے مسائل سمجھائے اور فرمایا کہ حقیقی پاکی بغیر مسلمان ہوئے حاصل

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر سومر تیرہ روز دیا پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

نہیں کی جاسکتی۔ وہ وقت میری سعادتوں کی معراج کا تھا، اُن کے الفاظ نے میری زندگی کا رخ تبدیل کر دیا، میں نے کچھ دیر سوچا اور پھر ”کَلِمَةُ طَيْبَةٍ“ پڑھ کر دائرۃ اسلام میں داخل ہو گیا۔ کفر کے اندھیرے چھٹ گئے اور میرا دل نور اسلام سے جگمگانے لگا۔

میں تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کرنے لگا اور حضور غوثِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْاَحْمَرُ کا مُرید ہو کر سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہو گیا اور باجماعت نمازیں پڑھنے لگا، مگر کبھی کبھی شیطان مذہبِ اسلام کے بارے میں وسوسے ڈالتا تھا۔ ایک روز دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ ”بَدِّہَا بُجَارِی“ پڑھا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ تمام وسوسوں کی جڑ کٹ گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ 18 جولائی 2005ء کو عاشقانِ رسول کے ہمراہ مَدَنی قافلے میں سنتوں بھرے سفر کی سعادت ملی۔ اس سے پہلے میں ذرا ذرا سی بات پر گھر والوں سے ناراض ہو جاتا، کھانا مزاج کے خلاف ملتا تو خوب شور مچاتا تھا، مَدَنی قافلے میں سفر کی برکت سے یہ عادت بھی نکل گئی۔ گھر والے میری اس تبدیلی پر حیران تھے اور مذہبِ اسلام سے متاثر ہو رہے تھے۔ میں داڑھی شریف کی سنت اپنانے کے ساتھ ساتھ سر پر سبز عمامہ بھی باندھنے لگا مگر گھر جاتے وقت اُتار لیتا۔

چند دنوں بعد بعض لوگوں نے میرے خلاف گھر والوں کا منفی ذہن بنایا جس پر گھر میں سختی شروع ہو گئی، اب مجھے بات بات پر ٹوکا جاتا بلکہ مارنے سے بھی دریغ نہ کیا جاتا۔ میں نے تنگ آ کر گھر چھوڑ دیا مگر کچھ ہی روز بعد بھائی وغیرہ نے بہانے سے بلوایا اور زبردستی نائی (حجام) کے پاس پکڑ کر لے گئے۔ جب میں نے اُس نائی کو بتایا کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں تو وہ ڈر گیا اور اُس نے داڑھی مونڈنے سے انکار کر دیا۔ میرے گھر والے بھی داڑھی کاٹنے سے ڈر رہے تھے مگر افسوس کہ علمِ دین سے بے بہرہ ایک مسلمان نے گھر والوں سے کہا: ”داڑھی رکھنا ضروری نہیں ہے، ہمیں دیکھو! لاکھوں



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُودِ پڑھو تمہارا رُودِ مجھ تک پہنچتا ہے۔

مسلمان کہاں داڑھی رکھتے ہیں! ”یہ سن کر کفر کی تاریکیوں میں گھرے ہوئے گھر والوں کا دل ایکدم کھل گیا اور انہوں نے سوتے میں بلیڈ سے میری داڑھی مونڈنا شروع کر دی۔ میری آنکھ کھل گئی، داڑھی بچانے کی جدوجہد میں میرا چہرہ لہو لہان ہو گیا، میں رورو کر انہیں اس کام سے باز رہنے کی التجائیں کرتا رہا مگر انہوں نے میری ایک نہ سنی اور داڑھی مونڈ کر ہی دم لیا۔ چہرے سے بہنے والا لہو میرے آنسوؤں میں شامل ہو گیا۔ انہوں نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ مجھے ایک کمرے میں قید کر دیا، تن کے کپڑوں کے علاوہ میرے پاس اور کچھ نہ تھا، میری نگرانی کی جاتی مگر میں کسی نہ کسی طرح چھپ کر نمازیں ادا کر لیتا۔ نیند کی قربانی دے کر بھی اپنا وضو قائم رکھتا تا کہ موقع ملنے پر نماز ادا کر سکوں۔ میرا کوئی پُرسانِ حال نہ تھا نہ ہی کوئی ہمدرد تھا کہ ہمدردی کے دو بیٹھے بول سنا کر میری ڈھارس بندھاتا۔ تقریباً 2 ماہ اسی طرح گزر گئے یہاں تک کہ رَمَضانُ الْمُبَارَک کا مقدس مہینہ تشریف لے آیا۔ آہ! مجھے کون سحری فراہم کرتا! رَمَضانُ الْمُبَارَک کا روزہ چھوڑنا مجھے گوارا نہ تھا چنانچہ میں نے بغیر سحری ہی روزہ رکھ لیا۔ شام تک جب میں نے کھانا نہیں کھایا تو گھر والوں کو تشویش ہوئی۔ وہ جمع ہو کر آئے اور کھانا کھانے کیلئے زور دینے لگے۔ میں نے کہا: ”رکھ دو میں کھالوں گا۔“ ان کے جانے کے بعد میں نے مزید اصرار سے بچنے کے لئے سالن ادھر ادھر کر دیا اور روٹیاں جیب میں ڈال لیں مگر گھر والوں کو کسی طرح شک ہو گیا اور انہوں نے دن کے وقت زبردستی مجھے کھانا کھلایا، میں دل ہی دل میں کڑھتا رہا مگر مجبور تھا، یوں میں پانچ روزے نہ رکھ سکا۔

آخر کار کسی سبب سے گھر والوں کی طرف سے کچھ ڈھیل ملی اور میں دوبارہ اسپتال جانے لگا۔ میں بغیر سحری روزے کی نیت کر لیتا اور بظاہر دوپہر کا کھانا ساتھ لے جاتا مگر شام کے وقت اُس سے افطاری کرتا۔ اسی دوران میں نے اسلام قبول کرنے کے مُتَعَلِّق قانونی کاغذات بھی مکمل کروائے مگر گھر والوں کو پتا نہیں چلنے دیا۔ میں گھر والوں سے چھپ کر جس مسجد میں نماز ادا کرنے جاتا تھا وہاں کی انتظامیہ نے خوفزدہ ہو کر مجھے منع کر دیا کہ آپ یہاں نہ آیا کریں، کہیں فساد نہ ہو

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

جائے۔ میرا دل تو بہت دکھا کہ میں مسلمان ہوتے ہوئے بھی حالات کی ستم نظریفی کی وجہ سے مسجد میں داخلے سے روک دیا گیا ہوں مگر بے بس ولا چار تھا کیا کرتا! دعوتِ اسلامی کا مَدَنی مرکز وہاں سے بہت دُور تھا اور حالات کے پیشِ نظر میں نے خود ہی انہیں رابطہ کرنے سے منع کر رکھا تھا۔

پریشانیوں کے تسلسل نے میرے اعصاب شل کر دیئے تھے، مجھے کوئی ایسا ہمدرد و غمگسار بھی نہیں ملتا تھا کہ جس کے کندھے پر سر رکھ کر چند اشک بہا کر اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر سکوں، آہ! میں بالکل تنہا تھا، ایسے وقت میں مجھے نماز پڑھنے میں بڑا سکون اور حوصلہ ملتا تھا، میری زبان پر دُرُود شریف جاری رہتا۔ اب میں نے ہمت کر کے 3 کلو میٹر دُور ”جنتا کالونی“ کی مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے جانا شروع کر دیا۔ گھر والے ایک بار پھر نرم پڑ چکے تھے۔ ایک روز محلّے کے کسی نام نہاد مسلمان نے گھر والوں کو لہجھا لگانے کیلئے ان کا کچھ اس طرح ذہن خراب کرنے کی کوشش کی کہ ”ہم بھی آخر مسلمان ہیں، کون سا روز روز نماز پڑھتے ہیں۔ بس جمعہ یا عید کی نماز پڑھ لیا کرتے ہیں! لگتا ہے تمہارا بیٹا کسی جن کو قابو کرنے کا عمل کر رہا ہے، یہ پاگل ہو جائے گا تو تمہیں پتا چلے گا۔“ اس کی باتیں سن کر گھر والے گھبرا گئے اور پھر سے سختی شروع کر دی حتیٰ کہ دُرُود شریف وغیرہ پڑھنے کیلئے میرے ہونٹ ہلانے پر بھی پابندی لگا دی گئی۔ گھر والے مجھے پکڑ کر ایک عامل کے پاس لے گئے اُس نے بھی کہہ دیا کہ اس پر ”اثرات“ ہیں!

ان حالات سے میں بہت دلبرداشتہ ہوا اور شاید میں دوبارہ کفر کے اندھیروں میں کھو جاتا مگر ربُّ الاکرم عَزَّوَجَلَّ کا کرم شامل حال رہا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں عاشقانِ رسول کی زبانی محبوبِ ربِّ ذوالجلال عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہونے والے مظالم کی داستانیں سن رکھی تھیں، ان مظالم کے سامنے میری تکالیف کچھ بھی نہیں تھیں، اپنے مَلْکِی مَدَنی آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آزمائشوں اور ان پر کئے جانے والے بے مثال صبر کو یاد کر کے میرا ایمان اور مضبوط ہو جاتا۔



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر زور و دپاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

ایک روز میں مجھپ کر دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع میں جا پہنچا۔ اطلاع پا کر گھر والے آدھمکے اور مجھے وہاں سے اٹھا کر لے گئے۔ نہ میں نے کوئی مزاحمت کی اور نہ کسی کو کرنے دی کہ فساد ہوگا۔ گھر لے جا کر مجھے اتنا مارا گیا کہ میں نیم بے ہوش ہو گیا۔ ہوش آنے پر میں نے گھر چھوڑنے کا عزمِ مضمم کر لیا حالانکہ 3 دن پہلے ہی میری سرکاری نوکری کی تقرری کا آرڈر موصول ہوا تھا جس کے لئے میں نے سالوں محنت اور کوششیں کی تھیں۔ اب ایک طرف ذاتی مکان، ماں باپ اور روشن مستقبل اور دوسری طرف ایمان جیسی عظیم دولت! مگر میں نے ربِّ الاکرم عزَّوَجَلَّ کے کرم سے ایمان کی حفاظت کی خاطر 21 مارچ 2007ء کو اپنی مرضی سے ہجرت کی اور اپنا گھر چھوڑ دیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ آج میں ہند کے مختلف شہروں میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلوں میں سنتوں بھرا سفر کر رہا ہوں اور گھر والوں کی سختی کے باعث رہ جانے والی تمام نمازیں بھی قضا کر چکا ہوں۔ میری خواہش تھی کہ میں بھی کبھی نماز میں امامت کی سعادت حاصل کر سکوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے میں سفر کی برکت سے چند سورتوں کو دُرست مخارج کے ساتھ یاد کرنے اور نماز کے ضروری مسائل سیکھنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ لہذا 13 اپریل 2007ء کو میری مُراد برآئی اور مجھے ہند کے ”جھانسی“ نامی شہر میں فجر کی جماعت میں امامت کی سعادت حاصل ہو گئی۔ دعوتِ اسلامی پر میری جان قربان کہ اس نے کفر کی آغوش میں پلنے والے کو نہ صرف دولتِ ایمان سے نوازا بلکہ امامت کے مصلے پر لاکھڑا کیا۔ یہ سب میرے رَبِّ الْعِزَّتْ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت، اور تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عنایت ہے۔

ان نو مسلم اسلامی بھائی کے بیان کا مزید خلاصہ ہے کہ دورانِ سفر ”قتوج“ شہر کے مسلمانوں کے محلے ”کاغزیانی“ حاضر ہوا، وہاں کی ”پُرانی مسجد“ کے سامنے والا میدان لوگوں سے بھرا ہوا تھا، کوئی تاش کھیلنے میں تو کوئی جوئے میں مصروف تھا۔ نمازِ عصر کے بعد میں ان لوگوں کے پاس نیکی کی دعوت دینے کیلئے حاضر ہوا ایک ایک شخص انتہائی غصے کی حالت میں



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

کھڑا ہو گیا اور مجھے گندی گندیاں گالیاں دیتے ہوئے ڈانٹے لگا کہ کسی اور کو جا کر سمجھاؤ ہمیں سمجھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اتنے میں ایک بوڑھے شخص نے اُس سے کہا: ”اس کی بات تو سنو کہ یہ کیا کہنا چاہتا ہے؟“ چنانچہ میں نے نیکی کی دعوت پیش کی اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں سیکھے ہوئے نماز پڑھنے کے فضائل اور نہ پڑھنے سے متعلق وعیدیں سنائیں، جب محسوس ہوا کہ لوہا گرم ہو چکا ہے تو میں نے کہا ”جو باتیں میں آپ کو بتا رہا ہوں یہ تو آپ حضرات کو مجھے بتانی چاہئیں کیوں کہ میں نے ابھی کچھ عرصہ قبل ہی اسلام قبول کیا ہے۔ پھر میں نے مختصر اپنے اسلام قبول کرنے اور اس دوران آنے والے امتحانات کے واقعات سنانے شروع کئے تو وہاں موجود حضرات شدتِ جذبات سے رونے لگے حتیٰ کہ مجھے گالیاں بکنے والا شخص روتے ہوئے کہنے لگا: بس کرو ورنہ میرا دم نکل جائے گا۔ اب یہ تمام ہمارے ساتھ مسجد میں چلنے کیلئے تیار تھے۔ نمازِ عصر میں ہم دو نمازی تھے مگر حیرت انگیز طور پر نمازِ مغرب میں 3 صفیں بن گئیں۔ ایک بزرگ فرمانے لگے: ”میں ان لوگوں کو دیکھتے دیکھتے بوڑھا ہو گیا ہوں آج پہلی بار انہیں مسجد میں دیکھ رہا ہوں۔“

کافروں کو چلیں، مشرکوں کو چلیں دعوتِ دین دیں، قافلے میں چلو
کافر آ جائیں گے، راہِ حق پائیں گے ان شاء اللہ چلیں، قافلے میں چلو
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غیبت سے توبہ کا طریقہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں ندامت کے ساتھ توبہ و استغفار کیجئے۔ جس کی غیبت کی ہے اُس کیلئے دعائے مغفرت کیجئے۔ فرمانِ مصطفیٰ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے: غیبت کے کفارے میں یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے، اُس کے لیے استغفار کرے، یہ کہے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ۔ یعنی الہی! ہمیں اور اُسے بخش دے۔ (الدَّعَوَاتُ الْکَبِیْرُ لِلْبَیْہَقِ ج ۲ ص ۲۹۴ حدیث ۵۰۷) اگر نام یاد نہ رہے ہوں

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

تو مشورۂ عرض ہے کہ ہو سکے تو روزانہ وقتاً فوقتاً یوں کہئے: **یا اللہ عَزَّوَجَلَّ!** میں نے آج تک جتنی بھی غیبتیں کی ہیں اُن سے توبہ کرتا ہوں۔ **یا اللہ عَزَّوَجَلَّ!** میری اور آج تک میں نے جن جن مسلمانوں کی غیبت کی ہے اُن سب کی اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صدقے مغفرت فرما۔ (یاد رہے! قبولیتِ توبہ کیلئے یہ بھی شرط ہے کہ اُس گناہ سے دل میں بیزاری اور آئندہ نہ کرنے کا عزم ہو)۔

میری اور جن جن کی میں نے کی ہے غیبت یا خدا

مغفرت فرما دے فرما سب پہ رحمت یا خدا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بندے سنے بھی معافی مانگے! جس کی ”غیبت“ کی اُس کو پتا نہیں چلا تو اُس سے مُعافی مانگنا ضروری نہیں۔ اللہ غفار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں توبہ واستغفار کیجئے

اور دل میں پکا عہد کیجئے کہ آئندہ کبھی کسی کی غیبت نہیں کروں گا۔ اگر اُس کو معلوم ہو گیا ہے تو اُس کے پاس جا کر غیبت کے مقابل اُس کی جائز تعریف، اور اس سے مَحَبَّت کا اظہار کیجئے، تاکہ اُس کا دل خوش ہو اور عاجزی کے ساتھ عرض کیجئے کہ میں نے جو آپ کی غیبت کی ہے اُس پر نادم ہوں مجھے مُعاف فرما دیجئے۔ اب بالفرض وہ مُعاف نہ بھی کرے تب بھی اِنْ شَاءَ اللہ آخرت میں مُوَآخَذَہ نہ ہوگا۔ ہاں اگر رسمی طور پر (SORRY کہہ دیا) بلا اخلاص مُعافی مانگی اور اُس نے مُعاف کر بھی دیا تب بھی آخرت میں مُوَآخَذَہ (یعنی پوچھ گچھ) کا خوف باقی ہے۔

(ماخوذ از: بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۱۸۱)

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب

بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر ایک مرتبہ روزِ شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

توبہ کے بعد جس کی غیبت کی تھی اُس کو پتا چل گیا تو؟

غیبت سے توبہ کر لینے کے بعد مُغْتَاب یعنی جس کی غیبت کی تھی اُس کو پتا چلا تو اب کیا کرنا چاہئے! اس ضمن میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ

جلد 24 صفحہ 411 پر نقل کرتے ہیں: رَوَضَةُ الْعُلَمَاء میں ہے کہ میں نے حضرت سیدنا ابو محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا کہ اگر غیبت اس شخص تک نہیں پہنچی جس کی غیبت کی گئی تھی تو غیبت کرنے والے کے لئے توبہ فائدہ مند ہوگی یا نہیں؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔ (فائدہ مند ہوگی) کیونکہ اس نے بندے کے حق کے مُتَعَلِّق ہونے سے پہلے توبہ کر لی ہے، غیبت بندے کا حق (یعنی حقوق العباد میں شامل) اُس وقت ہوگی جب اُس تک پہنچ جائیگی۔ میں نے کہا کہ اگر توبہ کے بعد اُس شخص تک غیبت پہنچ جائے؟ فرمایا کہ اُس کی توبہ باطل نہیں ہوگی بلکہ اللہ تعالیٰ دونوں کو بخش دے گا۔ غیبت کرنے والے کو توبہ کی وجہ سے اور جس کی غیبت کی گئی اُسے اُس تکلیف کی وجہ سے جو اسے غیبت سُن کر ہوئی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کریم ہے اس کے مُتَعَلِّق یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کسی کی توبہ قبول فرما کر رد فرما دے بلکہ دونوں کو بخش دے گا۔

(مِنْحُ الرِّوَضِ لِلْقَارِی ص ۴۴۰)

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا اب ہوگی یا روزِ جزا

دی اُن کی رحمت نے صدا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں:

”جس کی غیبت کی (اُس کو پتا چل گیا اور اب) وہ مر گیا یا غائب ہو گیا اُس سے کس طرح مُعَانِی مانگے؟ یہ مُعَامَلہ بہت دشوار ہو گیا! لہذا اب چاہیے کہ خوب

جس کی غیبت کی اُس کو پتا چل گیا..... پھر مر گیا



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر زور و شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

نیکیاں کرے تاکہ قیامت میں اگر اس کی نیکیاں غیبت کے بدلے دی جائیں جب بھی اس کے پاس نیکیاں باقی رہ جائیں۔ (رَدُّ الْمُنْحَار ج ۹ ص ۶۷۷) حکایت: حضرت سیدنا شیخ عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ السُّودانی نقل کرتے ہیں: میرے بھائی افضل الدین علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْمُنِین فرماتے ہیں: نیک اعمال زیادہ کرتا ہوں تاکہ قیامت کے دن میرے پاس اعمال میں سے کچھ نہ کچھ ہو، جو کہ ان کو دیا جاسکے جن کا میرے ذمے (حقوق العباد کے تعلق سے) مال یا عزت کا کچھ مطالبہ ہو۔
(تَنْبِيْهُ الْمُغْتَرِبِین ص ۱۹۱)

بازارِ عمل میں تو سودا نہ بنا اپنا
سوالہ نقلی علیہ السلام
سرکار! کرم مجھ میں عیسیٰ کی سمائی ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہائے شامتِ نفس! آہ! آہ! آہ! وہ مجموعہ غفلت و سراپا معصیت کہاں جائے جو کہ نفس کی شامت کے سبب لا تعداد افراد کی غیبت کر چکا ہو، مرنے یا غائب ہونے والوں کی بات تو دور رہی، جاننے پہچاننے کے باوجود مُرُوّت کی منوں وزنی پیڑیوں میں جکڑے ہونے کے باعث مُعافی مانگنے سے شرماتا ہو! ہائے! ہائے! ہائے! اگر بروز قیامت ڈھیر سارے اہل حقوق نیکیاں لینے اور اپنے اپنے گناہ سرلداوانے پر تکل گئے تو کیا بنے گا۔ آہ! آہ! آہ! صدقے یا رسول اللہ!۔

تجھے ہرگز گوارا ہو نہیں سکتا کہ محشر میں
جہنم کی طرف روتا ہوا تیرا گدا نکلے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جب تم سُلَیْمَن (علیہم السلام) پر زُرو پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

دنیا ہی میں مُعَافِ کر والینے میں عافیت ہے

سلطانِ دو جہان، مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ دیشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس کے ذمے اپنے بھائی کا آبرو وغیرہ کسی بات کا مظالمہ (یعنی ظلم) ہو، اسے لازم ہے کہ یہیں اس سے مُعافی چاہ لے قبل اس وقت کے آنے کے کہ وہاں نہ دینار ہوں گے اور نہ درہم اگر اس کے پاس کچھ نیکیاں ہوں گی تو بقدر اُس کے حق کے اس

سے لے کر اُسے دی جائیں گی ورنہ اُس کے گناہ اس پر رکھے جائیں گے۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۲۸ حدیث ۲۴۴۹)

سب نے صفِ محشر میں لٹکار دیا ہم کو

اے بیکسوں کے آقا اب تیری دُہائی ہے

بہتان کی تعریف

کسی شخص کی موجودگی یا غیر موجودگی میں اُس پر جھوٹ باندھنا بہتان کہلاتا ہے۔ (الْحَدِيثُ النَّدِيَّةُ ج ۲ ص ۲۰۰) اس کو آسان لفظوں میں یوں سمجھئے کہ

بُرائی نہ ہونے کے باوجود اگر پیٹھ پیچھے یا زور دے کر وہ بُرائی اُس کی طرف منسوب کر دی تو یہ بُہتان ہوا مثلاً پیچھے یا منہ کے سامنے ریا کار کہہ دیا اور وہ ریا کار نہ ہو یا اگر ہو بھی تو آپ کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو کیوں کہ ریا کاری کا تعلق باطنی امراض سے ہے لہذا اس طرح کسی کو ریا کار کہنا بہتان ہوا۔

بہتان سے توبہ کا طریقہ

بہتان سے توبہ کرے اس توبہ میں تین باتوں کا پایا جانا ضروری ہے:

﴿۱﴾ آئندہ بہتان کو ترک کرنے کا پکا ارادہ کرنا ﴿۲﴾ جس کا حق ضائع کیا، ممکن ہو تو اس سے مُعافی چاہنا مثلاً صاحبِ حق زندہ اور موجود ہے نیز مُعافی مانگنے سے کوئی جھگڑا یا عداوت پیدا نہیں ہوگی ﴿۳﴾ (جن) لوگوں (کے سامنے بہتان لگایا ان) کے سامنے اپنے جھوٹ (یعنی بہتان) کا اقرار کرنا یعنی یہ کہنا کہ جو میں نے بہتان لگایا تھا اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ (الْحَدِيثُ النَّدِيَّةُ وَ الطَّرِيقَةُ الْمَحْمُودِيَّةُ ج ۲ ص ۲۰۹) دعوتِ



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ حصہ 16 صفحہ 181 پر صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: بہتان کی صورت میں توبہ کرنا اور معافی مانگنا ضروری ہے بلکہ جن کے سامنے بہتان باندھا ہے ان کے پاس جا کر یہ کہنا ضروری ہے کہ میں نے جھوٹ کہا تھا جو فلاں پر میں نے بہتان باندھا تھا۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۱۸۱) نفس کے لئے یقیناً یہ سخت گراں ہے مگر دنیا کی تھوڑی سی ذلت اٹھانی آسان مگر آخرت کا معاملہ انتہائی سنگین ہے، خدائے عز و جل کی قسم! دوزخ کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔ لہذا پڑھئے اور لرزیئے:

بہتان کا عذاب! نَحْمَدُكَ رَحْمَتًا، شَفِيعًا اَمْتًا، شَهِيدًا نَبُوًّا، تاجِدُ اِرِّسَالَتَ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو کسی مسلمان کی بُرائی بیان کرے جو اس میں نہیں پائی جاتی تو اس کو اللہ عز و جل اس وقت تک دوزخیوں کے کچھڑ، پیپ اور خون میں رکھے گا جب تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نہ نکل آئے۔ (سُنَنِ ابوداؤد ج ۳ ص ۴۲۷ حدیث ۳۵۹۷)

گناہ کے الزام کا عذاب! لوگوں پر گناہوں کی تہمت لگانے والوں کے عذاب کی ایک دل ہلا دینے والی روایت ملاحظہ ہو چنانچہ جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے خواب میں دیکھے ہوئے کئی مناظر کا بیان فرما کر یہ بھی فرمایا کہ کچھ لوگوں کو زبانون سے لٹکایا گیا تھا۔ میں نے جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اُن کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ لوگوں پر بلا وجہ الزام گناہ لگانے والے ہیں۔ (شَرْحُ الصُّدُور ص ۱۸۲)

شکی مزاجوں کو تنبیہ! جو شکی مزاج عورتیں اپنے مردوں پر تہمتیں دھرتیں اور اس طرح کی باتیں کرتی ہیں کہ کسی عورت کے چکر میں ہے سب پیسے اُسی کو دے آتا ہے وغیرہ یوں ہی



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دوسو بار دُرودِ پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

جو وہی مرد اپنی عورتوں پر اس طرح گناہ کی تہمتیں لگاتے ہیں کہ ﴿اس کی کسی کے ساتھ ”آشنائی“ ہے﴾ اپنے آشنا کو فون کرتی ہے ﴿اُس سے ملتی ہے﴾ گندے کام کرواتی ہے وغیرہ۔ ان کو بیان کردہ الزام گناہ کے عذاب کی روایت سے عبرت حاصل کرنی چاہئے۔ اس ضمن میں ایک عبرت انگیز حکایت ملاحظہ ہو چنانچہ

عورت پر تہمت لگانے کے سبب ہلاکت

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی شرح الصدور میں نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے خواب میں جبریر خطفی کو دیکھا تو پوچھا: مَا فَعَلَ اللَّهُ بِكَ؟ یعنی اللہ عزوجل نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ تو انہوں نے کہا: میری مغفرت کر دی۔ میں نے پوچھا: مغفرت کا کیا سبب بنا؟ کہا: اس تکبیر کہنے پر جو میں نے ایک جنگل میں کہی تھی۔ میں نے پوچھا: فَرَزْدَق کا کیا ہوا؟ تو انہوں نے کہا: افسوس پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانے کے باعث وہ ہلاکت میں گرفتار ہوا۔

(شرح الصدور ص ۲۸۵، البدایہ والنہایہ ج ۶ ص ۴۰۹)

ہائے! ہائے! ہائے! ہم نے نہ جانے زندگی میں کتنوں پر یہ تان باندھے ہوئے! آہ!

ہر جرم پہ جی چاہتا ہے پھوٹ کے روؤں
افسوس مگر دل کی قساوت نہیں جاتی

ایک دوسرے کو غیبت سے بچانے کا طریقہ

پہلے بیٹھے اسلامی بھائیو! جن جن خوش نصیبوں کا یہ ذہن بن رہا ہو کہ ہمیں غیبت کے موزی مرض سے چھٹکارا پانے کیلئے کوششیں تیز کر دینی ہیں وہ آپس میں طے کر لیں کہ ہم میں سے اگر معاذ اللہ کوئی غیبت شروع کر دے تو جو موجود ہو وہ اپنی قوت کے مطابق زبان سے ٹوک کر روک دے اور توبہ کرنے کا کہے نیز اول آخر صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب کہہ کر دُرُود



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔

شریف پڑھانے کے ساتھ کہے: ”تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ! (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف توبہ کرو!) یہ سن کر غیبت کرنے والا کہے: اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ (یعنی میں اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں) اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ اِس طرح ہاتھوں ہاتھ توبہ کی سعادت مل جائے گی۔ جنہوں نے غیبت کرتے نہ سنا ہوا ان سے احتیاط لازمی ہے، آواز و انداز ایسے نہ ہوں کہ جن کو پتا نہ تھا ان کو بھی معلوم ہو جائے کہ فلاں نے معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ غیبت کی۔

ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَتُهُمُ اللَّهُ الْعَمِین توبہ کے معاملے میں بالکل نہیں شرماتے تھے چنانچہ حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الٰہی نقل فرماتے ہیں: حضرت سیدنا امام ابن سیرین علیہ رَحْمَةُ اللَّهِ الْمُہِین نے ایک شخص کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: وہ آدمی سیاہ فام (یعنی کالا) ہے پھر فرمایا: اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، یعنی ”میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں“ میں سمجھتا ہوں کہ میں نے اس کی غیبت کی ہے۔ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۷۸)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَتُهُمُ اللَّهُ الْمُہِین کا خوفِ خدا مرحبا! اتنے زبردست بزرگ نے فوراً سب کے سامنے توبہ کر لی اس میں یہ بھی درس ملا کہ خدا نخواستہ کبھی لوگوں کے سامنے غیبت وغیرہ گناہ سرزد ہو جائے تو احساس ہوتے ہی بغیر شرمائے سب کے سامنے توبہ کر لی جائے۔ اگر بعد میں احساس ہو گیا اور توبہ کر لی تو جن جن کے سامنے غیبت کا گناہ کیا ان کو اپنی توبہ پر مطلع کر دیا جائے۔ توبہ کا یہ قاعدہ ذہن میں رکھئے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: سلطانِ دو جہان، مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ایشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جب تم کوئی گناہ کرو تو توبہ کر لو، السِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِیۃُ بِالْعَلَانِیۃ یعنی پوشیدہ گناہ کی توبہ پوشیدہ اور علانیہ گناہ کی توبہ علانیہ۔

(الْمُعْجَمُ الْکَبِیْرُ لِلطَّبْرَانِی ج ۲۰ ص ۱۵۹ حدیث ۳۳۱)



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُور و شریف نہ پڑے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بلا اجازت شرعی پیٹھ پیچھے کسی مسلمان کے جسمانی عیب بیان کرنا مثلاً کالا، بُھورا، بد صورت، کوڑھی، گنجا، موٹا، لمبا، ٹھگنا، کانا، اندھا، بہرا، گونگا، بانڈا، بھینگا، لولا، لنگڑا، کُبرا، اکہنا غیبت ہے۔ بعض اسلامی بھائی کالی رنگت والے اسلامی بھائی کو بلالی کہتے ہیں، بلا ضرورت یہ بھی نہ کہا جائے کہ پیٹھ پیچھے سے کہنا غیبت میں شمار ہوگا کیوں کہ جس کو ”بلالی“ کے مرادی معنی معلوم ہوں گے یعنی جو سمجھتا ہوگا کہ میں کالا ہوں اس لئے مجھے ”بلالی“ کہہ رہے ہیں تو اُس کو بُرا لگ سکتا ہے۔ ہاں اگر کسی مخصوص اسلامی بھائی کی پہچان ہی بلالی ہے تو اس نیت سے بلالی کہنے میں حرج نہیں۔

حضرت سیدنا امام نووی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے منقول ہے: جوں ہی گناہ صادر ہو فوراً توبہ کر لینا واجب ہے خواہ صغیرہ گناہ ہی کیوں نہ ہو۔

گناہ ہوتے ہی فوراً توبہ کرنا واجب ہے

(شرحُ القوی علی صحیح مسلم الجزء السابع عشر ص ۵۹)

کسی بات کو گناہ بھری غیبت قرار دینے کیلئے معلومات ہونا ضروری ہے اگر آپ نے بے سوچے سمجھے کسی کی بات کو غیبت ٹھہرایا اور اُس کے مُرتکب کو گنہگار قرار دیا اور وہ گنہگار نہیں تھا تو اس صورت میں آپ گنہگار ہوں گے توبہ اُس پر نہیں آپ

کسی کی بات غیبت نہ تھی مگر آپ نے غیبت کہہ دی تو؟

پر واجب ہو جائے گی! بہر حال آپس میں یہ ضرور طے کر لیجئے کہ غیبت نہ ہو رہی ہو پھر بھی اگر کسی نے غلط فہمی کے سبب توبوا الی اللہ کہہ دیا تب بھی ہم ”جھگڑے“ کی کیفیت پیدا نہ ہونے دیں گے ورنہ شیطان کو دوسرے زاویے سے یعنی لڑوانے اور دلوں میں بغض کینہ ڈلوانے کے ذریعے گناہ کروانے کا موقع ہاتھ آ سکتا ہے۔

جھگڑے سے بچنے کی فضیلت! خدا نخواستہ کبھی دو اسلامی بھائی لڑ پڑیں تو موقع پا کر تیسرا بلند آواز سے جھگڑے سے بچنے کی فضیلت! صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب کہہ دے، دونوں دُور و شریف پڑھتے ہوئے صَلِّح (صلح)۔

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

کر لیں۔ جو حق پر ہونے کے باوجود نہیں جھگڑتا اُس کا تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ پیرا ہی پار ہے۔ چنانچہ مدینے کے سلطان، رحمتِ دو جہان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جو حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا نہیں کرتا میں اُس کیلئے جنت کے (اندرونی) گنارے میں ایک گھر کا ضامن ہوں۔

(سُنَنِ ابوداؤد ج ۴ ص ۳۳۲ حدیث ۴۸۰۰)

استغفر اللہ کہنے کی فضیلت لوگوں کی موجودگی میں ہر طرح کی معصیت، بلکہ ناپسندیدہ حرکت مثلاً آواز سے اول آخر صلوا علی الحبيب کے ساتھ توبوا الی اللہ کہہ دینا چاہئے کہ ہر وقت توبہ و استغفار کرتے رہنا کارِ ثواب ہے۔ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے: مَنْ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ غَفَرَلَهٗ یعنی جو کوئی اللہ تعالیٰ سے استغفار (یعنی مغفرت طلب) کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کی مغفرت فرما دے گا۔ (اسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کہنا بھی استغفار یعنی مغفرت طلب کرنا ہے)

(سُنَنِ ترمذی ج ۵ ص ۲۸۸ حدیث ۳۴۸۱)

توبہ کے تین ارکان ہیں البتہ گناہ سرزد ہوا ہو تو اس کی محض رسمی توبہ کافی نہیں دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 480 صفحات پر مشتمل کتاب،

”بیاناتِ عطاریہ“ حصہ اول کے صفحہ 79 پر ہے: صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں: توبہ کی اصل رجوع الی اللہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف رجوع کرنا) ہے اس کے تین رکن ہیں:

﴿1﴾ اعترافِ جرم ﴿2﴾ ندامت ﴿3﴾ عزم ترک (یعنی اس گناہ کو ترک کر دینے کا پکا ارادہ) اگر گناہ قابلِ تلافی ہو تو اس کی تلافی (یعنی نقصان کا بدلہ) بھی لازم مثلاً تارک الصلوٰۃ (یعنی بے نمازی) کیلئے پچھلی نمازوں کی قضا بھی لازم ہے۔

(خزائن العرفان ص ۱۲)

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

سبھی غیبت سے بچنے کی ترکیب کریں

تمام مسلمان، جملہ عاشقانِ رسول بشمول دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس کے اراکین و مبلغین، مدرسین و طلبہ علم دین، مُعَلِّمِین و مُتَعَلِّمِین نیز مدنی قافلوں کے مسافرین وغیرہ غیبت سے بچنے کے مذکورہ طریقوں پر عمل کریں گے تو ان

کیلئے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رحمتیں ہی رحمتیں اور مغفرتیں ہی مغفرتیں ہوں گی۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مسلمانوں کو بدگمانیوں، غیبتوں، تہمتوں، چغلیوں، دل آزاریوں وغیرہ گناہوں سے محفوظ فرما، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے پیارے

پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی پیاری امت کی مغفرت فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلِّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

دُعائے عطار

یارِ مصطفیٰ عَزَّوَجَلَّ وَ صَلِّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! جو بھی اسلامی بھائی یا اسلامی بہن اپنے یہاں ”ایک دوسرے کو غیبت سے بچانے کا طریقہ“ رائج کرے اُس کی اور جو جو ساتھ دیں اُن سب کی غیب سے مدد فرما، اُن سب کی غیبت بلکہ ہر معصیت سے حفاظت فرما کر ان کے دلوں میں اپنی اور اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سچی مَحَبَّت بھر دے۔ اُن سب کو جنت الفردوس میں بے حساب داخل فرما کر پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پڑوس میں بسادے اور یہ تمام دعائیں مجھ پاپی و بدکار، گنہگاروں کے سردار کے حق میں بھی قبول فرما۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی پیاری امت کی مغفرت فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلِّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

خدایا اَجَل آ کے سر پر کھڑی ہے دکھا جلوۂ مصطفیٰ یا الٰہی

مسلمان ہے عطار تیری عطا سے ہو ایماں پر خاتمہ یا الٰہی

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلِّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دُرود شریف کی فضیلت رسول اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، نبیِ مُحْتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ معظم ہے: جس نے مجھ پر سورۃ دُرود پاک پڑھا اللہ

تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نفاق اور جھٹم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شہداء کے ساتھ رکھے گا۔
(مَجْمَعُ الزَّوَادِ ج ۱۰ ص ۲۵۳ حدیث ۱۷۲۹۸)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

”غیبت ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے“

چالیس حُرُوف کی نسبت سے 40 حکایات

﴿1﴾ دو غیبت کرنے والیوں کی حکایت

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سلطانِ دو جہان، شہنشاہِ کون و مکان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو ایک دن روزہ رکھنے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا: جب تک میں اجازت نہ دوں، تم میں سے کوئی بھی افطار نہ کرے۔ لوگوں نے روزہ رکھا۔ جب شام ہوئی تو تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان ایک ایک کر کے حاضرِ خدمتِ باریکت ہو کر عرض کرتے رہے: يَا رَسُولَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میں روزے سے رہا، اب مجھے اجازت دیجئے تاکہ میں روزہ کھول دوں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اُسے اجازت مرحمت فرما دیتے۔ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کی: آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! دو عورتوں نے روزہ رکھا اور وہ آپ

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں آنے سے حیا محسوس کرتی ہیں، انہیں اجازت دیجئے تاکہ وہ بھی روزہ کھول لیں۔ اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُيُوبِ عَزَّوَجَلَّ وُصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اُن سے رُخِ انور پھیر لیا، انہوں نے پھر عرض کی، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے پھر چہرہ انور پھیر لیا۔ انہوں نے پھر یہی بات دہرائی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے پھر چہرہ انور پھیر لیا وہ پھر یہی بات دہرانے لگے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے پھر رُخِ انور پھیر لیا، پھر غیب دان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے (غیب کی خبر دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا: ”اُن دونوں نے روزہ نہیں رکھا وہ کیسی روزہ دار ہیں وہ تو سارا دن لوگوں کا گوشت کھاتی رہیں! جاؤ، ان دونوں کو حُکْم دو کہ وہ اگر روزہ دار ہیں تو قے کر دیں۔“ وہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن کے پاس تشریف لائے اور انہیں فرمانِ شاہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سنایا۔ ان دونوں نے قے کی، تو قے سے جما ہوا خون نکلا۔ اُن صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں واپس حاضر ہو کر صورتحال عرض کی۔ مَدَنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اگر یہ اُن کے پیٹوں میں باقی رہتا، تو اُن دونوں کو آگ کھاتی۔ (کیوں کہ انہوں نے غیبت کی تھی)

(ذم الغیبتۃ لابن ابی الدنیا ص ۷۲ رقم ۳۱)

ایک اور روایت میں ہے کہ جب سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منہ پھیرا تو وہ سامنے آئے اور عرض کی: یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وُصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! وہ دونوں پیاس کی شدت سے مرنے کے قریب ہیں۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حکم فرمایا: اُن دونوں کو میرے پاس لاؤ۔ وہ دونوں حاضر ہوئیں۔ سرکارِ عالی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک پیالہ منگوا لیا اور اُن میں سے ایک کو حُکْم فرمایا: اس میں قے کرو! اُس نے خون، پیپ اور گوشت کی قے کی، جی کہ آدھا پیالہ بھر گیا۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے دوسری کو حُکْم دیا کہ تم بھی اس میں قے کرو! اُس نے بھی اسی طرح کی قے کی، یہاں تک کہ پیالہ بھر گیا اللہ کے پیارے رسول، رسول



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر سورۃ بقرہ پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

مقبول، سپدہ آمینہ کے گلشن کے مہکتے پھول عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد فرمایا: اِنْ دُونُوں نے اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کی حلال کردہ چیزوں (یعنی کھانے، پینے وغیرہ) سے تُو روزہ رکھا مگر جن چیزوں کو اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ نے (علاوہ روزے کے بھی) حرام رکھا ہے ان (حرام چیزوں) سے روزہ افطار کر ڈالا! ہُو اُن کی کہ ایک لڑکی دُوسری لڑکی کے پاس بیٹھ گئی اور دونوں مل کر لوگوں کا گوشت کھانے (یعنی غیبت کرنے) لگیں۔

(مسند امام احمد بن حنبل ج ۹ ص ۱۶۵ حدیث ۲۳۷۱۴)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے ہمارے بیٹھے بیٹھے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو علم غیب حاصل ہے اور آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اپنے غلاموں کے تمام معاملات معلوم ہو جاتے ہیں۔ جیسی تو اُن لڑکیوں کے بارے میں مسجد شریف میں بیٹھے بیٹھے غیب کی خبر ارشاد فرمادی۔ اس حکایت سے یہ بھی پتا چلا کہ غیبت اور دُوسرے گناہوں کا ارتکاب کرنے سے براہِ راست اس کا اثر روزے پر بھی پڑ سکتا ہے جس کی وجہ سے روزہ کی تکلیف ناقابلِ برداشت ہو سکتی ہے۔ بہر حال روزہ ہو یا نہ ہو، زبانِ قَلْبِی میں رکھنی چاہئے ورنہ یہ ایسے گل کھلاتی ہے کہ تُو بہ!

سرور دیں لیجے اپنے ناخوانوں کی خبر

نفس و شیطاں سپدا! کب تک دباتے جائینگے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

(2) غیبت سے باز رکھنے کا حسین انداز

حضرت سیدنا سفیان بن حسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ میں حضرت سیدنا ایاس بن معاویہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں ایک شخص قریب سے گزرا، میں نے اُس کی بُرائی بیان کرنا شروع کر دی، انہوں نے کہا:



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو پڑھو تمہارا زور دو مجھ تک پہنچتا ہے۔

خاموش! پھر فرمانے لگے: سفیان! کیا تم نے رومیوں اور ترکوں کے خلاف جنگ کی ہے؟ جواب دیا: نہیں۔ وہ بولے: ترک اور رومی تو تم سے بچ گئے لیکن ایک مسلمان بھائی محفوظ نہ رہ سکا (یعنی دیکھتے ہی تم نے اُس کی غیبت شروع کر دی!) حضرت سیدنا سفیان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں: (میرا دل چوٹ کھا گیا اور) اس کے بعد میں نے کبھی کسی کی غیبت اور آبروریزی نہیں کی۔ (تَنْبِيهِ الْغَافِلِينَ ص ۸۸) اَللّٰهُمَّ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

ایمین بِجَاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی ہمارے سامنے کوئی غیبت وغیرہ کا ارتکاب کرے تو ممکنہ صورت میں اُسے سمجھانا چاہئے کہ سمجھانا رایگاں نہیں جاتا۔ رب کائنات عَزَّوَجَلَّ پارہ 27 سورۃ الذریت آیت نمبر 55 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ۝

ترجمہ کنز الایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں

(پ ۲۷، الذریت: ۵۵) کو فائدہ دیتا ہے۔

عمل کا ہو جذبہ عطا یا الہی

گناہوں سے مجھ کو بچا یا الہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

﴿3﴾ روئی والے نے خیانت کی!

ایک نیک شخص نے اپنی رفیقہ حیات (یعنی بیوی) کے لئے روئی خریدی۔ جب گھر پہنچا تو وہ کہنے لگی کہ روئی بیچنے والوں نے آپ کے ساتھ خیانت (ٹھگ بازی) کی ہے۔ اُس شخص نے عورت کو فوراً طلاق دے دی! اُس آدمی سے جب اس کا سبب پوچھا گیا تو کہا: میں ایک غیرت مند انسان ہوں، مجھے خدشہ لاحق ہوا کہ بروز قیامت اگر روئی بیچنے



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

والے اس غیبت (وتہمت) کی وجہ سے اس سے اپنے حق کے طلبگار ہوئے تو کہیں اہل محشر یہ نہ کہیں کہ دیکھو! فلاں کی بیوی سے روٹی بیچنے والے اپنا حق مانگ رہے ہیں! اس لئے میں نے اسے طلاق دے دی! (تنبیہ الغافلین ص ۸۹)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! کسی قوم یا محکمے کی غیبت کرنا مثلاً کہنا: ”پولیس والے رشوت خور ہوتے ہیں۔“ یہ گناہوں بھری غیبت نہیں کیوں کہ محکمہ پولیس یا قوم یا گروپ کے اندر اچھے بُرے دونوں طرح کے لوگ ہوتے ہیں البتہ کسی قوم یا محکمہ

ناجروں کی غیبت کی 17 مثالیں

پولیس کے ہر ہر فرد کی بُرائی مقصود ہو تو ضرور غیبت ہے۔ مذکورہ حکایت میں کسی مخصوص روٹی والے کا نہیں مطلقاً ”روٹی والوں“ کا ذکر ہے۔ اس لحاظ سے تو یہ غیبت نہ ہوئی مگر ہو سکتا ہے کہ اُس گاؤں میں روٹی کی دو یا تین ہی دکانیں ہوں اور اُس عورت نے جو غیبت بھری گفتگو کی اس کے سیاق و سباق سے اُس نیک آدمی نے یہی مراد سمجھی ہو کہ وہ ہمارے یہاں کے ہر ہر روٹی والے کو خائن و ٹھگ کہہ رہی ہے لہذا خوف قیامت کے سبب فوراً طلاق دیدی ہو۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ بہر حال اس حکایت سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو بلا کسی مصلحت شرعی بات بات پر ناجروں کی غیبت و تہمت کے متعلق بلا تکلف اس طرح کے جملے کہتے رہتے ہیں: اس نے ٹھگ لیا، ٹھگی ہے، ٹھگیا ہے، گا بکوں کو لوٹتا ہے، نفع زیادہ لیتا ہے، اس کا مال سب سے مہنگا ہوتا ہے، دھوکے باز ہے، ملاوٹ کرتا ہے، تول میں ڈنڈی مارتا ہے، چکنی چھڑی باتیں کر کے گاہک کو پھانس لیتا ہے، بہت لالچی ہے۔ سب سے آخر میں دکان بند کرتا ہے، کپڑا کھینچ کر نا پتا ہے، اُدھار مال لیکر لوٹانے کا نام نہیں لیتا، اس سے قرض کی وصولی آسان نہیں، دھکے بہت کھلاتا ہے، سود خور ہے، نہ جانے کتنوں کے پیسے کھا کے بیٹھا ہے، جھوٹی قسمیں کھاتا ہے۔



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

دے رزقِ حلال از پے غوثِ اعظم ^{وقتہ صلی اللہ علیہ وسلم} حرام مال سے تو بچا یا الہی ^{مذہب}
 ہو اخلاق اچھا ہو کردار سُتھرا مجھے مٹھی دے بنا یا الہی ^{مذہب}
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ملازمین کی غیبتوں کی 18 مثالیں
 ملازمین کے بارے میں بلا مصلحت شرعی بولے جانے والے گناہوں بھرے کلمات و فقرات کی مثالیں • کام چور ہے • سُست ہے • ڈھیلا ہے • جب دیکھو مچھٹیاں کرتا ہے • حرام خور ہے • دکان میں چوریاں کرتا ہے • کام پر بھیجو تو بہت ٹائم پاس کر کے آتا ہے • جب دیکھو بس فون پر لگا رہتا ہے • بہت منہ چڑھا ہے • بات بات پر ناراض ہو جاتا ہے • گاہک کو برابر ”ڈیل“ نہیں کر سکتا • باؤلا • احمق • بدھو ہے • اس کے نخرے بڑھ گئے ہیں • ایک تو دیر سے آتا ہے اور • جلدی بھاگنے کی کرتا ہے • دکان میں چوری ہو گئی ہے مجھے فلاں نوکر پر شک ہے۔

دکانداروں کی آپسی غیبت کی 10 مثالیں
 میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کاروبار میں اونچ نیچ ہوتی رہتی ہے، احادیثِ مبارکہ سے مُستفاد ہوتا ہے کہ گناہوں کے باعث بھی بے برکتی ہوتی ہے۔ مسلمان کو چاہئے کہ اگر کبھی بے برکتی ہو یا بکری میں کمی آئے تو اپنے اعمال کا محاسبہ کرے مگر بعض لوگ ایسے موقع پر شیطان کے بہکاوے میں آکر بدگمانیوں، غیبتوں اور تہمتوں پر اتر آتے ہیں اور کچھ یوں کہتے سنائی دیتے ہیں:
 • لگتا ہے فلاں میرے کاروبار کی ترقی دیکھ نہیں سکتا • میرے گاہک توڑتا ہے • جان بوجھ کر دام کم بتا کر میرے گاہک خراب کر دیتا ہے • خود ملاوٹ والا مال بیچتا ہے مگر • میرے گاہک کو بدظن کرنے کیلئے میری چیزوں کو ملاوٹ والی کہتا ہے • بد معاشی کر کے میری دکان کے آگے پتھارا لگوا دیا ہے • یہ چاہتا ہے کہ بس کسی طرح میں یہ دکان چھوڑ



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

دوں اُس نے ایسی نظر لگا دی ہے کہ گاہک قریب نہیں پھٹکتا۔ وہ سامنے والا دکاندار جب دیکھو ہاتھ میں تسبیح لیکر پڑھ پڑھ کر ہماری دکان کی طرف پھونکتا رہتا ہے۔ اُس دن تو یا قاعدہ مصلیٰ بچھا کر نمازیں پڑھے جارہا تھا اور دو ایک بار تو ہماری دکان کی طرف دیکھا بھی تھا ہونہ ہو اسی نے جادو کے زور سے کاروبار کی بندش کر دی ہے! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات گرہ میں باندھ لیجئے کہ ذکر و اذکار، نمازوں اور پاک کلاموں کے ذریعے جادو ہو ہی نہیں سکتا لہذا کسی مسلمان کے بارے میں بدگمانیوں، غیبتوں اور تہمتوں کے گناہوں میں مت پڑیے، اپنی نظر اللہ عز و جل پر رکھئے۔

هُوَ الْعَبَادُ آه! ہوگا مرا کیا! سر حشر رکھنا بھرم یا الہی

بڑی کوششیں کی گئے چھوڑنے کی رہے آہ! ناکام ہم یا الہی

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلِّ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿4﴾ مرحومہ امی جان نے مدنی کام کرنے کی اجازت دلوائی

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنتوں کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنتوں کی تربیت کیلئے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے مدنی انعامات کے مطابق عمل کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پڑھیجئے اور ہر مدنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمے دار کو جمع کروائیے۔ سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں خوب سفر کیجئے، اسلامی بہنیں اپنے محارم کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کریں، آپ کی ترغیب کیلئے مدنی بہار گوش گزار کی جاتی ہے چنانچہ کوٹ عطاری (کوٹری باب الاسلام سندھ) کی ایک اسلامی بہن کا بیان ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے، لہذا میں خوب بڑھ چڑھ کر دعوتِ اسلامی کا مدنی کام



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

کرنا چاہتی تھی مگر میرے بچوں کے اُٹو اجازت نہیں دیتے تھے۔ میں پھر بھی شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنی بساط کے مطابق مَدَنی کام کیا کرتی۔ میری خوش نصیبی کہ صفر المظفر 1430ھ کے مبارک مہینے میں ہمارے علاقے کے ایک گھر میں دعوتِ اسلامی کی اسلامی بہنوں کا مَدَنی قافلہ تشریف لایا۔ جَدْوَل کے مطابق دوسرے دن ہونے والے تربیتی اجتماع میں مجھے بھی شرکت کی سعادت ملی۔ میں نے وہاں پر یہ دُعا مانگی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ”اِس مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے میرے بچوں کے اُٹو مجھے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرنے کی اجازت دے دیا کریں۔“ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُسی رات میرے بچوں کے اُٹو کو میری مرحومہ امی جان (یعنی ان کی ساس جو انہیں بیٹوں کی طرح چاہتی تھیں) کی خواب میں زیارت ہوئی، مرحومہ نے فرمایا: تم میری بیٹی کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام کیوں نہیں کرنے دیتے! اُسے اس کی اجازت دے دو۔“ میرے بچوں کے اُٹو نے یہ خواب سنا کر مجھے ہنسی خوشی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام کرنے کی اجازت دے دی۔ یوں اسلامی بہنوں کے مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے میرے دل کی مُراد برآئی۔

قافلے میں ذرا مانگو آ کر دعا پاؤ گے نعمتیں قافلے میں چلو

ہو گا لطفِ خدا آؤ بہنو دُعا مل کے سارے کریں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی کام کی تڑپ مرحبا! اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! مَدَنی قافلوں کی بھی کیسی پیاری بہاریں ہیں! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس میں خوب دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

مَدَنی کام کے ذریعے نیکی کی دعوت عام کرنے کی تڑپ مرحبا! کہ اس میں ثواب ہی ثواب ہے اِس ضمن چار احادیثِ مبارکہ پیش کی جاتی ہیں:



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر ایک مرتبہ زود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط لکھتا اور ایک قیراط واحد بہاڑ جتنا ہے۔

﴿۱﴾ نیکی کی راہ دکھانے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔ ﴿۲﴾ اگر اللہ عزوجل تمہارے ذریعے کسی ایک شخص کو ہدایت عطا فرمائے تو یہ تمہارے

لئے اس سے اچھا ہے کہ تمہارے پاس سُرخ اُونٹ ہوں۔ ﴿۳﴾ بے شک اللہ عزوجل، اس کے فرشتے، آسمان اور زمین کی مخلوق یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے سوراخوں میں اور مچھلیاں (پانی میں) لوگوں کو نیکی سکھانے والے پر ”صلوٰۃ“ بھیجتے ہیں۔ ﴿۴﴾ مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: اللہ عزوجل کی ”صلوٰۃ“ سے اُس کی خاص رحمت اور مخلوق کی ”صلوٰۃ“ سے خصوصی دعائے رحمت مراد ہے۔ ﴿۵﴾ بہترین صدقہ یہ ہے کہ مسلمان آدمی علم حاصل کرے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلٰی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۵﴾ امام اعظم کا اپنے گستاخ کے ساتھ حسن سلوک

امامِ الائمہ، سرانج الامہ حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ منیٰ شریف کی مسجد الخیف میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے آکر مسئلہ پوچھا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کا جواب دیا پھر کسی نے کہا کہ یہ حضرت سیدنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی کے جواب کے بالکل خلاف ہے۔ ارشاد فرمایا: اس مسئلے میں حسن بصری (علیہ رحمۃ اللہ

لینہ

(۱) سنن ترمذی ج ۴ ص ۳۰۵ حدیث ۲۶۷۹ (۲) صحیح مسلم ص ۱۳۱۱ حدیث ۲۴۰۶ (۳) سنن ترمذی ج ۴ ص ۳۱۴

حدیث ۲۶۹۴ (۴) مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۲۰۰ (۵) سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۰۸ حدیث ۲۴۳



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر زور و شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

القوی) نے اجتہادی خطا کی۔ پھر ایک اور شخص آیا اس نے اپنا چہرہ چھپایا ہوا تھا، اس نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو گالی نکالی اور کہا: تم حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی کو خطا رکارتے ہو۔ مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قوت برداشت کا یہ عالم کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرے پر کوئی غصہ نظر نہ آیا۔ حاضرین طیش میں آکر اس گستاخ کو مارنے کیلئے اٹھے، سیدنا امام اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے لوگوں کو ٹھنڈا کیا اور اُس شخص سے فرمایا: ”حسن بصری (علیہ رحمۃ اللہ القوی) سے اجتہادی غلطی ہوئی اور حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس باب میں جو روایت کی وہ صحیح ہے۔“ (المناقب للموفق ج ۲ ص ۹) اللہ عزوجل کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

**غصے پر قابو کنے بھی کیا
خوب فضائل ہیں!**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! کروڑوں خفیوں کے عظیم پیشوا حضرت سیدنا امام اعظم فقیہ افخم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا صبر و تحمل! حالانکہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چاہتے تو لوگ مار مار کر اس کا بھر گس نکال دیتے مگر آپ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایسا نہ ہونے دیا۔ جب کوئی اپنی بے عزتی کرے تو عموماً غصہ آجاتا ہے مگر ایسے موقع پر غصے کو روک کر اُس کے فضائل کا حقدار بننا چاہئے۔ دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہار شریعت“ حصہ 16 صفحہ 188 تا 189 پر ہے: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عظیم ہے: جو شخص اپنی زبان کو محفوظ رکھے گا، اللہ (عزوجل) اُس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جو اپنے غصے کو روکے گا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنا عذاب اُس سے روک دے گا اور جو اللہ (عزوجل) سے عذر کرے گا، اللہ (عزوجل) اس کے عذر کو قبول فرمائے گا۔

(شُعَبُ الْاِيْمَان ج ۶ ص ۳۱۵ حدیث ۸۳۱۱)



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر زور و پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

مذکورہ حکایت میں سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے سیدنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی یہ کہہ کر غیبت کی کہ ”انہوں نے اجتہادی خطا کی“، مگر یہ جائز غیبت تھی کیوں کہ ایک مفتی شرعی مسئلے پر خطا کرے تو دوسرا مفتی اُس کا رد کر سکتا ہے۔ پُنانچہ بہارِ شریعت“ حصہ 16 صفحہ 178 تا 179 پر ہے: حدیث کے راویوں اور

کیا امام اعظم نے حسن بصری کی غیبت کی؟

مقدمے (CASE) کے گواہوں اور مُصَنِّفین پر چرح کرنا اور ان کے عُیُوب بیان کرنا جائز ہے اگر راویوں کی خرابیاں بیان نہ کی جائیں تو حدیث صحیح اور غیر صحیح میں امتیاز نہ ہو سکے گا۔ اسی طرح مُصَنِّفین کے حالات نہ بیان کیے جائیں تو کُتب مُعْتَمَدہ وغیر مُعْتَمَدہ (یعنی قابلِ اعتماد و ناقابلِ اعتماد کتابوں) میں فرق نہ رہے گا۔ گواہوں پر چرح نہ کی جائے تو حُقوقِ مسلمین کی نگہداشت (دیکھ بھال) نہ ہو سکے گی۔

نقۃ علیہ

شہا مسلمان ہوں مُظْم، امام اعظم ابو حنیفہ

نقۃ علیہ

زُور و پڑھتا رہوں میں ہر دم امام اعظم ابو حنیفہ

صد کی بیماری بڑھ چلی ہے، لڑائی آپس میں ٹھن گئی ہے

مٹامری غیبتوں کی عادت، ہو زور بے جا ہنسی کی خصلت

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوا اِلٰی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ امام اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے کبھی دشمن کی بھی غیبت نہیں کی

ایک مرتبہ حضرت سیدنا عبد اللہ ابن مبارک علیہ رحمۃ اللہ المالیک نے حضرت سیدنا سفیان ثوری علیہ رحمۃ اللہ القوی سے

کہا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غیبت سے اتنا زیادہ بچتے ہیں کہ میں نے کبھی ان کو دشمن کی غیبت

کرتے بھی نہیں سنا۔“

(مِرْقَاۃ الْمَفَاتِیْح ج ۱ ص ۷۷)



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

آدھے اہلِ مین سے بھی
امامِ اعظم کی عقل زیادہ
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا امامِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی عقلمندی کے کیا کہنے! یقیناً عقلمند ہی ہے جو اپنے آپ کو اللہ و رسول عزَّوَجَلَّ وَّصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اطاعت میں لگائے رکھے ورنہ تو وہ بیوقوف ہی کیا بیوقوفوں کا بھی

سردار ہے جو مسلمانوں کی غیبتوں میں پڑ کر اپنی نیکیاں برباد کر کے جہنم کا حقدار بنتا رہے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 649 صفحات پر مشتمل کتاب، ”حکایتیں اور نصیحتیں“ صفحہ 332 پر ہے: حضرت سیدنا علی بن عاصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: اگر نصف (یعنی آدھے) اہلِ زمین کی عقلوں سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عقل کا موازنہ کیا جائے تو بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عقل زیادہ ہوگی۔

(تبیین الضحیفۃ فی مناقب الامام ابی حنیفۃ للشیوطی ص ۱۲۸)

غیبتیں مت کیجئے پچھتائیں گے گھپ اندھیری قبر میں جب جائیں گے
سانپ بچھو دیکھ کر چلائیں گے بے بسی ہوگی نہ کچھ کر پائیں گے
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
﴿7﴾ قبر والے غیبت نہیں کیا کرتے

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 649 صفحات پر مشتمل کتاب، ”حکایتیں اور نصیحتیں“ صفحہ 477 پر ہے: حضرت سیدنا سرّی سقَطِی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”ایک بار مجھے قبرستان جانا ہوا۔ وہاں میں نے حضرت سیدنا بہلول دانا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا کہ ایک قبر کے قریب بیٹھے مٹی میں لوٹ پوٹ ہو رہے ہیں! میں نے یہاں تشریف فرما ہونے کا سبب پوچھا تو جواب دیا: ”میں ایسی قوم کے پاس ہوں جو مجھے اذیت نہیں دیتی اور اگر میں یہاں سے غائب ہو جاؤں تو میری غیبت نہیں کرتی۔“ (الرَّوْضُ الْفَائِظُ (عربی) ص ۲۴۶) اللہ عزَّوَجَلَّ کو اُن



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سُبْحَنَ اللّٰہ! اللہ والوں کی بھی کیا خوب مدنی سوچ ہوا کرتی ہے، واقعی قبرستان میں وقت گزارنے والے کو اپنی موت یاد آنے کے ساتھ ساتھ غیبت سے بچت کی بھی سعادت نصیب ہوتی ہے، نہ وہ کسی کی غیبت کرتے نہ قبر والے اُس کی غیبت کرتے ہیں۔

موت کو مت بھولنا پچھتاؤ گے قبر میں اے عاصیو! جب جاؤ گے
سانپ بچھو دیکھ کر گھبراؤ گے بھاگ نہ ہرگز وہاں سے پاؤ گے
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

﴿8﴾ ہم اب صرف مدنی چینل دیکھتے ہیں

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنتوں کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنتوں کی تربیت کیلئے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے مدنی انعامات کے مطابق عمل کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پڑھیجئے اور ہر مدنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمے دار کو جمع کروائیے۔ سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں خوب سفر کیجئے، اسلامی بہنیں اپنے محارم کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کریں، آپ کی ترغیب کیلئے مدنی بہار گوش گزار کی جاتی ہے چنانچہ شہداد پور (باب الاسلام سندھ) کی ایک اسلامی بہن (عمر تقریباً 45 سال) کے بیان کا خلاصہ ہے کہ ہمارے گھر میں نمازوں کی ادائیگی کی کوئی ترکیب نہیں تھی، کیبل کے ذریعے T.V پر خوب فلمیں اور ڈرامے دیکھے جاتے۔ علمِ دین سے محرومی اور نیک صحبت سے دُوری کی بنا پر آوے کا آواہی بگڑا ہوا تھا۔ ہماری خوش نصیبی کہ اپریل 2009ء میں ہمارے علاقے کے اندر دعوتِ اسلامی کی اسلامی بہنوں کا مدنی قافلہ تشریف



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زود پاک نہ پڑھے۔

لایا۔ ”علا قائی دورہ برائے نیکی کی دعوت“ کے دوران مدنی قافلے کی اسلامی بہنیں ہمارے گھر بھی آئیں۔ ان کی دعوت پر میں مدنی قافلے کی جائے قیام پر ہونے والے بیان میں شریک ہوئی۔ اس بیان نے میرے دل کی دنیا بدل ڈالی، میں دریائے غم میں ڈوب گئی کہ افسوس! میری ساری عمر گناہوں میں گزر گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسلامی بہنوں کے مدنی قافلے کی بَرَکت سے مجھے توبہ کی سعادت ملی، نہ صرف میں نے بلکہ میری بیٹیوں نے بھی پانچوں وقت کی نماز پڑھنا شروع کر دی اور اب ہمارے گھر کوئی اور نہیں صرف دعوتِ اسلامی کا مدنی چینل دیکھا جاتا ہے۔

دل کی کالک دھلے سکھ سے جینا ملے آؤ آؤ چلیں قافلے میں چلو
پُھوٹیں بد عادتیں سب نمازی بہنیں پاؤ گے رحمتیں قافلے میں چلو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دیکھی آپ نے! مدنی قافلے کی بَرَکت! ربُّ العزت عَزَّوَجَلَّ کی عبادت سے دور رہنے والے گھرانے میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نمازوں کی بہار آگئی! ہر مسلمان کو نماز پڑھنی سے بچانی ہے! چاہئے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نماز کی بَرَکت سے برائیاں بھی چھوٹ جائیں گی چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 21 سورۃ العنکبوت آیت نمبر 45 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ
وَالْمُنْكَرِ ط
ترجمہ کنز الایمان: بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے۔

اتباعِ نبوی میں! خشک ٹہنی ہلائی! نماز کی فضیلت کے کیا کہنے! چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 743 صفحات پر مشتمل کتاب، ”جنت میں لے جانے والے اعمال“ صفحہ 76 پر ہے: حضرت سیدنا ابو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیدنا سلمان فارسی

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے کھڑا تھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس درخت کی ایک خشک ٹہنی کو پکڑا اور اسے ہلایا یہاں تک کہ اس کے پتے جھڑ گئے پھر فرمایا: اے ابو عثمان! کیا تم مجھ سے نہیں پوچھو گے کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے پوچھا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو فرمایا: ایک مرتبہ میں رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ ایک درخت کے نیچے کھڑا تھا تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اسی طرح کیا اور اس درخت کی ایک خشک ٹہنی کو پکڑ کر ہلایا یہاں تک کہ اس کے پتے جھڑ گئے پھر فرمایا: اے سلمان! کیا تم مجھ سے نہیں پوچھو گے کہ میں نے یہ عمل کیوں کیا؟ میں نے عرض کی: آپ نے ایسا کیوں کیا؟ ارشاد فرمایا: بیشک جب مسلمان اچھی طرح وضو کرتا ہے اور پانچ نمازیں ادا کرتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح یہ پتے جھڑ جاتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ پڑھی:

ترجمہ کنز الایمان: اور نماز قائم رکھو دن کے
دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں بیشک
نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت
ماننے والوں کو۔

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَذُلْفَا قَيْنَ
الْبَيْتِ ۚ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ۖ
ذَلِكَ ذِكْرٌ لِّلَّذِينَ
(پ ۱۲ ہود ۱۱۴)

(مُسْنَدُ اِمَامِ اَحْمَد ج ۹ ص ۱۷۸ حدیث ۲۳۷۶۸)

مَرْجُل

ہائے رسوائی کی آفت میں پھنسون گا یا رب

مَرْجُل

گر کرم کر دے تو جنت میں رہوں گا یا رب

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

آج بنتا ہوں معزز جو گھلے حشر میں عیب

عفو کر اور سدا کیلئے راضی ہو جا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب !

تُوبُوا اِلٰی اللّٰهِ !



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہنم کی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿9﴾ غیبت کے سبب برزخ میں قید

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 300 صفحات کی کتاب ”آنسوؤں کا دریا“

میں ہے: فقیہ ابو الحسن علی بن فرحون قرطبی علیہ رحمۃ اللہ اولیٰ اپنی کتاب ”الزَّاهِر“ میں فرماتے ہیں: میں نے 555 سن ہجری میں ”شہر فاس“ میں انتقال کرنے والے اپنے چچا کو خواب میں دیکھا کہ گھر کے اندر تشریف لائے اور دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے، میں بھی ان کے سامنے بیٹھ گیا، میں نے ان کا بدلا ہوا رنگ دیکھا تو پوچھا: چچا جان! آپ کو آپ کے رب عَزَّوَجَلَّ سے کیا ملا؟“ فرمایا: ”بیٹا! مہربان سے مہربانی کے سوا اور کیا ملتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے غیبت کے علاوہ ہر چیز میں مجھ پر نرمی فرمائی، میں مرنے کے بعد سے لیکر اب تک غیبت کی وجہ سے حراست (یعنی قید) میں ہوں، اب تک میرا یہ گناہ مُعَاف نہیں ہوا، بیٹا! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ غیبت و جفلی سے بچتے رہنا کیونکہ میں نے آخرت میں غیبت سے بڑھ کر کسی اور چیز پر پکڑ نہیں دیکھی۔ یہ کہہ کر وہ مجھ سے رخصت ہو گئے۔ (بَحْرُ الدُّمُوعِ ص ۱۸۵)

گھنپ اندھیرا ہی کیا وحشت کا بسیرا ہوگا	قبر میں کیسے اکیلا میں رہوں گا یا رب! <small>مترجل</small>
گر کفن پھاڑ کے سانپوں نے جمایا قبضہ	ہائے بربادی! کہاں جا کے ٹھپوں گا یا رب! <small>مترجل</small>
ڈنک جھڑکا بھی مجھ سے تو سہا جاتا نہیں	قبر میں بچھو کے ڈنک کیسے سہوں گا یا رب! <small>مترجل</small>
گر ٹو ناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی	ہائے! میں نارنجھٹم میں جلوں گا یا رب! <small>مترجل</small>

عفو کر اور سدا کے لئے راضی ہو جا

گر کرم کر دے تو جنت میں رہوں گا یا رب! مترجل

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

﴿10﴾ ہجڑے کی مَحَبَّت میں پھنسنے کی وجہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! غیبت نے فوٹنگی کے بعد پھنسا کر رکھ دیا! غیبت، چغلی، بدگمانی وغیرہ ایسی نافر ادا آفات ہیں کہ بسا اوقات انسان کو حینِ حیات یعنی جیتے جی بھی عبادات سے دُور کر کے مزید گناہوں کے تندور میں جھونک دیتی ہیں، چنانچہ حضرت سیدنا شیخ ابوالقاسم قشیری علیہ رَحْمَةُ اللہِ القوی نقل کرتے ہیں کہ سیدنا شیخ ابو جعفر بلخی علیہ رَحْمَةُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: ہمارے ہاں بلخ میں ایک نوجوان تھا۔ یوں تو وہ خوب عبادت و ریاضت کیا کرتا مگر غیبت کی آفت میں مبتلا تھا اکثر کہتا: فلاں ایسا ہے، فلاں ویسا ہے۔ ایک روز میں نے اسے لوگوں کے کپڑے دھونے والے ہجڑوں کے پاس سے نکلتا دیکھا، میں نے اُس سے اس کا سبب پوچھا، کہنے لگا: یہ لوگوں کو بُرا بھلا کہنے یعنی غیبتیں کرنے کی سزا ہے کہ مجھے اس حال میں ڈال دیا گیا ہے، افسوس! میں ان میں سے ایک مُخَنَّث (یعنی ہجڑے) کی مَحَبَّت میں مبتلا ہو گیا ہوں، اُسی مُخَنَّث کے عشق کی وجہ سے میں ان دھوبی ہجڑوں کی خدمت کرتا ہوں اور ربِّ ذوالجلال عزَّوَجَلَّ کی طرف سے پہلے مجھے جو باطنی احوال حاصل تھے سب جاتے رہے۔ لہذا آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھ پر رحم فرمائے۔

(رسالہ قشیریہ ص ۱۹۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! غیبت کی تباہ کاری نے ایک عبادت و ریاضت کرنے والے نوجوان کو

ہجڑے کے عشق میں پھنسا ڈالا! غیبتوں کی ٹخستوں کے سبب وہ عبادتوں کی لذتوں سے بھی محروم ہو گیا۔ یہاں وہ اسلامی بھائی غور فرمائیں جنہیں پہلے سُنُّوں بھرے بیانوں، پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نعتوں، ذکر اللہ اور دعاؤں میں بہت دل جمعی حاصل ہوتی تھی مگر اب ایسا نہیں بلکہ دل ہر دم گناہوں کی طرف مائل رہتا ہے، انہیں کہیں ”غیبت“ کی آفت تو نہیں لے ڈوبی! سچی توبہ کریں کہ اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت بہت بڑی ہے۔



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

گناہوں نے میری کمر توڑ ڈالی مرا حشر میں ہو گا کیا یا الہی! ^{الہی}
یہ دل نیکیوں میں نہیں لگ رہا ہے عبادت کا دیدے مزا یا الہی ^{الہی}
مجھے بے حساب بخش دے میرے مولیٰ ^{مولیٰ}
پے شاہِ خیر الوریٰ یا الہی ^{الہی}

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

﴿11﴾ نماز دُہراؤ

حضرت سید ناریج بن صلیح علیہ رحمۃ اللہ السَّمیع فرماتے ہیں: دو آدمی مسجد الحرام شریف زادھُمَا اللہ شَرَفَاوْ تَعَطَّیْمَا کے ایک دروازے کے قریب بیٹھے تھے کہ اتنے میں ایک آدمی گزرا جو کہ مُخَنَّث معلوم ہو رہا تھا، اسے دیکھ کر ناگواری محسوس کرتے ہوئے دونوں وہاں سے اُٹھ گئے۔ جب نماز کا وقت ہوا تو دونوں نے باجماعت نماز ادا کی۔ پھر انہیں احساس ہوا کہ ہم کہیں دل کی غیبت میں تو مبتلا نہیں ہو گئے! چنانچہ فوراً حضرت سیدنا عطاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہو کر مسئلہ (مَسْـئَـلَہ) پوچھا، فرمایا: وضو کر کے اپنی نماز دُہراؤ، جب انہوں نے بتایا کہ ہمارا روزہ بھی ہے تو فرمایا: اپنے روزے کی بھی قضا کرو! (ذَمُّ الْغِیْبَةِ لِابْنِ آبِی الدُّنْیَا ص ۸۵ رقم ۴۲)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کسی مسلمان کیلئے جذبہ کھارت و نفرت اور بدگمانی دل میں جمانا دل کی غیبت ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی روزہ ٹوٹ جاتا ہے! ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اول صفحہ 984 پر

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: احتلام ہو یا غیبت کی تو روزہ نہ گیا (ذَرْمُ خُتَا ج ۳ ص ۴۲۱، ۴۲۸) اگرچہ غیبت بہت سخت کبیرہ (گناہ) ہے۔ قرآن مجید میں غیبت



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

کرنے کی نسبت فرمایا: ”جیسے اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھانا۔“ اور حدیث میں فرمایا: ”غیبت زنا سے بھی سخت تر ہے۔“ (الْمُعْجَمُ الْاَوْسَطُ ج ۵ ص ۶۳ حدیث ۶۵۹۰) اگرچہ غیبت کی وجہ سے روزہ کی نورائیت جاتی رہتی ہے۔ صفحہ 996 پر فرماتے ہیں: جھوٹ، چغلی، غیبت، گالی دینا، بیہودہ (یعنی بے حیائی کی) بات، کسی کو تکلیف دینا کہ یہ چیزیں ویسے بھی ناجائز و حرام ہیں روزے میں اور زیادہ حرام اور ان کی وجہ سے روزے میں کراہت آتی ہے۔ (بہار شریعت)

ہر خطا تو در گزر کر یکس و مجبور کی
یا الٰہی! مغفرت کر یکس و مجبور کی

﴿12﴾ ایک ہیجڑے کی مغفرت کی حکایت

جو لوگ ہیجڑے (مُخَنَّث - اُنْثٰی - عُثْمٰی) سے نفرت کرتے اور اسے ہقارت سے دیکھتے ہیں، ان کو ایسا نہیں کرنا چاہئے کہ یہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بندہ ہے اور اُسی عَزَّوَجَلَّ نے اسے پیدا فرمایا ہے اور ہیجڑے کو بھی چاہئے کہ گناہوں اور ناج گانوں جیسے حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام سے پرہیز کرے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے سنتوں بھری زندگی گزارے۔ جو فطرۃ مُخَنَّث یعنی ہجڑا ہوا سے خود کو ستائے جانے کے سبب دل تھوڑا کرنے کے بجائے اللہ تَعَالٰی الْعِزَّتْ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر نظر رکھنی چاہئے۔ آئیے! ایک خوش نصیب ہیجڑے کی حکایت ملاحظہ فرمائیے، شاید ہر ہیجڑے کو اس پر رشک آئے کہ کاش! میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہو۔ چنانچہ حضرت سیدنا شیخ عبد الوہاب بن عبد الحمید عثمٰنی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: میں نے ایک جنازہ دیکھا جسے تین مرد اور ایک خاتون نے اٹھا رکھا تھا، خاتون کی جگہ میں نے اٹھا لیا، نماز جنازہ کی ادائیگی اور تدفین کے بعد میں نے اُس خاتون سے معلوم کیا: مرحوم سے آپ کا کیا رشتہ تھا؟ بولی: میرا بیٹا تھا۔ پوچھا: پڑوسی وغیرہ جنازے میں کیوں نہیں آئے؟ کہا: دراصل میرا فرزند مُخَنَّث (یعنی عُثْمٰی - ہیجڑا) تھا۔ اس لئے لوگوں نے اس کے جنازے میں شرکت کو اہمیت نہیں دی۔ سیدنا شیخ عبد الوہاب بن عبد الحمید علیہ رحمۃ اللہ



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

فرماتے ہیں: مجھے اس غمزہ ماں پر بڑا رحم آیا، میں نے اُسے کچھ رقم اور غلّہ وغیرہ پیش کیا۔ اُسی رات سفید لباس میں ملبوس ایک آدمی چودھویں کے چاند کی طرح چہرہ چمکاتا ہوا میرے خواب میں آیا اور شکریہ ادا کرنے لگا، میں نے پوچھا: مَنْ أَنْتَ؟ یعنی آپ کون ہیں؟ بولا: میں وہی مُخَنَّث ہوں جسے آج آپ نے دُفن کیا ہے، لوگوں کے مجھے حقیر سمجھنے کی وجہ سے اللہ قَدِیر عَزَّوَجَلَّ نے مجھ پر رحم فرمایا۔ (رسالہ قشیریہ ص ۱۷۳ مُلَخَّصاً) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

تمہیں معلوم کیا بھائی! خدا کا کون ہے مقبول

کسی مومن کو مت دیکھو کبھی بھی تم کھارت سے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿13﴾ رانا بد معاش

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنتوں کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنتوں کی تربیت کیلئے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کیجئے، اور چوک درس، مسجد درس، بازار درس وغیرہ میں شرکت کیجئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ توفیق دے تو آپ خود بھی روزانہ فیضانِ سنت سے کم از کم دو درس دیجئے۔ چوک درس کی ایک مَدَنی بہار ملاحظہ فرمائیے چنانچہ صوبہ اُتر اُنچل (ہند) کے ایک 20 سالہ نوجوان اسلامی بھائی نے جو کچھ لکھ کر دیا وہ بتصرف پیش خدمت ہے: میں بُری صحبت کے باعث کم و بیش 14 سال کی عمر ہی سے جرائم کے دلدل میں پھنس چکا تھا۔ شراب پینا اور عورتوں کا پیچھا کرنا میرا محبوب مشغلہ تھا۔ پھر میں نے بد معاشی شروع کر دی۔ لوگوں سے بے وجہ لڑنا، مار پیٹ کرنا، میری عادت میں شامل ہو گیا یہاں تک کہ میں رانا



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورجیں نازل فرماتا ہے۔

بدمعاش کے نام سے پہچانا جانے لگا۔ میں عمر میں ضرور چھوٹا تھا مگر میں کسی سے ڈرے بغیر سامنے والے پر پے در پے وار کرنا شروع کر دیتا تھا۔ ہر طرف میری دھاک بیٹھ گئی، لوگ میرے نام سے ڈرنے لگے۔ والدین مجھ سے بے زار ہو چکے تھے مگر بے بس تھے۔ میرے کالے کروت دن بدن بڑھتے جا رہے تھے۔ ایک دن گلی کے نگوں پر ایک سبز عمامے والے اسلامی بھائی کو چوک درس دیتا دیکھ کر میں قریب جا کھڑا ہوا، جو کچھ سنا وہ مجھے بہت اچھا لگا۔ میں نے کتاب پر نظر ڈالی تو اس پر فیضانِ سنت لکھا تھا۔ درس دینے والے اسلامی بھائی نے مجھ سے بڑی مَحَبَّت کے ساتھ ملاقات کی اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مَدَنی قافلے میں سفر کی دعوت پیش کی، فیضانِ سنت کے درس نے میرے اندر ہلچل مچا رکھی تھی، میں نے حامی بھر لی اور عاشقانِ رسول کے ہمراہ تین دن کیلئے دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلے میں سفر کرتے ہوئے ”جنک پور“ پہنچا اور مزید تین دن کیلئے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں ”جگن ناتھ پور“ جانے والے مَدَنی قافلے کے ساتھ سنتوں بھرے سفر کی سعادت حاصل کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ چوک درس اور مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کرنے کی بَرَکت سے میرے دل میں مَدَنی انقلاب برپا ہو گیا، میں نے سابقہ گناہوں سے توبہ کر لی اور داڑھی شریف سجانے کی بھی نیت کر لی۔ دُعا فرمائیے کہ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ مجھے استقامت عنایت فرمائے۔ میرے گھر والے مجھ میں آنے والے اِس مَدَنی انقلاب سے بے انتہا خوش ہیں۔ والدہ محترمہ دعوتِ اسلامی کیلئے خوب دعائیں کرتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سمیت میرے گھر والوں نے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہو کر سرکارِ بغدادِ حُصُو رِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی غلامی کا پتہ اپنے گلے میں ڈال لیا ہے۔

جذبہ گو سرد ہو، قافلے میں چلو تم جواں مرد ہو، قافلے میں چلو
بخت کھل جائیں گے، قافلے میں چلو جرم دھل جائیں گے، قافلے میں چلو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو پڑھو تمہارا زور و دم مجھ تک پہنچتا ہے۔

چاہے گناہ آسمان تک پہنچ گئے ہوں! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ربُّ الْعَزَّوَجَلَّ کی رحمت بہت بڑی ہے، بالفرض کسی سے بڑے سے بڑے گناہ بھی سرزد ہو گئے ہوں، وہ مایوس نہ ہو، بے شک توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ بندہ صدق دل سے اُس کے دربارِ کرم بار میں جھک جائے تو اُس کا فضل و کرم اپنی آغوش میں لے ہی لیتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لَوْ اُخْطِئْتُمْ حَتَّى تَبْلُغَ خَطَايَاكُمْ السَّمَاءَ ثُمَّ تُبْتُمْ لَتَابَ عَلَيْكُمْ. ترجمہ: اگر تم اتنے گناہ کرو کہ وہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر خدا عزوجل سے توبہ کرو تو اللہ عزوجل تمہاری توبہ قبول فرمائے گا۔ (سنن ابن ماجہ ج ۴ ص ۴۹۰ حدیث ۴۲۴۸) بلکہ توبہ کرنے والے سے اللہ تبارک و تعالیٰ اس قدر راضی ہوتا ہے کہ ہم اس کا اندازہ ہی نہیں لگا سکتے! اس ضمن میں دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 132 صفحات پر مشتمل کتاب، ”توبہ کی روایات و حکایات“ صفحہ 12 پر مرقوم ہے: سَيِّدُ الْمُبْلَغِينَ، رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ مسرّت نشان ہے: اللہ عزوجل اپنے مومن بندے کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو کسی ہلاکت خیز زمین پر پڑاؤ کرے اسکے ساتھ اس کی سواری بھی ہو جس پر اسکے کھانے پینے کا سامان لدا ہوا ہو پھر وہ سر رکھ کر سو جائے اور جب بیدار ہو تو اُس کی سواری جا چکی ہو، وہ اسے تلاش کرے یہاں تک کہ اُس پر دھوپ اور پیاس یا جو اللہ عزوجل نے چاہا غالب آگئی اور وہ پریشان ہو کر کہے کہ میں اسی جگہ لوٹ جاتا ہوں جہاں سو رہا تھا پھر سو جاتا ہوں یہاں تک کہ مرجاؤں پھر وہ اپنی کلائی پر سر رکھ کر مرنے کے لئے سو جائے پھر جب بیدار ہو تو اسکے پاس اُس کی سواری موجود ہو اور اس پر اس کا توشہ بھی موجود ہو تو اللہ عزوجل مومن بندے کی توبہ پر اس شخص کے اپنی سواری کے لوٹنے پر خوش ہونے سے بھی زیادہ راضی ہوتا ہے۔ (یعنی اللہ عزوجل اُس کے گناہوں کو معاف فرودیتا ہے اور اس پر انعام و اکرام کرتا ہے)



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

نہ ہو مایوس آتی ہے صدا گورِ غریباں سے

مترجل

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

نبی اُمت کا حامی ہے خدا بندوں کا والی ہے

﴿14﴾ غیبت میں لذت کی وجہ

حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ایک مرتبہ کہیں تشریف لئے جارہے تھے، اثنائے راہ شیطان کو دیکھا کہ ایک ہاتھ میں شہد اور دوسرے میں راکھ اٹھائے چلا جا رہا تھا، آپ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا: اے دشمنِ خدا! یہ شہد اور راکھ تیرے کس کام آتی ہے؟ بولا: شہد غیبت کرنے والوں کے ہونٹوں پر لگاتا ہوں تاکہ اس گناہ میں وہ اور آگے بڑھیں اور راکھ یتیموں کے چہروں پر ملتا ہوں تاکہ لوگ ان سے نفرت کریں۔

(مکاشفۃ القلوب ص ۶۶)

ناکہناد بھیانک سکون! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی غیبت کی بھی عجیب لذت ہے کہ جس کو اس مہلک مرض کی چاٹ لگ جاتی ہے وہ جب تک کسی کی بُرائی

نہ بیان کر لے اُس کو ایک گونہ بے چینی سی رہتی ہے اور جب غیبت کر کے ”بھڑاس“ نکال لیتا ہے تو سکون مل جاتا ہے مگر یہ وہ سکون ہے جو کہ بہت ساری بے سکونیوں کا باعث ہے۔ اللہ عز و جل اس ”نام نہاد بھیانک سکون“ سے ہمیں محفوظ و مامون فرمائے اور ہمیں اپنی اور اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سچی محبت کی بیقراری نصیب فرمائے۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

مترجل

مرے دل کو درودِ الفت وہ سکون دے الٰہی!

مری بیقراریوں کو نہ کبھی قرار آئے



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر زور و دیاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

﴿15﴾ مرا ہوا خچر

حضرت سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مردہ خچر کے قریب سے گزرے تو بعض احباب سے ارشاد فرمایا: اسے پیٹ بھر کر کھانا مسلمان کا گوشت کھانے (یعنی غیبت کرنے) سے بہتر ہے۔

(التوبین والتنبیہ لابی الشیخ الاصبہانی ص ۹۷ رقم ۲۱۲)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

﴿16﴾ انسان نما کتوں کا سالن

حضرت سیدنا امام زین العابدین علیہ رَحْمَةُ اللَّهِ الْمَبِين نے کسی شخص کو غیبت کرتے ہوئے سنا تو فرمایا: غیبت سے بچو، کیونکہ یہ انسان نما کتوں کا سالن ہے۔

(ذَمُّ الْغَيْبَةِ لِابْنِ أَبِي الدُّنْيَا ص ۱۸۱ رقم ۱۶۱)

کتوں سے تشبیہ دینے کی وجہ سے! **مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! مظلوم کربلا حضرت سیدنا امام زین العابدین علیہ رَحْمَةُ اللَّهِ الْمَبِين نے غیبت کرنے والوں کو انسان نما کتوں کے**

ساتھ اس لئے تشبیہ دی ہے کہ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں غیبت کو مردار کا گوشت کھانے کی مثل بتایا گیا ہے اور مردار کا گوشت چبانا اور کھانا کتوں کا کام ہے لہذا غیبت کرنے والے گویا کتوں کی مثل ہو کر آدمیوں کی اقسام سے خارج ہوئے کیونکہ اگر آدمی ہوتے تو ان میں آدمی کی صفت ہوتی اور انسان کی خصلت ان میں پائی جاتی، کسی کی غیبت نہ کرتے، کسی کا گوشت کتوں کی طرح نہ چباتے۔

مَرْجُل

کبھی بھی پھٹلی کروں میں نہ یا رب!

مَرْجُل

تو گور تیرہ میں ہو جائے چاند نا یا رب!

نبی کا صدقہ سدا غیبتوں سے دور رکھنا

ترے حبیب اگر مسکراتے آ جائیں

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

﴿17﴾ انوکھی چھینک

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنتوں پر عمل کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنتوں کی تربیت کیلئے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھر سفر کیجئے، آپ کی ترغیب و تحریریں کیلئے ایک مدنی بہار پیش خدمت ہے چنانچہ ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح کا بیان ہے کہ میری ریڑھ کی ہڈی کا ممبرہ اپنی جگہ سے ہل گیا تھا۔ بہت علاج کرایا مگر افاقہ نہ ہوا۔ ایک اسلامی بھائی کے ترغیب دلانے پر عاشقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کی سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے میں سفر کیا۔ رات کے کھانے کے وقت اچانک مجھے زوردار چھینک آئی جس سے میرا سارا جسم لرز اٹھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس انوکھی چھینک کی برکت سے میری ریڑھ کی ہڈی کا ممبرہ اپنی جگہ پر دُرست ہو گیا۔

ریڑھ کی ہڈیوں کی بھی بیماریوں، سے ملے گی شفا، قافلے میں چلو

سبحانہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
تاجدارِ حرم کا، جو ہو گا کرم، پائیگا دل جلا، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چھینک کی برکتیں! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مدنی قافلے کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں! کہ اس کی برکت سے زوردار چھینک آئی اور پیٹھ کا ممبرہ

درست ہو گیا! چھینک اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہے اور اس کی بھی کیا خوب برکتیں ہیں! دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 32 صفحات پر مشتمل رسالہ، ”101 مدنی پھول“ صفحہ 13 تا 14 پر ہے: ﴿1﴾ جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ (مراۃ المناجیح ج ۶ ص ۳۹۶) ﴿2﴾ حضرت مولائے کائنات، علیؑ



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

المُرْتَضَى كَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مبتلا نہیں ہوگا۔ (مِرْقَاةُ الْمَفَاتِيحِ ج ۸ ص ۴۹۹ تحت الحديث ۴۷۳۹) ﴿3﴾ چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا چاہیے بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِينَ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ کہے۔ ﴿4﴾ سننے والے پر واجب ہے کہ فوراً ”یَرْحَمُکَ اللّٰہُ“ (یعنی اللہ عزوجل تجھ پر رحم فرمائے) کہے۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے۔ (بہار شریعت حصہ ۶ ص ۱۱۹) ﴿5﴾ جواب سن کر چھینکنے والا کہے: ”يَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَكُمْ“ (یعنی اللہ عزوجل ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے) یا یہ کہے: ”يَهْدِيْکُمْ اللّٰہُ وَيُصْلِحْ بَالْکُمْ“ (یعنی اللہ عزوجل تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے)۔

(عالمگیری ج ۵ ص ۳۲۶)

﴿18﴾ اُمرد کے ساتھ مذاق کرنے والے کی غیبت

حضرت سیدنا شیخ سعدی علیہ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْهَادِي فرماتے ہیں: ایک عابد (یعنی عبادت گزار آدمی) نے کسی ”لڑکے“ سے خوش طبعی (مذاق مسخری) کی۔ جب دوسرے عابدوں کو معلوم ہوا تو وہ بدگمانیوں اور غیبتوں میں پڑ گئے کہ اُوہو! ایسا پرہیزگار آدمی ہو کر بھی اُمرد (یعنی خوبصورت لڑکے) کے چکر میں پھنس گیا وغیرہ۔ رفتہ رفتہ یہ خبر اُس عابد تک پہنچ گئی تو اُس نے کہا: اے لوگو! اللہ عزوجل نے ”لڑکے“ کے ساتھ صاف نیت والوں کیلئے تفریحاً ہنسنے بولنے کو حرام نہیں کیا، البتہ بدگمانی اور غیبت کو ضرور حرام کیا ہے۔ تمہیں کس نے کہہ دیا کہ بدگمانی اور غیبت حلال ہے!

(ماخوذ از: بوستان سعدی ص ۱۸۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی قابلِ توجہ حکایت ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بڑے اسلامی بھائیوں کو اُمردوں (بے ریش لڑکوں) سے دُور ہی رہنا چاہئے، تاہم کسی کو اُمرد کے ساتھ دیکھ کر اس کے بارے میں بدگمانیاں کرنے کی شرعاً ہرگز



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر ایک مرتبہ زود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

اجازت نہیں۔ یاد رکھئے! مسلمان پر بدگمانی حرام ہے۔ ایسے موقع پر کہے جانے والے موقوف غیبتوں اور گناہوں بھرے جملوں کی 5 مثالیں ملاحظہ ہوں: ﴿1﴾ وہ ”امرد پرست ہے“ ﴿2﴾ اُس نے امرد سے جوڑی بنائی ہے ﴿3﴾ خوبصورت لڑکوں سے ترکیبیں بناتا ہے ﴿4﴾ نیت خراب معلوم ہوتی ہے ﴿5﴾ کچھ کیا تو جوتے کھائے گا وغیرہ وغیرہ۔

حسَنُ ظَنِّ كَا جَا يَحْيٰ یا فرضِ ذہنی طور پر وہ شخص واقعی ایسا ہو تب بھی آپ کے پاس اس کا کون سا واضح قرینہ ہے؟ اگر آپ کے پاس یقینی معلومات ہیں تو اچھی اچھی نتیجیں کر

کے بے شک اُس کو تنہائی میں سمجھائیے، آخر دوسروں کے سامنے غیبت کرنے میں کیا مصلحت ہے؟ بہر حال توبہ توبہ اور توبہ تام کیجئے، اللہ عزوجل کا نام لیجئے، کرنے کا کام کیجئے اور اگر دل کے اندر بدگمانی پیدا ہو رہی ہے تو حَسَنُ ظَنِّ كَا جَا يَحْيٰ کیجئے کہ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے: حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ یعنی حسن ظن عمدہ عبادت ہے۔

(مُسْنَدُ إِمَامِ أَحْمَد ج ۳ ص ۵۴۷ حدیث ۱۰۳۶۸) دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صفحات پر مشتمل کتاب، ”فیضانِ سنت“ جلد اول صفحہ 523 پر ہے میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نقل فرماتے ہیں: خبیث گمان خبیث دل ہی سے پیدا ہوتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۴۰۰) بے شک دل کا حال ربِّ ذوالجلال عزوجل ہی جانتا ہے لہذا جو لوگ واقعی ”امرد پرست“ ہیں اور باؤ جو دشہوت کے ان سے دوستیاں کرتے ہیں۔ اُن کو خدا کا خوف کرنا چاہئے۔ اور اس لرزہ خیز حکایت پر غور کر کے اپنی عاقبت کی فکر کرنی چاہئے چٹا چٹا

﴿19﴾ دو امرد پسند مؤذِنوں کی بربادی

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 472 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بیانات



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر دُرود شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

عطار یہ ”حصہ دُوم صفحہ 123 تا 127 پر ہے: حضرت سیدنا عبد اللہ بن احمد مؤذِن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میں طوافِ کعبہ میں مشغول تھا کہ ایک شخص پر نظر پڑی جو غلافِ کعبہ سے لپٹ کر ایک ہی دُعا کی تکرار کر رہا تھا: ”یا اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دنیا سے مسلمان ہی رخصت کرنا۔“ میں نے اُس سے پوچھا: اس کے علاوہ کوئی اور دُعا کیوں نہیں مانگتے؟ اُس نے کہا: میرے دو بھائی تھے، بڑا بھائی چالیس سال تک مسجد میں بلا مُعاوضہ اذان دیتا رہا۔ جب اُس کی موت کا وقت آیا تو اُس نے قرآنِ پاک مانگا، ہم نے اُسے دیا تا کہ اس سے بَرَکتیں حاصل کرے، مگر قرآن شریف ہاتھ میں لے کر وہ کہنے لگا: ”تم سب گواہ ہو جاؤ کہ میں قرآن کے تمام اعتقادات و احکامات سے بیزاری ظاہر کرتا اور نُصرانی (کرچین) مذہب اختیار کرتا ہوں۔“ پھر وہ مر گیا۔ اس کے بعد دوسرے بھائی نے تیس برس تک مسجد میں فی سبیل اللہ عَزَّوَجَلَّ اذان دی۔ مگر اُس نے بھی آخری وقت نُصرانی (یعنی کرچین) ہونے کا اقرار کیا اور مر گیا۔ لہذا میں اپنے خلتے کے بارے میں بے حد فکر مند ہوں اور ہر وقت خاتمہ پالخیہ کی دعا مانگتا رہتا ہوں۔ حضرت سیدنا عبد اللہ بن احمد مؤذِن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس سے استفسار فرمایا کہ تمہارے دونوں بھائی آخر ایسا کون سا گناہ کرتے تھے؟ اُس نے بتایا: ”وہ غیر عورتوں میں دلچسپی لیتے تھے اور اُمردوں (یعنی بے ریش لڑکوں) کو (شہوت سے) دیکھتے تھے۔“

(الرَّوضُ الْفَائِقُ ص ۱۴)

رشتہ دار کا رشتہ دار سے پردہ! بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! غصَب ہو گیا! کیا اب بھی غیر عورتوں سے بے پردگی اور بے تکلفی سے باز نہیں آئیں گے؟ کیا اب بھی غیر عورتوں نیز اپنی بھابی، چچی، مائی، مُمائی (کہ یہ سب بھی شرعاً غیر عورتیں ہی ہیں ان) سے اپنی نگاہیں نہیں بچائیں گے؟ اسی طرح چچا زاد، تایا زاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد اور خالہ زاد کا نیز بیوی کی بہن اور بہنوئی کا آپس میں پردہ ہے۔ نامحرم پیر اور مریدِ نی کا بھی پردہ ہے۔ مریدِ نی اپنے نامحرم پیر کا ہاتھ نہیں چوم سکتی۔



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جب تم سلیمن (علیہ السلام) پر زور و پاک پرھو تو مجھ پر بھی چڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

اُمرد کو شہوت سے دیکھنا حرام ہے! خبردار! اُمرد تو آگ ہے آگ! اُمرد کا قرب، اُس کی دوستی اُس کے ساتھ مذاق مسخری، آپس میں کشتی، کھینچا تانی اور لپٹا

لپٹی جہنم میں جھونک سکتی ہے۔ اُمرد سے دُور رہنے ہی میں عاقبت ہے اگرچہ اُس بے چارے کا کوئی قصور نہیں،

اُمرد ہونے کے سبب اُس کی دل آزاری بھی مت کیجئے، مگر اُس سے اپنے آپ کو بچانا بے حد ضروری ہے۔ ہرگز اُمرد کو اسکوٹر پر اپنے پیچھے مت بٹھائیے، خود بھی اُس کے پیچھے مت بیٹھئے کہ آگ آگے ہو یا پیچھے اُس کی تپش ہر صورت میں پہنچے گی۔

شہوت نہ ہو جب بھی اُمرد سے گلے ملنا محک فتنہ (یعنی فتنے کی جگہ) ہے، اور شہوت ہونے کی صورت میں گلے ملنا بلکہ

ہاتھ ملانا بلکہ فُہمائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں: اُمرد کی طرف شہوت کے ساتھ دیکھنا بھی حرام ہے۔

(ذَرِ مُخْتَار ج ۲ ص ۹۸، تفسیرات احمدیہ ص ۵۵۹) اُس کے بدن کے ہر حصے حتیٰ کہ لباس سے بھی نگاہوں کو بچائیے۔ اُس کے

تھوڑے سے اگر شہوت آتی ہو تو اس سے بھی بچئے، اُس کی تحریر یا کسی چیز سے شہوت بھڑکتی ہو تو اُس سے نسبت رکھنے والی ہر

چیز سے نظر کی حفاظت کیجئے، حتیٰ کہ اُس کے مکان کو بھی مت دیکھئے۔ اگر اس کے والد یا بڑے بھائی وغیرہ کو دیکھنے سے اس کا

تھوڑا قائم ہوتا ہے اور شہوت چڑھتی ہے تو ان کو بھی مت دیکھئے۔

اُمرد کے ساتھ 70 شیطان! اُمرد کے ذریعے کئے جانے والے شیطان عیار و مکار کے تباہ کار و وار سے خبردار کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے

ہیں: منقول ہے: عورت کے ساتھ دو شیطان ہوتے ہیں اور اُمرد کے ساتھ ستر۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۷۲۱)

بہر حال اُجْنَبِیَّہ عورت (یعنی جس سے شادی جائز ہو) اُس سے اور اُمرد سے اپنی آنکھوں اور اپنے دُجو کو دُور

رکھنا سخت ضروری ہے ورنہ ابھی آپ نے اُن دو بھائیوں کی اموات کے تشویشناک معاملات پڑھے جو بظاہر نیک تھے۔

مہربانی فرما کر دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ مختصر سار سالہ اُمرد پسندی کی تباہ کاریاں



فرمانِ مصطفیٰ: صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

کا مطالعہ فرمائیے۔

نفس بے لگام تو گناہوں پہ اُکساتا ہے

توبہ کرنے کی بھی عادت ہونی چاہئے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿20﴾ شیخ سعدی کے استاد نے کیا خوب ٹوکا

حضرت سیدنا شیخ سعدی علیہ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: میں نے ایک بار اپنے استادِ محترم حضرت علامہ

أَبُو الْفَرَج عَبْدُ الرَّحْمٰن بن ہُو زِی علیہ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی سے عرض کی: میں لوگوں میں درسِ حدیث پیش کرتا ہوں تو

فلاں شخصِ حسد کرتا اور جلتا ہے! استادِ محترم نے فرمایا: اے سعدی! اَتَعَجُّب ہے کہ تم حسد کو تو بُری چیز تسلیم کرتے ہو مگر

میرے سامنے کسی کو ”حاسد“ کہہ کر اُس کی بلا تکلفِ غیبت کر رہے ہو! آخر تمہیں یہ کس نے کہہ دیا کہ صرف حسد ہی حرام

ہے کیا غیبت حرام نہیں؟ یاد رکھو! اگر حاسد جہنم کا حقدار ہے تو غیبت کرنے والا بھی عذابِ نار کا سزاوار ہے۔

(بوستانِ سعدی ص ۱۸۸ مُلَخَّصاً)

غیبت سے روکنا کب واجب ہے! بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللّٰہ! اَساتذہ ہوں تو ایسے! صرف مخصوص اسباق پڑھانے ہی سے غرض نہ ہو، بلکہ طلبہ کی اخلاقی

تربیت کا بھی دھیان رکھیں، ایک استاذ ہی کیا ہر مسلمان اپنی اس ذمّے داری کو سمجھے اور نیکی کی دعوت اور گناہ سے مُمانعت

کی ترکیب و صورت بناتا رہے۔ یہ مسئلہ (مس۔ ۷۔ ۱) ذہن میں رکھئے کہ جب کوئی شخص گناہ مثلاً غیبت کر رہا ہو اُس

وقت موجود شخص کا ظن غالب ہو کہ میں منع کروں گا تو یہ باز آ جائے گا تو اُس کیلئے واجب ہے کہ اُس کو غیبت سے

روکے، اگر نہیں روکے گا تو گنہگار ہوگا۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر مشتمل



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

کتاب، ”بہارِ شریعت“ حصہ 16 صفحہ 255 پر ہے: سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: قسم ہے اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یا تو اچھی بات کا حکم کرو گے اور بُری بات سے منع کرو گے یا اللہ تعالیٰ تم پر جلد اپنا عذاب بھیجے گا، پھر دُعا کرو گے اور تمہاری دعا قبول نہ ہوگی۔“

(سُنَنِ تِرْمِذِي ج ۴ ص ۶۹ حدیث ۲۱۷۶)

”بوستانِ سعدی“ کی حکایت سے یہ بھی سیکھنے کو ملا کہ ”فُلاں مجھ سے حسد کرتا ہے“ کہنا غیبت ہے، بلکہ یہ جملہ غیبت سے بھی سخت گناہِ تہمت کی طرف جا رہا ہے کیوں کہ ”حسد“ باطنی امراض میں سے ہے اور اس کا تعلق دل سے ہے اگرچہ کبھی کبھار واضح قرائن (یعنی بالکل صاف علامتوں) سے بھی حسد کا اظہار ہو جاتا ہے مگر اکثر لوگ قیاس ہی سے کسی کو حاسد کہہ دیا کرتے ہیں۔ حسد کے مُتَعَلِّق غیبت کے مزید سات فقرات ملاحظہ ہوں: جل کُکُڑ ہے مجھ سے جلتا ہے میری ترقی دیکھ نہیں سکتا میری خوشی سے خوش نہیں ہوا میرا نقصان چاہتا ہے میری بھلائی میں راضی نہیں مجھے دیکھ کر اُس کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔

سَلَامُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَام

مَرْوَبِل

بہر شاہِ کربلا میرا گناہوں کا مَرَض دور کر دیجے خدارا اے طیبِ ذی وقار

فکرِ نزعِ روح و قبر و حشر سے بچ جاتا گر کاش! ہوتا آپ کی گلیوں کا میں گرد و غبار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوا اِلٰی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زود پاک نہ پڑھے۔

﴿21﴾ منی سینما گھر بند کر دیا

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنتوں پر عمل کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنتوں کی تربیت کیلئے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کیجئے، کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے مَدَنی انعامات کے مطابق عمل کرتے ہوئے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پڑھیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمے دار کو جمع کروائیے۔ آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے ایک مَدَنی بہار گوش گزار کرتا ہوں پُچنانچہ ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُپ لُب اب ہے کہ صوبہ پنجاب کے ضلع بہاول پور کی تحصیل ٹیکل والا میں ایک صاحب (عمر تقریباً 37 سال) کا منی سینما گھر تھا، وہ روزانہ کئی شو چلاتے جس میں سینکڑوں افراد فلمیں دیکھتے اور اپنی آنکھوں میں جہنم کی آگ بھرنے کا سامان کیا کرتے۔ علاوہ ازیں وہ کرائے پر فلموں کی وی۔سی۔ ڈیز بھی دیا کرتے۔ ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں مَدَنی چینل چلانے کی ترغیب دی، خوش قسمتی سے اُن صاحب نے کبھی کبھار مَدَنی چینل چلانا شروع کیا، جسے وہ خود بھی دیکھا کرتے۔ چند ہفتوں کے بعد یعنی 9 شعبان العظم ۱۴۳۰ھ کو ”یزمان“ شہر میں ہونے والے ”اجتماعِ ذکر و نعت“ میں سینکڑوں اسلامی بھائیوں کے سامنے انہوں نے بتایا کہ مَدَنی چینل کی برکت سے میرے اندر خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ پیدا ہوا ہے میں نے گناہوں سے توبہ کر لی ہے اور اپنا منی سینما بند کر دیا ہے، نیز انہوں نے نمازوں کی پابندی کرنے، داڑھی شریف سجانے اور رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں دعوتِ اسلامی کے 10 دن کے اجتماعی اعتکاف میں بیٹھنے کی اچھی اچھی نیتیں کیں۔

قادریہ رضویہ سلسلے میں بیعت ہو کر حضورِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے مُرید بن گئے۔ انہوں نے فلموں وغیرہ کی تقریباً



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر فخر و دشرف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کجوس ترین شخص ہے۔

40 ہزار روپے مالیت کی ویڈیو سی ڈیز ضائع کر دیں۔ مئی سینما کی جگہ پر مکتبہ قائم کیا جس میں مکتبۃ المدینہ کا سامان یعنی کتابیں، وی سی ڈیز وغیرہ رکھیں اور رزقِ حلال کمانے میں مصروف ہو گئے۔ اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ انہیں اور ہمیں استقامت نصیب فرمائے۔

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

گناہوں سے مجھ کو بچا یا الہی

مجھے نیک بندہ بنا یا الہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلٰی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿22﴾ دونوں میں سے کون بہتر؟

حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کسی نے سوال کیا: جو شخص (نفلی) عبادت بھی زیادہ کرتا ہے

اور گناہ بھی زیادہ کرتا ہے وہ بہتر ہے یا وہ جو کہ (نفلی) عبادت بھی کم کرتا ہے اور گناہ بھی کم کرتا ہے؟ حضرت سیدنا ابن

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جواب دیا: جو شخص (نفلی) عبادت کم کرتا ہے اور گناہ بھی کم کرتا ہے وہ بہتر ہے اور سلامتی اُسی کیلئے

ہے۔ (مُصَنَّف ابن ابی شَیْبَہ ج ۸ ص ۱۹۶، تَنْبِیْہ الغافلین ص ۲۰۲) کیونکہ (نفلی) عبادت کرنے کے مقابلے میں گناہ

چھوڑنے میں زیادہ ثواب ہے۔



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

حقیقی متقی کون؟! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زمانہ مُتَقِی و پرہیزگار ہونے کا دار و مدار ظاہری نفلی عبادتوں مثلاً نفلی نمازوں اور نفلی روزوں پر ہی رہ گیا ہے، جو شخص بکثرت نوافل پڑھتا یا بہت نفلی روزے رکھتا ہے یا اکثر تسبیح ہاتھ میں رکھتا اور خوب ذکر و اذکار کرتا اور گڑگڑا کر دُعائیں کیا کرتا ہے یا صدقہ خیرات بہت کرتا ہے، اُسی کو لوگ مُتَقِی اور پرہیزگار کہا کرتے ہیں، اگرچہ ان عبادتوں کے ساتھ ساتھ دن بھر لوگوں کی غیبتیں کرتا پھرتا ہو، بلا وجہ مسلمانوں کو جھاڑتا اور ان کے دل دکھاتا ہو تب بھی اُس کے تقوے کو آنچ نہیں آتی! اگر کوئی آدمی ظاہر میں نفلی عبادت کم کرتا ہو مگر غیبت وغیرہ گناہوں سے بچتا ہو اُس کو فی زمانہ مُتَقِی نہیں کہا جاتا۔ اس کی وجہ کہیں یہ تو نہیں کہ لوگوں کی نظر میں غیبت کرنے نہ کرنے کی کچھ اہمیت ہی نہیں۔ یاد رکھئے! جو فرائض، واجبات اور مومائدہ سنتوں کی پابندیوں کے ساتھ ساتھ غیبتوں وغیرہ گناہوں سے بھی بچتا ہو۔ وہ بہت بڑا مُتَقِی ہے۔ باقی چاہے کوئی سارا ہی سال نفلی روزے رکھے، ساری ساری رات نفلی عبادت بجالائے، ہر سال حج کو جائے، ہر برس رَمَضانُ الْمُبَارَک میں عمرے کی سعادت پائے، داڑھی رکھائے، زلفیں بڑھائے، عمامہ شریف سجائے بظاہر کیسا ہی نیک صورت ہو مگر غیبتیں کرتا ہو، مسلمانوں کے عیب کھولتا ان کے دل دکھاتا ہو وہ مُتَقِی و پرہیزگار تو خاک ہوگا، ”نیک بندہ“ بھی نہیں، فاسق و گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔

اُٹھے نہ آنکھ کبھی بھی گناہ کی جانب عطا کرم سے ہو ایسی مجھے حیا یارب

کسی کی خامیاں دیکھیں نہ میری آنکھیں اور سنیں نہ کان بھی عیبوں کا تذکرہ یارب

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(23) ایک بار کی ہوئی غیبت کے سبب بے ہوش ہو گئے

حضرت سید ناداؤ دطائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مقام سے گزر رہے تو بے ہوش ہو گئے۔ ہوش آیا تو لوگوں نے بے ہوشی کا



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

سبب پوچھا: فرمایا: یہاں پہنچتے ہی ایک دم یاد آیا کہ اس مقام پر میں نے ایک شخص کی غیبت کی تھی لہذا مجھے اللہ عز و جل کی پکڑ اور آخرت کے حساب کا خیال آ گیا اس خوف سے میں بے ہوش ہو گیا۔

(نُزْہَةُ الْمَجَالِسِ ج ۱ ص ۱۹۹)

بروزِ حشر اینٹ اور دھاگے کا مطالعہ
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بزرگوں کا خوفِ خدا عز و جل بھی مرجھا! کسی گناہ سے لاکھ توبہ کریں مگر خوفِ ختم نہیں ہوتا، ندامت نہیں جاتی، ایک ہم ہیں کہ گناہ کرنے کے بعد ہنتے ہنتے اپنے گالوں پر باری باری ہاتھ لگا کر دل کو منا

لیتے ہیں کہ ہم گناہوں سے صاف ستھرے ہو چکے اور پھر اس گناہ کو اپنے پردہ خیال سے حَرْفِ غَلَط کی طرح مٹا دیتے اور اپنی مستیوں میں بدست ہو جاتے ہیں! آہ! قیامت کا حساب! خدا کی قسم! بالخصوص کُھُوق العباد کا معاملہ انتہائی تشویش ناک ہے جیسا کہ حضرت سیدنا حسن بصری علیہ رَحْمَةُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: قیامت میں اپنا حق وصول کرنے کیلئے ایک شخص دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیگا وہ دوسرا شخص کہے گا: میں تجھے نہیں پہچانتا، تو کون ہے؟ پہلا شخص کہے گا: تُو نے میری دیوار سے ایک اینٹ نکالی تھی اور تُو نے میرے کپڑے سے دھاگا نکالا تھا۔ (اس سبب سے میں تجھ پر اپنے حق کی وصولی کیلئے دعویٰ کرتا

(احیاء العلوم ج ۵ ص ۹۹)

(ہوں)

چالیس برس سے رو رہا ہوں
اسی لئے ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللہِ المبین لوگوں کے بظاہر انتہائی معمولی نظر آنے والے کُھُوق سے بھی بُت ڈرتے تھے۔

حضرت سیدنا کھَمَس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میں ایک گناہ کی ندامت کے سبب چالیس برس سے رو رہا ہوں۔ کسی نے پوچھا: یا سیدی! وہ کون سا گناہ ہے؟ فرمایا: ایک مرتبہ مہمان کے لئے مچھلی لی تھی پھر اُس کے کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کیلئے میں نے اپنے پڑوسی کی دیوار سے بلا اجازت مٹی کا ٹکڑا لے لیا تھا۔ (رسالہ قشیریہ ص ۱۴۹)



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

نابینا کو چالیس قدم چلانے کی فضیلت
دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 244 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہشت کی کنجیاں“ صفحہ 226 پر ہے: حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو کسی نابینا کو چالیس قدم ہاتھ

پکڑ کر چلائے گا اُس کے چہرے کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔ (تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر ج ۴ ص ۴۸) ایک اور روایت بھی ملاحظہ ہو چنانچہ! حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ خاتم المرسلین، رَحْمَةُ لِلْعَالَمِينَ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ دلنشین ہے: جس نے کسی نابینا کو ایک میل تک چلایا تو اسے میل کے ہر ذراع (یعنی گز) کے بدلے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ جب تم نابینا کو چلاؤ تو اس کا اُلٹا ہاتھ اپنے سیدھے ہاتھ سے تھام لو کہ یہ بھی صدقہ ہے۔ (الفریدوس بمأثور الخطاب ج ۵ ص ۳۵۰ حدیث ۸۲۹۷)

غلام آزاد کرنے کی فضیلت
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خدائے رحمن عز و جل کی رحمتوں پر قربان کہ اُس نے ہمارے لئے ثواب کمانا کس قدر آسان رکھا

ہے۔ غلام آزاد کرنے پر کیا ثواب ملتا ہے اس بارے میں بکثرت روایات ہیں، اللہ عز و جل چاہے تو اپنے فضل و کرم سے نابینا کا ہاتھ پکڑ کر چلانے پر وہ سب ثواب عطا فرمادے۔ ترغیب کیلئے ایک حدیث مبارک بیان کی جاتی ہے چنانچہ سلطانِ دو جہان، مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ فِیْشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: جو شخص مسلمان غلام کو آزاد کرے گا اُس (غلام) کے ہر عضو کے بدلے میں اللہ عز و جل اُس (آزاد کرنے والے) کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد فرمائے گا۔ سعید بن مرجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے جب سیدنا زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ عالی میں یہ حدیث پاک سُنائی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا ایک ایسا غلام آزاد کر دیا جس کی حضرت سیدنا

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دس ہزار درہم قیمت لگا چکے تھے!

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۵۰ حدیث ۲۵۱۷)

کچھ ایسا کر دے مرے کردگار آنکھوں میں ہمیشہ نقش رہے رُوئے یار آنکھوں میں
نہ کیسے یہ گل دُغٹے ہوں خوار آنکھوں میں بے ہوئے مدینے کے خار آنکھوں میں

﴿26﴾ مدنی چینل کی برکت سے غیبت سے پرہیز

حیدر آباد (پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے کہ ہمارے گھر والوں نے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے سو فیصدی اسلامی چینل یعنی سنتوں بھرے مدنی چینل پر ”غیبت کی تباہ کاریوں“ کے موضوع پر ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی کا بیان سنا۔ جس میں انہوں نے معاشرے میں بولے جانے والے غیبت کے الفاظ کی طرف بھی توجہ دلائی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس بیان کو سن کر غیبت سے بچنے کا بہت ذہن بنا۔ ایک مرتبہ میں نے گھر کے اندر کہا کہ ”چھوٹا بھائی فلاں چیز لے کر ابھی تک واپس نہیں آیا، بہت سُست ہے۔“ تو میری والدہ محترمہ نے فوراً میری گرفت فرمائی کہ یہ تو تم نے اُس کی غیبت کر ڈالی کیونکہ تم نے اُس کو ”بہت سُست“ کہہ کر اُس کی برائی کی! چنانچہ میں نے فوراً توبہ کی۔ اب گھر کے افراد کی یہ حالت ہے کہ بات بات پر ایک دوسرے کی توجہ دلاتے ہیں کہ ابھی جو بات ہوئی یا فلاں لفظ بولا کہیں یہ غیبت تو نہیں!

گناہوں سے مجھ کو بچا یا الہی
مجھے نیک بندہ بنا یا الہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلٰی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر سومر تیرہ روزہ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

﴿27﴾ ”وہ مُردے کی طرح سویا ہے“ کہنا

حضرت سیدنا شیخ سعدی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں: میں بیٹ چھوٹی ہی عمر سے راتوں کو جاگ کر عبادت کیا کرتا تھا۔ ایک بار والد محترم کے ساتھ ساری رات عبادت میں گزاری اور تلاوتِ قرآن کرتا رہا۔ چند افراد ہمارے قریب مزے سے سو رہے تھے۔ میں نے والد محترم سے کہا: ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو اٹھ کر (تہجد کے) دو نفل ہی پڑھ لے، یہ تو مُردوں کی طرح سوئے پڑے ہیں! والد گرامی نے فرمایا: بیٹا! تم عبادت کرنے کے بجائے ساری رات سوئے رہتے یہی بہتر تھا کیوں کہ تم بیدار رہ کر غیبت کی آفت میں گرفتار ہو گئے۔ (تفسیر روح البیان ج ۹ ص ۸۹)

”غیبت کرنا گناہ ہے“ کے چودہ حُرُوف کی نسبت سے
نفلی کاموں کے مُتَعَلِق غیبت کی 14 مثالیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ تہجد وغیرہ نفلی عبادات سے غافل ہو کر ساری رات سویا رہنا اُس کے حق میں بہتر ہے جو کہ رات بھر عبادت تو کرے مگر غیبت کی آفت میں بھی جا پڑے۔ تہجد و دو نفل ادا کرنا بے شک کارِ ثواب ہے مگر غیبت کرنے والا حقدارِ عذاب ہے۔ اس حکایت میں اُن لوگوں کیلئے عبرت کے کثیر مَدَنی پھول ہیں جو بلا حاجت شرعی اس طرح سے غیبتیں کرتے ہیں مثلاً ﴿فلاں اشراق چاشت نہیں پڑھتا﴾ اُس کو بیٹ جگایا مگر فجر (یا تہجد) کیلئے نہیں اُٹھا، بس ﴿مُردے کی طرح سویا پڑا رہا﴾ باجماعت نماز کی پابندی نہیں کرتا ﴿پیر شریف کا روزہ نہیں رکھتا﴾ جب بھی اجتماع کی دعوت دیتا ہوں ”آئی مار دیتا ہے“ ﴿مَدَنی انعامات پر عمل کرنے میں سُست ہے﴾ ﴿اجتماع میں دیر سے آتا یا﴾ باہر بستوں پر گھومتا ﴿یا ہوٹل میں بیٹھایا﴾ دوستوں کے ساتھ باتیں کرتا رہتا ہے ﴿مَدَنی مشورے میں ہمیشہ تاخیر سے آتا ہے﴾ ﴿کبھی مدنی قافلے میں سفر نہیں کرتا اور﴾ سمجھاؤ تو جھوٹے بہانے کر دیتا ہے۔



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُودِ پڑھو تمہارا رُودِ مجھ تک پہنچتا ہے۔

(28) بُرائی کرنے والے کے ساتھ بھلائی کی انوکھی حکایت

حضرت سیدنا سلطان المشائخ خواجہ محبوب الہی نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک آدمی خوب غیبتیں کرتا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر طرح طرح کی تہمتیں باندھتا پھرتا تھا۔ اس کے باوجود آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُس کے گھر خرچ کیلئے روزانہ کچھ نہ کچھ بھجوا دیا کرتے تھے، طویل مدت تک یہ سلسلہ چلتا رہا۔ ایک دن اُس کی زوجہ نے غیرت دلاتے ہوئے کہا: دستور تو یہ ہے کہ جس کا کھانا اُس کا گانا، مگر یہ کہاں کا انصاف ہے کہ جس کا کھانا اُسی پر غُرانا! آپ بھی عجیب شخص ہیں کہ ایک ایسے بُرگ کے پیچھے لگے ہوئے ہیں جو بغیر سوال آپ کے بچوں کو پال رہا ہے! بیوی کی باتیں سُن کر اُس کو ندامت ہوئی، غیبتوں اور تہمتوں سے باز آ گیا۔ اُسی روز سے حضرت سیدنا خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی اخراجات بھجوانے بند کر دیئے۔ وہ حاضر دربار ہو کر عرض گزار ہوا: سرکار! اس میں کیا حکمت ہے کہ جب تک آپ کے بارے میں خرافات بکتا رہا مجھ پر انعامات و اکرامات کی برسات رہی مگر جوں ہی مُزخرفات (یعنی واہیات بکواسات) سے باز آیا عنایات و نوازشات بند ہو گئیں! ارشاد فرمایا: جب تک تم میری آبروریزی کرتے رہے مجھے تمہاری طرف سے نیکیاں ملتی رہیں اور خطائیں مٹی رہیں، اُن دنوں تم گویا میرے اجیر یعنی مزدور تھے لہذا میں تمہیں نیکیاں بھیجنے اور گناہ میٹنے کی اُجرت (مزدوری) پیش کرتا رہا، اب جبکہ تم نے یہ کام ترک کر دیا ہے تو پھر میں اُجرت کس بات کی دوں! (سبع سنابل ص ۹۹ ملخصاً) اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امین بِجَاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

گناہ گار ہوں میں لائق جہنم ہوں کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یا رب عزوجل
مُرائیوں پہ پشیمان ہوں رحم فرما دے ہے تیرے قہر پہ حاوی تری عطا یا رب عزوجل



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام ورد و پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

اینٹ کا جواب
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا سلطان المشائخ خواجہ محبوب الہی نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مذکورہ حکایت میں یہ مدنی پھول بھی انتہائی خوشبو دار ہے کہ اہل اللہ اینٹ کا جواب پتھر سے نہیں ”نایاب گوہر“ سے دیا کرتے

ہیں! اللہ والے برائی کو برائی سے نہیں بھلائی سے ٹالا کرتے ہیں اور وہ ایسا کیوں نہ کریں کہ پارہ 24 سورۃ حم السجده کی 34 ویں آیت کریمہ میں ارشاد ہے:

إِذْ قُمْنَا بِالنِّسْبِ هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي

بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ

حَمِيمٌ ﴿٣٤﴾

ترجمہ کنز الایمان: اے سننے والے! برائی کو بھلائی سے ٹال جیسی وہ کہ تجھ میں اور اس میں دشمنی تھی ایسا ہو جائے گا جیسا کہ گہرا دوست۔

حسن سلوک کا نتیجہ
سیدنا صدر الفاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی ”خزانة العرفان شریف“ میں برائی کو بھلائی سے ٹالنے کا

طریقہ بتاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: مثلاً غصے کو صبر سے، جھل کو حلم سے، بدسلوکی کو عفو (دور گزر) سے کہ اگر کوئی تیرے ساتھ برائی کرے تو معاف کر۔ اس خصلت کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دشمن دوستوں کی طرح محبت کرنے لگیں گے۔

شان نزول: کہا گیا ہے کہ یہ آیت ابوسفیان کے حق میں نازل ہوئی کہ باوجود ان کی ہتھکڑی عداوت کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے ساتھ سلوک نیک کیا، ان کی صاحبزادی کو اپنی زوجیت کا شرف عطا فرمایا، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ صادق المحببت جاں نثار ہو گئے۔

(خزانة العرفان ص ۸۶۳)

﴿29﴾ حملہ آور کے ساتھ حیرت انگیز حسن سلوک

برائی کو بھلائی سے ٹالنے کے ضمن میں ایک عجیب و غریب حکایت ملاحظہ فرمائیے چنانچہ ایک شخص نے



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر زود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

حضرت سیدنا شیخ نصیر الدین محمود بن یوسف رشید اودھی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے آستانہ عالیہ (دہلی) میں داخل ہو کر مچھری سے 15 یا 17 وار کر کے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو شدید زخمی کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کمال صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے حملہ آور سے فرمایا: فوراً اندر والے کمرے میں چھپ جاؤ ورنہ لوگ پہنچ گئے تو شاید تمہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے، وہ مچھپ گیا۔ لوگوں نے بہت تلاش مگر حملہ آور کا سراغ نہ ملا، آدھی رات کے وقت موقع پا کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حملہ آور کو وہاں سے رخصت کر دیا۔ (سبع سنابل ص 64 ملخصاً) **اللَّهُمَّ عَزَّ وَجَلَّ كَيْ أَنْ بِرَحْمَتِهِ هُوَ وَأَنْ كَيْ**
صَدَقَ هَمَارِي مَغْفِرَتِ هُوَ۔
اٰمِيْنَ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سبحن اللہ اولیاء اللہ کی بھی کیسی بلند شانیں ہوتی ہیں! وہ اپنی برائیاں کرنے والوں بلکہ جان کے درپے رہنے والوں کے ساتھ بھی حسن سلوک کیا کرتے ہیں، کسی نے سچ ہی تو کہا ہے

بدی را بدی سہل باہد جزا
 اگر مردی احسن الی من آسا

(یعنی بدی کا بدلہ بدی سے دینا تو آسان ہے اگر تو مرد ہے تو برائی کرنے والے کے ساتھ بھی بھلائی کر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

﴿30﴾ دو گڈڑیوں والا

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 413 صفحات پر مشتمل کتاب، 'مَعْنُونُ الْحِکَايَات' حصہ دوم صفحہ 18 پر ہے: حضرت سیدنا ابراہیم آجری کبیر علیہ رحمۃ اللہ القدر فرماتے ہیں: سردیوں کے دن تھے میں مسجد کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا کہ قریب سے ایک شخص گزرا جس نے دو گڈڑیاں اوڑھ رکھی تھیں۔ میرے دل میں بات آئی کہ شاید یہ بھکاری ہے، کیا ہی لٹھا ہوتا کہ یہ اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتا۔ جب میں سویا تو خواب میں دو فرشتے آئے



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

مجھے بازو سے پکڑا اور اُسی مسجد میں لے گئے۔ وہاں ایک شخص دو گدڑیاں اوڑھے سو رہا ہے جب اس کے چہرے سے گدڑی ہٹائی گئی تو یہ دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ یہ تو وہی شخص ہے جو میرے قریب سے گزرا تھا! فرشتوں نے مجھ سے کہا: ”اس کا گوشت کھاؤ۔“ میں نے کہا: میں نے اس کی کوئی غیبت تو نہیں کی۔ کہا: ”کیوں نہیں! تو نے دل میں اس کی غیبت کی، اس کو حقیر جانا اور اس سے ناخوش ہوا۔“ حضرت سیدنا ابراہیم آجری کبیر علیہ رحمۃ اللہ القدر فرماتے ہیں: پھر میری آنکھ کھل گئی، خوف کی وجہ سے مجھ پر لرزہ طاری تھا، میں مسلسل تیس (30) دن اُسی مسجد کے دروازے پر بیٹھا رہا، صرف فرض نماز کے لئے وہاں سے اٹھتا۔ میں دعا کرتا رہا کہ دوبارہ وہ شخص مجھے نظر آجائے تاکہ اس سے مُعافی مانگوں۔ ایک ماہ بعد وہ پُر اُسرار شخص مجھے نظر آگیا، پہلے کی طرح اُس کے جسم پر دو گدڑیاں تھیں۔ میں فوراً اُس کی طرف لپکا، مجھے دیکھ کر وہ تیز تیز چلنے لگا، میں بھی پیچھے ہولیا۔ آخر کار میں نے اُس کو پکار کر کہا: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! میں آپ سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔“ اُس نے کہا: اے ابراہیم! کیا تم بھی ان لوگوں میں سے ہو جو دل کے اندر مومنین کی غیبت کرتے ہیں؟ اس کے منہ سے اپنے بارے میں غیب کی خبر سن کر میں بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ جب ہوش آیا تو وہ شخص میرے سر ہانے کھڑا تھا۔ اُس نے کہا: کیا دوبارہ ایسا کرو گے؟ میں نے کہا: ”نہیں، اب کبھی بھی ایسا نہیں کروں گا۔“ پھر وہ پُر اُسرار شخص میری نظروں سے اوجھل ہو گیا اور دوبارہ کبھی نظر نہ آیا۔ (عُیُونُ الْحِکَايَاتِ (عربی) ۲۱۲) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

بدگمانی بھی غیبت ہے! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے ہمیں عبرت کے بے شمار مدنی پھول چھنے کو ملتے ہیں، اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی کے بارے میں بدگمانی بھی غیبت ہے۔ یعنی کسی واضح قرینے کے بغیر کسی کے بارے میں بُرائی کو دل میں جما لینا کہ وہ ایسا ہی ہے بدگمانی کہلاتا ہے جو کہ غیۃُ القلب یعنی دل کی غیبت ہے۔ کسی کے سادہ لباس وغیرہ کو دیکھ کر اُسے حقیر اور بھیک مانگنے



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

والا فقیر جاننا بڑی بھول ہے۔ کیا معلوم ہم جسے حقیر تھوکر کر رہے ہیں وہ کوئی گدڑی کا لعل یعنی پچنی ہوئی ہستی ہو۔ جیسا کہ مذکورہ حکایت سے ظاہر ہوا کہ وہ گدڑی پوش شخص کوئی عام آدمی نہیں خدا رسیدہ بزرگ تھے!

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کو عقیدت ہو تو دیکھ ان کو

پر بیٹھا لئے پھرتے ہیں اپنی آستینوں میں

﴿31﴾ پر آسار حبشی

مذکورہ حکایت سے ملتی جلتی ایک اور ایمان افروز حکایت ملاحظہ فرمائیے چنانچہ منقول ہے: حضرت سیدنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی بے انتہا منکسر المزاج تھے۔ ہر شخص کو اپنے سے بہتر تھوکر کیا کرتے۔ ایک دن دریائے وجلہ کے کنارے کسی حبشی کو شراب کی بوتل کے ساتھ ایک عورت کے ہمراہ دیکھا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دل میں کہا: کیا یہ شرابی حبشی بھی مجھ سے بہتر ہو سکتا ہے! اسی دوران ایک کشتی گزری جس پر سات افراد سوار تھے، یکا یک وہ غرق آب ہو گئی اور ساتوں آدمی ڈوب گئے۔ یہ دیکھ کر حبشی دریا میں کود گیا اور اس نے ایک ایک کر کے چھ افراد کو باہر نکالا، پھر مجھ سے بولا: ساتواں آپ نکالئے، میں تو آپ کا امتحان لے رہا تھا کہ آپ صاحبِ باطن بھی ہیں یا نہیں! یہ بھی سن لیجئے! یہ عورت اور کوئی نہیں بلکہ میری امی جان ہیں اور بوتل میں شراب نہیں سادہ پانی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سمجھ گئے کہ یہ حبشی کوئی عام آدمی نہیں بلکہ میری اصلاح کیلئے آئی ہوئی غیبی ہستی ہے۔ لہذا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کا احترام کیا اور دعا کی درخواست کی، اُس نے دعا کی: اللہمَّ عَزَّوَجَلَّ آپ کو نورِ بصیرت (یعنی دل کی نظر کے نور) سے نوازے۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کبھی بھی خود کو کسی سے بہتر نہیں سمجھا یہاں تک کہ ایک بار کسی نے استفسار کیا کہ کتنا بہتر ہے یا آپ؟ فرمایا: اگر عذاب سے نجات پا گیا تو میں بہتر ورنہ کتنا مجھ جیسے سینکڑوں گنہگاروں سے بہتر ہے۔ (ماخوذ از: تذکرۃ الاولیاء حصہ ۱ ص ۴۳) اللہمَّ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر ایک مرتبہ زود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

ہو۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
 بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ کسی مسلمان کے متعلق جھٹ پٹ غلط رائے نہیں قائم کر لینی چاہئے
 ہمیں کیا معلوم کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں کس کا کیا مقام ہے!

ظہر کرم خدارا میرے سیاہ دل پر
 بن جائے گا یہ دم بھر میں بے بہا گنیمہ

﴿32﴾ حبشی نے جوں ہی دعا مانگی۔۔۔

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا وہ حبشی کوئی بچہ ہوئے بزرگ تھے۔ لہذا کسی کی ظاہری شکل و صورت اور لباس وغیرہ کو دیکھ کر اُس کی ہرگز تحقیر نہیں کرنی چاہئے۔ حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: ایک سال مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاؤ تعظیما میں قحط ہوا لوگوں کو از حد غم ہوا، ایک روز اہل مدینہ نمازِ استسقاء (یعنی بارش مانگنے کی نماز) کے واسطے نکلے اور حضرت سیدنا عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی ساتھ تھے، سب لوگ رو رو کر دعا مانگنے لگے کسی کی دعا قبول نہیں ہوتی تھی، اتنے میں دو چادروں میں ملبوس ایک حبشی آیا اور بارگاہِ خداوندی میں یوں عرض گزار ہوا: ”اللہم! ہم گنہگار ہیں تُو نے ہم لوگوں کو ادب سکھانے کیلئے پانی روک لیا ہے، یا اللہ! اپنی رحمت سے اسی وقت پانی برس، اسی وقت پانی برس، اسی وقت پانی برس۔“ فی الفور گھنگھور گھٹا اُمنڈ آئی، اور موسلا دھار بارش برسنے لگی۔ حضرت سیدنا عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہاں سے حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آئے، انہوں نے فرمایا: کیا بات ہے کہ آپ اداس نظر آ رہے ہیں؟ انہوں نے حبشی کی دعا اور بارش والا واقعہ سنایا، یہ سن کر حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر زمین پر تشریف لے آئے۔ (ماخوذ از: اَحیاءُ الْعُلُوم ج ۱ ص ۴۰۸) اللہ عزوجل کسی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر دُرود شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

مغفرت ہو۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

مجت میں اپنی گما یا الہی نہ پاؤں میں اپنا پتا یا الہی

ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ میں تھر تھر رہوں کانپتا یا الہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿33﴾ اولاد نرینہ ہو گئی

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنتوں کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنتوں کی تربیت کیلئے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے مدنی انعامات کے مطابق عمل کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مدنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمے دار کو جمع کروائیے۔ مدنی قافلے میں سفر کی نیت کی بھی کیا خوب بہار ہے چنانچہ ایک اسلامی بھائی کا کچھ یوں کہنا ہے، میری بھابھی ”امید“ سے تھیں۔ الٹرا ساؤنڈ کے ذریعے بتایا گیا کہ بیٹی ہے، بھائی جان نے نیت کی اگر بیٹا ہوا تو دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کے سنتوں کی تربیت کے 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کروں گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے بھائی کے گھر بیٹا پیدا ہوا۔

نیک اولاد کی، داد فریاد کی خاطر آؤ چلیں، قافلے میں چلو

قلب بھی شاد ہو، گھر بھی آباد ہو پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جب تم سلیمن (علیہ السلام) پر زور و پاک پرھو تو مجھ پر بھی چھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

جنتی نیتیں زیادہ
ثواب بھی زیادہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَا شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ اچھی نیت اور وہ بھی مَدَنی قافلے میں سنتوں بھرا سفر کرنے کی سُبْحَنَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ! اس کی بھی کیا خوب بَرَکت ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ اولادِ زینہ سے گود ہری ہوگئی! یہ ذہن میں

رہے کہ جنتی اچھی نیتیں زیادہ ہوگی اُتنا ہی ثواب میں اضافہ ہوگا لہذا کسی جائز مقصد پانے کی نیت کے ساتھ ثوابِ آخرت کی نیت کو نہیں بھولنا چاہئے۔ مثلاً اگر صرف اولاد کی نیت سے مَدَنی قافلے میں سفر کیا تو مَدَنی قافلے میں سفر کا ثواب نہیں ملے گا۔ اگر ثواب کی نیت بھی کی ہوگی تو اولاد نہ بھی ملے اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ثواب ضرور مل جائے گا۔ جیسا کہ پارہ 13 سورہ یوسف آیت 56 میں اَللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کا ارشادِ گرامی ہے:

وَلَا تُضَيِّعْ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٥٦﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نیکوں کا نیک

ضائع نہیں کرتے۔

(پ 13 یوسف: 56)

﴿34﴾ غیبت کرنے والے کو تحفہ

حضرت سیدنا حسن بصری علیہ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقَوِیٰ کو کسی نے کہا کہ فلاں نے آپ کی غیبت کی ہے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے غیبت کرنے والے آدمی کو کھجوروں کا ایک تھاں بھر کر روانہ کیا اور ساتھ ہی کہلا بھیجا کہ سنا ہے آپ نے مجھے اپنی نیکیاں بدیہ کی ہیں تو میں نے ان کا بدلہ دینا بہتر جانا اس لئے کھجوریں حاضر کی ہیں۔ (منہاج العابدین ص 65) اَللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

غیبت کرنے والے کو دعا خیر سے نوازئیے
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اولیاء اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کا نیکی کی دعوت کا انداز بھی کتنا انوکھا ہوا کرتا تھا، جب زمانے کے ولی کی طرف سے غیبت کرنے والے کو بدلے میں کھجوروں کا تھال پہنچا ہو گا وہ کس قدر

متاثر ہوا ہو گا! اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جس کی غیبت کی جائے وہ فائدے میں رہتا ہے کیوں کہ جس نے غیبت کی اُس کی نیکیاں اس (یعنی جس کی غیبت کی گئی اُس) کے اعمالِ ناعمل میں مُنتقل کی جاتی ہیں اور جو نیکیاں گویا تحفے میں دے وہ ایک طرح سے ہمارا خیر خواہ یعنی بھلائی چاہنے والا ہی ہوا۔ لہذا اُس سے اُلجھنے کے بجائے اُس کے حق میں دعائے خیر کرنی چاہئے۔

جو غیبت سے چغلی سے رہتا ہے بچ کر

میں دیتا ہوں اُس کو دعائے مدینہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿35﴾ عطر کی شیشی کا تحفہ

ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی کا کچھ اس طرح بیان ہے: مجھے پتا چلا کہ فلاں صاحب نے میرے خلاف لوگوں میں غیبت کی ہے، مجھے حضرت سیدنا حسن بصری علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی کی حکایت معلوم تھی (جو ابھی گزری) لہذا ان کی پیروی کی نیت سے اُن صاحب کو تحفہ ”عطر کی شیشی“ بھجوائی اور جن کے ذریعے بھجوائی اُن کو درخواست کر دی کہ سوغات بھجوانے کا سبب بیان کر کے آپ ان کی تفہیم کیجئے یعنی سمجھانے کی ترکیب بنائیے، بات آئی گئی ہو گئی۔ ایک بار ہم چند اسلامی بھائی اتفاق سے ان غیبت و مخالفت کرنے والے صاحب کی دکان کے قریب سے گزرے، دیکھتے ہی وہ اپنی دکان سے باہر آ گئے، پُر تپاک طریقے پر ملاقات کی، پھل کے رس یا کسی مشروب سے ہماری خاطر تواضع کی اور اپنی دکان کے اندر مجھ



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

سے ہاتھ اٹھوا کر دعائے برکت کروائی۔ لِلّٰہِ الْحَمْد۔

اینٹوں کے ٹو پتھر سے جوابات نہ دینا

شیطان کے ہر وار کو ناکام بنا دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿36﴾ مَدَنی مَنے کی جان بچ گئی

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنتوں کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنتوں کی تربیت کیلئے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے مَدَنی انعامات کے مطابق عمل کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پڑھیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمے دار کو جمع کروائیے۔ حیدرآباد (بابِ اسلام سندھ) کے اسلامی بھائی کا بیان بالتصوُّف عرض کرتا ہوں: میرا مَدَنی مُنا جس کی عمر 5 ماہ ہے مسلسل بیمار رہتا تھا۔ حیدرآباد کے تقریباً تمام بڑے بڑے اسپتالوں میں علاج کروایا، جب ”جام شورو اسپتال“ سے لیور اسکین کروایا تو پتا چلا کہ بچے کا ایک کنکشن نہیں ہے جو جگر سے آنتوں کو پہنچتا ہے۔ بڑے ڈاکٹر نے بتایا کہ اس کا آپریشن ہوگا مگر اس کے کامیاب ہونے کے امکانات کم ہیں۔

رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں ہم باب المدینہ (کراچی) پہنچ گئے اور آپریشن کیلئے مَدَنی مَنے کو N.I.C.H. اسپتال میں داخل کروادیا۔ ہفتے والے روز مَدَنی مَنے کا آپریشن ہوا تو ڈاکٹروں نے بتایا کہ اس کا تو کنکشن بھی نہیں، پتا بھی نہیں اور جگر بھی بہت کمزور ہے جو کہ صرف 25 فیصد کام کر رہا ہے۔ اس بچے کے بچنے کا امکان بہت ہی کم ہے۔ دوسرے ہفتے



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔

مَدَنی مَنے کا دوسرا آپریشن طے ہوا، میں آپریشن کے ایک دن پہلے یعنی جمعہ کے روز مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سُنّتوں بھرے سفر پر روانہ ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے سے واپسی پر پتا چلا کہ میرے مَدَنی مَنے کا آپریشن کامیاب ہو گیا ہے مگر اس کو دودھ نہیں دے سکتے تھے اور پیشاب میں خون آرہا تھا۔ میں دوسرے ہفتے پھر مَدَنی قافلے میں سفر پر روانہ ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے میں سفر کے دوران ہی گھر والوں نے فون پر اطلاع دی کہ پیشاب میں خون آنا بھی بند ہو گیا ہے اور اس نے دودھ پینا بھی شروع کر دیا ہے۔ میں مَدَنی قافلے سے اتوار کو واپس آیا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دوسرے دن یعنی پیر شریف کو اسپتال سے ٹھٹھی بھی مل گئی اور ہم مَدَنی مَنے کو گھر لے آئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے میرا مَدَنی مُتبا بالکل ٹھیک ہو گیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کو سلامت رکھے۔

بچہ بیمار ہے، باپ بیزار ہے غم کے سائے ڈھلیں، قافلے میں چلو
غم چلے جائیں گے، دن بھلے آئیں گے صبر سے کام لیں، قافلے میں چلو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿37﴾ 15 سالہ مریضہ کی ایمان افروز صحت یابی

ٹھٹھے اسلام آباد بھائیو! دیکھا آپ نے! مَدَنی قافلے کی بَرَکت ناقص بچہ نہ صرف زندہ بچ گیا بلکہ صحت مند بھی ہو گیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قدرت کے یہ سب کرشمے ہیں، یقیناً دعوتِ اسلامی والوں پر ربُّ الاکرم عَزَّوَجَلَّ کا بے انتہا کرم ہے۔ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو کیسا ہی گبیہر مسئلہ ہو چٹکی میں حل ہو جاتا ہے۔ اس ضمن میں ایک ایمان افروز حکایت سنئے اور جھومئے چٹانچہ بغداد شریف میں ایک علوی لڑکی رہتی تھی، وہ پندرہ سال تک آپانچ (یعنی معذور)



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کچھوس ترین شخص ہے۔

رہی، ایک رات وہ سو کر اٹھی تو تندرست تھی، اب وہ اٹھ کر بیٹھ بھی سکتی تھی اور کھڑی بھی ہو سکتی تھی، اُس سے اس سلسلے میں پوچھا گیا تو اُس نے کہا: ایک رات میں سخت دل برداشتہ ہوئی، میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ یا تو اس مصیبت سے نجات عطا فرما دے یا پھر موت دے دے اور یہُت روئی۔ خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ میرے پاس تشریف لائے ہیں، میں کانپ گئی، اور میں نے کہا: کیا آپ کا اس طرح میرے پاس آنا جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں تمہارا والد ہوں، میں نے گمان کیا کہ شاید میرے جدِ اعلیٰ حضرت امیر المؤمنین علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہیں، میں نے عرض کی: یا امیر المؤمنین! آپ میری حالت نہیں دیکھتے؟ انہوں نے فرمایا: میں تیرا والد محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) ہوں۔ میں نے روتے ہوئے عرض کی: یا رسول اللہ عزَّوجلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! اللہ تعالیٰ سے میرے لئے صحت کی دعا فرما دیجئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنے دونوں ہونٹوں کو حرکت دی۔ پھر فرمایا: اپنا ہاتھ لاؤ، میں نے اپنا ہاتھ پیش کر دیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اسے پکڑ کر کھینچا اور مجھے بٹھا دیا، پھر فرمایا: اللہ کا نام لے کر کھڑی ہو جاؤ۔ میں نے عرض کی: میں کیسے کھڑی ہو جاؤں میں تو معذور ہوں! فرمایا: اپنے دونوں ہاتھ لاؤ، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے انہیں پکڑ کر کھینچا تو میں کھڑی ہو گئی، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے تین دفعہ اسی طرح کیا، پھر فرمایا: کھڑی ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ نے تمہیں صحت و عافیت عطا فرمادی ہے، تم اس کی حمد کرو اور اس سے ڈرو، پھر مجھے چھوڑا اور تشریف لے گئے۔ جب میں بیدار ہوئی تو تندرست تھی، ان کا واقعہ بغداد شریف میں خوب مشہور ہوا۔

(مصباحُ الظلام فی المستفیثین بخیر الانام ص ۱۵۳)

سر بالیں انہیں رحمت کی ادا لائی ہے

حال بگڑا ہے تو بیمار کی بن آئی ہے



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

﴿38﴾ لمبا سیاہ آدمی

حضرت سیدنا خالد ربیع علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ میں جامع مسجد میں بیٹھا تھا کہ کچھ لوگ ایک شخص کی غیبت کرنے لگے، میں نے انہیں اس سے منع کیا تو غیبت سے باز آ کر کسی اور موضوع پر آ گئے، کچھ دیر بعد پھر اُسی شخص کے خلاف بولنے لگے، اب کی بار میں بھی کچھ دیر کیلئے گفتگو میں شریک ہو گیا۔ رات کو خواب دیکھا کہ ایک لمبا سیاہ آدمی تھال میں خنزیر کے گوشت کا ٹوٹھڑا لئے آیا اور کہنے لگا: کھاؤ! میں نے کہا: میں۔۔۔ میں۔۔۔ میں۔۔۔ کیوں ”خنزیر کا گوشت“ کھاؤں؟ اللہ کی قسم! میں نہیں کھاؤں گا۔ اُس نے مجھے سختی سے جھنجھوڑا اور کہا: تم نے تو اس سے بھی گندی چیز کھائی (یعنی غیبت کی) ہے۔ یہ کہہ کر اس نے مجھے گڈی سے پکڑا اور خنزیر کا گوشت جس سے خون بہہ رہا تھا میرے منہ میں ٹھونسے لگا دیا کہ میں نیند سے بیدار ہو گیا۔ خدا کی قسم! میں دن تک مجھے اس کی بدبو آتی رہی اور میں جب بھی کھانا کھاتا تو اُس سے خنزیر کے گوشت کا ذائقہ اپنے منہ میں محسوس کرتا۔

(ذم الغيبة لابن أبي الدنيا ص ۸۵ رقم ۴۳)

﴿39﴾ اُمّ دینی وغیرہ کی ہاتھوں ہاتھ غیبی سزائیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بزرگ نصیب دار تھے کہ ان کو دنیا نے ناپائیدار ہی میں خواب کے ذریعے خبردار کر دیا گیا۔ آہ! ہمارا کیا بنے گا! افسوس! ہم نے تو نہ جانے کتنوں کی غیبتیں کی اور سنی ہوں گی۔ اللہ رب العزت عزوجل ہمیں دنیا و آخرت کی ذلت سے بچائے بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ گناہ کرتے ہی ہاتھوں ہاتھ سزائیں ملتی اور خوب خوب رسوائی ہوتی ہے پُناچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 853 صفحات پر مشتمل کتاب، ”جہنم میں لے جانے والے اعمال“ صفحہ 646 پر ہے: بعض لوگوں نے اُمرد (یعنی خوبصورت لڑکے) کو شہوت



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

کے ساتھ یا عورت کو دیکھا تو ان کی آنکھیں بہ کر رُخساروں (یعنی گالوں) پر آگئیں! بعض نے جوں ہی اپنا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ پر رکھا تو دونوں کے ہاتھ آپس میں چمٹ گئے اور خوب رسوائی ہوئی، لوگ انہیں جدا کرنے میں ناکام ہو گئے، یہاں تک کہ بعض علماء کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلام نے ان کی رہنمائی فرمائی کہ سچے دل سے توبہ کریں اور عہد کریں کہ آئندہ ایسی گندی حرکت کبھی نہیں کریں گے۔ جب انہوں نے ایسا کیا، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں چھٹکارا عطا فرمایا۔ اس کتاب کے مصنف حضرت علامہ ابن حَجَر علیہ رَحْمَةُ اللہِ الاکبر فرماتے ہیں: اسی طرح میرے ایک جاننے والے کے ساتھ ہوا جو کہ خوش شکل و خوش اندام تھا، اس نے گناہ کیا بھی تو کیسی مقدس جگہ پر! مسجد الحرام کے اندر اور وہ بھی حجرِ اسود کے پاس اُس پر شیطان سوار ہوا اور اُس نے ایک عورت کو چوم لیا! قبرِ الہی عَزَّوَجَلَّ کی بجلی گری اور اُس کا چہرہ پورے کا پورا مسخ ہو گیا، (یعنی بگڑ گیا) تن بدن بے ڈھب ہوا، عقل کُند ہوئی اور آواز بھی خراب ہو گئی الْغَرَضُ سراپا عبرت کا نمونہ بن گیا۔ ہم بھٹکنے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے التجا کرتے ہیں کہ ہمیں مرتے دم تک آزمائشوں سے بچائے، بے شک وہ سب سے زیادہ کریم و رحیم ہے۔

گناہوں نے کہیں کا بھی نہ چھوڑا

کرم ہم پر حبیبِ کبریا ہو

﴿40﴾ لفٹ کا پنکھا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اپنی چیز کی بُرائی سننا کسی کو بھی اچھا نہیں لگتا، اس ضمن میں اپنا ایک واقعہ تصرّف کے ساتھ عرض کرتا ہوں چنانچہ سخت گرمیوں کے دن تھے، ہم چند اسلامی بھائی کسی کے گھر سے کھانا کھا کر نکلے اور لفٹ میں سوار ہوئے، گرم ہوا کا احساس ہوا، ایک نے کہا: پنکھا لگا ہوا ہے، دوسرا بولا: فلاں کرائے دار اسلامی بھائی کی



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

عمارت کی لفٹ تو ایر کنڈیشنڈ ہے، اس پر ہمارا میزبان جو کہ اس عمارت کے ایک فلیٹ کا کرائے دار تھا وہ بول اٹھا: ”یہ عمارت کافی پرانی ہے۔“ سب مدینہ عفی عنہ نے تیسرے سے عرض کی: یہ بتائیے کہ آپ کی بات کہ ”یہ عمارت کافی پرانی ہے“ سن کر مکان مالک خوشی سے جھوم اٹھے گایا دلبراشہ ہوگا؟ اس پر وہ پشیمان ہوئے کہ واقعی پتا لگنے کی صورت میں اُسے ایذا پہنچے گی۔ پھر میری بات کی توثیق کرتے ہوئے انہوں نے اپنا ایک واقعہ سنایا کہ میرے پاس ایک پرانی کار تھی ایک بار میرے بے تکلف دوست نے کہا: یار! اس گھٹارے کو چھٹی بھی کرواؤ! مجھے اس جملے سے سخت صدمہ پہنچا اور میں نے وہ کار استعمال کرنا چھوڑ دی اور ایک دوست کے گیراج میں ڈلوادی۔ عرصہ ہوا یوں ہی پڑی ہے، بیچنے کو بھی دل نہیں کرتا کیوں کہ اُس کے ساتھ میری بعض مُتَبَرک یادیں وابستہ ہیں۔ جو جو اسلامی بھائی گفتگو میں شریک تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سب نے غیبتیں کرنے سننے سے توبہ کی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ فُضول گفتگو کس قدر خطرناک ہوتی ہے کہ غیبت ہو جاتی ہے اور کانوں کان خبر بھی نہیں ہوتی! اس حکایت میں ایک نہیں کم از کم دو غیبتیں ہیں ایک تو وہی ”عمارت بہت پرانی ہے“ اور اس سے پہلے کی جانے والی بات کہ اس کی لفٹ میں تو صرف پنکھا ہے جبکہ فلاں کی لفٹ

عِیْبِ بَیَان کرنا
غِیْبَت سے
بھی اور نہیں بھی

میں A.C. ہے۔ اگر یہ بات بھی مکان مالک نے سنی تو اُس کو ناگوار گزرے لہذا یہ بھی غیبت ہے۔ یہاں یہ وضاحت کرتا چلوں کہ اگر بُرائی بیان کرنے کا کوئی صحیح مقصد ہو مثلاً عمارت میں فلیٹ کرائے پر لینا تھا اور اس ضمن میں یہ گفتگو ہوئی کہ یہ عمارت بھی پرانی ہے اور لفٹ میں بھی صرف پنکھا لگا ہوا ہے، فلاں عمارت بہتر ہے کہ اُس کی لفٹ میں بھی A.C. ہے، چلو وہیں فلیٹ بک کرو اتے ہیں۔ تو یہ گناہ بھری غیبت نہیں۔ اگر کسی صحیح مقصد کی نیت نہیں بس یوں ہی کسی کا عیب یا اُس



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پرورد پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

کی کسی چیز کی خرابی کو پیٹھ پیچھے بیان کر دیا جیسا کہ آج کل ہماری اکثریت کی عادت ہے تو یہ گناہ بھری غیبت ہے اور مذکورہ حکایت میں بھی محض فضول بک بک کے طور پر بلا مقصد صحیح عمارت کے عیب بیان کئے گئے لہذا وہ دونوں باتیں گناہوں بھری غیبتیں شمار ہوں گی۔

دُعَا عِطَارِ یارب مصطفیٰ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ہماری بے حساب مغفرت فرما، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے سارے گناہ مُعَاف فرما، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں غیبتوں، چغلیوں، تہمتوں، بدگمانیوں، دل آزاریوں اور ہر طرح کے گناہوں سے بچا، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں پکا نمازی اور سنتوں کا عادی، مَدَنی انعامات کا عامل اور مَدَنی قافلوں کا مسافر بنا۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں استقامت عنایت فرما۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے پیارے پیارے آقا مکی مَدَنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی پیاری امت کی مغفرت فرما۔

خدا یا اجل آ کے سر پر کھڑی ہے دکھا جلوۂ مصطفیٰ یا الہی
مسلمان ہے عطار تیری عطا سے ہو ایمان پر خاتمہ یا الہی

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

درود شریف کی فضیلت حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ (سارے ورد، وظیفہ، دعائیں چھوڑ دوں گا اور) میں اپنا سارا وقت درود خوانی میں صرف کروں گا۔ تو

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”یہ تمہاری فکر وں کو دور کرنے کے لئے کافی ہوگا اور تمہارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔“
(سنن ترمذی ج ۴ ص ۲۰۷ حدیث ۲۴۶۵)

احیاء العلوم سے غیبت حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی احیاء العلوم جلد 3 صفحہ 177 پر فرماتے ہیں: غیبت یہ ہے کہ تم اپنے (مسلمان) بھائی کا ذکر ان الفاظ کے ساتھ کرو کہ اگر اس تک یہ بات پہنچے تو وہ اسے ناپسند کرے۔ چاہے

اس کے **بدنی یا نسبی** (یعنی خاندانی) عیب کا تذکرہ کرو یا اخلاق اور عمل کے اعتبار سے کوتاہی بیان کرو، اس کی دنیوی خرابی کا ذکر کرو یا اخروی کا، حتیٰ کہ اُس کے کپڑے، مکان اور جانور کے حوالے سے نقص (خامی) بیان کرنا بھی غیبت ہے۔

بدن میں نقص (خامی) کی صورت یہ ہے کہ مثلاً چمدا (یعنی کمزور نظر والا یا تیز روشنی برداشت نہ کرنے کے سبب آنکھیں چمکانے والا) ہے بھینگا (جس کو ایک کے دو نظر آئیں یا آنکھیں دبا کر دیکھنے والا) ہے گنجا ہے اس کا قد چھوٹا یا لمبا ہے اس کا رنگ سیاہ (کالا) یا زرد (پیرا) ہے وغیرہ وغیرہ یعنی ہر وہ بات جسے وہ ناپسند کرتا ہے وہ غیبت ہے، بات پھر جس طرح کی بھی ہو۔

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

نسب (خاندان) کے حوالے سے غیبت یہ ہے کہ مثلاً وہ یوں کہے کہ اس کا باپ ❀ موچی ہے یا ❀ خاکروب (جھاڑو دینے والا) ہے۔ **اخلاق** کے حوالے سے غیبت اس طرح ہے کہ ❀ وہ بداخلاق ہے ❀ خیل (کنجوس) ❀ مُتکِبِّر (مغرور) ❀ ریاکار ❀ بہت غصے والا ❀ بزدل ❀ عاجز ❀ کمزور دل اور ❀ لا پرواہ۔ **افعال** میں غیبت یہ ہے کہ ایسے کاموں کا ذکر کیا جائے جن کا دین سے تعلق ہے جیسے تم کہو کہ ❀ وہ چور ہے ❀ جھوٹا ہے ❀ شراب خور ہے ❀ خیانت کرنے والا یا ❀ ظالم ہے ❀ نماز یا ❀ زکوٰۃ میں سُستی کرنے والا ہے یا یہ کہ ❀ رکوع اور ❀ سجدہ بھی اچھی طرح نہیں کرتا ❀ نجاستوں (یعنی ناپاکیوں) سے نہیں بچتا ❀ ماں باپ کے ساتھ حُسنِ سلوک نہیں کرتا ❀ زکوٰۃ صحیح مقام پر ادا نہیں کرتا یا ❀ اس (یعنی زکوٰۃ) کی تقسیم صحیح طریقے پر نہیں کرتا یا کہ ❀ اپنے روزے کو گناہوں ❀ غیبتوں اور ❀ لوگوں کی عزتوں میں دُخل اندازی سے نہیں بچاتا۔ اور **دُنیا** سے مُتَعَلِّق افعال میں غیبت کی صورت یہ ہے کہ ❀ وہ زیادہ باادب نہیں ہے ❀ لوگوں کے ساتھ توہین آمیز سلوک کرتا ہے ❀ اپنے آپ پر کسی دوسرے کا حق نہیں جانتا یا یہ کہ ❀ وہ دوسروں پر صرف اپنا حق سمجھتا ہے یا یہ کہ ❀ وہ بہت زیادہ باتیں کرتا ہے ❀ بہت کھاتا ہے ❀ بہت سوتا ہے ❀ بے وقت سوتا ہے ❀ ہر جگہ بیٹھ جاتا ہے۔ **کپڑوں** کے مُتَعَلِّق غیبت کی صورت یہ ہے کہ مثلاً ❀ اس کی آستین بہت کھلی ہے ❀ دامن لمبا ہے اور ❀ کپڑے میلے ہیں۔

(احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۷۷)

آہ! ہماری زبان کی!
بے احتیاطیاں!!!
مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! آہ! ہماری زبان کی بے احتیاطیاں!!! آج کل اکثر لوگ مسلمانوں کے بارے میں نہ جانے کیا کیا بک کر روزانہ کتنی ہی بار غیبت یا بہتان وغیرہ کا ارتکاب کرتے ہوئے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عذابِ نار کے حقدار ٹھہرتے

ہوں گے! ہر قوم، ہر شعبے، ہر طبقے کی اپنی اپنی زبان میں فی زمانہ بے شمار ہزاروں ہزار ایسے الفاظ بولے جاتے ہیں جو غیبت یا بہتان پر مشتمل ہوتے ہیں، اسی طرح اکثر عورتوں کی باتوں میں بھی گناہوں بھرے کلمات و محاورات کی کثرت

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر سو مرتبہ زُرو دیا کہ پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

وہتات ہوتی ہے۔ ابھی احیاء العلوم کے حوالے سے آپ نے اجمالی طور پر غیبت کی مثالیں ملاحظہ کیں، یہ سارے کے سارے الفاظ آج بھی مختلف انداز میں ہمارے یہاں بطور غیبت رائج ہیں۔ اس کے علاوہ بھی میں اپنی ناقص معلومات کے مطابق اُردو زبان اور اپنے گرد و پیش کے ماحول میں بولے جانے والے ایسے الفاظ اور جملوں کی تفصیلی طور پر نشاندہی کرنے کی کوشش کرتا ہوں جن میں اکثر کا تعلق غیبت سے ہے جب کہ برائی بیان کرنے کے لئے پیٹھ پیچھے کہے جائیں۔ موقع محل اور نیت کی خرابیوں کے اعتبار سے بسا اوقات یہی الفاظ عیب داری یا تہمت یا بدگمانی یا گالی یا بدالقبالی یا دل آزاری وغیرہ بلکہ ایک ہی وقت میں ان چھ سمیت مزید کئی گنا ہوں پر بھی مُنطبق (یعنی لاگو) ہو سکتے ہیں۔ اگر یہ مثالیں آپ ذہن نشین فرمائیں گے اور آخرت کے نقصان سے بچنے کی گروہن نصیب ہوئی تو ان شاء اللہ عزوجل ان کے ذریعے گناہوں بھرے مزید بے شمار کلمات و فقرات خود ہی سمجھ میں آ جائیں گے اور ان گناہوں سے دُور رہنے میں بہت ہی مدد ملے گی۔ پڑھنے والے کی دلچسپی اور سہولت کیلئے مختلف عنوانات کی سُرخیاں لگا کر مثالوں کو بیان کیا گیا ہے۔ شیطان لاکھ کوفت دلائے مگر آپ گوش بر آواز رہے اور خوب توجہ سے غیبت وغیرہ گناہوں کے دلدل میں دھنسانے والے الفاظ اور جملے سماعت فرماتے چلے جائے:

”غیبت ایمان کو کاٹ دیتی ہے“ کے بیس حُرُوف کی نسبت سے پڑوسیوں کے بارے میں غیبتوں کی 20 مثالیں

✽ اُس جیسے پڑوسی سے تو اللہ بچائے ✽ فلاں پڑوسن چال چلن کی اچھی نہیں ✽ اُس کی لڑکیاں خراب ہیں ✽ اس کے سارے لڑکے نمبری ہیں ✽ وہ پڑوسن تو جب دیکھو کچھ نہ کچھ مانگنے آ جاتی ہے ماچس تک گھر میں نہیں رکھی ✽ اُس کے گھر کا ماحول بہت بُرا ہے ✽ اس کو ذرا مُنہ دیدیا تو اب جب دیکھو ٹھیک کھانے کے وقت کسی نہ کسی بہانے



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو پڑھو تمہارا دُروود مجھ تک پہنچتا ہے۔

سے آ جاتی ہے ❀ اس کی ناک بہت تیز ہے ہمارے کھانے کی خوشبو اسے فوراً پہنچ جاتی ہے ❀ آئے دن اس کے ہاں تو جھگڑا ہی رہتا ہے ❀ میاں بیوی کی آپس میں بنتی نہیں ❀ ان کی لڑکی گھر سے بھاگ گئی ہے ❀ کل اس کے بڑے بیٹے نے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا ❀ وہ پڑوسی تو بالکل پڑوسیوں کا کوئی حق ہی نہیں جانتا ❀ اوپر کی منزل والا بڈھا بہت ستاتا ہے ❀ پہلی منزل والے کے بچے بہت شرارتی ہیں ❀ ایک تو میرے بچے کو اس کے بچے نے مارا، جب فریاد لیکر گیا تو اوپر سے مجھ سے جھگڑنے لگا ❀ اس کے بچوں کی شکایت کروں تو بالکل نہیں سنتا ❀ بغیر دستک دیئے ہمارے گھر کے اندر گھس جاتا ہے ❀ ہمارا مکان مالک اوپر کی منزل پر رہتا ہے ایسا تنگ کرتا ہے کہ بس کیا کہوں ❀ اُس پڑوسی کے بیٹے کی دھوم دھام سے شادی ہوئی مگر ہمیں جھوٹے بہانے شادی کا رڈ تک نہیں دیا ورنہ ہم کون سا ان کے کھانے کیلئے بیٹھے ہیں، اللہ اعز و جل نے ہم کو بہت دیا ہے۔

”غیبت کی ہلاکت خیزیاں“ کے سترہ حُرُوف کی نسبت سے منگنی / شادی میں غیبتوں کی 17 مثالیں

جب رشتہ طے کرنا ہوتا ہے تو فریقین میٹھے میٹھے بن کر ترکیب بنالیتے ہیں، مگر اس دوران بھی اور بعد میں تو اکثر غیبتوں کا سلسلہ رہتا ہے اس کی 17 مثالیں ملاحظہ ہوں: ❀ بے مروت لوگ ہیں ❀ گھر آ کر دعوت دینی چاہئے تھی ❀ صرف کہلوادیا یا ❀ فون سے ہی گزارہ کر لیا ❀ ساس نے کسی کو بلانے کیلئے بھی نہیں بھیجا ❀ ہم نے ان کو اپنے یہاں کیلئے زیادہ آدمیوں کو ساتھ لانے کی دعوت دی تھی مگر انہوں نے ہم کو بہت تھوڑے آدمیوں کی دعوت دی ہے ❀ میں دعوت میں گیا تو سُسر نے مجھے خاص لفٹ نہیں دی ❀ مجھے یہ تک نہیں بولا کہ ”اور کھاؤ“ ❀ لڑکی والوں کی طرف سے بہت دن ہوئے کوئی دعوت نہیں ملی یہ کوئی طریقہ ہے! ❀ کنجوس مکھی چوس ہیں ❀ کھانے کا صرف پتیلا بھجوا دیا دیگ آنی چاہئے تھی ❀ ساس کا دل بہت چھوٹا ہے ❀ آم کی صرف ایک ہی پٹی بھیجی اور ❀ آم بھی بس ایسے ہی تھے ❀ بڑے بھائی

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

کیلئے گھڑی ❖ باجی کیلئے سوٹ اور ❖ امی کیلئے چادر کی ترکیب تھی مگر ہر چیز گھٹیا پکڑائی وغیرہ وغیرہ۔ ان میں بعض تو وہ غیبتیں ہیں جن کو شاید ”چوری اور سینہ زوری“ کہیں تب بھی غلط نہیں کیوں کہ اوّل تو جن چیزوں کے گلے شکوے ہو رہے ہیں ان کے اندر اکثر رشوت کی بھیانک آفت بھی شامل ہے۔ مثلاً یہ مطالبات کرنا کہ لڑکے کے بھائی اور والدین کو لڑکی والے یہ یہ چیزیں دیں گے تو یہی ہم رشتہ کریں گے تو یہ ”رشوت“ ہوئی۔ لڑکی والے اگر تحائف نہیں دیتے تو لڑکے والا فریق طعنے مہنے دیتا ہے لہذا اپنی لڑکی کو سُسرال والوں کے شر سے بچانے کیلئے آم کی پیٹیاں اور کھانے کے پتیلے وغیرہ پیش کئے جاتے ہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”رشوت وہ ہے جو بعض قوموں میں رائج ہے کہ اپنی بیٹی یا بہن کا رشتہ کسی سے اُس وقت تک نہیں کرتے جب تک خاٹب (یعنی نکاح کا پیغام دینے والے) سے اپنے لئے کوئی چیز حاصل نہ کر لیں، نیز رشوت وہ ہے کہ کوئی شخص اپنے زیرِ ولایت (یعنی زیرِ سرپرستی) لڑکی کا رشتہ تو کر دے مگر اپنے لئے کچھ لئے بغیر وہ لڑکی شوہر کے حوالے نہ کرے۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۲۵۷) یاد رکھئے! رشوت حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي فِي النَّارِ۔ یعنی رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں جہنمی ہیں۔

(الْمُعْجَمُ الْأَوْسَطُ لِلطَّبْرَانِيِّ ج ۱ ص ۵۵۰ حدیث ۲۰۲۶)

رشوت سے توبہ کا طریقہ! بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! جس نے رشوتیں لی ہوں، اب نادیم ہے تو صرف زبانی توبہ کافی نہیں، توبہ کے ساتھ ساتھ ساری رشوتیں اُن کو لوٹانا ہوں گی جن جن سے لی ہیں، وہ نہ رہے ہوں تو ان کے وارثوں کو دے، ان کا بھی پتانہ لگے تو فقیر کو دیدے۔ رشوت کی مزید معلومات کیلئے فیضانِ سنت جلد اول صفحہ 540 تا 554 کا مطالعہ فرمائیے۔



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر زود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

”مسلمان کی آبروریزی حرام ہے“ کے بائیس حُرُوف کی نسبت سے سُسرالی رشتوں کی غیبتوں کی 22 مثالیں

❖ میری بہن کو اس کی ساس تک کرتی ہے ❖ بہنوئی گھر کا خرچ نہیں دیتا ❖ کما کر سب ماں کو دے دیتا ہے ❖ داماد میری بیٹی پر ظلم کرتا ہے ❖ اپنی ماں کی باتوں میں آکر بار بار گھر سے نکال دینے کی تڑیاں دیتا ہے ❖ ماں کے چڑھانے پر بات بات پر مارتا ہے ❖ طلاق کی دھمکیاں دیتا ہے ❖ رات دیر تک گھر سے باہر رہتا ہے ❖ دن کو دیر تک سوتا رہتا ہے ❖ ہذا حرام ہے ❖ دوسری عورت کے چکر میں ہے ❖ اس کے دوست اچھے نہیں ہیں ❖ سنا ہے نشہ وغیرہ بھی کرتا ہے ❖ ہم کو ہیئت منحوس آدمی سے پالا پڑ گیا ہے ❖ اُیوئیں (یعنی بس ایسا ہی) ہے ❖ زہریلا سانپ ہے ❖ اس کے دل میں دغا ہے ❖ اُجڈ ❖ گنوار ❖ جاہل مطلق ہے ❖ بیٹے کی ساس جادو گرئی ہے ❖ بہو نے تعویذ گنڈے کروا کر میرے بیٹے کو اپنی طرف کر لیا ہے اس لئے بیٹا میری ایک نہیں سنتا۔

”غیبت ناجائز و حرام ہے“ کے سترہ حُرُوف کی نسبت سے میکے جا کر سسرال کے متعلق کی جانے والی غیبتوں کی 17 مثالیں

❖ ساس ہر وقت منہ پھلائے رہتی ہے ❖ بات بات میں کیڑے نکالتی ہے ❖ میرا پکانا اسے پسند ہی نہیں آتا ❖ میری طبیعت خراب ہو تو ساس کہتی ہے یہاں بناتی ہے ❖ دوسری بہو کو بڑا چاہتی ہے میرے ساتھ پر ایسا سلوک کیوں کرتی ہے ❖ بڑی اکھڑ اور سخت مزاج ہے ❖ مجھ پہ ہر وقت اپنا حکم چلاتی رہتی ہے ❖ شوہر کو میرے خلاف بھڑکاتی ہے۔ ❖ ساس مجھ سے کام بہت کرواتی ہے خود سارا دن بستر پر پڑی رہتی ہے ❖ ماں بیٹی مل کر میری بُرائیاں کرتی رہتی ہیں ❖ ساس نے شوہر کو میرے خلاف کر دیا ہے اب ❖ میں انہیں سونا بن کر بھی دکھاؤں وہ مجھے پاؤں کی جوتی ہی سمجھیں گے ❖ کئی کئی گھنٹے ان کا انتظار کرتی ہوں آتے ہی منہ مٹھلا کر بیٹھ جاتے ہیں ❖ اُن کی گل مکھی طلاق بہن کی بھی خدمتیں

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

کرنی پڑتی ہیں ❁ میری فلاں طلاقن بند بڑی منہ پھٹ ہے ❁ طلاق لی مگر زور نہیں گیا ❁ سنا ہے اس نے اپنے میاں کو ایک دن بھی سکھ نہیں دیا تھا آخر بے چارہ طلاق نہ دیتا تو کیا کرتا۔

”غیبت کرنے والا بروز قیامت گتے کی شکل میں آئے گا“ کے سینتیس حُرُوف کی نسبت سے منگنی ٹوٹنے یا طلاق ہونے پر کسی جانے والی غیبتوں کی 37 مثالیں

اگر منگنی ٹوٹ جائے یا طلاق واقع ہو جائے تو اکثر شیطان فریقین کو کان پکڑ کر رنگ میں لاتا اور وہ ناچ نچاتا ہے کہ الامان و الحفیظ!!! غیبتوں، تہمتوں، الزام تراشیوں، عیب دریوں، دل آزاریوں، بدگمانیوں اور بدکلامیوں کا ایک طوفان کھڑا ہو جاتا ہے، ہر خوبی بھی ”عیب“ بن کر رہ جاتی ہے! ہر فریق اپنے آپ کو ”مظلوم“ ثابت کرنے کیلئے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر جھوٹ بولتا ہے حالانکہ برسوں سے گھر چل رہا ہوتا ہے مگر جب دو خاندانوں میں ”جنگ“ چھڑتی ہے، تو فریق مقابل کو معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ ”بدعقیدہ“ تک کہہ دیا جاتا ہے! ایسے مواقع پر کی جانے والی غیبتوں کی 37 مثالیں ملاحظہ ہوں: لڑکی والوں کی طرف سے غیبتیں: ❁ شرابی تھا ❁ بھاری ❁ لُچا ❁ لفنگا ❁ لوفر ❁ آوارہ تھا ❁ 420 تھا ❁ کماتا نہیں تھا ❁ گھر کا خرچ نہیں دیتا تھا ❁ سب پیسے ماں کے ہاتھ میں دیدیتا تھا ❁ اس نے کبھی گھر کو گھر نہیں سمجھا ❁ ساس روٹی نہیں دیتی تھی اس لئے لڑکی پلے سے کھاتی تھی ❁ بہت ظالم لوگوں سے پالا پڑا تھا ❁ پھنس گئے تھے ❁ بڑی مشکل سے جان چھوٹی ہے ❁ ہماری لڑکی کو بے قصور مارتا تھا ❁ ہمارے سامنے بہت اکڑتا تھا ❁ اس کا سارا خاندان بیچ ہے ہمارے معیار کے لوگ ہی نہیں تھے ❁ ہماری لڑکی پر سو کن لانا چاہتا تھا ❁ ہمیں جان سے مارنے کی دھمکیاں دینے لگا تھا ❁ ہماری لڑکی کو بدنام کرنا شروع کر دیا تھا ❁ کمینے نے آخر اپنی ذات دکھائی۔

لڑکے والوں کی طرف سے غیبتیں: ❁ لڑکی کا چال چلن صحیح نہیں تھا ❁ بہت سارے آشنا بنارکھے تھے ❁ گھر میں زبان

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

بہت چلاتی تھی اس کی ماں نے کھانا پکانا بھی نہیں سکھایا تھا۔ برتن بھی مانجھنے نہیں آتے تھے۔ کپڑے بھی برابر نہیں دھو سکتی تھی۔ بہت جھگڑا لڑتی تھی۔ چوریاں کرتی تھی۔ تعویذ گنڈے کرواتی تھی۔ جادو گرنی تھی۔ چوہیل تھی۔ ہمارے گھر کا سکون برباد کر دیا تھا۔ اس کی ماں گھر آ کر ہم کو کونین دے گئی تھی۔ ہم کو اس نے بدنام کر دیا ہے۔ ہم نے غریب سمجھ کر ترس کھایا تھا مگر اس کا تو دماغ آسمان پر پہنچا ہوا تھا وغیرہ وغیرہ۔

گھر کی بات باہر کرنے والا کم ذات ہوتا ہے۔
 ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ایک صاحب راز (یعنی پیٹ کے مضبوط آدمی)

کا نکاح ہوا مگر دونوں کے مابین دہنی ہم آہنگی کا فقدان تھا (یعنی کی تھی) کسی طرح اُس کے دوست کو اس بات کی بھینک مل گئی، اُس نے پوچھا: تمہارے گھر کا کیا مسئلہ ہے؟ اُس صاحب راز نے جواب دیا: میں اتنا کم ذات نہیں کہ گھر کی بات کسی کو بتا دوں! بات آئی گئی ہو گئی۔ بالآخر گھر نہ چل سکا اور طلاق دینی پڑ گئی۔ جب اُس کے دوست کو پتا چلا تو بولا: وہ تو اب تمہاری بیوی نہیں رہی، بتا دو کیا معاملہ تھا؟ اُس سمجھدار شخص نے جواب دیا: اب تو وہ میرے لئے گویا غیر عورت ہو چکی ہے اور کسی غیر عورت کے متعلق میں کیسے بات کروں!

اللہ ہم کو فضل سے عقل سلیم دے
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
 شرم و حیا تو بہر رسول کریم دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر ایک مرتبہ زود شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیادہ لکھتا اور ایک قیادہ اہد پھاڑ جتا ہے۔

جوڑوں کی بیماری بھی گئی اور بے روزگاری بھی گئی
غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنتوں پر عمل کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، مدنی انعامات کے مطابق زندگی گزاریئے، سنتوں کی تربیت کیلئے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کیجئے، مدنی قافلے کی ایک مدنی بہار آپ کی گوش گزار کی جاتی ہے چنانچہ ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لب لباب ہے: میری ایک طرف بے روزگاری تھی تو دوسری طرف جوڑوں کے درد کی پرانی بیماری تھی، تنگدستی اور شدید درد کے باعث سخت بیزاری تھی، بہت علاج کروایا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ کسی اسلامی بھائی نے انفرادی کوشش کے ذریعے ذہن بنا کر دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے میں سنتوں بھرے سفر کی ترکیب بنا دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے میں سنتوں بھرے سفر اور عاشقانِ رسول کی شفقت بھری صحبت کی برکت سے میری برسوں پرانی جوڑوں کی بیماری بالکل صحیح ہو گئی۔ مدنی قافلے سے واپسی پر دوسرے ہی دن ایک اسلامی بھائی آئے اور انہوں نے مجھے کام پر لگا کر میرے روزگار کی ترکیب بھی بنا دی۔ یہ بیان دیتے ہوئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے میرا کام ایک دن بھی بند نہیں ہوا اور درد بھی پلٹ کر نہیں آیا۔

جوڑ جوڑ آپکے ہوں اگر دکھ رہے کر کے ہمت چلیں، قافلے میں چلو
تنگدستی مٹے، رزق سُتھرا ملے در کرم کے گھلیں، قافلے میں چلو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مردے کو اچھا پرسوں دوا
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مدنی قافلے کی برکت سے جوڑوں کا پرانا درد بھی ٹلا اور روزگار بھی ملا۔ عاشقانِ رسول کی صحبت جہاں

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر رُود شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

زندگی میں رحمت دلاتی ہے۔ وہاں مرنے کے بعد بھی راحت کا سامان فراہم کرتی ہے۔ اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلوں کے صدقے ہمیں مرنے کے بعد عاشقانِ رسول کا پڑوس نصیب فرمائے۔ مرنے کے بعد ملنے والی اچھی صحبت کی برکت کی جھلک ملاحظہ ہو پُناچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 561 صفحات پر مشتمل کتاب، ”ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت“ (مکمل) صفحہ 270 پر ہے: اپنے مُردوں کو بزرگوں کے پاس دفن کرو کہ ان کی برکت کے سبب اُن پر عذاب نہیں کیا جاتا۔ هُمْ الْقَوْمُ لَا يَشْفِي بِهِمْ جَلِيسُهُمْ۔ یعنی یہ ایسی قوم ہے جس کا ہم نشین بھی محروم نہیں رہتا۔ ولہذا حدیث میں فرمایا: اَدْفِنُوْا مَوْتَاكُمْ وَسَطَ قَوْمٍ صَالِحِيْنَ۔ اپنے مُردوں کو نیکوں کے درمیان دفن کرو۔ (الْفُرْدَوْس بمأثور الخطاب ج ۱ ص ۱۰۲ حدیث ۳۳۷) اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس ضمن میں ایک نہایت ایمان افروز حکایت نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

میں نے حضرت میاں صاحب قبلہ قدس سرہ کو فرماتے سنا: ایک جگہ کوئی قبر کھل گئی اور مردہ نظر آنے لگا۔ دیکھا کہ گلاب کی دو شاخیں اس کے بدن سے لپٹی ہیں اور گلاب کے دو پھول اس کے ٹھنوں پر رکھے ہیں۔ اس کے عزیزوں نے اس خیال سے کہ یہاں قبر پانی کے صدمہ سے کھل گئی، دوسری جگہ قبر کھود کر اس میں رکھا، اب جو دیکھا تو دواثر دہے (یعنی دوبہت بڑے سانپ) اس کے بدن سے لپٹے اپنے ٹھنوں سے اس کا منہ بھمبھوڑ (یعنی نوچ) رہے ہیں، حیران ہوئے۔ کسی صاحبِ دل سے یہ واقعہ بیان کیا، انہوں نے فرمایا: وہاں بھی یہ اثر دھے ہی تھے مگر ایک ولی اللہ کے مزار کا قُرب تھا، اُس کی برکت سے وہ عذابِ رحمت ہو گیا تھا، وہ اثر دھے درختِ گل کی شکل ہو گئے تھے اور ان کے ٹھن گلاب کے پھول۔ اس کی (میت کی) خیریت چاہو تو وہیں لے جا کر دفن کرو۔ وہیں لے جا کر رکھا پھر وہی درختِ گل تھے اور وہی گلاب کے پھول۔

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جب تم مُرسلین (علیہم السلام) پر زور و پاک پرھو تو مجھ پر بھی چڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

”غیبت ایک ناسور ہے“ کے چودہ حُرُوف کی نسبت سے دعوتوں میں کی جانے والی غیبتوں کی 14 مثالیں

❖ اللہ نے بہت کچھ دیا ہے، پہلے بیٹے کی شادی ہے مگر خرچ کرنے میں ہاتھ کھینچ کر رکھا ہے ❖ کھانے کی ڈشیں کم کی ہیں ❖ سجاوٹ پر خرچ کم کیا ہے ❖ خرچ بچانے کیلئے مہمان کم بلائے ہیں ❖ گوشت بوڑھے تیل کا ہے جی تو نہیں گلا ❖ بکرے کا گوشت ہونا چاہئے تھا یہ کہاں غریب ہے! ❖ پانی میں برف بھی نہیں ڈلوا یا! ❖ ڈیکوریشن کا سامان بھی بس ایسا ہی منگوا یا ہے! ❖ غریب آدمی ہے قرضے لیکر دنیا کو دکھانے کیلئے اتنی بڑی دعوت کرنے کی کیا ضرورت تھی! ❖ کھانا تو ذرا اچھے باورچی یا ”کچن“ سے بنوایا ہوتا ❖ سستے ”کچن“ سے پھر کھانا کیسا بنے گا! ❖ اس نے میٹھی ڈش میں صرف فرنی سے گزارا کر لیا ہے ❖ زردہ بھی ہونا چاہئے تھا ❖ بچا ہوا کھانا پھینکنے کے بجائے مدرے سے بھیج کر کون سی سخاوت کی ہے!

”غیبت زنا سے سخت تر ہے“ کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے بیٹے کے بارے میں غیبت کی 16 مثالیں

اپنی سمجھدار اولاد کو سب کے سامنے بُرا بھلا کہتے رہنے سے ان کا دل دکھتا، اصلاح کے بجائے بگاڑ بڑھتا ہے، اور بلا مصلحت شرعی پیچھے سے خامیاں بیان کرنے سے غیبتوں کا گناہ ملتا اور اولاد کو پتہ لگ جانے کی صورت میں اُس کا باغیانہ ذہن بنتا ہے۔ اور دونوں جہان کے نقصان و خسران کا سامان پیدا ہوتا ہے۔ لہذا اولاد کی شفقت و حکمت کے ساتھ تربیت کرنی چاہئے۔ بعض ماں باپ منہ بھر کر اولاد کی غیبتیں کیا کرتے ہیں اس کے بے شمار جملوں میں سے نمونہ 16 مثالیں پیش کی جاتی ہیں: ❖ سب سے بڑا بیٹا نافرمان ❖ ضدی اور ❖ بدتمیز ہے ❖ میری عزت نہیں کرتا ❖ کما کر دوستوں میں اڑا دیتا ہے ❖ گھر کا ایک بھی کام نہیں کرتا ❖ دکان پر وقت نہیں دیتا ❖ رات بہت دیر سے آتا ہے اور اپنی

ماں کو رلاتا ہے، ہم کو بہت ستاتا ہے، رات دیر سے سوتا اور فجر میں نہیں اُٹھتا، چھوٹے بہن بھائیوں کو مارتا ہے، بیمار باپ کی خبر نہیں لیتا، باپ کو سامنے جواب دیتا ہے، اپنی ماں کو جھاڑ دیتا ہے، گھر میں سیدھے منہ کسی سے بات نہیں کرتا، باہر تو سب سے ”جی جناب“ سے بات کرتا ہے مگر گھر میں تو تَوَاق سے۔

”غیبتِ محبتیں مٹاتی ہے“ کے سترہ حُرُوف کی نسبت سے باپ کے بارے میں غیبت کی 17 مثالیں

میری ماں کو مارتے ہیں، پوری خرچی نہیں دیتے، سنا ہے بچہ کی لت پڑ گئی ہے، ماں کے زیورات بیچ کر کھالے ہیں، بُری صحبت کی وجہ سے رات دیر سے گھر میں آتے ہیں اور پھر جھگڑتے اور سب کی نیندیں خراب کرتے ہیں، سارا دن سگریٹ پھونکتے رہتے ہیں، گھر کو کبھی گھر نہیں سمجھا، گھر میں گندی گندیاں نکالتے ہیں جو ان بیٹی کا بھی لحاظ نہیں کرتے، ہم بھائی بہن جو ان ہو گئے ہیں ہماری شادی کی ترکیب کیا کریں گے، اس کی تو بات سننے کے لئے بھی تیار نہیں، زبان بہت چلاتے ہیں اس لئے خاندان میں سب سے بگڑی ہوئی ہے، مجمعہ کی بھی نماز نہیں پڑھتے، دین کی بالکل سمجھ نہیں، پکے دنیا دار ہیں، دعوتِ اسلامی والوں کو اچھا نہیں سمجھتے، مجھے دعوتِ اسلامی سے روکتے ہیں کہتے ہیں تم کو مولوی نہیں بننے دوں گا، میرا امامہ چھپا دیا تھا بڑی مشکل سے امی نے ڈھونڈ کر دیا ہے، مجھے اجتماع سے منع کرتے ہیں وغیرہ۔

وسوسہ: باپ اجتماع سے روکے، داڑھی اور عمامہ نہ باندھنے دے واقعی بے نمازی اور پکا دنیا دار ہو پھر بھی یہ باتیں سچ بیان کرنا کیوں کر غیبت ہو گیا؟

وسوسے کا جواب: یہ باتیں سچ ہیں جیسا مصلحتِ شرعی پیچھے سے بیان کرنا غیبت ہیں، اس طرح کی باتوں سے آپ کے والدِ صاحب کی عزت میں کمی ہی آئیگی اور وہ لوگوں کی نگاہوں میں ذلیل ہوں گے، جب ان کو پتا چلے گا کہ

فرمان مصطفیٰ ﷺ: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دوسو بار دُرودِ پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

لوگوں کو آپ یہ ساری باتیں بتا دیتے ہیں تو یقیناً وہ آپ سے خوش نہیں بلکہ ناراض ہی ہوں گے کہ تم مجھے بدنام کر رہے ہو، اس طرح اور خرابیاں پیدا ہوں گی اور گھر میں فساد کھڑا ہوگا۔ باپ تو پھر باپ ہے اُس کے حقوق سے دُنیا میں عہدہ برآ ہونا ممکن نہیں۔ کسی اور مسلمان کے بارے میں بھی اگر آپ کہیں گے کہ ”وہ پنگا دنیا دار آدمی ہے۔“ ”جمعہ بھی نہیں پڑھتا“ تو اگرچہ وہ واقعی ایسا ہی ہو پھر بھی وہ پیٹھ تھپک کر آپ کو شاباش نہیں دے گا بلکہ یقیناً اُس کا دل دکھے گا لہذا بلا اجازت شرعی کسی بھی مسلمان کے بارے میں کوئی ایسا لفظ نہ بولا جائے جو اُسے معلوم ہو تو ناگوار گزرے۔

”غیبت کی نحوستیں“ کے تیرہ حُرُوف کی نسبت سے ماں کی طرف سے بیٹی کی غیبت کی 13 مثالیں

● غصے کی بہت تیز ہے ● بہت چڑچڑی اور ضدی ہو گئی ہے ● میری بالکل نہیں سنتی ● گھر میں جھاڑو پوچے نہیں لگاتی ● دھونے پکانے میں میرا ہاتھ نہیں بٹاتی ● ہر وقت کنگھی چوٹی میں لگی رہتی ہے ● ذرا کوئی بھلائی کی بات کروں تو رونے بیٹھ جاتی ہے ● ہر بات میں اپنی چلاتی ہے ● دونوں بہنوں کی بالکل نہیں بنتی ● میری بالکل عزت نہیں کرتی ● بہت زبان دراز ہے ● بات بات پر مجھ سے جھگڑتی ہے۔

”غیبت کرنے والے دوزخ کے کھولتے ہوئے پانی و آگ کے درمیان موت مانگتے دوڑتے پھرتے ہوں گے“ کے سڑسٹھ حُرُوف کی نسبت سے گھروں میں عموماً بولے جانے والے غیبتوں کے الفاظ کی 67 مثالیں

● بدھو ● لجر ● احمق ● بے وقوف ● بچکانہ ذہن ہے ● بات ذرا دیر سے سمجھتا ہے ● کوئی بھاشا نہیں سمجھتا ● گھر میں سب سے لڑتا ہے ● ماں کو ستاتا ہے ● باپ کو تنگ کر کے رکھ دیا ہے ● دن کو دیر تک سوتا رہتا

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زود پاک نہ پڑھے۔

ہے اُس کی بیوی بد زبان ہے وہ اپنی بیگم سے ڈرتا ہے اس کے گھر میں روز روز لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں بڑا بیٹا خرچہ نہیں دیتا بیٹی یا بیٹا میری عزت نہیں کرتا میرا بیٹا شادی کے بعد لڑکر گھر سے الگ ہو گیا میرا بیٹا میرا نافرمان ہے بیٹا سارا دن گھر میں پڑا رہتا ہے نگھٹو نکلتا ناکارہ ڈھیلا سُست کام چور ہے چوچو اُخر دماغ غصے والا دماغ کا گرم مغز کا تیکھا ہے اڑیل اڑی باز ہٹیل ضدی ہے شور مچاتا بھونکتا ہاؤ ہاؤ کرتا ہے ناشکرا بے صبرا وہی لا اُبالی چنچل لڑاکو گھر گھسرو گھر گھسنا ہر وقت کھاتا رہتا ہے آوارہ موالی لا پرواہ ہے صفائی نہیں رکھتا اس کا کوئی ڈھنگ دھڑا نہیں کسی کی نہیں سنتا بس اپنی من مانی کرتا ہے گھر کی بات باہر بول آتا ہے چُپ چُپ! وہ آرہا ہے، سن لے گا تو باہر پھونک آئے گا کان کا کچا پیٹ کا ہلکا ہے اس کے پیٹ میں کوئی بات نہیں سماتی ڈھول ہے ڈھنڈورا پیٹ دیتا ہے B.B.C. ہے فلاں کا بیٹا کسی لڑکی کے چکر میں ہے اس کے بچے بیٹ شرارتی ہو گئے ہیں بچوں کو بگاڑ رکھا ہے اپنے بال بچوں کا خیال نہیں رکھتا باہر بھیگی بلی بن کر رہتا ہے مگر گھر میں شیر ہے۔

”فضول گفتگو سے بچنے“ کے پندرہ حُرُوف کی نسبت سے ذاتی معاملات کے فضول سوالات کی 15 مثالیں

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ گھریلو معاملات کی ٹوہ میں لگے رہتے اور ایسے ایسے سوالات کرتے ہیں کہ آدمی شرماتا ہے، شرم مگر اُن کو نہیں آتی۔ سارے سوالات اگرچہ گناہوں بھرے نہیں ہوتے مگر پوچھنے والے سے سلجھے ہوئے لوگ بدظن ہوتے اور بعض غیر محتاط افراد مُردّتاً جھوٹ یا غیبت کے گناہ میں جا پڑتے ہیں۔ ایسے خانگی معاملات کے فضول سوالات کی 15 مثالیں ملاحظہ ہوں: کیا کام کرتے ہو؟ تنخواہ کتنی ہے؟ سیٹھ صحیح

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

آدمی ہے یا نہیں؟ (بلا اجازت شرعی یہ سوال گناہ بھرا ہے اور سامنے والے کو گناہ میں ڈال سکتا ہے) ❀ کتنے بھائی بہن ہو؟ ❀ ان میں کون کون شادی شدہ ہے؟ ❀ آپ کے بچے کتنے ہیں؟ ❀ بڑے بچے کی کتنی عمر ہے؟ ❀ اوہو! یہ جوان ہو گیا ہے ❀ اس کی شادی کب کروا رہے ہو؟ ❀ مکان ذاتی ہے یا کرائے کا؟ ❀ آپ کی عمر کافی ہو گئی ہے، شادی میں کیا رُکاوٹ ہے؟ ❀ بڑی بہن گھر میں کیوں بیٹھی ہوئی ہے؟ ❀ آپ کی بیٹی ماشاء اللہ جوان ہو گئی ہے رشتہ کیوں نہیں کر رہے؟ ❀ بڑا بھائی کہاں نوکری کرتا ہے؟ ❀ گھر میں بھی پیسے دیتا ہے یا نہیں؟ (یہ سوال بھی بلا مصلحت شرعی ہو تو گناہ بھرا ہے اور سامنے والے کو گناہ میں ڈال سکتا ہے)

’غیبت حرام و گناہ ہے‘ کے پندرہ حُرُوف کی نسبت خاندان کے متعلق غیبت کی 15 مثالیں

کسی مسلمان کے حسب نسب کی کمزوری کا بلا اجازت شرعی بطور عیب تذکرہ کرنا بھی غیبت ہے، اس کی 15 مثالیں ملاحظہ ہوں: ❀ اُس کا باپ چراسی (PEON) ہے ❀ اس کا دادا موچی ہے ❀ وہ خاندانی میراثی ہے ❀ اُس کا دادا پیشہ ور بھکاری تھا ❀ یہ بھلے پڑھا لکھا ہے مگر یہ لوگ خاندانی حجام ہیں ❀ یہ افسر بن گیا ہے مگر اس کا باپ دفتر میں جھاڑ پونچھ کرتا اور گند کچرا اٹھاتا تھا ❀ اس کی دادی گائے کا گوبر اٹھا کر لاتی اور اُپلے تھاپ کر بیچتی تھی ❀ یہ جو عَرَب صاحب ہیں، اصلی عَرَبی نہیں ان کے باپ دادا ہندی (سندھی یا بلوچی یا پنجابی) ہیں ❀ وہ نوجوان جو ابھی گزرا اُس کی ماں طوائف تھی ❀ اس کا والد شادیوں کی تقریبوں میں ناچنے کا پیشہ کرتا تھا ❀ فلاں کا گھٹیا خاندان سے تعلق ہے ❀ اس کی برادری خاص معرّ ز نہیں مانی جاتی ❀ اس کا والد مالیشیا تھا (یعنی لوگوں کی تیل مالش کرنے کا کام کرتا تھا) ❀ وہ چرواہے کا بیٹا ہے ❀ یہ جو سپد کہلاتا ہے، اس سے اس کا نسب نامہ پوچھ لو، میں ان لوگوں کو جانتا ہوں، خاندانی فقیر ہیں۔



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہا کی۔

”غیبت میں آخرت کی بربادی ہے“ کے اکیس حُرُوف کی نسبت سے پریشان حالوں کے مُتَعَلِّق غیبت کی 21 مثالیں

• اُس کا دیوالیہ نکل گیا ہے • بہت قرضہ لے لیا تھا اب پھنس گیا ہے اور منہ چھپاتا پھرتا ہے • قرضخواہوں سے پیچھا چھڑانے کیلئے گھر سے بھاگ گیا ہے • قرضہ ادا نہیں کیا تو اُس پر قرض خواہ نے کیس کر دیا ہے • فلاں کو پولیس پکڑ کر لے گئی ہے • لاک اپ یا جیل میں بند ہو گیا ہے • اُس کی املاک کا نیلام ہونے والا ہے • اُس کی املاک ضبط ہو گئی ہیں • اُس کی مگنی ٹوٹ گئی ہے • اُس کو کوئی رشتہ نہیں دے رہا • وہ طلاق یا طلاقوی • یا مُطَلِّق • یا طلاق شدہ ہے • وہ بانجھ ہے • اس کی لڑکی بھاگ گئی ہے • اُس کے بیٹے نے کورٹ میں جا کر اپنی پسند کی شادی کر لی ہے • اُس کو سُسرال والوں نے دھکے مار کر گھر سے نکالا • اُس بد معاش کے آگے زبان چلانے کی کیا ضرورت تھی، اُس نے اٹھا کر گھونسہ دے مارا اور اس کے دانت توڑ ڈالے • کیسا اکڑی دکھاتا تھا، آخر سوا سیر ٹکرا ہی گیا اور اُس نے اس کا سر پھاڑ ڈالا • میرے منع کرنے کے باوجود آدمی رات کو قیمتی موبائل فون لیکر نکلا، ڈاکو نے چھین لیا، اب ناک کٹی تو بیٹھا۔

”غیبت کی نحوست“ کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے مریضوں کی غیبتوں کی 11 مثالیں

• شوگر کا مریض ہے مگر موسم میں اس کو دو آم چاہئیں • خوب آم کھاتا ہے پھر پھوڑے ہو جاتے ہیں • اس کو ٹھنڈا پانی اور کھٹائی نہیں چلتی مگر مانتا نہیں ہے پھر ہر وقت کھانتا رہتا ہے • اس کا پیٹ خراب رہتا ہے کیوں کہ وزنی غذاؤں سے باز نہیں آتا • خوب پیٹ نکلا ہوا ہے مگر ناشتے (یا سحری) میں پراٹھے کھاتا ہے • وہ موٹاپے سے اگرچہ بیزار ہے مگر آم، مٹھائی کباب سمو سے اور ٹھنڈی بوتلیں چھوڑنے کیلئے تیار نہیں • اُس نے وقت بے وقت کھا کھا کر معدہ تباہ کر



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

دیا ہے مگر اب بھی ڈٹ کر کھانے سے باز نہیں آتا۔ ایک بار اس کو دل کا دورہ پڑ چکا ہے مگر پھر بھی اس کو ناشتے میں مسکے بند چاہئے۔ اس کا کولیسٹرول ہائی رہتا ہے مگر پڑے پر اٹھے کا شیدائی ہے۔ اس کو دائمی قبض کی شکایت ہے مگر مجھ سے کہہ رہا تھا، پر ہیزی کون کرے۔ اس کو ڈاکٹر نے روزانہ پیدل چلنے کی تاکید کی ہے مگر سستی کرتا ہے۔

”غیبت دُعا کی قبولیت میں رُکاوٹ ہے“ کے پچیس حُرُوف کی نسبت سے مرنے والے مسلمان کی غیبت کی 25 مثالیں

• آدمی صحیح نہیں تھا • میری رقم کھا گیا تھا • اُس نے خودکشی کی • فلاں کی بددعا لگ گئی اور کتے کی موت مرا • گندے نالے (یا گٹر) میں ڈوب مرا یہ اس کے گناہوں کی سزا تھی • بیٹ اُٹلا میں مرا (اگر کوئی مُرتد بیٹ اُٹلا میں مرے تو عبرت کیلئے تذکرہ کرنے میں خرچ نہیں البتہ مسلمان کے ساتھ اس طرح کا حادثہ ہو تو اُس کا پردہ رکھنا ضروری ہے) • فلاں کو کفن تک نصیب نہ ہوا کہ ظالم جو تھا • مرنے کے بعد بھی اس کے منہ پر نحوست برس رہی تھی • رشوت خور تھا • سود خور تھا • ماں باپ کا گستاخ تھا • پولیس مقابلے میں کتے کی موت مارا گیا • دودھ میں ملاوٹ کیا کرتا تھا • ہیر و کچی • چرسی • شرابی • جواری • زانی تھا • منشیات فروش تھا • حرام کھاتا اور کھاتا تھا • منہ کالا کرنے کے دوران ہی اسے موت نے آیا • اس کا فلاں کے ساتھ چکر تھا • اپنے پیچھے حرامی اولاد چھوڑ گیا ہے • محلے کے لوگ اس سے اتنی نفرت کرتے ہیں کہ اس کے جنازے میں بھی شامل نہیں ہوئے • اچھا ہوا مر گیا، زمین پر بوجھ تھا۔

”غیبت سے نفرت بڑھتی ہے“ کے سترہ حُرُوف کی نسبت سے ڈاکٹر کے بارے میں غیبت کی 17 مثالیں

• نا تجربہ کار ہے • اس نے بیماری کو سمجھا ہی نہیں • بہت گرم دوائیں دے دیں • پیسے بہت لیتا ہے

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

غلط انجکشن لگا دیا ہے • انجکشن لگانے میں اس کا ہاتھ بھاری ہے • سپرل کی دوائیں بیچ ڈالتا ہے • آپریشن غلط کر دیا ہے • بے رحم ہے • ایسی دوائیں دے دیں کہ میرا معدہ تباہ ہو گیا ہے • بہت مہنگی دوائیں لکھ دیتا ہے جس سے عارضی طور پر مریض کھڑا تو ہو جاتا ہے مگر بعد میں تکلیف مزید بڑھ جاتی ہے • بات بات پر TEST لکھ دیتا ہے • مرض کو خواتمہ گمبھیر بنا کر آپریشن کر دیا • اُس سے آپریشن کروایا تھا، فیل ہو گیا • فلاں نے غلط آپریشن کر دیا • جب دیکھو آپریشن ہی کی بات کرتا ہے مقصود صرف پیسے کھینچنا ہے اور ہم کو دولاکھ روپے کے خرچے میں اتار دیا ہے! وغیرہ وغیرہ۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے شک بعض ڈاکٹر بدعنوان بھی ہوتے ہیں، اگر ایسے ڈاکٹر سے کسی مریض کو بچانا مقصود ہو اور اس کی وجہ سے کسی مخصوص ڈاکٹر کی کمزوری یا خامی صرف اُس کے آگے بیان کی جس کو بتانا ضروری تھا تو گنہگار نہیں مگر اکثر لوگ بلا حاجت غیبت کرتے اور گنہگار ہوتے ہیں۔ یہ ذہن میں رہے کہ کمپنی والے تشہیر کی غرض سے ڈاکٹروں کو جو دوائیں مریضوں کو مفت دینے کیلئے دیتے ہیں ان پر NOT FOR SALE لکھا ہوتا ہے، ڈاکٹر ان دواؤں کا مالک نہیں صرف ”وکیل“ (یعنی نائب) ہوتا ہے۔ لہذا ایسی دوائیں بیچنا اور معلوم ہونے کے باوجود خریدنا گناہ ہے۔ نیز فلاں اداروں یا مالداروں کی طرف سے بیماروں کیلئے عطیے (DONATION) میں ملی ہوئی دوائیں بیچ کر کھا جانے والے گنہگار اور عذابِ نار کے حقدار ہیں۔

اسلام سے مَحَبَّت رکھنے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والے ڈاکٹروں کی رہنمائی کیلئے دعوتِ اسلامی کے دارالافتاء اہلسنت سے جاری کردہ ایک انتہائی معلوماتی فتویٰ پیش خدمت ہے۔ الجواب: ڈاکٹر زکوٰۃ دواؤں کی کمپنی کی جانب سے تحفہ جو دوائیں، گھڑی، قلم اور پیڈ وغیرہ ملتے ہیں وہ عموماً معمولی ہوتے ہیں اور کمپنی یہ اشیاء اپنی مشہوری کیلئے دیتی ہے کیونکہ اکثر اوقات ان پر کمپنی کا

ڈاکٹروں کی
رہنمائی کیلئے

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

نام بھی موجود ہوتا ہے جیسا کہ بہت سے ادارے سالانہ اپنی ڈائری جاری کرتے ہیں اور مختلف لوگوں کو مفت دیتے ہیں۔ لہذا اس معاملے پر عرف جاری ہونے کی وجہ سے ان معمولی اشیاء کا لینا اور کمپنی کا انہیں دینا جائز ہے اور رشوت کے زمرے میں نہیں۔

اس کے علاوہ کار، A.C. اور دیگر ممالک کے سفر کیلئے ٹکٹ وغیرہ عموماً کمپنی کی جانب سے تحفہ نہیں دیا جاتا کیونکہ ڈاکٹر جو دوائی لکھ کر دے رہا ہے وہ تو اس کا کام ہے اور وہ علاج کی رقم بھی وصول کرتا ہے۔ کمپنی کیلئے اس نے

دوا کی کمپنیوں کی طرف سے ڈاکٹروں کو رشوت

جد اگانہ کوئی ایسا کام نہیں کیا جس کی اجرت بنتی ہو لہذا شرعاً یہ کمیشن یا اجرت نہیں۔ ہاں اگر رشوت ہی کو کمیشن کہیں تو اور بات ہے جیسا کہ یہ بھی ہمارے عرف ہی میں ہے کہ بعض اوقات جب پولیس کسی کا کام کروادیتی ہے تو اس پر رشوت لیتی ہے مگر اسے رشوت کہنے کے بجائے اپنے حق یا اپنے کمیشن کا نام دیتی ہے تو ایسا کمیشن بھی رشوت ہی ہے۔ کمپنی کے مختلف چیزیں دینے کا مقصد صرف اپنی میڈیسن (دوائیں) زیادہ سے زیادہ بکوانا ہوتا ہے تو کام نکلوانے کیلئے دینا رشوت ہے لہذا ڈاکٹر کمیشن کا مطالبہ کرے تو رشوت کا مطالبہ ہے اور اگر مطالبہ نہ بھی کرے تب بھی صراحۃً یا دلالۃً طے ہونے کی (یعنی کھلے لفظوں میں یا جو علامت سے ظاہر ہو، UNDERSTOOD ہو اُس) صورت میں رشوت ہی ہے اور رشوت حرام ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت، مجتہد دین و ملت، شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن رشوت کسے کہتے ہیں؟ ارشاد فرماتے ہیں: رشوت لینا مطلقاً حرام ہے کسی حالت میں جائز نہیں

جو پر یا حق دبانے کے لئے دیا جائے رشوت ہے یو ہیں جو اپنا کام بنانے کے لئے حاکم کو دیا جائے رشوت ہے لیکن اپنے اوپر سے دفع ظلم کے لئے جو کچھ دیا جائے دینے والے کے حق میں رشوت نہیں، یہ دے سکتا ہے (البتہ) لینے والے کے حق

میں وہ بھی رشوت ہے اور اسے لینا حرام۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۵۹۷)



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

رِشوت کی ایک صورت اپنا کام بنانے کیلئے جو حاکم کو دیا جائے صرف وہی رشوت نہیں بلکہ حاکم کے علاوہ کو بھی اگر اپنا کام بنانے کیلئے کچھ دیا جائے تو وہ رشوت ہی ہے۔

جیسا کہ ”جوہرہ نیّرہ“ میں ہے: اگر بیویوں میں سے کوئی اپنا حق اپنی سوکن کیلئے چھوڑنے پر راضی ہوگئی تو جائز ہے اور اسے رُجوع کا حق بھی ہے اس لئے کہ اس نے وہ حق ساقط کیا ہے جو ابھی ثابت نہیں ہوا تھا تو گویا یہ تَبْرُع (ت۔ بـ۔ رُـع) ہوا اور تَبْرُع (یعنی احسان) کے معاملے میں انسان پر جبر نہیں۔ اور اگر کسی بیوی نے شوہر کو اسلئے مال دیا تا کہ وہ اس کا حصہ دوسری بیویوں کی نسبت زیادہ کرے یا شوہر نے بیوی کو مال دیا تا کہ وہ اپنی باری کا دن اپنی سوکن کیلئے کر دے تو یہ ناجائز ہے اور مال اُسی کو واپس کیا جائے گا جس نے دیا ہے اس لئے کہ یہ رشوت ہے اور رشوت حرام ہے۔

(جوہرہ ج ۲ ص ۳۴)

رِشوت لینے دینے والے پر لعنت حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ عزّوجلّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے رشوت دینے والے، رشوت لینے والے اور ان دونوں

کے درمیان معاملہ کروانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ (مسند امام احمد ج ۸ ص ۳۲۷ حدیث ۲۲۴۶۲)

اگر کمپنی والے ڈاکٹر کو تحفہ کہہ کر دیں تو؟ اگر کمپنی والے یہ کہیں کہ ہم بطور تحفہ ڈاکٹر کو یہ اشیاء دیتے ہیں لہذا اس میں کوئی خرچ نہیں ہونا چاہئے تو اس کا جواب یہ ہے کہ تحفہ اور رشوت میں ایک ہیئت واضح فرق ہے اور وہ یہ ہے کہ رشوت اس شرط کے ساتھ دی جاتی ہے کہ جس کو دی گئی

ہے وہ دینے والے کا کوئی کام کرے گا جبکہ تحفہ بغیر کسی شرط کے دیا جاتا ہے اور صورتِ مسئلہ (یعنی پوچھی گئی صورت) میں اسی شرط پر دیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر اسی کمپنی کی دوائیں لکھے، جو ڈاکٹر اس کمپنی کی دوائیں نہیں لکھتا انہیں ”یہ خاص تحائف“ نہیں دیئے جاتے۔ ”فَتْحُ الْقَدِير“ میں ہے: الْفَرْقُ بَيْنَ الرِّشْوَةِ وَالْهَدِيَّةِ أَنَّ الرِّشْوَةَ يُعْطِيهِ بِشَرْطٍ أَنْ يُعِينَهُ



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر سومر تیرہ روز دیا پاک بڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

وَالْهَدِيَّةُ لَا شَرَطَ مَعَهَا۔ یعنی رشوت اور تحفے میں فرق یہ ہے کہ رشوت اس شرط پر دی جاتی ہے کہ جسے رشوت دی گئی وہ دینے والے کی مدد کرے گا جبکہ تحفے کے ساتھ ایسی کوئی شرط نہیں ہوتی۔ (فتح القدیر ج ۷ ص ۲۵۴)

بلا حاجت ٹیسٹ یا دوا
لکھ دینا خیانت ہے

ڈاکٹر کے بقیہ دیگر معاملات کہ جس دوائی یا ٹیسٹ کی حاجت نہیں اور اسے لکھ دیا یہ خیانت ہے اور بلا وجہ مرض کو بڑھا چڑھا کر بتا کر مریض اور اس کے گھر والوں کو تشویش میں ڈالنا انسانی اور اخلاقی اور اسلامی اصولوں کے خلاف ہے اور جھوٹ ہونے کی صورت میں جھوٹ کا گناہ جدا۔ دین خیر خواہی کا نام ہے اور مسلمان کی پریشانی دور کرنے والے کی پریشانی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دور کرے گا۔ ان اُمور میں جو افراد، کمپنیاں، لیبارٹریاں شریک ہوں وہ اپنے تعاون و شرکت کی بقدر جرم میں شریک شمار کی جائیں گی۔ (فتویٰ یہاں مکمل ہوا)

رشوت سے توبہ کا طریقہ
ڈاکٹر اسلامی بھائیو! زندگی چند روزہ ہے، نفس کی حیلہ بازیوں میں پڑ کر ”رشوت“ کو ہاتھ مت لگائیے اگر رشوت لی ہے تو توبہ بھی کیجئے اور جس سے لی ہے اُسی کو لوٹا دیجئے وہ دنیا میں نہ رہا ہو تو اُس کے وارثوں کو دے دیجئے وہ بھی نہ رہے ہوں یا یاد ہی نہ ہو کہ کس کس سے رشوت لی ہے تو فقیر کو دے دیجئے۔ یاد رکھئے! خالی توبہ کافی نہیں۔ اگر توبہ اور اُس کے تقاضے پورے کئے بغیر موت آگئی تو کیا بنے گا! اگر خدا عَزَّوَجَلَّ ناراض ہوا، بیٹھے بیٹھے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم روٹھ گئے تو عذاب سہانہ جاسکے گا۔ آپ کی تحویف (یعنی ڈرانے) کیلئے ایک لرزہ خیز حکایت عرض کرتا ہوں:

قبر کا بھیاںک سیاہ کتا
ایک شخص جو کہ حج کا نمائندہ بنا اور مالدار ہو گیا مرنے کے بعد اس کی قبر کھلنے کا دل ہلا دینے والا واقعہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 853 صفحات پر مشتمل کتاب، ”جہنم میں لے جانے والے اعمال“ صفحہ 70 میں ایک شخص کے حوالے سے

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُودِ پڑھو تمہارا رُودِ مجھ تک پہنچتا ہے۔

کچھ یوں ہے کہ جب ہم نے ایک مُردے کو دفنانے کے لئے اس کے قریب قَبْر کھودی تو اتفاق سے اُس کی قَبْر کھل گئی ہم نے اُس کی قَبْر میں ایک بہت بڑی زنجیر دیکھی، ایک بہت بڑا سیاہ کتا اُس زنجیر میں اس کے ساتھ بندھا ہوا اُس کے سر پر کھڑا تھا اور اسے اپنے پنجوں اور ناخنوں سے چیرنا پھاڑنا چاہتا تھا، ہم یہ خطرناک منظر دیکھ کر بہت زیادہ خوفزدہ ہوئے اور جلدی جلدی اس کی قبر کو مٹی سے ڈھانپ دیا۔

کر لے توبہ ربؐ کی رحمت ہے بڑی

قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلٰی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”راہِ ہلاکت“ کے آٹھ حُرُوف کی نسبت سے ڈرائیور کی غیبت کی 8 مثالیں

● گاڑی بہت رف چلاتا ہے ● سگنل توڑ دیتا ہے ● فلاں بس والا اوور ٹیکنگ بہت کرتا ہے ● اُس کو گاڑی

چلانا کہاں آتی ہے ● وہ ڈرائیور ٹرک چلاتے چلاتے سو جاتا ہے ● بغیر ڈرائیونگ لائسنس کے اسکوٹر چلاتا ہے ● بس

میں بھیڑ بکریوں کی طرح سواریاں بھرتا ہے ● لمبے روٹ پر یہ بس والا فلاں ہوٹل پر بس روک دیتا ہے کیوں کہ یہاں اس کو

ہوٹل سے مفت کھانا ملتا ہے وغیرہ۔

لمبے روٹ کی بس وغیرہ کے ڈرائیوروں اور ہوٹل والوں کو گناہوں سے بچانے کے جذبے کے تحت دعوتِ

اسلامی کے دارالافتاء اہلسنت کا ایک معلوماتی فتویٰ پیش خدمت ہے پڑھئے اور فکرِ آخرت میں کڑھئے:

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

لمبے روٹ کی بسیں اور مخصوص ہوٹلیں

سوال: بڑے روٹ کی جو بسیں اور وینیں وغیرہ مخصوص ہوٹلوں پر ترکیب کے مطابق رکیں تاکہ سواریاں وہاں کھائیں پئیں

اور ہوٹل کی پکری ہو اور اس کے عوض ڈرائیور، کنڈیکٹر وغیرہ کو مفت میں کھانا یا کمیشن مل جائے یہ صورت کیسی

ہے؟ اس طرح کھانا اور کھانا یا رقم کا لین دین حلال یا حرام؟ بَیِّنُوا تَوَجَّرُوا (بیان فرماؤ اجر پاؤ)

جواب: صورتِ مسئلہ (یعنی پوچھی گئی صورت) میں ڈرائیور اور کنڈیکٹر کو ہوٹل والوں کا مفت کھانا اور ان کا مفت کھانا

نا جائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے کیوں کہ یہ رشوت ہے۔ ہوٹل والے ان کو اس لئے مفت کھانا

دے رہے ہیں تاکہ یہ آئندہ بھی بس اسی ہوٹل پر روکیں۔ ہوٹل والے اپنا کام نکلوانے کیلئے یہ کھانا وغیرہ دیتے

ہیں اور یہی رشوت ہے۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں: رشوت اور تحفے میں فرق یہ ہے کہ رشوت

اس شرط پر دی جاتی ہے کہ جسے رشوت دی گئی وہ دینے والے کی مدد کرے گا جبکہ تحفے کے ساتھ ایسی کوئی شرط نہیں ہوتی۔

(فتح القدیر ج ۷ ص ۲۵۴) حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم نے رشوت دینے والے، رشوت لینے والے اور ان دونوں کے درمیان معاملہ کروانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

(مسندِ امام احمد ج ۸ ص ۳۲۷ حدیث ۲۲۴۶۲)

لقمہ حرام کی نحوست دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 480 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بیاناتِ عطاریہ“ حصہ اول کے صفحہ 211 پر ہے:

مُكَاشَفَةُ الْقُلُوب میں ہے: آدمی کے پیٹ میں جب لقمہ حرام پڑا تو زمین و آسمان کا ہر فرشتہ اُس پر لعنت کریگا جب تک اس کے

پیٹ میں رہے گا اور اگر اسی حالت میں (یعنی پیٹ میں حرام لقمے کی موجودگی میں) موت آگئی تو داخل جہنم ہوگا۔

(مُكَاشَفَةُ الْقُلُوب ص ۱۰)



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر زُروِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

لِقَمَّةِ حَلَالٍ كِي فَضِيلَةٍ ہمیں ہمیشہ حلال روزی کمانا، کھانا اور کھلانا چاہئے لقمہ حلال کی تو کیا ہی بات ہے چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی

مطبوعہ 1548 صفحات پر مشتمل کتاب، ”فیضانِ سنت“ جلد اول صفحہ 179 پر ہے: حضرت سیدنا امام محمد عزاہی علیہ رحمۃ اللہ الوالی اَحْيَاءُ الْعُلُوم کی دوسری جلد میں ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ مسلمان جب حلال کھانے کا پہلا لقمہ کھاتا ہے، اُس کے پہلے کے گناہ مُعَاف کر دیئے جاتے ہیں۔ اور جو شخص طَلَبِ حلال کیلئے رُسوائی کے مقام پر جاتا ہے اُس کے گناہ دَرَخْت کے پتوں کی طرح ٹھوڑے ہیں۔

(اَحْيَاءُ الْعُلُوم ج ۲ ص ۱۱۶)

”غیبت کیجئے نہ سُنئے!“ کے پندرہ حُرُوف کی نسبت سے سُواری اور سُوار کی غیبت کی 15 مثالیں

اس کی گاڑی دھگکا اشارٹ ہے • اُس کی کار ہے یا گدھا گاڑی! • اس کی گاڑی کی رفتار بہت کم ہے • اس کی گاڑی کا ماڈل بہت پرانا ہے • اُس کی گاڑی تو ”کھچڑ پھچڑ“ ہے • پرانی گاڑی رنگ کروارکھی ہے اور لوگوں سے کہتا پھرتا ہے کہ نئی خریدی ہے • اس کی گاڑی تو زری سر درد ہے، چلتے چلتے کہیں بھی خراب ہو جاتی ہے • پھٹ پھٹ کرتی گاڑی نجانے کہاں سے لے آیا، لگتا ہے مفت میں ملی ہے • اس کھٹارے سے تو بہتر تھاسائیکل لے لیتا • اس کی گاڑی کا انجن بہت پرانا ہو گیا ہے اب تو یہ پیٹرول ”پتی“ ہے • بغیر لائسنس کے گاڑی چلاتا ہے • بہت رف ڈرائیونگ کرتا ہے • گاڑی برابر چلانی کہاں آتی ہے • اس کی گاڑی اچانک بیچ سڑک میں اڑی کر کے رُک گئی، ٹریفک جام ہو گیا، بڑی مشکل سے دھکے لگا کر اُس کو سائڈ پر لگانا پڑا • اتنے دن ہو گئے مگر اس نے اپنی گاڑی کا ”ڈینٹ“ نہیں بنوایا۔

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

”آخرت بچائیے“ کے دس حُرُوف کی نسبت سے ریلوے کا سفر اور مُتَوَقَّع 10 غیبتیں

ریلوے کا فلاں افسر گھلے باز ہے۔ اس نے ریلوے کا نظام تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ نئے ڈبے بچ کر کھا گیا ہے اور پُرانے گھسے پٹے ڈبے ساتھ لگوا دیئے ہیں۔ فلاں ٹکی پہلے سے ٹکٹیں لے کر رکھ لیتا اور بلیک میں بیچتا ہے۔ پیسے نکلوانے کیلئے ریش کا بہانہ کرتا ہے اس کو زائد رقم دو تو سیٹ بھی مل جائے گی اور برتھ بھی۔ اُس افسر کے ہوتے ہوئے ہماری ریلوے کا خدا ہی حافظ ہے۔ ہماری ریلوے کا وزیر چور ہے چور۔ ٹکٹ کلکرو اپنی جیبیں بھرتا ہے سرکاری خزانے میں کہاں جمع کرواتا ہوگا !

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنتوں پر عمل کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، مدنی انعامات کے مطابق زندگی کے شب و روز بسر کیجئے، سنتوں کی تربیت کیلئے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کیجئے، آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے ایک مدنی بہار گوش گزار کرتا ہوں چنانچہ باب المدینہ کراچی کے علاقے ”کورنگی“ کے ایک اسلامی بھائی نے جو کچھ حلفیہ (یعنی قسم کھا کر) بیان دیا اُس کا خلاصہ عرض کرتا ہوں: تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، ”دعوتِ اسلامی“ کے کورنگی میں ہونے والے تین روزہ بین الاقوامی سنتوں بھرے اجتماع کا واقعہ ہے۔ کورنگی کا آخری اجتماع تھا اس کے بعد یہ اجتماع مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں مُنْتَقِل کر دیا گیا۔ ہم چند دوست رسمی طور پر اجتماع میں حاضر تو ہو گئے مگر بیانات کی برکات چھوڑ کر رات اجتماع گاہ کے باہر ایک جگہ بیٹھ کر خوب سگریٹ کے کش اور گپ شپ لگانے میں مشغول ہوئے اسی میں جن بھوت کے سَنَسَنی خیز واقعات بھی چھڑ گئے، جس کی بنا پر کچھ ڈراؤنا سا ماحول بن گیا۔ اتنے میں سبز عمامے والے

ایک ادھیڑ عمر کے اسلامی بھائی نے قریب آ کر ہمیں سلام کیا اور فرمانے لگے: اگر اجازت ہو تو کچھ عرض کروں! ہم نے کہا: فرمائیے! انہوں نے بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا: آپ حضرات کے اجتماع میں شرکت کا انداز دیکھ کر مجھے اپنی پچھلی زندگی یاد آگئی! میں نے سوچا کہ اپنی آپ بیتی گوش گزار کروں کہ شاید آپ لوگوں کو اس میں کچھ عبرت کے مدنی پھول مل جائیں۔ پھر انہوں نے اپنی داستانِ ہدایت نشان کچھ اس طرح بیان کرنی شروع کی: پہلے پہل میری سگریٹ نوشی کی عادت پڑی اور پھر بُرے دوستوں کی صحبت کی ٹخوست نے مجھے پُرس اور ہیروئن جیسے مہلک نشے کا عادی بنا دیا، آہ! میں سولہ سال تک نشے کا عادی رہا۔ یہ بتاتے ہوئے ان کی آواز بھڑا گئی، مگر بیان جاری رکھتے ہوئے کہا: میری بُری عادتوں سے بیزار ہو کر مجھے گھر سے نکال دیا گیا۔ میں فٹ پاتھ پر سوتا اور کچرے کے ڈھیر سے اٹھا کر یا مانگ کر کھاتا۔ آپ کو شاید یقین نہ آئے کہ میں نے ایک ہی لباس میں سولہ سال گزار دیئے! میری کیفیت بالکل ایک پاگل کی طرح ہو چکی تھی!

ایک مقدس رات کا قصہ ہے، غالباً وہ رَمَضانُ المبارک کی ستائیسویں شب تھی۔ میں اسی گندی حالت میں بدست ایک گلی کے کونے میں کچرا کوٹڈی کے پاس لیٹا ہوا تھا کہ سلام کی آواز پر چونکا! جب آنکھیں ملتے ہوئے دیکھا تو میرے سامنے سبز سبز عمامہ سجائے دو اسلامی بھائی کھڑے مسکرا رہے تھے، انہوں نے بڑی مَحَبَّت سے میرا نام پوچھا، شاید زندگی میں پہلی بار کسی نے اتنی مَحَبَّت سے مجھے مخاطب کیا تھا۔ پھر انفرادی کوشش کرتے ہوئے انہوں نے شبِ قدر کی عظمت سے متعلّق بڑی پیاری پیاری باتیں بتائیں۔ میں ان کے اپنائیت والے انداز اور حسنِ اخلاق کی بنا پر ویسے ہی مُتَأَثِّر (مُت - ءِث - ثِر) ہو چکا تھا، مزید ان کی شہد سے بھی میٹھی میٹھی مدنی گفتگو تا شیر کا تیر بن کر میرے جگر میں پیوست ہو گئی، میں ان کے ساتھ مسجد کی طرف چل پڑا۔ مسجد کے غسل خانے میں اپنا میلا چلٹ لباس اتارا اور غسل کر کے صاف سُتھرے کپڑے پہن کر 16 سال بعد جب پہلی بار مسجد میں داخل ہو کر نماز کیلئے میں نے

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر ایک مرتبہ نروذ شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

نیت باندھی تو اپنے آنسو نہ روک سکا، رو رو کر میں نے نشے اور دیگر گناہوں سے توبہ کر لی اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ گھر والوں نے مجھے وائس لے لیا۔ میں قادر یہ رضویہ سلسلے میں داخل ہو کر حضور غوثِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْرَم کا مُرید بن گیا۔ میں نے یہ نیت کر لی کہ اب ہر قیمت پر نشے کی عادت چھڑاؤں گا۔ اس کیلئے مجھے بڑی آزمائشوں سے گزرنا پڑا، میں تکلیف کے باعث چیختا، بُری طرح تڑپتا، گھر والے میری یہ حالت دیکھ کر رو پڑتے۔ بعض لوگ مشورہ دیتے کہ ہیر وئن کا ایک آدھ سگریٹ ہی پی لو! مگر میں نے ایسا نہ کیا کہ اس طرح تو میں پھر اس نجوست میں گرفتار ہو جاؤں گا بلکہ گھر والوں سے کہتا کہ ضرورتاً مجھے چار پائی سے باندھ دیا کرو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غَزَّوَجَلَّ آہستہ آہستہ بہتری آنے لگی اور مجھے نشے سے مکمل طور پر نجات مل گئی اور میں آج دعوتِ اسلامی کا ایک ادنیٰ سامع ہوں۔ ان کی داستانِ عبرت نشان سن کر ہم سب اشکبار ہو گئے، ہم نے سابقہ گناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔ میں یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غَزَّوَجَلَّ بابُ المدینہ کراچی کے ایک ڈویزن کے مدنی انعامات کے ذمے دار کی حیثیت سے نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

چھوڑیں بدمستیاں، اور نشے بازیاں جامِ الفت پیئیں، قافلے میں چلو

اے شرابی تو آ، آجوری تو آ سب سدھرنے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”نیکیاں بچائیے“ کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے معمار و مزدور کی متوقع غیبتوں کی 12 مثالیں

● فلاں نے حمام میں ڈھلوان (SLOPE) صحیح نہیں بنایا ● وہ مستری اناڑی تھا ● فٹنگ صحیح نہیں کی

● رنگ چونابرا نہیں کیا ● سیمنٹ میں بجزی زیادہ ڈالی ہے ● مزدوری پوری لی مگر کام پورا نہیں کیا ● ضد کر کے طے



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر زور و شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

شدہ مزدوری سے زیادہ رقم لے گیا • کام برابر نہیں جانتا • پلستر صحیح نہیں کیا • دیر سے آتا اور جلدی بھاگنے کی کرتا ہے • کھانے میں وقت زیادہ لگا دیتا ہے • کوئی چیز لینے بھیجو تو کافی وقت نکال کر آتا ہے۔

”مردوں کے گوشت سے بچنے“ کے سترہ حروف کی نسبت سے

ہوٹل والے کی متوقع غیبت کی 17 مثالیں

• اس کا کھانا ٹیسی نہیں تھا • مسالے وغیرہ گھٹیا استعمال کرتا ہے • کڑھی بالکل پانی جیسی تھی • آلو گلائے نہیں تھے • سبزی باسی لگ رہی تھی • گوشت بہت بوڑھے جانور کا تھا • کنجوس ہے ٹھنڈا پانی بھی نہیں رکھتا • میں نے گریبی مانگی تو جھاڑ دیا تھا • اس کو تو دال بھی پکانا نہیں آتی • یہ قورمہ بہت مہنگا دیتا ہے • بس لوٹ مار مچا رکھی ہے • پکانے میں اس کا ہاتھ صحیح نہیں، کبھی مرچ کم تو کبھی نمک زیادہ • اس کے ہوٹل میں صفائی نہیں ہوتی • اس کی چائے بیکار ہوتی ہے • بس جی اس کے نصیب اچھے ہیں اتنا رف کھانا ہونے کے باوجود بھیڑ لگی رہتی ہے • اس کی نہاری میں دم نہیں تھا • اس کی نہاری اونٹ کے گوشت کی ہوتی ہے۔

”خبردار! غیبت کا بازار گرم نہ کریں“ کے چھبیس حروف

کی نسبت سے تاجروں کے متعلق 26 غیبتیں

• یہ فراڈی آدمی ہے • گاہک پھنسانا تو کوئی اس سے سیکھے • باتوں کا جادو گر ہے • دھوکے باز ہے • اسے مال بیچنا نہیں آتا • مال کی پہچان نہیں کر پاتا • گاہک تو اسے اُلٹو بنا جاتے ہیں • بوتل پلا کے ان کی کھال اتار لیتا ہے • جب بھی کسی چیز کی ضرورت پڑی، موجود ہونے کے باوجود منع کر دیتا ہے • کبھی (رقم کا) گھلا نہیں دیتا • جھوٹ بہت بولتا ہے • ”ٹوپیاں“ پہناتا ہے • حرام کماتا ہے • مطلبی ہے • بہت مہنگا بیچتا ہے • دو نمبر مال رکھا ہوا ہے • نقلی کو اصلی بتا کر بیچتا ہے • کام کی چیز تو اس کے پاس ملتی ہی نہیں • اب یہ میری روزی پر بھی لات

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر زور و پاک پرھو تو مجھ پر بھی چڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

مارے گا۔ اس کو کیا تکلیف تھی اپنی دکان پر یہ مال رکھنے کی۔ میرے گا ہوں کو میرے خلاف بھڑکاتا ہے۔ میرے مال کی برائیاں بیان کرتا ہے۔ اس نے جادو کروا کر میرے گاہک اپنی طرف کر لئے۔ ٹیکس کی چوری کرتا ہے۔ بجلی چور ہے۔ پولیس کو بھتہ دیتا ہے۔

”غیبت مت کر“ کے آٹھ حُرُوف کی نسبت سے سیٹھ اور ملازم کی ایک دوسرے کے مُتَعَلِّق غیبتوں کی 8 مثالیں

سیٹھ صاحب بڑے سخت مزاج ہیں۔ کام لیتے وقت مَنٹ مَنٹ کا حساب رکھتے ہیں پیسے دیتے وقت انہیں موت پڑتی ہے۔ کسی کی مجبوری کا خیال نہیں کرتے۔ خود تو A, C میں بیٹھے ہیں یہاں آ کر دیکھیں تو پتا چلے۔ فلاں ملازم وقت پر نہیں آتا۔ کام میں بڑا سُست ہے۔ دل لگا کر کام نہیں کرتا۔ فلاں پکا کام چور ہے۔

”اپنی آخرت بچائیے“ کے چودہ حُرُوف کی نسبت سے مختلف کاریگروں کے مُتَعَلِّق غیبتوں کی 14 مثالیں

انارڑی ہے۔ اصل پُر زے نکال کر دو نمبر کے لگا دیتا ہے۔ تھوڑے کام کو بہت لمبا کر دیتا ہے۔ جان بوجھ کر خرابیاں بڑھاتا ہے۔ جھوٹا اور دغا باز ہے۔ میں اس کے پاس بے کار لے آیا اب دھکے کھانے پڑ رہے ہیں۔ وہ درزی بچا ہوا کپڑا رکھ کے اس کی ٹوپیاں بنا کے بیچتا ہے۔ بل زیادہ بنا دیتا ہے۔ دو نمبر بل دے کر زیادہ پیسے لے لئے۔ اس کی کڑھائی میں صفائی نہیں۔ سلائی صاف نہیں۔ ٹائم ضائع کرتا ہے۔ وعدے کے مطابق کام کر کے نہیں دیتا۔

فرمانِ مصطفیٰ: صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

”جہنم میں لے جانے والا کام“ کے بیس حُرُوف کی نسبت سے دفتر کے خادم کے مُتَعَلِّق غیبتوں کی 20 مثالیں

● میری جگہ کی صفائی اچھی نہیں کرتا ● ہاتھ مار کر چلا جاتا ہے صفائی کہاں کرتا ہے ● پانچ منٹ میں صفائی مکمل کر لی، سوچو کیا صفائی کی ہوگی! ● دیواروں کے کونے اکثر چھوڑ دیتا ہے ● دل لگا کر صفائی کرے تو یہ حال نہ ہو ● گلے حصّے کی صفائی کرتا ہے، پچھلا حصّہ ویسے ہی گندہ رہتا ہے ● صفائی کرنے بہت دیر سے آتا ہے ● مجھ سے چائے اور کھانے کا جان بوجھ کر نہیں پوچھتا ● خُزّے بہت بڑھ گئے ہیں ● چا پلوس ہے ● کام چور ہے ● پیسے کھا جاتا ہے ● دو کی چائے تین کو پلا کر باقی رقم جیب میں ● اپنے لئے چائے، کھانا بچا لیتا ہے ● مجھے خود کھانا دینے نہیں آتا ● جو پیسے دے اُس کی بڑی عزّت کرتا ہے ● دیر سے آتا اور جلدی چلا جاتا ہے ● چیزیں پُچراتا ہے ● اسے مانگنے کی عادت ہے ● ڈیوٹی میں کوتاہی کر کے حرام کی روزی کھاتا ہے۔

”قفلِ مدینہ لگائیے“ کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے مکان و صاحبِ مکان کی غیبت کی 16 مثالیں

● اُن کے مکان (یا کارخانے یا دکان یا ہوٹل) میں بدبو پھیلی ہوئی تھی یا ● صفائی نہیں تھی ● اُن کا حمام (یا لیٹرین) گندا تھا ● وہ اپنے مکان (یا دکان) پر رنگ یا ● مَرَمّت نہیں کرواتا ● گھر ہے یا کباڑ خانہ! ● نہایت بے ڈھنگا مکان بنایا ہوا ہے ● اس کا کمرہ ہے یا قبر؟ ● اس کا مکان ہوا دار نہیں ہے ● مٹی کے گارے سے بنا لیا سیمنٹ سے چٹائی نہیں کرائی ● اس کے گھر کا پلستر جگہ جگہ سے اُکھڑا ہوا تھا ● اس کے گھر کا پنکھا ”کھڑکھڑ“ بول رہا تھا ● اس کا A.C. کافی پرانا معلوم ہوتا تھا۔ ٹھنڈک (COOLING) برابر نہیں دے رہا تھا ● اتنا مالدار ہے مگر گھر میں A.C. نہیں لگوا یا ● اس کنگلے کے ٹھاٹھ تو دیکھو گھر پر A.C. لگوا لیا ہے ● اس کے پاس اتنی رقم کہاں! کسی پارٹی سے A.C. کی

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دوسو بار دُرود پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

ترکیب بنائی ہوگی ❀ اس نے اتنا بڑا مکان کیسے بنوایا؟ پیسے کہاں سے آئے ہوں گے!

”دردناک عذاب سے بچنے“ کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے کرایہ

دار کے بارے میں کسی جانے والی غیبتوں کی 16 مثالیں

❀ میرے گھر کی دیواریں اور فرش خراب کر دیا ❀ میرا کرایہ کھا گیا ❀ کئی مہینوں سے کرایہ نہیں دیا ❀ یہ کرایہ دار صحیح آدمی نہیں ❀ میرے گھر پر قبضہ کرنا چاہتا ہے ❀ مالِک بن بیٹھا ہے ❀ مجھ سے لے کر کسی اور کو کرائے پر بٹھا دیا ہے ❀ میرے مکان کو کباڑ خانہ بنا دیا ہے ❀ مکان کی گٹر لائن تباہ کر ڈالی ہے ❀ جدھر دیکھو دیواروں میں کیلیں ٹھونک دی ہیں ❀ میرا گھر خالی نہیں کرتا ❀ دھمکی دیتا ہے کہ تم سے جو ہو سکے کر لو ❀ مجھے بہت تکلیف میں ڈال دیا ہے ❀ جب بھی گھر خالی کرنے کی بات کروں تڑیاں دیتا ہے ❀ پڑوسی مجھ سے اس کی شکایات کرتے ہیں مگر میری یہ سنتا کب ہے ❀ میرے کرائے داروں کو میرے خلاف بھڑکاتا ہے۔

”اپنی اصلاح کے لئے مَدَنی انعامات پر عمل کیجئے“ کے پینتیس

حُرُوف کی نسبت سے سیاسی تبصروں میں

کسی جانے والی غیبت کی 35 مثالیں

❀ دھاندلی کر کے انتخاب جیتا ہے ❀ اس نے بہت سارے آدمی مروائے ہیں ❀ لُٹا ❀ لُفنگا ❀ غنڈہ ❀ لوٹا ❀ راشی ❀ پیدا گیر ❀ دادا گیر ❀ ٹیڑھا ❀ کھوچھڑا ❀ تڑی باز ❀ بد معاش ❀ دہشت گرد ❀ خالم (سرش) ❀ ذلیل ❀ کمینہ ❀ بد ذات ❀ پاجی ہے ❀ چلتا پڑھ ❀ بکا و مال (جدھر پیسہ دیکھتا ہے اُدھر لڑھک جاتا) ہے ❀ مطلبی ❀ خود غرض ❀ تھالی کا بیٹنگن ❀ مفاد پرست ❀ پیسوں کا بھوکا ہے ❀ اپنی بدعنوانیاں چھپانے کے لئے حکومت سے جاملتا ہے ❀ فنڈ غریبوں کو دینے کے بجائے خود کھا گیا ہے ❀ ووٹ لینے کے وقت پیچھے پیچھے پھرتا ہے ❀ اب گھاس نہیں ڈالتا

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زود پاک نہ پڑھے۔

اس نے اپنے من پسند لوگوں کو ہی نوکریاں دلوائی ہیں سرکاری خزانے پر عیش کر رہا ہے ہم نے اسے ووٹ دیئے مگر اس نے ہمارے لئے کچھ نہیں کیا اندر رکھاتے فلاں پارٹی سے ملا ہوا ہے وطن کاغذا رہے۔

”وقت قیمتی دولت ہے“ کے چودہ حُرُوف کی نسبت سے فُضُول جملوں کی 14 مثالیں

افسوس صد افسوس! آج کل اچھی صحبتیں کیاب ہیں۔ کئی ”پتھے نظر“ آنے والے بھی بد قسمتی سے بھلائی کی باتیں بتانے کے بجائے فُضُول باتیں سنانے میں مشغول نظر آ رہے ہیں۔ کاش! ہم صرف ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ ہی کی خاطر لوگوں سے ملاقات کریں اور ہمارا ملنا صرف ضرورت کی بات کرنے کی حد تک ہو۔ مصطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت نوشہ بزمِ جنت، منبعِ جود و سخاوت، سراپا فضل و رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عاقبت نشان ہے: ”آدمی کے اسلام کی اچھائی میں سے یہ ہے کہ لایعنی چیز چھوڑ دے۔“ (موطا امام مالک ج ۲ ص ۴۰۳ حدیث ۱۷۱۸) صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی یہ حدیثِ پاک نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: یعنی جو چیز کا رآمد نہ ہو اُس میں نہ پڑے، زبان و دل و جو ارح (یعنی اعضا) کو بے کار باتوں کی طرف مُتَوَجِّہ نہ کرے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۱۶۳) یاد رہے! فُضُول باتیں کرنا گناہ نہیں البتہ ان سے بچنا مناسب ہے چنانچہ حُجَّۃُ الاسلام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: بے فائدہ باتوں میں مصروف ہونا یا فائدہ مند گفتگو میں ضرورت سے زیادہ الفاظ ملا لینا حرام یا گناہ نہیں البتہ اسے چھوڑنا بہتر ہے۔ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۴۳) غیر ضروری باتیں کرتے کرتے ”گناہوں بھری“ باتوں میں جا پڑنے کا قوی امکان رہتا ہے لہذا خاموشی ہی میں بھلائی ہے۔ ہمارے معاشرے میں آج کل بلا حاجت ایسے ایسے سوالات بھی کئے جاتے ہیں کہ سامنے والا شرمندہ ہو جاتا ہے اور اگر جواب میں احتیاط سے کام نہ لے تو جھوٹ کے گناہ میں بھی پڑ سکتا ہے۔ بسا اوقات اس طرح کے سوالات ضرورتاً بھی کئے جاتے ہیں اگر ایسا ہے تو فُضُول نہ ہوئے۔

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر قزوید شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کجوس ترین شخص ہے۔

اس طرح کے سوالات کی 14 مثالیں پیش خدمت ہیں اگر ضرورت ہے تو ٹھیک اور اس کے بغیر کام چل سکتا ہے تو مسلمانوں کو شرمندگی یا گناہوں کے خدشات سے بچائیے۔ مثلاً ہاں بھی کیا ہو رہا ہے! یار! آج کل دُعاؤ عا نہیں کرتے! ارے بھائی! ناراض ہو کیا؟ یار! لگتا ہے آپ کو مزہ نہیں آیا! یہ گاڑی کتنے میں خریدی؟ کس سال کا ماڈل ہے؟ آپ کے علاقے میں مکان کا کیا بھاؤ چل رہا ہے؟ یار! مہنگائی بہت زیادہ ہے! فلاں جگہ پر موسم کیسا ہے؟ اُف! اتنی گرمی! آج کل تو کڑکڑاتی سردی ہے! نہ جانے یہ بارش اب رُکے گی بھی یا نہیں! ذرا بارش آئی کہ بجلی گئی! آپ کے یہاں بجلی تھی یا نہیں؟ وغیرہ وغیرہ۔ عموماً مُتَذَكِّرہ (مُ-ت-ذ-ک-رہ) کلمات اور اس طرح کے بے شمار فقرات بلا ضرورت بولے جاتے ہیں۔ تاہم اس طرح کے جملے بولنے والے کے مُتَعَلِّق کوئی بُری رائے قائم نہ کی جائے، بلکہ حسن ظن ہی سے کام لیا جائے کہ ہو سکتا ہے جو بات فضول لگ رہی ہے اس میں قائل کی کوئی مصلحت ہو جو میں نہیں سمجھ سکا۔ یا لُفْز وہ سوال یا جملہ فضول بھی ہو تب بھی قائل گنہگار نہیں۔

تھوک بند غیبتوں کی چار مثالیں

اگر کسی گروپ، آبادی، یا محکمے کی بُرائی کی اور اس سے اُس قوم وغیرہ کے ہر ہر فرد کی بُرائی کرنا مقصود ہو تو گویا بُرائی کرنے والے نے ایک ہی جملے میں اس قوم کی تعداد کے برابر غیبتیں کر ڈالیں، اب اگر اُس قوم میں 10 ہزار افراد ہیں تو 10 ہزار غیبتوں کا گناہ ہوا۔ اس کی چار مثالیں پیش کی جاتی ہیں: ہمارا سارا ہی خاندان (یا سارا گاؤں) گمراہ ہو گیا ہے ایک میں ہی بچا ہوا ہوں (عموماً ایسا نہیں ہوتا، بڑے بوڑھے، خواتین اور بچے اکثر محفوظ ہوتے ہیں) ہمارے سارے ہی سرکاری افسر رشوت خور ہیں! الیکٹریک سپلائی والے سب کے سب بد معاش ہیں (معاذ اللہ) حکومت میں سب کے سب چور بھرے ہیں وغیرہ۔ البتہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کسی جملے میں ”کل یا اس سے ملتا جلتا“ کوئی لفظ ہوتا ہے لیکن وہاں عرفاً تمام لوگ نہیں بلکہ اکثر افراد مُراد ہوتے ہیں تو اگر قائل یعنی کہنے والے نے ہر ہر فرد مُراد نہ لیا ہو تو ایسی جگہ پر تمام لوگوں کی غیبت کا حکم نہیں



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

ہوگا لیکن یہ یاد رکھیں کہ عام لوگوں کیلئے اس طرح کے جملوں میں فرق سمجھنا اور قائم رکھنا مشکل ہوتا ہے لہذا عافیت اسی میں ہے کہ ایسے الفاظ سے بالکل گریز کیا جائے جس میں ہزاروں غیبتوں میں پڑ جانے کا اندیشہ ہو۔

”اے کاش! لگ جائے قفلِ مدینہ“ کے انیس حُرُوف کی نسبت سے بقر عید پر کئے جانے والے فُصول سُوالات کی 19 مثالیں

بقر عید کے موقع پر بغیر لینے دینے کے کئے جانے والے فُصول سُوالات کی 19 مثالیں: گائے لینے کب جائیں گے؟ آج کل تو منڈی تیز ہو گئی ہوگی! ہاں بھئی! گائے کتنے میں لائے؟ یار! گائے ہے تو بڑی جاندار! کتنے دانت کی ہے؟ ٹکڑ تو نہیں مارتی؟ چلا کر لائے یا سُوڑ کی میں سُوڑ کی والے نے کتنا کرایہ لیا؟ کب کٹے گی؟ قصاب وقت پر آیا یا نہیں؟ قصاب چھری پھیر کر چلا گیا پھر بڑی دیر سے آیا! ہاں یار! قصاب لوگ لٹکا دیتے ہیں فلاں کی گائے قصاب کے ہاتھ سے جھوٹ کر بھاگ کھڑی ہوئی، بڑا مزا آیا! ہاں یار! قصاب اناڑی تھا! (اس جملے میں غیبت، تہمت، دل آزاری، بدگمانی اور بدالقبائی وغیرہ گناہوں کی بدبو ہے البتہ اگر واقعی وہ قصاب اناڑی ہو اور جس کو بتایا اس کو اُس سے بچانا مقصود ہو تو اس جملے میں خرج نہیں) آپ کا بکرا کتنے دانت کا ہے؟ کتنے میں ملا؟ اوہو! بڑا مہنگا ملا! چلتا بھی ہے یا نہیں؟ کتنی کٹائی لگی؟ وغیرہ وغیرہ۔

”جھوٹ ہلاکت خیز ہے“ کے چودہ حُرُوف کی نسبت سے جھوٹ پر مجبور کرنے والے سُوالات کی 14 مثالیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض اوقات لوگ ایسے سُوالات کر دیتے ہیں کہ جواب دینے میں بے احتیاطی اور مُرُوّت کی وجہ سے آدمی کے منہ سے جھوٹ نکل سکتا ہے اگرچہ سُوال کرنے والا گنہگار نہیں تاہم مسلمانوں کو گناہوں سے بچانے کیلئے بلا ضرورت اس طرح کے سُوالات سے اجتناب (یعنی پرہیز) کرنا مناسب ہے۔ سُوالات کی 14 مثالیں

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

حاضر ہیں: ہمارا گھر ڈھونڈنے میں کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی؟ ہمارے گھر کا کھانا پسند آیا؟ میرے ہاتھ کی چائے کیسی تھی؟ ہمارا گھر آپ کو اچھا لگا؟ میرے لئے دُعا کرتے ہیں یا نہیں؟ میں نے ابھی جو بیان کیا آپ کو کیسا لگا؟ میں نے جو نعت شریف پڑھی تھی اس میں آپ کو میری آواز کیسی لگی؟ میری بات آپ کو بُری تو نہیں لگی؟ میرے آنے سے آپ کو تکلیف تو نہیں ہوئی؟ میری وجہ سے آپ کو بوریت تو نہیں ہو رہی؟ میں آکر آپ کی باتوں میں کہیں مُخل تو نہیں ہو گیا؟ آپ مجھ سے ناراض تو نہیں؟ آپ مجھ سے خوش ہیں نا؟ میرے بارے میں آپ کا دل تو صاف ہے نا؟ وغیرہ۔

سَبَّ خَطَر نَاكِبُ الْفُضُولِ بعض لوگ تو بڑے ہی عجیب ہوتے ہیں، بات بات پر خواہ مخواہ اس طرح تائید طلب کرتے ہیں: ہاں ابھی کیا سمجھے؟ میری بات کا مطلب سمجھ گئے نا؟ البتہ ضرور تا شاگردوں یا ماتحتوں سے استاذ یا بزرگوں وغیرہ کا پوچھنا کبھی مفید بھی ہوتا ہے تاکہ کسی کو سمجھ میں نہ آیا ہو تو سمجھایا جاسکے۔ ایسے موقع پر سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں سامنے والے کو چاہئے کہ جھوٹ موٹ ہاں میں ہاں نہ ملائے کیوں بھی! ٹھیک ہے نا؟ ”میں غلط تو نہیں کہہ رہا؟“ ”کیا خیال ہے آپ کا؟“ اب بات لاکھ نا قابلِ قبول ہو یا غیبت پر مشتمل ہو مگر بسا اوقات مُرُوّت میں ہاں میں ہاں ملا کر بار بار جھوٹ اور غیبت کی تائید کے گناہ کرنے پڑتے ہیں! ایسے اَبوالفُضُول اور باتونی لوگوں کی اصلاح کی ہمت نہ پڑتی ہو تو پھر ان سے کوسوں دور رہنے ہی میں عاقبت ہے کہ ان کی غیبتوں اور تہمتوں وغیرہ گناہوں بھری باتوں میں بھی ہاں میں ہاں ملانا کہیں جہنم میں نہ پہنچا دے! یہاں تک کہ اس طرح کے بکواسی لوگ کبھی تو گمراہی کی باتیں بلکہ مَعَاذَ اللّٰہ غُرُوجَلَّ کفریات بک کر بھی حسبِ عادت تائید حاصل کرنے کیلئے: ”کیوں جی ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟“ کہہ کر سامنے والے سے ہاں کھلوا کر بعض اوقات اُس کا بھی ایمان برباد کر دیتے ہیں۔ کیوں کہ ہوش و حواس کے ساتھ کفر کی تائید بھی کفر

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ہے۔ اَلْعِيَاذُ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

اے کاش! ضرورت کے سوا کچھ بھی نہ بولوں
اللہ زباں کا ہو عطا قُفْلِ مدینہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فون پر کی جانے والی فضول باتوں کی 5 مثالیں

❖ کیا کر رہے ہو؟ ❖ کہاں ہو؟ ❖ گاڑی میں فون آیا تو سامنے سے سوال ہوگا اس وقت آپ کے پاس کون کون ہے؟ ❖ کدھر سے گزر رہے ہو؟ ❖ کہاں تک پہنچے؟ وغیرہ۔ ہاں جو جو سوال ضرورتاً کیا جائے وہ فضول نہیں کہلائے گا مگر بعض سوالات آدمی کو شرمندہ کر کے جھوٹ پر مجبور کر سکتے ہیں مثلاً ہو سکتا ہے کہ پہلے تین سوالات کا جواب وہ دُرست نہ دے پائے کیوں کہ وہ نہیں چاہتا کہ کسی کو پتا چلے کہ کیا کر رہا ہے یا کہاں ہے یا اُس کے پاس کون کون ہے۔ بس کام کی بات وہ بھی حسب ضرورت کرنے ہی میں دونوں جہانوں کی عاقبت ہے۔

”غیبت نقصان دہ ہے“ کے تیرہ حُرُوف کی نسبت سے فون

کرنے کے حوالے سے غیبت کی 13 مثالیں

فون، S.M.S، انٹرنیٹ پر چیٹنگ اور برقی ڈاک (یعنی E-MAIL) کے ذریعوں سے بھی غیبتوں، بدگمانیوں اور تہمتوں کا سلسلہ ہو سکتا ہے۔ آپ نے کسی کو چند بار بلکہ 100 بار بھی فون یا sms یا ای میل کیا ہو اور جواب نہ ملا ہو تب بھی اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ حُسنِ ظن سے کام لیکر عمدہ عبادت کا ثواب کمالیا کریں جیسا کہ سلطانِ دو جہان

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ یعنی حُسن ظن عمدہ عبادت سے ہے۔ (سنن ابوداؤد ج ۴ ص ۳۸۷ حدیث ۴۹۹۳) چنانچہ حُسن ظن قائم کیجئے کہ جواب نہ دینے میں اُس کی کوئی نہ کوئی مجبوری ہوگی نیز اس مسئلے پر بھی نظر رکھئے کہ بالفرض کسی نے جان بوجھ کر بھی فون وصول نہیں کیا یا آپ کے sms یا ای میل کا جواب نہیں دیا تو شرعاً اس کا گنہگار ہونا ضروری نہیں، ورنہ تو جس جس کے پاس فون ہو گا وہ بار بار گنہگار ہوتا رہے گا، خود آپ بھی تو ہر کسی کا ہر فون وصول نہیں فرماتے ہوں گے۔ مگر افسوس! فون کا جواب نہ ملنے پر شیطان بعض لوگوں کو بسا اوقات سب کچھ بھلا کر غصے سے باؤلا بنا دیتا ہے، لہذا ٹھنڈے دماغ سے کام لیجئے، اگر آپ غصے میں بے صبر رہے ہو گئے تو اس طرح کے غیبتوں، تہمتوں اور بدگمانیوں سے بھرپور گناہوں بھرے جملے منہ سے نکل سکتے ہیں: وہ بڑا بے درد ہے، سست آدمی ہے، پتا نہیں میرا فون کیوں نہیں اُٹھاتا، مجھ پر خار کھاتا ہے، اتنی بار فون کئے مگر جان بوجھ کر وصول (ATTEND) نہیں کئے، اپنے آپ کو کچھ سمجھتا ہے، میں نے اس کے ساتھ فلاں فلاں احسانات کئے ہیں مگر یہ احسان فراموش ہے، مطمئن شخص ہے، بے وفا ہے، وانوا (یعنی ٹیڑھا) ہے، کسی کی مجبوری کا اس کو احساس ہی نہیں، میرا فون دانستہ مصروف (Busy) کر دیتا ہے (حالانکہ نظام (System) کی مصروفیت یا خرابی کی بناء پر بھی ایسا ہو سکتا ہے) (صبح کے وقت فون وصول نہ ہونے پر) ابھی تک نہیں اُٹھا، آخر کتنا سوائے گا۔ وغیرہ۔

فون وصول کر کے ثواب کمائیں

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! بے شک ہر کسی کا فون وصول کرنا واجب نہ سہی، مگر مسلمان کی دلجوئی اور اُسے غیبتوں، تہمتوں اور بدگمانیوں وغیرہ گناہوں سے بچانے کی اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ فون وصول کر لیجئے اور SMS کا جواب دے دیجئے، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ فون کرنے والے کو کوئی ایمر جنسی درپیش ہو، آپ اگر سخت مجبوری کی وجہ سے اُس وقت فون وصول نہ کر سکے تو بعد میں خود اُسے فون کر لیجئے اور اس کا دل خوش کر کے ثواب آخرت کے حقدار بنئے۔ مسلمان کا دل خوش کرنے کے ثواب کی

بھی کیا بات ہے! چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 743 صفحات پر مشتمل کتاب، ”جنت میں لے جانے والے اعمال“ صفحہ 534 پر ہے: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عز و جل کے نزدیک فرائض کی ادائیگی کے بعد سب سے افضل عمل مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنا ہے۔

(الْمُعْجَمُ الْكَبِيرُ لِلطَّبْرَانِيِّ ج ۱۱ ص ۵۹ حدیث ۱۱۰۷۹)

”غیبت سے نفرت پھیلتی ہے“ کے سترہ حُرُوف کی نسبت سے کسی کا فون آنے کی صورت میں غیبت کی 17 مثالیں

✽ یار اس کا فون کہاں آ گیا اب ✽ یہ لمبی کریگا ✽ جلدی جان نہیں چھوڑے گا ✽ بہت چکنی کرتا ہے ✽ میں تو اس کا فون وصول (ATTEND) نہیں کرتا کیوں کہ خواہ مخواہ ادھر ادھر کی باتیں کر کے وقت خراب کرتا ہے ✽ اچھا اُس چکنے گھڑے کا فون آیا تھا ✽ یار وہ تو ”مس کال“ ہی دیتا ہے ✽ کنجوس ہے اس کو تو مجھے ہی فون کرنا پڑتا ہے ✽ ایک تو ”مس کال“ دیتا ہے اور جلدی رپلائی نہ دوں تو اوپر سے مجھ پر بگڑتا ہے ✽ جب میں فون کروں تو خوب لمبی کرتا ہے اگر خود اس نے فون کیا ہو تو پیسے بچانے کے چکر میں فوراً بات ختم کر دیتا ہے ✽ اس کا فون تو بس کام کے دوران ہی آ سکتا ہے ✽ فارغ آدمی ہے ✽ دوسروں کی غیبت کرتا ہے ✽ اسے نمبر دے کر پھنس گیا ✽ اب کان کھائے گا ✽ سب کو اپنی طرح فالتو سمجھتا ہے۔

”غیبت آفت ہے“ کے نو حُرُوف کی نسبت سے کسی کا فون نہ آنے کی صورت میں غیبت کی 9 مثالیں

✽ جب اپنا مطلب تھا تو وقت بے وقت فون کرتا تھا ✽ مطلب نکل گیا تو پلٹ کر حال تک نہیں پوچھا ✽ (بیٹے

کیلئے ماں کہے) جب بیوی گھر میں تھی تو روز فون کرتا تھا اب ہمیں گھاس بھی نہیں ڈالتا۔ اسے اتنی توفیق کہاں کہ فون کرے، جب بھی کیا ہے میں نے ہی کیا ہے۔ (ماں کہے) سسرال میں اگر دو دن فون نہ کرے تو بے چین ہو جاتا ہے۔ اور اپنے گھر مہینوں گزر جائیں کوئی فکر ہی نہیں ہوتی۔ (ماں باپ کہیں) دوسروں کو فون کرنے کے لئے اس کے پاس وقت بھی ہے اور پیسے بھی، ہمارے لئے اس کے پاس ٹائم ہی نہیں۔ شادی کے بعد ہمیں بالکل ہی بھول گیا ہے۔ جان بوجھ کر فون نہیں کرتا۔

”زبان سنبھالو!“ کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے کسی کو فون

کرتے دیکھ کر کسی جانے والی غیبتوں کی 11 مثالیں

• بچک کر دایا ہوگا ورنہ اس کنجوس کبھی چوس کے پاس اتنا دل کہاں کہ رقم خرچ کرے۔ اس نے فون پر ضرور میری پُغلیاں کی ہوں گی۔ (ساس کہے) اپنے میکے والوں سے ہماری بُرائیاں کر رہی ہوگی۔ میرے خلاف میرے بیٹے کے کان بھر رہی ہوگی۔ (بہو کہے) اپنے بیٹے کو میرے خلاف بھڑکا رہی ہوگی۔ (ملازمین کہیں) سیٹھ صاحب رشوت کا ریٹ فائل کر رہے ہوں گے۔ (افسر کہے) اوپر میری شکایت لگا رہا ہوگا۔ مخالف گروپ کو ہمارے راز بتا رہا ہوگا۔ بڑا پھول رہا ہے کہ میری فلاں افسر/سیٹھ/M.P.A./M.N.A./صوبائی وزیر/وفاقی وزیر سے بات ہو رہی ہے۔ خواجواہ ہر وقت فون پر لگا رہتا ہے۔ دیکھ تو کیسے چیخ چیخ کر بات کر رہا ہے۔

”غیبت سے بچئے“ کے دس حُرُوف کی نسبت سے SMS کے

حوالے سے کسی جانے والی غیبتوں کی 10 مثالیں

• اس بُدھ کو sms لکھنا ہی نہیں آتا۔ اس کا کوئی دھندا ہی نہیں، جب دیکھو sms ہی لکھتا رہتا ہے ٹی کہ چلتے چلتے بھی sms لکھنے سے نہیں رکتا۔ بہت کنجوس ہے صرف sms سے ہی کام چلاتا ہے۔ بور sms بھیجتا ہے



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُو درُو رہو تمہارا رُو درُو مجھ تک پہنچتا ہے۔

اسے تو رومن لکھنی ہی نہیں آتی اس لئے اردو میں لکھتا ہے انگلش میں sms لکھتے وقت بہت غلطیاں کرتا ہے کسی کا sms پڑا کے اپنے نام سے بھیجتا ہے فلاں SMS کر کر کے مجھے تنگ کرتا رہتا ہے سلام تک نہیں لکھتا بے ہودہ sms کرتا ہے۔

CHATTING کے حوالے سے کی جانے والی غیبتوں کی 3 مثالیں:

چٹنگ کے علاوہ اس کا کوئی کام ہی نہیں ہوتا چٹنگ کے دوران بہت جھوٹ بولتا ہے ہمیں تو چٹنگ سے منع کرتا ہے اور خود باز نہیں آتا۔

INTERNET کے حوالے سے کی جانے والی غیبتوں کی 5 مثالیں:

یہ نیٹ کے ذریعے دوسروں کے کمپیوٹر میں گھس کر ان کا مواد چوری کرتا ہے اس نے اپنا کنکشن کہاں لیا ہو گا! چوری کا استعمال کر رہا ہو گا نہ جانے کیا کیا دیکھتا ہے بھائی یہ تو فرصتی ہے، ہر وقت نیٹ پر ہی بیٹھا رہتا ہے بہت پیسہ ضائع کرتا ہے۔

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنتوں پر عمل کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، مدنی انعامات کے مطابق زندگی کے ایام گزارئے، سنتوں کی تربیت کیلئے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کیجئے، اور خوب خوب درسِ فیضانِ سنت دیجئے اور سنئے اور اس کی برکتیں لوٹئے، ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں: باندہ (بمبئی، ہند) کے ایک اسلامی بھائی نے جو کچھ بتایا اس کا خلاصہ ہے کہ 20.00ء میں علاقے کے اندر ہونے والے چوک درس میں ایک دن مجھے شرکت کی سعادت ملی، درس کے بعد ملاقات کرتے ہوئے ایک اسلامی بھائی نے مجھے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش

چوک درس کی بہار
باقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا دیدار

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

کی۔ میں اجتماع میں حاضر ہوا، وہاں مبلغِ دعوتِ اسلامی دُرودِ پاک کی فضیلت بیان فرما رہے تھے اس کا کچھ ایسا اثر ہوا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے روزانہ 313 مرتبہ دُرودِ پاک پڑھنے کا معمول بنالیا۔ چند ہی دنوں بعد ایک رات جب سویا تو سوئی ہوئی قسمت انگڑائی لیکر جاگ اٹھی، میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے: فلاں جگہ پر سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ یہ سن کر میں عالمِ دیوانگی میں زیارت کی نیت سے دوڑا تو آگے لوگوں کا ایک ہجوم تھا، سیدھے ہاتھ کی طرف واقع ایک گھر سے نور نکل رہا تھا، میں اُس میں داخل ہو گیا وہاں دیکھا کہ امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم تشریف فرما ہیں، میں نے ان سے عرض کی: سرکارِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کہاں تشریف فرما ہیں؟ آپ کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے مجھے اندر جانے کا اشارہ فرمایا، میں مزید اندر کی طرف گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رسولوں کے سردار، مدینے کے تاجدار، ہم غریبوں کے غم گسار، شفیع روزِ شمار، جنابِ احمدِ مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک بلند جگہ جلوہ افروز تھے۔ میں نے سلام عرض کیا، جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جواب ارشاد فرمایا اور مجھ سے مصافحہ کیا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک گلاب کے پھول کی طرح کھلا ہوا تھا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور سے جو نور نکل رہا تھا وہ پورے گھر کو روشن کر رہا تھا۔ سُبْحَنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس وقت سے میں دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہوں اور اس کے مَدَنی ماحول کی برکتیں لوٹ رہا ہوں۔

ایسی قسمت کھلے، دیکھنے کو ملے جلوۂ مصطفیٰ، قافلے میں چلو
شوقِ حج کا ہے گر، اور آقا کا درِ شوقِ کو ہے دیکھنا، قافلے میں چلو
سبز گنبد کا نور، دیکھنے کا سرور پاؤ گے آؤ نا، قافلے میں چلو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر دُرود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

دعوتِ اسلامی دُرود و سلام کے جامِ پلاتی ہے

سُبْحَنَ اللّٰہِ اَسْبَحْنَ اللّٰہِ اَسْبَحْنَ اللّٰہِ! کیسے خوش بخت اسلامی بھائی ہیں کہ آتے ہی رحمتوں سے جھولی بھر

گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ غَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی عاشقانِ رسول کی سنتوں بھری تحریک ہے اور بھر بھر کر دُرود و سلام کے جامِ پلا رہی ہے اور آ کر پیاسے سیراب ہو رہی ہیں اور مقدرِ والے جلوہِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔
کوئی آیا پا کے چلا گیا کوئی عمر بھر بھی نہ پاسکا
مرے مولیٰ تجھ سے گلہ نہیں یہ تو اپنا اپنا نصیب ہے

خواب دیکھنے والے نے چہرہ انور کے نور سے گھر روشن دیکھا، سُبْحَنَ اللّٰہِ!

کیوں نہ ہو کہ ربِّ غفور غَزَّوَجَلَّ کی عطا سے میرے حضور، ”سراپا نور“ ہیں جیسا کہ دعوتِ

اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ 48 صفحات پر مشتمل رسالہ،

نورِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی
جلوہِ سامانیات

”سیاہ غلام“ صفحہ 8 اور 9 پر ہے: ”عقلاء شریف“ میں ہے: جب رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم،

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مُسکراتے تھے تو دُرودِ یوار روشن ہو جاتے۔ (الشفاف ص ۶۱) اُمُّ الْمُؤْمِنِینِ حضرت سیدتنا

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں: میں سُحری کے وقت گھر میں کپڑے سی رہی تھی کہ اچانک سُوئی ہاتھ سے

گر گئی اور ساتھ ہی چراغ بھی بجھ گیا، اتنے میں مدینے کے تاجدار، منبعِ انوار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم گھر میں داخل ہوئے

اور سارا گھر مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے چہرہ انور کے نور سے روشن و متور ہو گیا اور گمشدہ سُوئی مل گئی۔

(القولُ البَدِیع ص ۳۰۲) بلکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تو قاسمِ نور ہیں جسے چاہیں پُر نور کر دیں چنانچہ اسی رسالے سیاہ

قامِ غلام صفحہ 6 پر ہے: حضرت سیدنا اسید بن ابی اُناس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مدینے کے تاجدار، شہنشاہِ عالی

وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک بار میرے چہرے اور سینے پر اپنا دست پُر انوار پھیر دیا، اس کی بَرَکت یہ ظاہر ہوئی کہ

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

میں جب بھی کسی اندھیرے گھر میں داخل ہوتا وہ گھر روشن ہو جاتا۔

(الخصائص الكبرى للسُّيُوطِي ج ۲ ص ۱۴۲، تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۲۰ ص ۲۱)

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے

مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

”غیبت گناہ کبیرہ اور مُردہ بھائی کا گوشت کھانے کے برابر ہے، غیبت کرنے والا توبہ کر لے تب بھی سب سے آخر میں جنت میں جائے گا“ کے بانوے حُرُوف کی نسبت سے دوستوں میں کی جانے والی غیبتوں کی 92 مثالیں

◉ لمبی کرتا ہے۔ ◉ چکنی کرتا ہے ◉ چمکنا گھڑا ◉ لہلہا ◉ منہ پھٹ ◉ باتونی ◉ بڑ بولا ◉ بڑ بڑیا ◉ بکواسی، ◉ فضول گو ہے ◉ یہ آتا ہے تو مجھے تو بڑی کوفت ہوتی ہے ◉ بور کرتا ہے ◉ آتا ہے تو پھر جان نہیں چھوڑتا ◉ دماغ کھا جاتا ہے ◉ مغز کی ”دہی“ ہے ◉ اس کا تو گتے، یا ◉ لوہے کا بھیجا ہے ◉ اپنے آپ کو کچھ سمجھتا ہے ◉ خود کو بڑا ہوشیار سمجھتا ہے ◉ بہت سیانا بنتا ہے ◉ شوبازی کرتا ہے ◉ ڈیڑھ ہوشیار ہے ◉ مجھے بڑ قوف، یا ◉ اُلو بنا رہا تھا ◉ لے! میرے کو بالکل ماما سمجھ رکھا ہے! ◉ خوا مخواہ کا رعب جھاڑتا ہے ◉ کسی کو خاطر میں ہی نہیں لاتا ◉ شوباز ◉ بول بچنی ◉ چال باز ◉ ڈھونگی ہے ◉ بد اخلاق ◉ بد تمیز ◉ بد زبان ◉ شند مزاج ◉ الٹی کھوپڑی کا ◉ بے مُردّت ◉ بے شرم ◉ بے حیا ◉ ڈھور ہے ◉ اس کا منہ ہر وقت چڑھا، یا ◉ سوجا، یا ◉ پھولا ہوا رہتا ہے ◉ مریل ٹٹو ◉ مُردار ◉ ڈرپوک ◉ بزدل ہے ◉ اس میں دم کہاں ہے! ◉ جھگڑالو ◉ لڑاکو ◉ فتنہ ◉ فتنے کی جڑ ◉ پھڈے باز ہے ◉ ”گند“ کرتا ہے ◉ کھاؤ (کھا۔ اُو) ◉ پیٹو ◉ کھاتا بہت ہے ◉ مال کھاؤ ◉ پیٹ بھرو ◉ مفت



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

خورا* کھا ہے* بالکل اندھی چلا رکھی ہے* شخی پگھارتا* خالی باتیں بناتا* افواہیں اڑاتا* بڑی بڑی باتیں کرتا* بھینکو* گپیں* ڈینگیا ہے* پھینکتا* ٹھوکتا* چھوڑتا* ہانکتا* ”ہوائی فائر“ کرتا ہے* آئیاں مارتا* چکر دیتا* گول گول باتیں کرتا ہے* نیت خراب ہے، یا* آدمی صحیح نہیں* بہانے باز* حیلے باز* آنٹی باز* جھوٹا* 420* فراڈی* نمبری* ٹھگ، یا* چیٹر ہے* خار باز* میری ترقی دیکھ نہیں سکتا* مجھ پر خار کھاتا ہے* اس کی جب سوئی اکتی ہے تو پھر اس کو کوئی نہیں سمجھا سکتا۔

”اپنے سر پر وبال نہ لیجئے“ کے انیس حُرُوف کی نسبت سے مصنف کے بارے میں کی جانے والی غیبتوں کی 19 مثالیں

کتابوں کے مصنفین کی خامیاں اور کمزوریاں صحیح مقصد کے تحت بیان کرنا جائز ہے، البتہ خواہ مخواہ بُرائی کرنا غیبت ہے یہاں متوقع غیبتوں اور تہمتوں کی 19 مثالیں بیان کی جاتی ہیں: انشاء پر دازی کے فن میں کورا ہے* اس کی تحریر بوریت گُن ہوتی ہے* ذرا سی تعریف ہونے پر پھول گیا ہے* خود کو تحریر کے فن کا امام سمجھتا ہے* اردو کی چند کتابیں پڑھ کے مصنف بن بیٹھا ہے* کسی کا مواد چوری کر کے اپنے نام سے منسوب کر لیا ہے* دوسروں کی کتاب کا چر بہ اُتار لیتا ہے* اسے کتاب پر اپنا نام القابات کے ساتھ لگوانے کا بڑا شوق ہے* اس کی تحریر جاندار نہیں* اس نے کتاب میں موضوع سے ہٹ کر مواد بہت ڈال دیا ہے* اردو جملے دُرست نہیں* جملوں میں ربط نہیں* اسے اردو ادب کی الف ب نہیں آتی* اس موضوع پہ لکھنے کی کیا ضرورت تھی* اس کا اپنا ایک بھی جملہ نہیں ہوتا* کام کسی سے

دینہ

اے کسی کی ناگ میں اپنی ناگ اڑا کر گرا دینے کو آنٹی دینا“ کہتے ہیں مگر ہمارے یہاں یہ لفظ بطور نچا ورہ بھی استعمال ہوتا ہے، یعنی جو اُلٹی سیدھی دلیلیں دیکر سامنے والے کو بے بس کر دے یا الجھن میں ڈال دے اُس کو ”آنٹی باز“ بولتے ہیں چونکہ یہ لفظ شریف آدمی کیلئے نہیں بولا جاتا اور جس کے لئے بولا جائے معنی سمجھنے کی صورت میں اس کو ناگوار معلوم ہوتا ہے اس لئے اس کو غیبت کی مثالوں میں شامل کیا ہے۔



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر ایک مرتبہ زور و شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

کروا کر اپنے نام سے چھاپ دیتا ہے ❀ اتنی روٹی کتاب، اس سے اچھا تھا کہ نہ ہی لکھتا ❀ اس سے اچھا تو میں خود لکھ سکتا ہوں ❀ آتا جاتا کچھ ہے نہیں کتابیں لکھنے بیٹھ گیا ہے۔

ویب سائٹس کے متعلق متوقع 5 غیبتیں

عموماً سائٹس اداروں کی ہوتی ہیں یا افراد کی ہوں تو اکثر و بیشتر سائٹ کا مالک مُعین و معلوم آدمی نہیں ہوتا لہذا غیبت جیسی ہوگی جبکہ مُعین و معلوم فرد یا افراد کی کجائے۔ ہاں اگر معلوم ہے کہ یہ ویب سائٹ فلاں مسلمان کی ہے اور بلا اجازت شرعی بُرائی بیان کی نیز جس کے سامنے بُرائی بیان کی وہ بھی سمجھ رہا ہے کہ فلاں کی بُرائی ہو رہی ہے تو اب گناہ بھری غیبت ہے۔ اس قاعدے کو پیش نظر رکھتے ہوئے ویب سائٹس کے متعلق غیبت کی 5 مثالیں ملاحظہ فرمائیے: ❀ فلاں نے کیا بے کار ویب سائٹ بنائی ہے ❀ بہت دیر سے کھلتی ہے ❀ کلر اور ڈیزائننگ اچھی نہیں کی ❀ لوگو (LOGO) پُر کرنا پناہ لیا ہے ❀ ”فری ہوسٹنگ“ پر بناتا ہے کجس ہے، اپنے پیسے خرچ نہیں کرتا۔

”غیبت سے بچ“ کے آٹھ حُرُوف کی نسبت سے استنجاء خانے کسی لائن میں غیبت کی 8 مثالیں

سفرِ مدینہ کے دوران حَرَمِ مطہر و منی شریف وغیرہ میں نیز مدارس و مساجد کے استنجاء خانوں پر بھیڑ کے موقع پر صبر کیجئے، آوازیں لگانے، بار بار دروازہ بجانے اور قطار میں کھڑے ہوئے لوگوں کے آگے اندر گئے ہوئے شخص کے متعلق زَبان چلانے کی صورت میں دل آزاری اور غیبت وغیرہ سے بچنا مشکل ہو جائے گا، ایسے موقع پر کی جانے والی غیبت کی 8 مثالیں ملاحظہ ہوں: ❀ اندر جا کر بیٹھ گیا ہے ❀ پائے چڑھائے ہیں ❀ اس کو دوسروں کا خیال رکھنا چاہئے ❀ ارے! یہ کہاں اندر چلا گیا، یار! اس کو تو بڑی دیر لگتی ہے ❀ وہ جلدی نہیں نکلتا ❀ پتا نہیں اندر جا کر کیا کرتا ہے! ❀ اندر سو تو نہیں گیا ❀ گند کر کے چلا جاتا ہے ٹھیک سے پانی بھی نہیں بہاتا۔

”غیبتیں کرنے والا تانبے کے ناخنوں سے چہرے اور سینے کو بار بار چھیل رہا تھا“ کے اٹھاؤں حُرُوف کی نسبت سے جسمانیّت میں غیبت کی 58 مثالیں

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! بلا مصلحت شرعی کسی کے جسم کا عیب بیان کرنا بھی غیبت ہے۔ لہذا کسی ”کمزور“ کو بھی کمزور کہتے ہوئے کہنے کی مصلحت پر غور کر لینا ضروری ہے کہ اس کو ”کمزور“ کیوں کہہ رہا ہے! اگر بطور بُرائی کہہ رہا ہے تو یہ غیبت ہے۔ جسمانیّت کے متعلّق غیبت کی مزید 58 مثالیں ملاحظہ ہوں: ✽ مَرِیل گھوڑا ہے ✽ اتنا پتلا ہے کہ پھونک مارو تو اُڑ جائے ✽ موٹا ہے ✽ پیٹ نکلا ہوا ہے ✽ بے دَول جسم والا ہے ✽ لَمْبَا ✽ لَمْبُو ✽ اُونٹ ✽ ناوَر ✽ بانس ہے ✽ ناٹا ✽ ٹھنگو ✽ ٹھگنا ہے ✽ بھینگا ✽ پُخْد ہا ✽ کاٹا ✽ اندھا ہے ✽ کوڑھی ✽ چچک کے داغ والا ہے ✽ لُولَا ✽ لَنگڑا ✽ کُجڑا ہے ✽ عورتوں جیسی چال ہے ✽ مُخَنَّث ✽ بَہْجَوَا ✽ نامرد ہے ✽ بُھو را ✽ کالا ✽ کَلَواجلو ہے ✽ اِس کی ناک چھٹی ہے ✽ تَوْتَلَا ✽ ہکلا ✽ ناک میں سے بولتا ہے ✽ بد صورت ہے ✽ بوڑھا ✽ گھوسٹ ہے ✽ قبر میں پاؤں لٹک گئے ہیں ✽ گنجا ✽ ائیر پورٹ ہے ✽ ذَنَنُو ✽ ذَنَتَا ✽ دَنَتِیلا ہے ✽ اس کے منہ سے یا بدن سے یا کپڑوں سے پسینے کی بد بو آتی ہے ✽ بہرا ہے ✽ ریلوے کا پُرانا انجن (یعنی بہت کالا) ہے ✽ اس میں کوئی نقص ہے جہی تو اب تک کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا ✽ موٹی بھینس ہے ✽ لمبی ناک ✽ لمبے منہ والا ہے ✽ اس کے ناخنوں میں میل بھری ہوئی تھی ✽ اس کے کانوں سے میل کی بو آرہی تھی ✽ وہ کٹی ناک والا ✽ اس کے دانت ڈریکولا جیسے ہیں ✽ پان گڑکا کھا کھا کر دانت خراب کر دیئے ہیں ✽ اتنی زور سے ہنستا ہے کہ ڈر ا دیتا ہے ✽ جب دیکھو اس کا منہ پاگلوں کی طرح گھلا ہی رہتا ہے ✽ اس کے ہاتھ پاؤں پر بہت میل جما ہوا تھا ✽ کھا کھا کر موٹا ہو گیا ہے ✽ سوتے میں اتنے زور سے خراٹے لیتا ہے کہ کسی کو سونے نہیں دیتا۔

”غیبت سود سے بھی بڑا جرم ہے“ کے بیس حُرُوف کی نسبت سے عبادات کے بارے میں غیبت کی 20 مثالیں

✽ فجر میں کہاں اُٹھتا ہے! ✽ نماز جلدی جلدی پڑھتا ہے ✽ اُس سے حُرُوف کی اصل مخارج سے ادا یگی نہیں ہوتی! ✽ بے نمازی ہے ✽ ترَمَضان کے روزے نہیں رکھتا ✽ زکوٰۃ نہیں دیتا ✽ زکوٰۃ لینے جاؤ تو دھکے کھلاتا ہے ✽ چندہ دینے میں کنجوسی کرتا ہے ✽ نماز یا روزہ یا زکوٰۃ کے مسائل نہیں جانتا ✽ حج فرض ہو چکا ہے مگر نہیں جاتا کیوں کہ اس کو کاروبار سے فرصت نہیں ✽ لوگوں پر کثرتِ عبادت کا سکہ جمانے کے لئے تہجد پڑھتا ہے ✽ دوسرے اسلامی بھائی ہوں تو ہی اشراق و چاشت پڑھتا ہے اکیلے میں نہیں پڑھتا ✽ اس کو رَمَضان المبارک میں بھی تلاوت کی توفیق نہیں ✽ عصر و عشاء کی سنتِ غیر مُؤکدہ تو کبھی پڑھتا ہی نہیں ✽ نماز کے بعد جلدی بھاگنے کی کرتا ہے، فاتحہ ثانی کیلئے رکتا ہی نہیں ✽ تسبیح ہاتھ میں پکڑ کر خالی ہونٹ ہلاتا رہتا ہے پڑھتا وڑھتا کچھ نہیں ✽ لوگوں کو دکھانے کے لئے تسبیح ہاتھ میں رکھتا ہے ✽ ماتھے پر سجدے کا نشان بنانے کے لئے زمین پر خوب سر گرڑتا ہے ✽ روزہ رکھ کر بھی فلمیں ڈرامے دیکھتا ہے ✽ بڑا نمازی بنتا ہے تراویح تک تو جماعت سے نہیں پڑھتا۔

”غیبت بد بلا ہے“ کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے حافظِ قرآن کی غیبتوں کی 11 مثالیں

✽ فلاں حافظ پیسوں کی خاطر تراویح پڑھاتا ہے ✽ حافظ صاحب نے سامع (یعنی تراویح سننے والے حافظ) سے کوئی ترکیب بنا رکھی ہے اسی لئے تو وہ ان کی غلطیاں نہیں نکالتا ✽ اس کی منزل کچی ہے (قرآن پاک حفظ کر کے بھلا دینا گناہ ہے لہذا جو کوئی تھوڑا سا بھی بھول جائے وہ بلا اجازتِ شرعی کسی اور کو نہ بتائے کیونکہ گناہ کا اظہار بھی گناہ ہے) ✽ وہ حفظ کر کے بھول گیا



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

ہے تراویح پڑھاتے ہوئے اس کو کچھ زیادہ ہی مُکثا بہات (مُ-ٹکا۔ بہات) لگ جاتے ہیں اس حافظ کو تراویح میں ”لقمے“ بہت دینے پڑتے ہیں وہ تو خالی نام کا حافظ ہے سارا سال قرآن پاک کھول کر نہیں دیکھتا اس لئے منزل کچی ہو جاتی ہے، بس رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں وہ بھی مُصَلّی سنانے اور پیسے کمانے کیلئے دَوْر کرتا ہے اگر کوئی غریب قرآن خوانی کی دعوت دے تو ہمارے حافظ جی کے پاس مصروفیت کا عذر موجود ہوتا ہے ہاں کوئی مالدار ختم شریف پر بلائے تو وہاں آگے آگے نظر آتے ہیں وہ حافظ جی بہت شرارتی ہیں کہیں اس لئے تو نہیں جیسا کہ عوامی محاورہ ہے کہ حافظ کی ایک رگ زیادہ ہوتی ہے (یادر ہے! یہ محاورہ بالکل غلط ہے) حافظ قرآن ہو کر جھوٹ بولتا ہے۔

”بکثرت غیبت کرنے والے کی دُعا قبول نہیں ہوتی“

چونتیس حُرُوف کی نسبت سے سفرِ حج کے بارے میں کی جانے والی 34 غیبتیں

فُلاں ٹریول ایجنسی والے نے مجھے دھوکہ دیا کارواں والے نے کہا تھا کہ رہائش حرم شریف کے قریب ہوگی پر یہاں آ کر معلوم ہوا کہ صرف بہلاوا تھا اس نے جن سہولتوں کے وعدے کئے تھے وہ کہاں ہیں؟ وطن میں تو ”جی جناب“ سے بات کرتا رہا اور جب وہاں پہنچے تو کارواں والے نے پوچھا تک نہیں وہ کارواں والا تو بس جی اللہ کے مہمانوں کو لوٹتا ہے یہ مولوی جو ہر سال حج پر جاتا ہے پوچھو تو سہی اتنی رقم کہاں سے لاتا ہے؟ ارے بھئی، تم کو کیا خبر! اس کی پارٹیوں سے بڑی ترکیب ہے انہیں سے حج کے اخراجات نکلاتا ہوگا فُلاں جو ہر برس حج کرتا ہے نا، وہ دراصل ”پھیرا“ لگاتا ہے، خرچ بھی نکال لیتا ہے اور بچت بھی ہو جاتی ہے وہ حاجی توجج کے مسائل سے بالکل ہی

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔

کوراہے ❀ ارے اُس کو دیکھو! احرام کتنا غلط باندھا ہے ❀ اُس کو احرام دُرست باندھنا نہیں آتا ❀ میں نے منع کیا پھر بھی وہ طواف میں ادھر ادھر دیکھتا تھا ❀ اُس نے سعی کے سات پھیروں کا طریقہ ہی نہیں سمجھا 14 پھیرے لگا ڈالے پھر تھکن سے ہانپ رہا تھا ❀ اُس نے مکے شریف میں اپنے حج کی ایک غلطی بتا کر مجھ سے مسئلہ پوچھا میں نے کہا، آپ پر دم واجب ہو گیا تو زور سے ہنس کر کہنے لگا، اللہ مُعاف کریگا ❀ وہ یوں تو صحت مند ہے مگر بھیڑ کی وجہ سے ڈر کر ایک دن بھی رمی جُمَرات (یعنی شیطان کو کنکریاں مارنے) کیلئے نہیں گیا، کسی اور کو کنکریاں مارنے کا وکیل کر دیا، میں نے اس سے دم واجب ہونے نہ ہونے کی صورتیں بیان کیں مگر اس نے سنی اُن سنی کر دی کیوں کہ اُس پر دم واجب ہو رہا تھا ❀ میں نے آنکھوں سے دیکھا اُس نے حج کی قربانی میں دُبنے کا بہت چھوٹا بچہ ذبح کیا، میں نے جب شرعی مسئلہ بتا کر کہا کہ آپ کی یہ قربانی درست نہیں دوسری کرنی ہوگی یہ سنتے ہی وہ آگ بگولہ ہو گیا ❀ وہ حاجی صاحب جو ہاتھ چُموا رہے ہیں بالکل ہی جاہل ہیں، ان کو حج کا مسئلہ ایک بھی نہیں آتا ❀ وہ حاجی صاحب پکے ریاکار ہیں، دیکھو گھر کیسا سجایا ہوا ہے اور حج مبارک کا بورڈ بھی چڑھا رکھا ہے (حاجی کا آتے جاتے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ گھر سجانا حج مبارک کا بورڈ لگانا جائز ہے) ❀ وہ حاجی بہت بڑا ریاکار ہے ایک ایک کو پکڑ کر کہہ رہا تھا کہ میرا یہ بارھواں حج ہے (اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ بلکہ ویسے ہی کوئی اپنے حج کی تعداد بتائے اس کو ہرگز گنہگار نہیں کہا جاسکتا، بلا دلیل اُس کو ریاکار کہنے والا اُٹھمت کے اور اگر دلیل ہو تو غیبت کے گناہ میں گرفتار و عذابِ نار کا حقدار ہے) ❀ وہ مسجدِ نبین کریمین میں ٹک کر کہاں بیٹھتا تھا ❀ بس بازاروں میں گھومتا رہتا تھا ❀ اُس حاجی نے خوب شاپنگ کی ہے اب جدہ شریف کے مطار پر وزن کیلئے جھگڑے کریگا اور ❀ وطن کے کشم آفیسر کو رشوت دیکر باہر نکلے گا ❀ وطن میں نعتیں سُن کر بہت روتا تھا مگر اب مدینہ شریف پہنچ کر اس کی آنکھوں کے کنویں ہی خشک ہو گئے ہیں ❀ ہمارے قافلے کا وہ حاجی جب دیکھو سو یا رہتا ہے ❀ نہ عمرے کرتا ہے ❀ نہ ہی نفلی طواف ❀ میں جب بھی چلنے



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔

کو کہتا ہوں بیماری کا بہانہ کر دیتا ہے ❀ ہاں کھانے کے وقت صحیح ہو جاتا ہے اور سب سے پہلے چوکڑی مار کر دسترخوان پر بیٹھ جاتا ہے ❀ اس موٹے حاجی کو دیکھو رمل کرتے ہوئے کیسا لگ رہا ہے ❀ وہ شرطی (یعنی پولیس والا) جو سامنے کھڑا ہے اس نے کل مجھے خوا منخواہ جھاڑ دیا تھا ❀ وہ دونوں حاجی جب دیکھو حرم شریف کے باہر بیٹھ کر باتیں کرتے رہتے ہیں، یہاں آ کر ان کو خوب عبادت کرنی چاہئے، اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ ان کو ہدایت دے ❀ میں نے تو کہا تھا مگر اس نے حج کی کتاب نہیں پڑھی اب سب کو مسئلے پوچھتا پھرتا ہے ❀ فلاں حاجی کیسا بدنصیب ہے، اُس نے سُستی کی وجہ سے مسجد نبوی میں 40 نمازیں ادا نہیں کیں۔

”سنو! ایک چُپ سوکھ“ کے تیرہ حُرُوف کی نسبت سے حج سے لوٹنے والے سے فُضُول سُوالات کی 13 مثالیں

یہ 13 فُصول سؤالات اگرچہ ناجائز نہیں تاہم پوچھنے سے پہلے ان کی مصلحت پر غور کر لیجئے، اگر حاجت نہ ہو تو نہ پوچھئے کیوں کہ ان میں بعض سؤالات حاجی کو شرمندہ کرنے والے، بعض تَرُدُّد میں ڈالنے والے اور بعض کے جوابات میں اگر احتیاط نہ کی گئی تو جھوٹ کے گناہ میں پھنسانے والے ہیں۔ لہذا ”ایک چُپ ہزار سکھ“ سفر میں کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی؟ • بھیڑ تو بہت ہوگی! • مہنگائی تو نہیں تھی؟ • مکان صحیح ملایا نہیں؟ • گھر حَرَم سے دور تھا یا قریب؟ • وہاں موسم کیسا تھا؟ • زیادہ گرمی تو نہیں تھی؟ • روزانہ کتنے طواف کرتے تھے؟ • کتنے عُمَرے کئے؟ • مکے میں میرے لئے خوب دعائیں مانگی یا نہیں؟ • منی میں آپ کا خیمہ حُرّات سے قریب تھا یا دور؟ • مدینے میں کتنے دن ملے؟ • مدینے میں میرا نام لیکر سلام کہا یا نہیں؟

”غیبت کر کے نیکیاں برباد نہ کریں“ کے پچیس حُرُوف کی نسبت سے نعت خوان کے بارے میں غیبت کے الفاظ کی 25 مثالیں

● میراثی ہے ● اس کو نعت پڑھنے کا ڈھنگ نہیں آتا ● اس کی آواز بس ایسی ہی ہے ● اس کی آواز بے سُر ہے ● پھٹے ہوئے ڈھول جیسی آواز ہے ● دوسرے نعت خوانوں کی طرزیں پڑاتا ہے ● دوسروں کے شعر چُر اکر خود شاعر بن بیٹھا ہے ● پیسوں کے لئے نعت پڑھتا ہے ● یہ تو پروفیشنل نعت خوان ہے ● صرف بڑی پارٹیوں کی محفلوں میں جاتا ہے ● اس میں اخلاص نہیں ہے ● زیادہ لوگ ہوں یا ● ایکوساؤنڈ ہو جی پڑھتا ہے ● جب آتا ہے مائیک نہیں چھوڑتا ● دوسروں کی باری ہی نہیں آنے دیتا ● جان بوجھ کر رونے جیسی آواز نکالتا ہے ● آہا! بڑا مہنگا سوٹ پہن رکھا ہے ضرور نعت خوانی کروانے والوں نے لے کر دیا ہوگا ● اس کی ادائیں دیکھو! لگتا ہے گانا گارہا ہے ● اسکی آنکھیں نیند سے بھری پڑی ہیں پھر بھی پیسوں کے لالچ میں نعت پڑھنے آگیا ہے ● جس شعر پر نوٹیں آنا شروع ہو جائیں بار بار اُسی شعر کو پڑھتا رہتا ہے ● بس کسی جگہ محفل کا پتا چل جائے، یہ وہاں پیسوں کے لالچ میں دن بلائے بھی پہنچ جاتا ہے ● رات گئے تک نعتیں پڑھتا ہے، فجر مسجد میں جماعت سے نہیں پڑھتا ● اب اس کے پاس ٹائم کہاں ہوگا اس کے تو سیزن کے دن ہیں، بڑے نوٹ دکھاؤ تو آئے گا ● پچھلی بار شاید پیسے کم ملے تھے تبھی اس بار نہیں آیا ● اپنا کیسٹ نکلوانے کے لئے کمپنی والوں کی بڑی چالوسی کرتا ہے۔

”غیبت سے ہم کو بچا، یا الہی“ کے انیس حُرُوف کی نسبت سے نعت

خوانی / جلسے یا اجتماع میں ہونے والی غیبت کی 19 مثالیں

● یہ مبلغ (یا مولانا یا نعت خوان) کہاں کھڑا ہو گیا اب تو یہ مائیک نہیں چھوڑے گا ● اُس کی آواز اچھی ہے اس لئے قراءت سن کر لوگ داد دیتے ہیں ویسے تجوید کی کافی غلطیاں کرتا ہے ● اس کے تلفظ غلط ہوتے ہیں ● اس کو تقریر

کرنی ❀ یا نعت پڑھنی ہی کہاں آتی ہے ❀ چلو! چلو! اب یہ لمبی کریگا ❀ نوٹیں چلتی ہیں تو اس کی آواز گھل جاتی ہے ❀ ہمارے شہر میں آنے کیلئے تو اس نے ہوائی جہاز کا ریڈیو ٹرانسمیٹر ٹکٹ مانگا تھا ❀ اس نعت خوان کا مزاج تو آسمان پر رہتا ہے ❀ اس کو تو بس ایک ہی طرز آتی ہے ❀ یہ تو دوسرے نعت خوانوں کی طرزیں پڑھتا ہے ❀ اس نے بیان کی تیاری نہیں کی ❀ ادھر ادھر کی باتیں کر کے وقت گزار رہا ہے ❀ آیتیں تو پڑھتا نہیں بس قصے کہانیاں سناتا ہے ❀ اُس مقرر کی آواز اتنی ہی ہے مگر اس کی تقریر میں خاص مواد نہیں ہوتا ❀ خطاب بڑا جوشیلا تھا مگر دلائل میں دم نہیں تھا ❀ ہمارے خطیب صاحب اپنے بیان میں سنت ایک نہیں بتاتے بس لٹیکر بدنہ ہوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں ❀ آج خطیب صاحب کے بیان میں مزہ نہیں آیا ❀ وہ مولینا صاحب جلسے میں دیر سے آنے کے عادی ہیں ❀ فلاں کی تقریر میں بس جوش ہی جوش ہوتا ہے اپنے پلے کچھ بھی نہیں پڑتا۔

لا اُبالی نوجوان غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنتوں پر عمل کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، اپنی زندگی ”مدنی انعامات“ کے سانچے میں ڈھالئے، سنتوں کی تربیت کیلئے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کیجئے، اور ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت کیجئے۔ سنتوں بھرے اجتماع کی برکت کا اندازہ اس مدنی بہار سے لگائیے جیسا کہ ملتان روڈ (مرکز الاولیاء لاہور) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح کی تحریر بھیجی کہ میں لا اُبالی اور شوخ طبیعت کا مالک تھا، اپنی مستی میں مست، دنیا کی مَحَبّت کے نشے میں دُھت، گناہوں اور غفلتوں کی وادیوں میں گم تھا۔ لُفن بجا کر بچوں والے گیت گانے اور قوالوں کی نقلیں اُتارنے کے معاملے میں خاندان بھر میں مشہور تھا۔ شادی و دیگر تقریبات میں مزاحیہ پُختلے اور فلمی غزلیں سُنانا، گانے گانا، بے ڈھنگے انداز میں ناچ دکھانا اور طرح طرح کے خُروں سے لوگوں کو ہنسانا میرا محبوب مشغلہ تھا، اسکول کا زمانہ تھا، ایک با عمامہ اسلامی بھائی اکثر بڑے بھائی جان

سے ملنے آیا کرتے تھے۔ ایک دن بھائی جان نے میرا تعارف کروایا تو انہوں نے مجھے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریکِ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی۔ میں ان کی دعوت پر جمعرات کو سنتوں بھرے اجتماع میں جا پہنچا، مجھے بہت اچھا لگا۔ یوں میں نے پابندی سے جانا شروع کر دیا اور دیگر کلاس فیلوز کو بھی دعوت پیش کی جس پر وہ بھی آنے لگے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے نمازوں کی پابندی شروع کر دی۔ آہستہ آہستہ عمامہ شریف بھی سج گیا، جس پر گھر کے بعض افراد نے سختی کے ساتھ مخالفت کی حتیٰ کہ بسا اوقات مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عمامہ شریف کھینچ کر اُتار دیا جاتا۔ درس دینے سے روکا جاتا، زلفیں رکھیں تو گھر والوں نے زبردستی کٹوا دیں، واڑھی ابھی نکلی نہیں تھی مگر سجانے کی نیت کر لی تھی۔ ان تمام آزمائشوں کے باوجود مَدَنی ماحول کی کشش اور عاشقانِ رسول کا حُسنِ سلوک مجھے دعوتِ اسلامی کے قریب سے قریب تر کرتا چلا گیا۔ مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے سنتوں بھرے بیانات کی کیٹیش سننے سے ڈھارس بندھی اور حوصلہ ملتا چلا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آہستہ آہستہ گھر میں بھی مَدَنی ماحول بن گیا۔ وہ گھر والے جو سنتوں بھرے اجتماع اور مَدَنی قافلے میں سفر کی اجازت نہیں دیتے تھے انہوں نے مجھے یکمشت بارہ ماہ سفر کی اجازت دے دی۔ گھر میں اسلامی بہنوں کا اجتماع شروع ہو گیا۔ والد صاحب نے واڑھی سجالی۔ یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریکِ دعوتِ اسلامی کی ایک ”مجلس“ کی تنظیمی طور پر صوبائی سطح پر ذمہ داری ملی ہوئی ہے۔

گر چہ فنکار ہو، قافلے میں چلو گو گلوکار ہو، قافلے میں چلو
خُلد درکار ہو، قافلے میں چلو فصلِ غنّار ہو، قافلے میں چلو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

گناہ کی دس نحوستیں!

ماحول کسی قدر انقلابی ہے، اس کے سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کی سعادت اور مدنی قافلوں میں سفر کی برکت سے بسا اوقات بڑے سے بڑا بگڑا ہوا شخص بھی راہِ راست پر آ جاتا، گناہوں سے پیچھا چھڑاتا، سنتیں اپناتا اور اعمالِ نامے میں خوب نیکیاں بڑھاتا ہے۔ واقعی گناہ چھوڑ ہی دینے چاہئیں، خدا کی قسم! گناہ و معصیت میں نحوست ہی نحوست ہے، دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 300 صفحات پر مشتمل کتاب، ”آنسوؤں کا دریا“ صفحہ 48 تا 49 پر ہے: امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم اللہ عزوجل کے اس فرمان سے ہرگز دھوکے میں نہ پڑنا:

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرٌ
أَمْثَالِهَا وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ
فَلَا يُجْزَى إِلَّا أَمْثَلَهَا

ترجمہ کنز الایمان: جو ایک نیکی لائے تو
اس کے لئے اس جیسی دس ہیں اور جو برائی
لائے تو اسے بدلائے ملے گا مگر اس کے برابر۔

(پ ۸ الانعام: ۱۶۰)

کیونکہ گناہ اگرچہ ایک ہی ہو اپنے ساتھ دس بُری خصلتیں لے کر آتا ہے:

- ﴿1﴾ بندہ گناہ کر کے اللہ عزوجل کو غضب دلاتا ہے اور وہ عزوجل اسے پورا کرنے پر قدرت رکھتا ہے ﴿2﴾ وہ (یعنی گناہ کرنے والا) ابلیس ملعون کو خوش کرتا ہے ﴿3﴾ جنت سے دور ہو جاتا ہے ﴿4﴾ جہنم کے قریب آ جاتا ہے ﴿5﴾ وہ اپنی سب سے پیاری چیز یعنی اپنی جان کو تکلیف دیتا ہے ﴿6﴾ وہ اپنے باطن کو ناپاک کر بیٹھتا ہے حالانکہ وہ پاک ہوتا ہے ﴿7﴾ اعمال لکھنے والے فرشتوں یعنی کراماتین کو ایذا دیتا ہے ﴿8﴾ وہ نوح کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو روضہ مبارکہ میں رنجیدہ کر دیتا ہے ﴿9﴾ زمین و آسمان اور تمام مخلوق کو اپنی نافرمانی پر گواہ بنالیتا ہے ﴿10﴾ وہ تمام انسانوں

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

سے حیانت اور ربِّ العالمین عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے۔

”غیبتیں کرنے والے قیامت میں گتے کی شکل میں اُٹھیں گے“ کے چالیس حُرُوف کی

نسبت سے نعت خوانوں کے مابین ہونے والی غیبتوں کی 40 مثالیں

”نعت خوانی“ نہایت عمدہ عبادت ہے، سُریلی آواز بے شک ربِّ العزت عَزَّوَجَلَّ کی عنایت ہے مگر اس میں امتحان بہت سخت ہے، جسے اخلاص مل گیاؤ ہی کامیاب ہے۔ بعض نعت خوان ماشاء اللہ عَزَّوَجَلَّ زبردست عاشقِ رسول ہوتے ہیں جو کہ بغیر کسی دُنیوی لالچ کے آنکھیں بند کئے عشقِ رسول میں ڈوب کر نعت شریف پڑھتے ہیں اور ساءمعین کے دلوں کو تڑپا کر رکھ دیتے ہیں جبکہ بعض لا اُبالی چنچل اور انتہائی غیر سنجیدہ ہوتے ہیں، اس طرح کے نعت خوانوں میں جن بد نصیبوں کا دل خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے خالی ہوتا ہے، وہ پیچھے سے ایک دوسرے پر جی بھر کر تنقیدیں کرتے، خوب خوب غیبتیں کرتے، آوازوں کی نقلیں اُتار کر ٹھیک ٹھاک مذاق اُڑاتے اور اوپر سے زوردار قہقہے لگاتے ہیں۔ اللہ رَحْمَن عَزَّوَجَلَّ حقیقی مدنی نعت خوان حضرت سیدنا حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقے انہیں بھی عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں رونے رُلانے والا مخلص نعت خوان بنائے۔ امین بِجاءِ النَّبِیِّ الْأَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔ ایسے نعت خوانوں کی اصلاح کے جذبے کے تحت ان کے درمیان ہونے والی مَوَاقِعِ غیبتوں کی 40 مثالیں عرض کرتا ہوں: پتا نہیں یہ مولوی مائیک پر کہاں سے آگیا کہ اتنی لمبی تقریر شروع کر دی ہے! لوگ اُکتا کر اُٹھ اُٹھ کر جا رہے ہیں مگر یہ ہے کہ مائیک ہی نہیں چھوڑتا بانی محفل نے لائٹ کا انتظام ٹھیک نہیں کروایا! منچ (اسٹیج) پر ڈیکوریشن کم تھی! اس نے نعت خوانوں کو گرمی میں مار دیا ایک پیڈل فین ہی رکھ دیا ہوتا! یار! یہ ساؤنڈ والا بھی بالکل بیکار ساؤنڈ لایا ہے! کارڈ لیس (Cordless) مائیک کی ترکیب بھی ٹھیک نہیں تھی! اُس نعت خوان نے سارا وقت لے لیا ہماری باری ہی نہیں آنے دی مجھے تاخیر سے موقع دیا! مجھے کم وقت دیا! یار! یہ نعت خوان مائیک پر نہیں آنا چاہئے تھا، اس نے رُلانے والی نعت پڑھ

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

کر محفل کا رخ ہی بدل ڈالا، لوگ تو جھومانے والی طرز پر نوٹیں لٹایا کرتے ہیں! یار! اس نعت خوان نے نیا کلام سنا کر بڑی چالاکی سے جیبیں خالی کر والی ہیں ہمارے لئے کچھ نہیں بچا! ارے! اس کو مائیک کہاں دے دیا! ایک تو آواز بے سُری ہے اور اوپر سے لمبی کرتا ہے لوگ اٹھ جاتے ہیں، ہم کس کے سامنے نعت پڑھیں گے؟ اعلیٰ حضرت کا کلام پڑھنا نہیں آتا! پُرانی طرز میں پڑھتا ہے! پُر سوز طرزیں ٹھیک سے نہیں پڑھ پاتا! اس کو جھومانے والے کلام پڑھنے نہیں آتے! عربی کلام نہیں پڑھ پاتا! یہ نعت خوان طرزیں بگاڑ کر پڑھتا ہے! فلاں نعت خوان جہاں مال زیادہ ہو وہیں جاتا اور وہاں کے حساب سے کلام پڑھتا ہے! وہ جب نعت پڑھتا ہے تو اس کا منہ کیسا بن جاتا ہے! ارے اُس کے نعت پڑھنے کا انداز دیکھا ہے ایسا ٹیڑھا منہ کر کے گلا پھاڑ کر سُر بناتا ہے کہ ہنسی روکنا مشکل ہو جاتا ہے! بانی محفل بڑا کنجوس ہے، جیب میں ہاتھ ہی نہیں ڈالتا تھا! فلاں کی آواز ذرا اچھی ہے تو مغرور ہو گیا ہے! وہ تو بھی بُہت بڑا نعت خوان ہے، ہم جیسے چھوٹے نعت خوانوں کو تو لفٹ بھی نہیں کرواتا! منج (اسٹج) پر مالداروں کو ڈھٹا رکھا تھا! اس کے نخرے بہت ہو گئے ہیں! طرز کلام کے مطابق نہیں تھی! ایکو ساؤنڈ پر اس کا گلا زیادہ کام کرتا ہے! اس کو نذرانے ملنے پر کیسا جوش چڑھتا ہے! زیادہ لوگوں میں زیادہ گھلٹا ہے! فلاں نعت خوان چونکہ فارغ ہے، اس لیے نئی نئی طرزیں بناتا رہتا ہے! بھی! وہ تو جیسے بُہت بڑا نعت خوان نہ ہو محفل میں اپنی باری کے وقت ہی آتا اور کلام پڑھ کر چلا جاتا ہے! اس اور اُس نعت خوان کی جوڑی ہے یہ دونوں کسی کو گھاس نہیں ڈالتے! بار بار ایک ہی کلام پڑھتا ہے! فلاں نعت خوان کی نقالی کرتا ہے! نہ جانے کس شاعر کا کلام اُٹھالایا تھا! بانی محفل نے شاخوانوں کی کوئی خدمت ہی نہیں کی! بانی محفل نے مجھے ٹیکسی کا کرایہ تک نہیں دیا، بُہت کنجوس نکلا! گلا پھاڑ پھاڑ کر کھانا سارا ہضم ہو گیا، بعد کو معلوم ہوا کہ بانی محفل نے شاخوانوں کیلئے کھانے کا کوئی انتظام ہی نہیں کیا تھا! کل جس کے یہاں محفل تھی وہ بڑا دلیر تھا، کور کھولا تو 1200 روپے تھے! مگر آج والا بانی محفل کنجوس ہے 100 روپٹی تھما دی!۔

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس نے مجھ پر سومر تیرہ رُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

”غیبت نقصان دہ ہے“ کے تیرہ حُرُوف کی نسبت سے ایکوساؤنڈ والوں اور کیمرہ مین کے مُتَعَلِّق غیبتوں کی 13 مثالیں

اس کا ایکوساؤنڈ پرانا ہے • آواز کی مسکنگ ٹھیک طرح نہیں کرتا • ایکوم کھولتا ہے • ٹھیک طرح چلانا نہیں آتا • آواز کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ ساؤنڈ کی آواز کم یا زیادہ نہیں کرتا • بچے کو بھیج دیا اور خود کہیں اور چلا گیا • پیڈل پہ کام چلا دیا مگر جان بوجھ کر نہیں لایا • اسپیکر چھوٹے اور پرانے ہیں • اسٹینڈ زنگ آلود تھے • نعت خواں کو مزا نہیں آیا • مووی والا جان بوجھ کر دیر سے آیا تھا • اچھا کیمرہ نہیں لایا • اسے تو کیمرہ پکڑنا ٹھیک طرح نہیں آتا، مووی خاک بنائے گا!

”غیبت نہ کریں“ کے دس حُرُوف کی نسبت سے مُبَلِّغین ومقررین کے مُتَعَلِّق غیبتوں کی 10 مثالیں

بیان کے لئے وقت دیتے وقت نخرے بہت کرتا ہے • خواجواہ اپنی ویلیو بڑھاتا ہے • فلاں مولانا بہت پیسے لیتا ہے اس لئے ہماری پہنچ سے باہر ہے • بغیر رقم لئے خطاب ہی نہیں کرتا، سواری کا مطالبہ الگ کرتا ہے • بیان کی تیاری کر کے نہیں آتا • رسالہ پڑھ کے سنا دیا • بیان میں اپنے اوصاف ضرور بتائے گا • نگران کی اجازت کے بغیر بیان کرنے چلا جاتا ہے • نگران کو تو کچھ سمجھتا ہی نہیں • بناوٹی سوز اور رقت پیدا کرتا ہے۔

”سُن لو! غیبت کرنے والا سب سے پہلے جہنم میں جائے گا“ کے سینتیس حُرُوف کی نسبت سے امام و خطیب کے بارے میں کی جانے والی متَوَقَّع غیبتوں کی 37 مثالیں

امام صاحب کی شکل اچھی نہیں ہے۔ • کیا تمہیں کوئی دوسرا امام نہیں ملا تھا جو اسے اُٹھالائے! • امام



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو پڑھو تمہارا زور دو مجھ تک پہنچتا ہے۔

صاحبِ ماؤرنِ ذہن کے ہیں سادہ لباس نہیں پہنتے • امام صاحب کے بال بڑے عجیب لگتے ہیں • سر کے بالوں اور داڑھی میں تیل تک نہیں لگاتے • امام صاحب کو ڈھنگ سے عمامہ باندھنا بھی نہیں آتا • اکثر نماز میں ٹائم پر نہیں پہنچتے • آپ ٹائم پر آتے ہیں آپ سے پہلے والے فلاں امام صاحب شاید ہی کسی نماز میں ٹائم پر پہنچے ہوں • تکبیر کہتے وقت امام صاحب ٹھیک طرح سے ہاتھ سیدھے نہیں کرتے • تکبیر کہنے کے بعد ہاتھ نیچے لٹکا کر پھر باندھتے ہیں، سنت کے مطابق ہاتھ باندھنا بھی نہیں آتا • امام صاحب کی قراءت مزیدار نہیں • فجر میں بہت لمبی قراءت کر جاتے ہیں • قراءت میں اکثر بھول جاتے ہیں • اُس دن الٹی ترتیب سے سورتیں پڑھ ڈالیں، ان کا حافظہ کمزور ہے • ان کی آواز میں گونج نہیں ہے • امام صاحب نماز پڑھاتے وقت سروِ نچا رکھتے ہیں ایسا لگتا ہے جیسے چاند کو دیکھ رہے ہوں • نماز پڑھتے وقت آنکھیں گھما کر ادھر ادھر دیکھتے ہیں • دورانِ قیام نظر سجدے کی جگہ پر نہیں رکھتے • رکوع میں جاتے وقت ٹھیک طرح جھکتے نہیں • امام صاحب کو پتا نہیں کیا جوانی چڑھی ہے بہت جلد نماز ختم کر دیتے ہیں • امام صاحب نماز پڑھا کر حجرے میں جا بیٹھتے ہیں نمازیوں سے ملنے کیلئے نہیں رکتے • پتا ہے آج فجر کی نماز مؤذن نے پڑھائی، نماز کے بعد میں حجرے میں گیا تو امام صاحب سوئے پڑے تھے، میں نے اٹھا دیا ورنہ شاید آج ان کی فجر ہی قضا ہو جاتی • ان کا ذہن مدنی نہیں • مدنی کاموں میں بالکل تعاون نہیں کرتے • آج امام صاحب بغیر عمامے کے گھوم رہے تھے یہ کیسے دعوتِ اسلامی والے ہیں! • اجتماع میں حلقے میں نہیں آتے • مدنی قافلے میں کبھی سفر نہیں کیا • اندازِ گفتگو دعوتِ اسلامی والا نہیں • نمازیوں کے نام تک یاد نہیں رکھتے • اتنے دبلے پتلے ہیں کہ منبر پر بیٹھے ہوئے بڑے عجیب دکھتے ہیں • بہت موٹے تازے ہیں • پیٹ نکلا ہوا ہے • پردے میں پردہ نہیں کرتے • بہت دیر سے بیان شروع کرتے ہیں • اندازِ بیان بس ایسا ہی ہے • جوشیلا بیان نہیں کرتے • بجلی چلے جانے کی وجہ سے اسپیکر بند ہو تو ان کا گلا بیٹھ جاتا ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس نے مجھ پر صبح مرتبہ صبح اور دوں مرتبہ شام درودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

”اُف اہل مسجد کی غیبت!!“ کے پندرہ حُرُوف کی نسبت سے مسجد انتظامیہ کے متعلق کی جانے والی غیبتوں کی 15 مثالیں

یہ تو بس نام کا صدر ہے اصل حکم کسی اور کا چلتا ہے ❀ ایسا صدر ہوگا تو مسجد کا یہی حال ہوگا ❀ خود تو چندہ کرتا نہیں مجھے ہی کہتا رہتا ہے ❀ امام کو تو تنخواہ پہلے دے دیتا ہے میرے (یعنی مؤذن کے) ساتھ پتا نہیں کیا دشمنی ہے ❀ اپنی بات ثابت کرنے کے لئے دلائل دینا شروع کر دیتا ہے کسی اور کی سننا تو گوارا ہی نہیں کرتا ❀ اس کا دماغ ابھی بچکانہ ہے ❀ سوچ سمجھ کر بات نہیں کرتا بس جو منہ میں آیا بول دیتا ہے ❀ کسی کی پریشانی کا احساس ہی نہیں کرتا ❀ ہوں! 200 روپے خیر خواہی کے پکڑا دیئے اس سے میرا کیا بنے گا ❀ خادم اس کا دوست ہے نا اسی لئے اس سے کام کی پوچھ گچھ نہیں کرتا میں (مؤذن) ایک بار غیر حاضر ہو جاؤں تو پکڑ لیتا ہے ❀ خود اپنا گھرا تنے پیسوں میں چلا کے دکھائے دیکھتا ہوں عقل ٹھکانے آتی ہے یا نہیں ❀ اتنے سالوں سے یہاں ہوں ایک پل میں بول دیا کہ تم یہاں کیوں پس رہے ہو کوئی اور کام کر لو ❀ بڑا صدر بنا پھرتا ہے فجر میں تو آتا نہیں ❀ کسی امام یا خطیب کو ٹکنے نہیں دیتا ❀ اس مسجد کا سوتلی بڑا اڑیل آدمی ہے۔

”خبردار! غیبت کرنے والا عذابِ قبر میں گرفتار ہوگا اور اُس کو جہنم میں مُردار بھی کھانا پڑے گا“ کے اڑسٹھ حُرُوف کی نسبت سے مذہبی طبقے میں کی جانے والی غیبتوں کی 68 مثالیں

اللہمَّ عَزَّ وَجَلَّ ہمیں شیطنِ عیار و مکار سے ہر دم پناہ میں رکھے، یہ دیندار طبقے کو بھی خوب خوب غیبتیں کروانا اور گناہوں کے گہرے غار میں گراتا ہے، اس مردود نے مذہبی لوگوں میں غیبت کے ایسے ایسے الفاظ رائج کر دیئے ہیں کہ



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر زور و پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

یہ اکثر غیبت کر جاتے ہیں اور انہیں کانوں کان اسکی خبر بھی نہیں ہوتی! اس ضمن میں 68 مثالیں عرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں جن کا بلا اجازت شرعی استعمال یا تو غیبت ہے یا تہمت یا بدگمانی یا چغلی وغیرہ۔

● فلاں کا ذہن مذہبی نہیں ہے ● وہ شرع شریعت میں کہاں سمجھتا ہے ● ہماری مسجد کے امام کی کیا بات کرتے ہو وہ تو تنخواہ دار مولوی ہے ● ہمارا مؤذن (یا فلاں) پیسے والوں سے ترکیبیں بناتا رہتا ہے ● وہ بے عمل ہے ● دینی معلومات سے کورا ہے ● اُس کو نماز بھی نہیں آتی ● اس سے تو فلاں زیادہ باعمل ہے ● دنیا کو نصیحت کرتا ہے اور گھر والوں کو چھوڑ رکھا ہے جی تو اس کی بیٹی یا بہن یا بیوی بے پردہ گھومتی ہے ● اس سے تو اچھے اچھے پڑے ہیں ● ”میں میں“ کرتا ہے ● اپنے منہ میاں مٹھو بنتا ہے ● اپنی تعریف سننے کا بڑا شوق ہے ● اپنے نام کی پڑی ہے ● نام کیلئے کرتا ہے ● اپنی واہ واہ چاہتا ہے ● خوشامد پسند ہے ● بہت پھیل گیا ہے ● آگے آگے بیٹھنے کا بڑا شوق ہے ● اُس کو مولوی میں آنے کا بہت جذبہ ہے ● پُھل خور ● دوزخا ● دوغلا ● دھوکے باز ● وعدہ خلاف ہے ● اس نے غیبت کی ● تہمت لگائی ● بدگمانی کی ● جھوٹ بولا ● غلط کام کیا ● لوفر ● بوری ● شرابی ● نشئی ● چرسی ● بھنگڑی ● ہیر و پچی ● آفیونی ● بدچلن ● بدست سائنڈ ● زانی ● اغلام باز ہے ● لڑکیوں کو تاڑتا ہے ● اس کی ذہنیت گندی ہے۔ میرا باپ حلال حرام روزی کی پرواہ نہیں کرتا ● بڑا بھائی بے نمازی ہے ● بہن بے پردہ ہے ● میرے والدین آپس میں لڑتے رہتے ہیں ● گھر میں کوئی بھی قرآن نہیں پڑھا ہوا ● چھوٹا بھائی فلمیں ڈرامے دیکھتا ہے ● باتیں تو بڑی صوفیانہ کرتا ہے ● نماز ایک نہیں پڑھتا ● پارٹیوں کے آگے پیچھے گھومتا ہے ● کل تک تو اس کے پاس چائے پینے کے پیسے نہیں ہوتے تھے آج اس کے پاس مہنگی گاڑی نہ جانے کہاں سے آگئی! ● ضرور مسجد (یا مدرسے) کے چندے پر ہاتھ مارا ہوگا! ● مفت کا مال کھا کھا کر پیٹ بڑھا رکھا ہے ● تقریر میں پہلے اپنے قصیدے پڑھے گا پھر موضوع پر آئے گا ● یہ تو دوسرے مقررین کا وقت بھی کھا جاتا ہے ● بڑے جلسے (یا اجتماع) میں تو خوب گرجتا برستا ہے،

اپنی مسجد میں اس کی آواز نہیں نکلتی ❀ کوئی اس کے ہاتھ نہ پچوے تو ناراض ہو جاتا ہے ❀ اس کو نذرانہ نہ دیا یا کھانا اچھانہ کھلایا تو اگلی مرتبہ نہیں آئے گا ❀ یہ انہی کا یار ہے جو اس کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں، جو ذرا اختلاف کرے اسے جوتی کی نوک پر رکھتا ہے ❀ خوشامد پسند ہے ❀ چار تقریریں رٹ رکھی ہیں جہاں جاتا یہی بیان کرتا ہے ❀ خود کو بڑا علامہ سمجھتا ہے ❀ فلاں بھی کوئی عالم ہے! ❀ اس کے مدرسے میں وہی مفتی رہ سکتا ہے جو اس کے من پسند فتوے دے ❀ چار کتابیں پڑھ لی ہیں تو اس کا دماغ آسمان پر چڑھ گیا ہے ❀ جمعہ جمعہ آٹھ دن نہیں ہوئے تنظیم میں شامل ہوئے اور ہمیں نصیحتیں کرنا شروع کر دی ہیں!

”غیبت میں ایسی بو ہوتی ہے کہ اگر سمندر میں ڈال دی جائے تو اُسے بھی بدبو دار کر دے گی“ کے ساٹھ حُرُوف کی نسبت سے غیبت کی مُتَفَرِّق 60 مثالیں

❀ دنیا دار ❀ نفس کا بندہ ہے ❀ بیوی پر ظلم کرتا ہے ❀ قرضہ دبا لیا ہے ❀ چور ❀ خائن ❀ بددیانت ❀ گھپلے باز ❀ لے بھاگو ❀ پیسے کھا گیا ہے ❀ خشک مزاج ❀ سخت دل ❀ بے وفا ❀ اس کا تو مال مفت دل بے رحم والا حساب ہے ❀ احسان فراموش ہے ❀ فٹچر ❀ بھگوڑا ❀ باؤلا ❀ پگلا ❀ گھن چکر ❀ عقل کا اندھا ہے ❀ اس کی عقل گھاس چرنے گئی ہے ❀ اس کے دماغ میں بھوسا بھرا ہوا ہے ❀ شکی مزاج ❀ وسوسیہ ہے ❀ ڈیوٹی پوری نہیں دیتا ❀ حرام کا مال کھاتا ہے ❀ مغرور ❀ اکڑفوں ہے ❀ اس کا دماغ ہر وقت آسمان پر رہتا ہے ❀ لالچی ❀ حریص ❀ بخیل ❀ اس کی تو بھی! چڑی جائے مگر دمڑی نہ جائے ❀ کنجوس مکھی چوس ہے ❀ کسی کی چلنے نہیں دیتا ❀ کسی کو آگے نہیں آنے دیتا ❀ اپنی لیڈری چکاتا ہے ❀ اپنے نمبر بناتا ہے ❀ چودھراہٹ جمارکھی ہے ❀ نخرے باز ❀ ”گلے پڑو“ ڈھیٹ



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

چلتا پڑ رہا ہے مال • جدھر پیسہ دیکھتا ہے اُدھر لڑھک جاتا ہے • لارڈ صاحب • یا نواب صاحب ہے • مال سے مَحَبَّت کرتا ہے • غریبوں کو گھاس بھی نہیں ڈالتا • پیٹ کا بندہ ہے • مسکے باز • چاپلوس • بٹر پالش کرنے والا • خوشامدی ہے • ہر معاملے میں ٹانگ اڑاتا ہے • بڑا بے حیا ہے، آج پھر نماز میں اس کا موبائل بج رہا تھا • خود کو بڑا عقل مند سمجھتا ہے • پکا مطلبی ہے • مفاد پرست ہے۔

”چُپ رہو سلامت رہو گے“ کے پندرہ حُرُوف کی نسبت سے وقف کے اجیروں کے مُتَعَلِّق غیبتوں کی 15 مثالیں

لیٹ آتا ہے مگر پیسے بچانے کے لئے حاضری بروقت آنے کی لگاتا ہے ❀ اجارے کے وقت ادھر ادھر کی باتوں میں وقت زیادہ ضائع کرتا ہے ❀ عرف کے خلاف ذاتی کام کرنے کے باوجود بھی کٹوتی نہیں کرواتا ❀ شعبہ ذمے دار کا چیمتا ہے تبھی وہ اسے کچھ نہیں کہتا ❀ میری ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے ❀ مجھے ذمہ داری مل جانی تھی اس نے نہیں ملنے دی ❀ یہ قابلیت میں مجھ سے بہت کم ہے پر تنخواہ میرے برابر کی لے رہا ہے ❀ شعبہ ذمے دار بس ایویس ہے اسے قابلیت اور صلاحیت کے مطابق کام لینا نہیں آتا ❀ اسے کام نہ دینا، لٹکا دے گا ❀ اسے ٹھیک سے پڑھانا نہیں آتا ❀ کام میں غلطیاں بہت کرتا ہے ❀ حوالے نکالنے میں بہت دیر لگادیتا ہے ❀ ردی ترجمہ کرتا ہے ❀ کام مکمل کرنے میں بہت دن لگادیتا ہے ❀ تھوڑا سا کام تھا اتنے دن لگادیے۔

بغلِ مدینہ کے غدو غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنتوں پر عمل کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنتوں کی تربیت کیلئے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھر اسفر کیجئے، مدنی انعامات کے مطابق اپنی زندگی کے شب و روز گزارئیے، آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے ایک مدنی بہار گوش گزار کی جاتی ہے، بابُ المدینہ کراچی کے

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر ایک مرتبہ زود شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد یہاں جتنا ہے۔

علاقے نیا آباد کی ایک اسلامی بہن کا کچھ یوں کہنا ہے کہ مجھے بغل میں غُذُو د ہو گئے اور ڈاکٹروں نے کینسر قرار دے دیا۔ یہ سُن کر میرے پیروں تلے سے زمین نکل گئی، بے بسی کا عالم تھا میں کر بھی کیا سکتی تھی، رو دھو کر چپ ہو رہی، حالت دن بدن بگڑتی جا رہی تھی، یہاں تک کہ تین تین دن تک الٹیاں کرتی رہتی تھی، ایک اسلامی بہن نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے جو ناگڑھ ہال (نیا آباد) میں ہر بدھ کو ہونے والے تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی اور دلاسہ دیتے ہوئے فرمایا: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے آپ کی پریشانی دور ہو جائے گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے اسلامی بہنوں کے اجتماع میں جب شرکت کی تو اس کی بَرَکت سے حیرت انگیز طور پر نہ صرف بغل کے غُذُو د غائب ہو گئے بلکہ کینسر کا مرض بھی جاتا رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب میں صحت مند ہوں، اور اس پر ڈاکٹر بھی حیران ہیں۔ واہ! سنتوں بھرے اجتماع کی کیا بات ہے کہ اس کی بَرَکت سے میری کینسر جیسی مُہلک بیماری ختم ہو گئی ہے!

پڑے آکے کیسی بھی اُفتادِ تم پر نہ گھبرانا لے گا بچا مَدَنی ماحول
اے بیمار عصیاں تُو آجا یہاں پر گناہوں کی دیگا دوا مَدَنی ماحول
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”یارب! علم کی برکتوں سے محروم نہ کر“ کے چھبیس حُرُوف کی نسبت
سے طَلَبہ میں کی جانے والی غیبتوں کی 26 مثالیں

❖ فلاں پڑھائی میں کمزور ہے ❖ اس کے تلفُّظ غلط ہوتے ہیں ❖ اس کے مخارج دُرست نہیں ❖ اس کا



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر دُرود شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

حافظہ کمزور ہے • ٹھوٹ • گند ذہن • جاہل • ان پڑھ ہے • بات ذرا دیر سے سمجھتا ہے • اس کی عقل موٹی ہے • غلے مارتا ہے • نقلیں مار کر • رشوت دیکر • سوس لگا کر • امتحان پاس کیا ہے • میں نے بہت محنت سے تیاری کی تھی، فلاں مُمتَحِن (یعنی امتحان لینے والے) نے نا انصافی کی کہ فلاں جو کہ پڑھائی میں مجھ سے کمزور ہے اُس کو زیادہ نمبر دے دیئے! • مدرّس کی انتظامیہ کا صدر یا فلاں رکن خوشامد پسند (یا نا انصاف یا ظالم) ہے اُس لڑکے کا قُصُور زیادہ تھا مگر میرا نام خارج کر دیا • اس بے چارے کو بے قُصُور نکال دیا ہے ہماری انتظامیہ کے فلاں رکن نے تو بالکل اندھی چلا رکھی ہے۔ • ناظم باروچی کو چیزیں بھی برابر نہیں دیتا تو کھانا کہاں سے اچھا بنے گا • ناظم صاحب کو جب دیکھو اپنے کمرے میں بیٹھے رہتے ہیں، کبھی ہمارے کمرے میں آ کر ہماری تختہ حالی تو دیکھیں • انتظامیہ (یا مجلس) کو خالی چندہ جمع کرنے سے مطلب ہے ہم پر خرچ کرنے کا کوئی خیال نہیں! • اتنا بد مزہ کھانا! ہمارا باروچی بھی چولہے پر کھانا رکھ کر سو جاتا ہے! افسوس کی بات تو یہ ہے کہ ناظم بھی اس کو کچھ نہیں کہتا! • سرپرست صاحب نے چندے کے مال سے گھر بنالیا، گاڑی خرید لی۔ مگر ہمارے کمرے کے پٹکے تک ٹھیک کروا کر نہیں دیئے • مدرّس (یا جامعہ) میں آنے والے بکرے اس طرح ناظم اعلیٰ کے گھر پہنچا دیئے جاتے ہیں کہ کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوتی • ہمارے مُحَافِظ کُتُب (یعنی لائبریرین) کے دماغ میں لگتا ہے بُھس بھرا ہوا ہے جس کتاب کے بارے میں پوچھو! انکار میں سر ہلا دیتے ہیں • فلاں اتنی لمبی چٹھئی کر کے آیا اُس کو تو دَرّجے میں بٹھالیا، میں نے دو دن چٹھئی کی تو مدرّس سے نام خارج کر دیا، آخر انصاف بھی کوئی چیز ہوتی ہے!

”اُستاد تو روحانی باپ ہوتا ہے“ کے بانئیس حُرُوف کی نسبت
سے اساتذہ کی غیبتوں کی 22 مثالیں

علم دین پڑھانے والا استاذ انتہائی قابلِ احترام ہوتا ہے مگر بعض نادان طلبہ اپنے اساتذہ کے نام بگاڑتے،

مذاق اڑاتے ہوئے نقلیں اُتارتے، ہمتیں لگاتے، بدگمانیاں اور غیبتیں کرتے ہیں، ان کی اصلاح کی خاطر اساتذہ کی غیبتوں کی 22 مثالیں حاضر کی ہیں: ❀ آج استاذ صاحب کا موڈ آف ہے لگتا ہے گھر سے لڑ کر آئے ہیں ❀ یہ فلاں مدرسے میں پڑھاتے تھے ❀ وہاں تنخواہ کم تھی، زیادہ تنخواہ کیلئے ہمارے مدرسے میں تشریف لائے ہیں ❀ توبہ! توبہ! ہمارے استاذ (یا قاری صاحب) بالغات کو یوشن پڑھانے ان کے گھر جاتے ہیں ❀ استاذ صاحب پڑھانے میں مجھ غریب پر کم مگر فلاں مالدار کے لڑکے پر زیادہ توجہ دیتے ہیں ❀ ہمارے استاذ صاحب جب دیکھو مجھے ذلیل کرتے رہتے ہیں ❀ طلبہ پر بلا وجہ سختی کرتے ہیں ❀ پڑھانا آتا نہیں، استاذ بن بیٹھے ہیں! ❀ دیکھا! آج استاذ صاحب میرے سوال پر کیسے پھنسے! ❀ استاذ صاحب کو کتاب کے حاشے سے مُتعلّق کوئی سوال پوچھ لو تو آئیں بائیں شائیں کرنے لگتے ہیں ❀ استاذ صاحب نے اس سوال کا جواب غلط دیا ہے، آؤ میں تمہیں کتاب دکھاتا ہوں ❀ استاذ صاحب کو خود عبارت پڑھنی نہیں آتی اس لئے ہم سے پڑھواتے ہیں ❀ استاذ صاحب کو تو ڈھنگ سے ترجمہ کرنا بھی نہیں آتا ❀ استاذ صاحب سبق کو خوانخواہ لمبا کر دیتے ہیں ❀ فلاں استاذ سے تو میں مجبوراً پڑھ رہا ہوں، میرا بس چلے تو ان سے پیڑ (یا سبق) لے کر کسی اور کو دے دوں یا انہیں مدرسے ہی سے نکال دوں ❀ فلاں استاذ تو ”بابائے اردو شُرُوحات“ ہیں، اردو شرح سے حتمیاری کر کے آتے ہیں، جب تک اردو شرح نہ پڑھ لیں سبق نہیں پڑھا سکتے ❀ آج استاذ صاحب سبق تیار کر کے نہیں آئے تھے اسی لئے ادھر ادھر کی باتوں میں وقت گزار دیا ❀ جب یہ زیرِ تعلیم تھے تو پڑھائی میں اتنے کمزور تھے کہ روزانہ اپنے استاذ سے ڈانٹ کھاتے تھے ❀ میں حیران ہوں کہ فلاں طالب علم کی پوزیشن کیسے آگئی! ضرور استاذ صاحب نے اس کو پرچے کے سوالات بتائے ہوں گے ❀ فلاں استاذ (یا قاری صاحب) کا ذہن مدنی نہیں ہے انہوں نے کبھی درجے میں مدنی کاموں کے بارے میں ایک لفظ نہیں بولا ❀ فلاں فلاں استاذ کی آپس میں بنتی نہیں جب دیکھو ایک دوسرے کے خلاف باتیں کرتے رہتے ہیں ❀ ہمارے استاذ (یا قاری صاحب) آج کل فلاں اُمرد میں بڑی دلچسپی لے رہے ہیں۔

”دعوتِ اسلامی کاملہ فی مقصد ہے،” مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے“ کے سڑسٹھ حُرُوف کی نسبت سے مَدَنی ماحول میں کسی جانے والی غیبت کی 67 مثالیں

مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ زادھما اللہ شرفاً و تعظیماً، مسجدِ بنِ کریمین، مَنی، مَزِدلفہ اور عَرَقات وغیرہ مقدّس مقامات پر بھی شیطان گناہ کروا دیتا ہے، نہ حج والوں کو چھوڑتا ہے نہ عمرے والوں کو، اسی طرح دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے مُنسلک اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں بھی ”گناہِ پُروف“ نہیں، ان کو بھی اس طرح غیبتیں کرواتا ہے کہ انہیں کانوں کان خبر تک نہیں ہوتی لہذا خاص مَدَنی ماحول میں کی جانے والی غیبتوں کی 67 مثالیں پیش کی جاتی ہیں تاکہ ان سے اور ان جیسے دیگر کلمات و فقرات سے بچنے کی ترکیب کی جاسکے۔ وہ مَدَنی مرکز کی اطاعت نہیں کرتا۔ اُس کا تنقیدی ذہن ہے۔ اس کا ابھی تک ذہن نہیں بنا۔ وہ ذمہ داران سے اُلجھتا رہتا ہے۔ وہ بات بات پر اعتراض کرتا ہے۔ مَدَنی کام بالکل نہیں کرتا مگر آگے آگے آنے کا بہت شوق ہے۔ کل رکنِ شوریٰ کے سامنے ٹائٹ عمامہ باندھ کر آگیا تھا۔ سارا دن عمامہ نہیں باندھتا۔ بہت مٹھیں کی مگر وہ اُس کو تو عمامہ باندھنا بھی نہیں آتا فلاں سے بندھواتا ہے۔ وہ کیا درس دے گا پہلے درس سننے تو بیٹھے۔ وہ اجتماع میں دیر سے آنے کا عادی ہے۔ اُس نے تو آج تک مَدَنی قافلے میں سفر ہی نہیں کیا۔ لاکھ سمجھایا مگر وہ مَدَنی انعامات کا رسالہ جمع نہیں کرواتا۔ وہ اشراقِ چاشت کے نوافل نہیں پڑھتا۔ الحمد للہ ہمارے علاقے کی مسجد میں تہجد باجماعت ہوتی ہے مگر ہمارا ذیلی نگران تعاون نہیں کرتا۔ اُس کا بیان تنظیمی نہیں ہوتا۔ اُس کا بیان تو مولویوں والا ہوتا ہے، (معاذ اللہ عزّ و جلّ)۔ وہ تو اُردو نہیں پڑھا ہوا درس کہاں سے دیگا۔ وہ صدائے مدینہ کیا لگائے گا پہلے یہ تو پوچھو کہ فجر میں اُٹھتا بھی ہے یا نہیں! ہمارے نگران نے بس ایک سے جوڑی بنا رکھی ہے اور اُسی کی سنتا ہے۔ وہ زبان (یا آنکھوں یا پیٹ) کا قفل مدینہ نہیں لگاتا۔ وہ دیوانہ نہیں سیانا ہے

اُس کا مَدَنی ذہن کہاں ہے؟ میرا باپ یا بڑا بھائی (یا فلاں) دنیا دار ہے؟ مجھے اجتماع میں نہیں آنے دیتا؟ سنتوں بھرے بیان کی کیٹیں بھی نہیں سننے دیتا؟ اس کو سنتوں کا جذبہ نہیں؟ اس کے بیان میں کہاں دم ہے؟ اس سے تو فلاں اسلامی بھائی اچھا مبلغ ہے؟ اس کے بیان میں مزا نہیں آیا؟ بیان میں لمبی بہت کرتا ہے؟ اپنے بیان پر خود تو عمل کرتا نہیں ہے؟ ریاکار ہے؟ سب کو دکھانے کیلئے روتا ہے؟ آنسو ٹکانے کیلئے زور زور سے آنکھیں پھپھتا ہے؟ دُعا (مناجات یا نعت) میں جان بوجھ کر رونے جیسی آواز نکالتا ہے؟ ڈھونگ کرتا ہے؟ ڈرامہ باز ہے؟ ایکٹنگ کرتا ہے؟ لوگوں کے سامنے ہی اس کو ”وجد“ آتا ہے؟ چھپ چھپ کر فلمیں ڈرامے دیکھتا ہے؟ گانے باجے کا شوقین ہے؟ اُمردوں سے دوستی کرتا ہے؟ اس کو لوگوں کی لائن لگوا کر ملاقات کرنے کا بڑا شوق ہے؟ ہمارا نگران ہر دوسرے اجتماع میں خود بیان کرنے کھڑا ہو جاتا ہے؟ مجھے بیان نہیں دیتا کہ کہیں آگے نہ نکل جاؤں؟ نگران نے بڑی رات کے ”اجتماع ذکر و نعت“ میں بے سُرے نعت خوانوں کو بٹھا دیا ہم جیسے تجربہ کاروں کو منج پر قدم تک نہیں رکھنے دیا؟ ہمارا نگران اپنی شخصیت بناتا ہے؟ اسلامی بھائیوں کو مَدَنی مرکز کی مَحَبَّت یا اطاعت کا ذہن نہیں دیتا؟ نگران نے فرینڈ سرکل بنا رکھا ہے، نئے اسلامی بھائیوں پر توجہ نہیں دیتا؟ کسی کو آگے نہیں بڑھنے دیتا؟ پرانے اسلامی بھائیوں کو سائڈ پر کر رہا ہے؟ فلاں نے نگران کی غلطی نکالی تو نگران نے تو انتقاماً بے چارے کا پٹا ہی کاٹ دیا؟ آج دُعا کروانے والا مبلغ لگتا ہے گھڑی دیکھنا بھول گیا تھا جی اتنی لمبی دعا کروائی، ہمارے تو ہاتھ تھک گئے؟ آج پھر اعلانات کرنے والے اسلامی بھائی نے جلدی جان نہیں چھوڑی؟ بھئی! سارے اُصول ہمارے لئے ہیں یہ جو چاہے کرے؟ ہماری شہر مشاورت کا نگران میری صلاحیتوں سے خوفزدہ ہے جی تو مجھے اجتماع میں بیان کا کبھی موقع نہیں دیا؟ اس کی نگران پاک سے ترکیب ہے اس لئے بڑی رات کا بیان اسے ملا، مجھے پوچھا تک نہیں؟ جہاں کوئی نہیں جاتا وہاں بیان کے لئے مجھے بھیج دیتا ہے؟ ہمیں کہتا ہے کہ اجتماع کی رات اعتکاف کیا کرو اور خود صلوٰۃ و سلام کے بعد گھر نکل جاتا ہے؟ یہ خود پہلے



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زود پاک نہ پڑھے۔

داڑھی منڈا تھا، میری ہی انفرادی کوشش سے مدنی ماحول میں آیا، آج مجھے لفٹ ہی نہیں کرواتا۔ فلاں اسلامی بھائی نے کبھی علاقے میں مدنی کاموں میں کوئی تعاون نہیں کیا ویسے بڑا ذمے دار بنتا ہے۔ آج تو مدنی مرکز کا بڑا وفادار بنتا ہے جب لات پڑے گی پھر دیکھوں گا۔ مُرشِد کا گستاخ ہے۔ کل تک مدنی مرکز پر تنقید کرتا تھا، آج ذمے داری مل گئی تو مرکز مرکز کی گردان کرتا ہے۔ سنا ہے فلاں کو ذمے داری سے ہٹا دیا گیا ہے اس نے ضرور کوئی گڑبڑ کی ہوگی۔ مدنی عطیات میں ترکیب ”آؤٹ“ کی ہوگی۔

”غیبت کر کے بڑکتوں سے محروم نہ ہوں“ کے چھبیس حُرُوف کی نسبت سے مدنی قافلے کے متعلق کی جاننے والی غیبت کی 26 مثالیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے تحت سنتوں کی تربیت کے لئے سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں نہ جانے کتنوں کی بگڑی بن جاتی، نماز نہ پڑھنے والے نمازی اور طرح طرح کے جرائم پیشہ افراد سنتوں کے عادی بن جاتے ہیں۔ تاہم شیطان جو کہ مسجد تو مسجد عین کعبے میں بھی مسلمان کا پیچھا نہیں چھوڑتا! تو پھر مدنی قافلوں کے مسافروں کو بھلا کیوں چھوڑے گا!! لہذا بعض نادان اسلامی بھائی بھی شیطان کے ہتھے چڑھ ہی جاتے اور غیبتوں میں پڑ ہی جاتے ہیں لہذا ایسوں کو خبردار کرنے کیلئے موقعِ غیبت کی 26 مثالیں پیش کی جاتی ہیں: ﴿ما شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ﴾ یہ امیرِ قافلہ فلاں امیرِ قافلہ سے زیادہ ملنسار ہے اس کے تو اخلاق ہی صحیح نہیں تھے۔ اُس کے ساتھ جب سفر کیا تھا بالکل مزا نہیں آیا تھا۔ وہ اسلامی بھائی جد و ل کی پابندی نہیں کرتا۔ جب دیکھو سویا رہتا ہے۔ وہ نیکی کی دعوت میں غائب ہو گیا تھا مگر کھانے کے وقت جلدی جلدی آ کر چوکرٹی مار کر بیٹھ گیا۔ اب کی بار کے قافلے میں جس کو پکانے کی ذمے داری ملی ہے اس کو پکانا کہاں آتا ہے! پچھلی بار

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر رُز و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

پکانے والا اس کے مقابلے میں غنیمت تھا۔ داعی نیکی کی دعوت میں گھبراہٹ کی وجہ سے کچھ غلطیاں کر گیا تھا۔ وہ دکاندار بڑا سخت دل ہے۔ ہم نیکی کی دعوت دینے جاتے ہیں تو لفٹ ہی نہیں کرواتا۔ اس مسجد کے امام کا منہ ہم سے ”پھولا“ رہتا ہے اور خار بازی کی وجہ سے درس و بیان میں بھی نہیں بیٹھتا۔ ہاں یار! پچھلی بار تم نہیں تھے اس امام نے تو مبلغ کو خواجواہ جھاڑ دیا تھا۔ اس مسجد کا مٹوٹی بھی بس ایسا ہی ہے۔ مَدَنی قافلہ آتا ہے تو خوش نہیں ہوتا۔ بتیاں پکھے چلائیں تو گڑگڑ کرتا ہے۔ دریاں رکھنے بچھانے اور دیگر معاملات میں ٹوکتا رہتا ہے یہ تو فلاں سے ہماری ترکیب اچھی ہے اور مٹوٹی اُس کے رعب میں ہے۔ دور نہ ہمیں یہاں قافلہ ٹھہرانے بھی نہ دیتا۔ فلاں یوں تو ہر تیس دن میں تین دن مَدَنی قافلے میں سفر کرتا ہے مگر باقی دنوں میں دعوتِ اسلامی کا کوئی کام نہیں کرتا بلکہ نماز کے معاملے میں بھی کمزور ہے۔ دراصل اس کا سیٹھ دعوتِ اسلامی کا چاہنے والا ہے، وہ اس کو مَدَنی قافلے میں سفر کے اخراجات بھی دیتا ہے اور تنخواہ بھی نہیں کاٹتا تو بھائی بس مالِ مفت دل بے رحم والا معاملہ ہے۔ فلاں نے بھی مَدَنی قافلے میں سفر کرنا تھا مگر عین وقت پر بہانہ کر کے جان چھڑا لی۔ فلاں کو مسجد میں آنے کی دعوت دی تھی تو کیسے سینے پر ہاتھ رکھ کر سر جھکا کر وعدہ کیا تھا مگر وعدہ خلافی کر گیا اور نہیں آیا۔ آج فلاں مبلغ نے بیانِ یُت لمبا کر دیا تھا۔ اس علاقے کے فلاں فلاں آدمی یُت خشک ہیں کتنی ہی دعوت و مسجد کا رُخ نہیں کرتے۔

مَدَنی ماحول سے روٹھے ہوئے کو منانے کے غیبتوں بھرے انداز کا فرضی خاکہ

جب کوئی اسلامی بھائی روٹھ جائے یا کسی وجہ سے مَدَنی ماحول سے دور ہو جائے تو اس معاملے میں بھلائی چاہنے والوں کو بھی شیطان نہیں چھوڑتا، وہ ہمدردی ہی ہمدردی میں غیبتوں کے کچڑ میں سر تا پالت پرت ہو جاتے ہیں اور انہیں کانوں کان خبر تک نہیں ہوتی! ایسے موقع پر مُتَوَقَّع غیبتوں بھری گفتگو کا فرضی خاکہ: (غیبتوں کو واؤین ڈال کر واضح کیا



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہنم کی۔

ہے) زید نے بکر سے پوچھا: آج کل ولید اجتماع میں نظر نہیں آ رہا خیریت تو ہے؟ بکر نے جواب دیتے ہوئے کہا: آپ کو معلوم نہیں اُس نے ہمارے نگرانِ پاک سے ”گستاخانہ گفتگو“ کی تھی اور ”غصے“ میں ”چینٹا“ تھا! زید: اچھا اچھا یہ بات ہے جی میں نے پرسوں سلام کیا تو اُس نے ”جواب نہیں دیا“ اُس کا ”منہ پھولا ہوا تھا“ واقعی بندہ ہے ”بڑا اڑیل۔“ مگر یا اس کو ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ بکر: میرے سے تو ”سیدھے منہ بات بھی نہیں کرتا“ پتا نہیں ”اپنے آپ کو کیا سمجھتا ہے!“ زید: میں مانتا ہوں کہ ”بہت واہوا“ (یعنی ٹیڑھا) ہے ”بات کرنے کی بھی تمیز نہیں“ ”سمجھتا بھی ذرا دیر میں ہے“ اس کی ایک وجہ یہ بھی کہ ”ان پڑھ“ ہے۔ کچھ بھی ہے اس کو بچالینا چاہئے ورنہ نمازیں چھوڑ دیگا داڑھی منڈوا دیگا اور فلمیں ڈرامے دیکھنے لگے گا۔ آؤ یا ردونوں چلتے ہیں، اس کو سمجھاتے ہیں۔

افسوس! ہمیں بات
کرنی ہی نہیں آتی
ٹھٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! شیطان دین کا کام کرنے والوں سے کس طرح کھیلتا ہے!!! زید و بکر صاحبان ہمدردی کی رو میں بہہ کر 13 غیبتیں اور آخر میں تین بدگمانیاں کر کے گناہوں کا گٹھڑ گردن پر لاد کر ولید کو ”مدنی ماحول“ میں

دوبارہ لانے کیلئے چلے!!!! یہ تو ہلکی سی جھلک پیش کرنے کی سعی کی ہے ورنہ یہ 13 غیبتیں اور تین بدگمانیاں بہت کم ہیں اگر آج کل کی جانے والی صرف پانچ منٹ کی غیر محتاط گفتگو کا کوئی ”مدنی الٹرا ساؤنڈ“ کرنے والا ہو تو شاید اُس میں سے کتنی ہی منافقتیں، غیبتیں، ہمتیں، جھوٹے مبالغے، دل آزار فقرے، بدگمانیاں، عیب دریاں، ریاکاریاں، اور نہ جانے کیا کیا ظاہر کر کے رکھ دے! افسوس! ہماری زندگی گزر گئی مگر بات کرنے کا ڈھنگ نہ آیا۔ کاش! صد کروڑ کاش!!! ہمیں حقیقی معنوں میں زبان کا قفلِ مدینہ نصیب ہو جاتا! آہ! کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری عبادتیں اور ریاضتیں دھری کی دھری رہ جائیں اور زبان کی کارستانیوں جہنم میں پہنچا دیں۔ اے اللہ تجھ سے تیری رحمت کا سوال ہے!

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل نامِ رحمن ہے ترا یارب! ^{مُزَوَّجِل}
عیب میرے نہ کھول محشر میں نامِ ستار ہے ترا یارب ^{مُزَوَّجِل}

حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: ”اے اللہ کے نبی عز و جل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ہم لوگ زبان سے جو باتیں کرتے ہیں اس پر ہماری گرفت ہوگی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اے معاذ! تیری ماں

ناجائز گفتگو جہنم میں گرائے گی“

تجھ پر روئے، لوگوں کو ان کے منہ کے بل آگ میں گرانے والی اسی زبان کی باتیں ہوں گی۔“ (سنن ترمذی ج ۴ ص ۲۸۰ حدیث ۲۶۲۵) مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ ان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: زبان سے کفر، شرک، غیبت، چغلی، بہتان سب کچھ ہوتے ہیں جو دوزخ میں ذلت و خواری کے ساتھ پھینکے جانے کا ذریعہ ہیں۔

(مراۃ ج ۱ ص ۵۳)

مُعاف فضل و کرم سے ہو ہر خطا یارب ^{مُزَوَّجِل} ہو مغفرت پے سلطانِ انبیا یا رب ^{مُزَوَّجِل}
بلا حساب ہو جنت میں داخلہ یا رب ^{مُزَوَّجِل} پڑوسِ خلد میں سرور کا ہو عطا یا رب ^{مُزَوَّجِل}

پہلے اجتماع میں آتا تھا اب نہیں آتا اسے سمجھانے کے
مُتَعَلِّق مُتَوَقَّع 14 گنا ہوں بھرے جملے اور غیبتیں

کوئی اسلامی بھائی پہلے سنتوں بھرے اجتماع میں آتا تھا مگر اب کم آتا ہے یا نہیں آتا اُس کی ہمدردی کرنے والوں کو بھی شیطان بسا اوقات وہ گل کھلاتا ہے کہ اَلَا مَان وَالْحَفِیْظ! ایسے موقع پر مُتَوَقَّع گناہوں بھری گفتگو کا فرضی خاکہ: (غیبتوں وغیرہ کو واؤس ڈال کر واضح کر دیا ہے) زید و بکر یا ہم کچھ یوں گفتگو کرتے ہیں، زید پوچھتا ہے: آج کل ولید



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اجتماع وغیرہ میں کم نظر آتا ہے کیا مسئلہ ہے؟ بکرم جواب دیتا ہے: ”ذرا مال کھینچنے کے چکر میں پڑ گیا ہے۔“ منگنی کی بھی ترکیب بن رہی ہے مجھ سے ”ڈرتے ڈرتے“ کہہ رہا تھا کہ گھر والے داڑھی کٹوانے کا کہہ رہے ہیں ”کیوں کہ لڑکی والوں کا“ ”داڑھی صاف کروانے“ اور ”میوزیکل فنکشن رکھوانے کا مطالبہ ہے“ ”یار! میرا بھی وہیں شادی کرنے کا دل ہے ہو سکتا ہے ان کے مطالبے پورے کرنے پڑ جائیں!“ زید: ہاں یار! میرا بھی یہی خیال تھا کہ ”ولید تھوڑا پیسوں کا لالچی ہو گیا ہے“ یہ بھی سننے میں آیا تھا کہ ”کسی لڑکی کے چکر میں پڑ گیا ہے“ آپ کی باتوں سے بھی تصدیق ہو رہی ہے۔ اور ہاں ”یہ بھی سنا تھا کہ مچھپ مچھپ کر گھر میں T.V. پر فلمیں بھی دیکھنے لگا ہے۔ زید نے مزید بیان جاری رکھتے ہوئے کہا: ایک اسلامی بھائی بتا رہے تھے کہ ولید نے اُس دن ہیڈ فون لگایا ہوا تھا میں نے پوچھا تو ”جھوٹ موٹ کہہ دیا کہ نعتیں سن رہا ہوں“ مگر میں نے ترکیب سے اُس کا ہیڈ فون کھینچ کر اپنے کانوں پر لگالیا! خدا کی پناہ! توبہ! توبہ! ”بہت گندا گانا بج رہا تھا!“ ولید میری اس حرکت پر سخت ناراض ہوا اور ”اُس کے منہ سے گالیاں نکل گئیں“ خیر میں نے اُس کو ٹھنڈا کر لیا۔ زید: یار! بات تو تشویش ناک ہے۔ مگر بندہ کام کا ہے، اس کا مدنی ماحول میں رہنا ہمارے لئے مفید ہے، آؤ دونوں چل کر اس کو سمجھاتے ہیں، اُس کو بولیں گے، بھائی! بھلے داڑھی منڈوا دو، شادی کے بعد رکھ لینا شادی میں میوزیکل ”فنکشن بھی O.K. کر دو“ گھر والوں کے جائز ناجائز سب مطالبے پورے کر لو مگر مدنی ماحول مت چھوڑنا کیوں کہ ہم کو پتا ہے کہ مدنی ماحول سے جو الگ ہو جاتا ہے وہ بہت گناہوں میں پڑ جاتا ہے! آؤ چلتے ہیں اور سمجھاتے ہیں یہ کہہ کر غیبتوں، بدگمانیوں، عیب دریوں اور جیانتوں کے گناہوں کے ٹوکے سر پر رکھ کر داڑھی منڈوانے، میوزیکل فنکشن کرنے اور گھر والوں کے ناجائز مطالبات مان لینے کے مشورے دینے کی بُری بُری باتوں کے ساتھ دونوں اسلامی بھائی ولید کو سمجھانے کی نیکی کمانے کیلئے روانہ ہوتے ہیں۔



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

باتِ امانت نہونے کا قرینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس ”فرضی خاکے“ سے صرف سمجھنا مقصود ہے سبھی اگرچہ اس طرح کے گناہ نہیں کرتے مگر بعض نادان کچھ نہ کچھ گناہوں میں پڑ ہی جاتے ہیں۔ زید و بکر دونوں کی باتوں میں غیبتوں کے علاوہ دیگر گناہ بھی شامل ہیں مثلاً غیبتِ سنا، عیوب اُچھالنا،

ڈرتے ڈرتے رازداری میں کہی ہوئی بات کا پردہ فاش کرنا وغیرہ۔ جب خود تسلیم کیا ہے کہ ڈرتے ڈرتے بات کی تھی اس سے دلالت ہے وہ بات امانت ثابت ہوتی ہے، پھر عیوبوں سے بھی بھرپور تھی لہذا پیچھے سے بیان کر دینے میں غیبت کے ساتھ ساتھ خیانت کا جرم بھی لاگو ہوا، بات کے امانت ہونے کیلئے یہ شرط نہیں کہ کہنے والا صراحۃً (یعنی صاف لفظوں میں) منع کرے کہ کسی کو مت بتانا، بلکہ اگر وہ بات کرتے ہوئے اس طرح ادھر ادھر دیکھے کہ کوئی سن تو نہیں رہا! یہ بھی بالکل واضح قرینہ ہے کہ یہ بات امانت ہے۔ چنانچہ سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد امانت بیا د ہے: إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيثَ ثُمَّ التَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ۔ ”جب کوئی آدمی بات کر کے ادھر ادھر دیکھے تو وہ بات امانت ہے۔“ (سنن ترمذی ج ۳ ص ۳۸۶ حدیث ۱۹۶۶) مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اگر کوئی شخص تم سے اکیلے میں کوئی بات کہے اور بات کے دوران یا بات کے درمیان میں ادھر ادھر دیکھے کہ کوئی سن نہ لے تو وہ اگرچہ منہ سے نہ کہے کہ یہ کسی سے نہ کہنا مگر اس کی یہ حرکت بتاتی ہے کہ وہ راز کی بات ہے لہذا اسے امانت سمجھو، اُس کا راز ظاہر نہ کرو، کسی سے یہ بات نہ کہو۔ سُبْحَنَ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کیسی پاکیزہ تعلیم ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبتوں اور گناہوں کی عادتوں سے توبہ کیجئے اور سدھرنے کیلئے خوب جد و جہد فرمائیے اور سدھرنے کی دُعا سے بھی ہرگز نہ اکتائیے اور یوں بھی دل تھوڑا مت کیجئے کہ میں تو اتنا عرصہ ہوا مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو چکا ہوں، خوب دعائیں بھی مانگتا ہوں مگر میری صحیح معنوں میں اصلاح نہیں ہو پاتی۔ فوری طور پر توبہ کی قبولیت کے آثار ظاہر

سدھرنے کی جد و جہد جاری رکھئے



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ہو جائیں یہ کوئی ضروری نہیں، توبہ کرنے سے ہرگز نہ اُکتائیں ہر دم توبہ کئے جائیں، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ضرر و ضرر و کرم ہوگا۔ نیک بندے عمر بھر بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں گڑگڑاتے رہتے تھے، کبھی بھی نہیں اُکتاتے تھے چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 344 صفحات پر مشتمل کتاب، ”مہمانِ العابدین“ صفحہ 41 تا 43 پر ہے: حضرت سیدنا شیخ ابواسحاق اسفرائینی علیہ رَحْمَةُ اللہ القوی فرماتے ہیں: میں نے تیس برس اللہ تعالیٰ سے توبۃ النصوح نصیب ہونے کی التجاء کی، تیس برس کے بعد میں اپنے دل میں مُتَعَجَّب ہوا اور دربارِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: ”اے پروردگار (عَزَّوَجَلَّ)! مجھے تیس برس ہو چکے ہیں تجھ سے صرف ایک حاجت کیلئے التجا کرتے ہوئے لیکن تو نے اب تک وہ بھی پوری نہیں فرمائی۔“ جب میں سویا تو خواب میں ایک شخص دیکھا جو مجھے کہہ رہا تھا: ”تو اپنی تیس سالہ دُعا پر تعجب کرتا ہے! تجھے یہ معلوم نہیں کہ تُو کتنی بڑی چیز کا مُطالبہ کر رہا ہے؟ تو اُس چیز کا مطالبہ کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے اپنا دوست بنالے، کیا تُو نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں سنا کہ:

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۴﴾ (پ ۲ البقرہ ۲۲۲)

ترجمہ کنز الایمان: بیشک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے سُتھروں کو۔

تو کیا تو توبہ کو معمولی شے خیال کرتا ہے؟

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: اگر تم جلد توبہ کرو گے تو اُمید ہے کہ عنقریب گناہوں پر اصرار کرنے کے مرض کا تمہارے دل سے قَلْعُ قَمْع (یعنی خاتمہ) ہو جائے اور گناہوں کی نُحُوسَت کا بوجھ

تمہاری گردن سے اُتر جائے۔ اور گناہوں کی وجہ سے جو قَسَاوَتِ قَلْبِی (یعنی دل کی سختی) پیدا ہوتی ہے اس سے ہرگز بے خوف نہ ہو۔ بلکہ ہر وقت اپنے دل پر نگاہ رکھو، کیونکہ بعض صالحین رَحِمَہُمُ اللہ المبین نے فرمایا ہے: بے شک گناہ کرنے سے دل سیاہ ہو جاتا ہے، اور دل کی سیاہی کی علامت یہ ہوتی ہے کہ گناہوں سے گھبراہٹ نہیں ہوتی، طاعت (یعنی عبادت) کے

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر سومر تیرہ روز دیا پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

لیے موقع نہیں ملتا، نصیحت سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا (یعنی نصیحت و بیان سُن کر دل پر اثر نہیں ہوتا)۔ اے عزیز! کسی گناہ کو معمولی نہ خیال کر اور کبیرہ گناہوں پر اصرار کرنے کے باوجود اپنے آپ کو تائب (یعنی توبہ کرنے والا) گمان نہ کر۔

مُحِيطُ دَلِّ پَہ ہوا ہائے نَفْسِ اَمَّارَہ دماغ پر مرے ابلیس چھا گیا یا رَبِّ
میں کر کے توبہ پلٹ کر گناہ کرتا ہوں حقیقی توبہ کا کر دے شَرَفِ عطا یارب
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
تُوبُوا اِلٰی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”غیبت بڑی تباہ کار ہے“ کے سولہ حروف کی نسبت سے ”مجالس“

کے بارے میں کی جانے والے غیبتوں کی 16 مثالیں

• نگران نے مجلس میں صرف خوشامدی اسلامی بھائیوں کو لیا ہے • مجلس کے کسی بھی فرد کی آپس میں نہیں بنتی
• پتا نہیں کیا دیکھ کر اس کو یہ ذمے داری دے دی گئی ہے • میں اتنا پرانا ہوں نگران نے پھر بھی مجلس میں نہیں لیا اور اسے
مدنی ماحول میں آئے جمعہ جمعہ آٹھ دن ہوئے ہیں مجلس میں لے لیا • مجلس میں رہنا ہے تو بس اس کی ہاں میں ہاں ملاتے
جاؤ • مجلس کے فلاں فلاں رُکن اجتماع کے دوران مکتب میں بیٹھے گپیں ہانک رہے تھے • اقامت ہو گئی پھر بھی فلاں
فلاں اپنے مکتب سے نکل کر باجماعت نماز کیلئے اندرون مسجد نہیں آئے • سوء اتفاق کہ ”مجلس“ کے سارے ہی اراکین
بڑے رَف ہیں • فلاں مجلس کا نگران بالکل ایکٹو (ACTIVE) نہیں بس • شو پیس ہے • فلاں مجلس کا نگران اپنا
مکتب صاف نہیں رکھتا اور • وہاں چیزیں بھی ادھر ادھر بکھری رہتی ہیں • ہماری مجلس کے فلاں رکن کو انفرادی کوشش
کرنا ہی نہیں آتی • ایک نئے اسلامی بھائی سے الجھ بیٹھا تھا وہ تو میں پہنچ گیا اور ترکیب بن گئی مگر نیا اسلامی بھائی سخت بدظن

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور و پڑھو تمہارا زور و مجھ تک پہنچتا ہے۔

ہو چکا تھا۔ فلاں ذمے دار تو ہے مگر فعال نہیں دراصل اس کو رکھنا مجبوری ہے فارغ کریں گے تو گروپ بنائے گا اور تنگ کریگا۔ فلاں کے نگران کا ذہن ہڑاہوڑی والا ہے۔

”وقت کی بربادی“ کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے مجلس برائے اجتماع اور مُتَوَقَّع 11 غیبتیں

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کیلئے مثلاً کسی نے آپ سے کہا کہ اس بار فلاں مبلغ کو بیان کا موقع دے دیا جائے تو آپ کی طرف سے جواب ملا: معذرت خواہ ہوں، ان کو بیان نہیں دے سکوں گا۔ اتنا جواب کافی تھا مگر اب آگے جو کچھ کہا جائیگا وہ گناہوں بھرا ہے مثلاً کہا: اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لٹکا دیتا ہے۔ بہت لیٹ آتا ہے۔ اس کے بیان میں دم نہیں ہوتا۔ اس کا بیان ٹھنڈا ہوتا ہے۔ لوگ اس کے بیان میں اٹھ اٹھ کر چلے جاتے ہیں۔ بیان کی تیار کر کے نہیں آتا۔ اس کے تلفظ غلط ہیں۔ بہت لمبی کرتا ہے۔ کافی چکنی کرتا ہے۔ مائیک نہیں چھوڑتا۔ اس کو بیان کرنا کہاں آتا ہے! وغیرہ وغیرہ۔ اگر کوئی پوچھے کہ اُس کو بیان کیوں نہیں دیتے تب بھی جواباً مبلغ کی پولیس کھولنے کی ضرورت نہیں اور یہ بھی نہ کہئے کہ ”کچھ کہوں گا تو غیبت ہو جائے گی“ کہ یہ بھی غیبت ہی کی ایک صورت ہے اگرچہ آپ نے اُس کا کوئی مخصوص عیب ظاہر نہیں کیا مگر اس جملے کے ذریعے یہ ضرور اظہار کر دیا کہ ”اُس میں کچھ خامیاں موجود ہیں۔“ صرف شروع والا جملہ ہی جو غیبت سے پاک تھا وہ دہرا دیجئے کہ ”معذرت خواہ ہوں، ان کو بیان نہیں دے سکوں گا۔“ مزید کہئے کہ اگر وہ مبلغ خود پوچھیں گے تو ممکنہ صورت میں ان کو وہ جو بات عرض کر دوں گا۔ اب اگر وہ مبلغ آجائیں اور اُن میں واقعی خامیاں ہوں تو تنہائی میں احسن طریقے پر سمجھا دیجئے۔ اس طرح اِنْ شَاءَ اللہ غزوہ جُلّ غیبت وغیرہ کی آفت سے کافی حفاظت رہے گی، مدنی ماحول کا تقدس بھی برقرار رہے گا اور آپس میں محبتوں کے رشتے اُستوار رہیں گے۔ بس یہ ذہن میں بٹھالیجئے: نہ غیبت کروں گا نہ غیبت سنوں گا۔ اِنْ شَاءَ اللہ غزوہ جُلّ



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

سنوں نہ فُحش کلامی نہ غیبت و چغلی تری پسند کی باتیں فقط سنا یارب
کریں نہ تنگ خیالات بدکبھی، کردے شعور و فکر کو پاکیزگی عطا یارب

سینما گھر کے مالک کی توبہ غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنتوں پر عمل کی عادت ڈالنے کیلئے دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، اپنی زندگی ”مدنی انعامات“ کے سانچے میں ڈھالئے، سنتوں کی تربیت کیلئے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں

بھرا سفر کیجئے، اور ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں اول تا آخر شرکت کیجئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار پیش کی جاتی ہے چنانچہ باب الاسلام سندھ کے مشہور شہر حیدرآباد کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بتایا کہ غالباً یہ 1991ء کے کسی ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع والی رات کی بات ہے، میری ملاقات ایک سینما گھر کے مالک سے ہوئی جو کہ شرابی اور گناہوں کا عادی تھا۔ میں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے اُسے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی، کچھ پس و پیش کے بعد وہ میرے ہمراہ چل پڑا۔ اختتامی دُعا کے دوران سینما گھر کے مالک کی حالت غیر ہو گئی۔ خُشی کہ دُعا ختم ہونے کے بعد بھی اس کا ہچکیوں کے ساتھ رونا بند نہ ہوا۔ بعد میں اس نے بتایا کہ میں نے جب دُعا کیلئے ہاتھ اٹھائے اور آنکھیں بند کیں تو ایسا لگا جیسے دُعا کی بَرَکت سے میرے دل کی سختی دُور ہو رہی ہے، مجھے اپنے کئے ہوئے گناہ یاد آنے، ان کا انجام ڈرانے اور خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں رُلانے لگا۔ اسی دوران جس وقت کہ میری آنکھیں بند تھیں میں نے اپنے آپ کو مدینہ منورہ زادِ اللہ شرفاً و تعظیماً میں سبز سبز گنبد کے رُوم و پاپا، ہر طرف نور پھیلا ہوا تھا اور بھینی بھینی خوشبو سے فضاء مہک رہی تھی۔ میں کافی دیر تک سبز گنبد کے جلووں سے اپنے دل کو متوکر کرتا اور روتا رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے ساہو گناہوں سے توبہ کر لی ہے۔

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر زور و پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وہ میرے ساتھ پابندی سے اجتماع میں آنے لگے، پنج وقتہ نماز بھی شروع کر دی۔ ایک دن جب میں ملاقات کیلئے پہنچا تو انہوں نے بتایا کہ میرے بعض وہ دوست جنہوں نے بدکاری کے معاملات سے آج تک مجھے نہیں روکا بلکہ میرے ساتھ شراب و رباب کی محفلوں میں ہمیشہ آگے آگے رہتے تھے، میری اجتماع میں شرکت اور نیکیوں کی طرف رغبت کا سن کر میرے پاس آپہنچے۔ ان میں جو عقائد اہلسنت سے متفق نہیں تھا وہ مجھے سمجھاتے ہوئے کہنے لگا: ”تم جن کے اجتماع میں جاتے ہو یہ لوگ تو بدعقیدہ ہیں کہ اولیاء کرام کی نیاز دلاتے ہیں، یا رسول اللہ پُکارتے ہیں، ان کے ساتھ مت جایا کرو۔“ سینما گھر کے مالک کا کہنا ہے میں نے اُس سے کہا کہ میں نے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول صرف سن کر نہیں بلکہ دیکھ کر اپنایا ہے، میں نے تو دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی اور وہاں مجھے اس طرح مدینۃ منورہ رَافَعِ اللہ شَرَفًاو تَعَظِیْمًا کی زیارت ہوئی، اب تم بتاؤ جن عاشقانِ رسول کے اجتماعات میں گنبدِ خضرا کے جلوے نظر آتے ہوں یہ کس طرح غلط ہو سکتے ہیں؟ میرا تو مشورہ ہے کہ تم بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں شامل ہو جاؤ۔ خدا کی قسم! اب تو کوئی میرے بچوں کے گلوں پر چھری پھیر دے تب بھی میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول نہیں چھوڑ سکتا۔

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضور

نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماعات میں معاشرے کے ایک سے ایک بگڑے ہوئے افراد آتے ہیں اور اپنی بگڑی بناتے ہیں اور بعض خوش نصیب تو ہاتھوں ہاتھ رحمتوں کی برسات کے

اجتماع ذکر میں گنہگار
بھی بخشے جاتے ہیں

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے کتاب میں بھروسہ کر لیا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

جلوے بھی دیکھ لیتے ہیں، خیر جلوے نظر آنا نہ آنا اپنے اپنے مقدّر کی بات ہے۔ یہ ذہن میں رہے کہ کسی اجتماع وغیرہ میں صرف اچھا خواب نظر آ جانا ہی اُس کے حق پر ہونے کی یقینی دلیل نہیں مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی اہل سنت کی سنتوں بھری تحریک ہے اور اہل سنت اہل حق اور سچے عاشقانِ رسول ہیں، ان کے عقائد عین قرآن و سنت کے مطابق ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی صحبت میں ذکرِ خدا و مصطفیٰ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کرنے کی تو کیا بات ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 743 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بخت میں لے جانے والے اعمال“ صفحہ 418 تا 419 پر ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ فرشتے گھوم پھر کر ذکر کی مجالس تلاش کرتے ہیں۔ جب وہ کوئی ایسی مجلس دیکھتے ہیں جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر ہو رہا ہو تو ان لوگوں کے ساتھ جا کر بیٹھ جاتے ہیں اور ایک دوسرے کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں یہاں تک کہ آسمان تک کا خلأ پُر ہو جاتا ہے۔ جب وہ مجلس مُتَفَرِّق (یعنی مُشْتَر) ہوتی ہے تو فرشتے آسمان کی طرف پرواز کر جاتے ہیں۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ زیادہ جاننے والا ہے، تم کہاں سے آئے ہو؟ تو وہ عرض کرتے ہیں: ہم زمین سے تیرے بندوں کے پاس سے آرہے ہیں وہ تیری پاکی اور بڑائی بیان کر رہے تھے، تیرا کلمہ پڑھتے اور تیری تعریف کرتے تھے اور تجھ سے سوال کرتے تھے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کیا مانگتے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: تجھ سے تیری جنت مانگ رہے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری بخت کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں۔ رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو کیا کرتے؟ پھر فرشتے عرض کرتے ہیں: اور وہ تیری پناہ طلب کر رہے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: کس چیز سے پناہ چاہتے تھے؟ عرض کرتے ہیں: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جہنم سے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو کیا کرتے؟ پھر فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے مغفرت چاہتے تھے۔ رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: میں نے ان کی مغفرت فرمادی اور ان کی مُراد انہیں عطا

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

فرمادی اور جس سے وہ پناہ چاہتے تھے انہیں اس سے پناہ عطا فرمادی۔ وہ عرض کرتے ہیں: یا رب عَزَّوَجَلَّ! ان میں فلاں شخص بھی ہے جو بہت گنہگار ہے وہ وہاں سے گزر رہا تھا اور ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: میں نے اس کو بھی بخش دیا کیونکہ یہ ایسی قوم ہے جس کا ہم نشین (یعنی ہم صحبت) بھی محروم نہیں رہتا۔

(صحیح مُسْلِم ص ۱۴۴۴ حدیث ۲۶۸۹)

برستا نہیں دیکھ کر ابرِ رحمت

بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”جہنم کا کھولتا ہوا پانی پینے اور آگ میں جلنے سے بچیں“ کے اکتالیس

حُرُوف کی نسبت سے حارِ سین و خادمین کے بارے

میں کسی جانے والے غیبتوں کی 41 مثالیں

دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز میں اور بعض ذمّے داران کے پاس حالات کی نزاکت کے پیش نظر حفاظتی انتظامات رکھے گئے ہیں، مسلح گارڈ کیلئے ”حارِ سین“ اور غیر مسلح کیلئے ”خادمین“ کی اصطلاح دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں بولی جاتی ہے۔ مسلح حارِ سین کی اکثریت کا تعلق تادم تحریر محکمہ پولیس سے ہے، اسلامی بھائیوں کو ان کی غیبتوں سے اور خود ان حارِ سین و خادمین کو آپسی غیبتوں سے بچانے کے مقدّس جذبے کے تحت موقعِ غیبت کی 41 مثالیں پیش کی جاتی ہیں: • ڈیوٹی کے دوران اونگھتا ہے • ڈیوٹی اچھی نہیں کرتا • ڈیوٹی کے دوران باتوں میں مصروف رہتا ہے • ڈیوٹی پر ہمیشہ تاخیر سے آتا ہے • چھٹیاں بہت کرتا ہے • ایجنسی کا ٹھہر لگتا ہے • وفادار نہیں



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر ایک مرتبہ زود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

لگتا حملہ ہوا تو فرار ہو جائے گا۔ الرٹ نہیں ہے۔ گن برابر پکڑنا نہیں آتی۔ رسی چیکنگ کرتا ہے۔ جان پہچان والے کی چیکنگ نہیں کرتا۔ ڈھیلا ہے۔ رشوت کی چاٹ پڑ گئی ہے۔ معمولی سی چیز بھی جیب سے نہیں خریدتا، مانگ لیتا ہے۔ اس کو حلال حرام کی تمیز ہی کہاں ہے۔ دوسرے حارسین سے بنا کر نہیں رکھتا۔ منشی کے ساتھ تعاون نہیں کرتا۔ منشی کے خلاف غلط پروپیگنڈا کرتا ہے۔ لگتا ہے اس کو منشی بننا ہے۔ حفاظتی امور کی مجلس کی خامیاں نکالتا رہتا ہے۔ حفاظتی امور والوں کے ناک میں دم کر دیا ہے۔ اپنے آپ کو کچھ سمجھتا ہے۔ حارسین سے لڑتا رہتا ہے۔ بہت بے رحم شخص ہے۔ کسی کو جھاڑ دینا۔ دل دکھا دینا اس کیلئے کوئی مسئلہ ہی نہیں۔ اتنا بولتا ہوں مگر نماز نہیں پڑھتا۔ رَمَضَانُ الْمَبَارَك میں روزے نہیں رکھتا۔ تراویح نہیں پڑھتا۔ بہت جلالی ہے۔ خرکھو پڑی ہے۔ میرے سے تو سیدھے منہ بات بھی نہیں کرتا۔ اپنے آپ کو پتا نہیں کیا سمجھتا ہے۔ مجلس والوں کے کان بھرتا ہے۔ علاقے میں دادا گیری کرتا ہے۔ خادمین پر آرڈر چلاتا ہے۔ مجلس حفاظتی امور میں ایک بھی بندہ صحیح نہیں۔ نگران مجلس نے اس حارس کی بدلی غلط کروائی ہے۔ نیا والا حارس تو بالکل لےوئیں ہے۔ ہے جی دار مگر تھوڑا اڑیل۔

”چپ رہو سلامت رہو گے“ کے پندرہ حُرُوف کی نسبت سے مدنی

چینل کے متعلق غیبت کی 15 مثالیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا ہر دلعزیز مدنی چینل سٹوں کی خوب دھومیں مچا رہا ہے اور اسے عین شریعت کے مطابق چلایا جا رہا ہے۔ اس میں نمازیں، اجتماعات، اور بعض دیگر سلسلے براہِ راست بھی دکھائے جاتے ہیں، مثلاً روزانہ براہِ راست باجماعت نمازِ تہجد پھر رقت انگیز دعاء و منظوم مناجات، اذان و نمازِ فجر، اس کے بعد مدنی حلقہ جس میں درسِ فیضانِ سنت، تین آیاتِ قرآنی کی تلاوت مع ترجمہ، کنز الایمان و تفسیر خزائن العرفان، بعدہ شجرہ

قادریہ رضویہ پڑھا جاتا ہے اس کے بعد باجماعت نمازِ اشراق و چاشت کے نوافل دکھائے جاتے ہیں۔ سینکڑوں اسلامی بھائی اس میں شریک ہوتے ہیں۔ مرد و دُشطان جو کہ مسلمان کو عینِ حالتِ نماز میں بھی دُشمنوں کا شکار بناتا ہے وہ بھلا گھر گھر جا کر اسلام کا پیغام عام کرنے والے اس اچھوتے مَدَنی چینل پر نظر آنے والوں اور ناظرین (یعنی دیکھنے والوں) کو کیوں چھوڑے گا! لہذا انہیں بھی خوب غیبتوں پر اُکساتا ہے پُناچہ مَدَنی چینل کے ضمن میں مُتَوَقَّع غیبت کی 15 مثالیں پیش کی جاتی ہیں: ﴿ارے فلاں! پہلے تو آخری صف میں ہوتا تھا اور اب مَدَنی چینل پر آنے کیلئے جلدی جلدی پہلی صف میں آ کر بیٹھ جاتا ہے﴾ ﴿فلاں پہلے تو سمجھانے سے بھی جلدی نہیں آتا تھا اور اب مَدَنی چینل کی وجہ سے اجتماع میں سب سے آگے ہوتا ہے﴾ ﴿اُس کو دیکھو مَدَنی چینل کی خاطر کیسا ”ٹائٹ عمامہ“ باندھ کر بیٹھا ہے﴾ ﴿وہ یوں تو چادر کو ہاتھ بھی نہیں لگا تا مگر مَدَنی چینل کی خاطر کیسا چادر اوڑھ کر بیٹھا ہے﴾ ﴿اُس کو دیکھو مَدَنی چینل میں نظر آنے کیلئے نعتوں میں کیسا جھومتا ہے﴾ ﴿وہ جو مَدَنی چینل میں مناجات میں روتا ہے نا! میں اُس کو جانتا ہوں، پگ ڈھونگی ہے﴾ ﴿فلاں کو تو عمامہ شریف باندھنا بھی نہیں آتا مگر مَدَنی چینل پر آنے کیلئے دوسرے سے عمامہ بندھوا کر خوب سلیقے سے سفید چادر اوڑھ کر آگے آ کر بیٹھ جاتا ہے﴾ ﴿جب مَدَنی چینل پر بیان کرنا ہو، چادر اوڑھ لیتا ہے، آگے پیچھے چادر نہ جانے کہاں ہوتی ہے﴾ ﴿مجلس کے نگران کو فلاں کے ساتھ نہ جانے کیا خار ہے اسے موقع ہی نہیں دیتا﴾ ﴿فلاں فلاں مبلغ کو آتا جاتا کچھ نہیں دیکھ کر بیانات کرتے ہیں﴾ ﴿مجلس کے مبلغ نے بے سُرے نعت خوانوں کو اکٹھا کر رکھا ہے﴾ ﴿مجلس کے نگران نے اناڑی کیمرو میں رکھے ہوئے ہیں﴾ ﴿اس نے فلاں ”سلسلہ“ تو خالی ٹائم پاس کرنے کے لئے رکھا ہوا ہے﴾ ﴿اس سے تو پہلے والا مبلغ اچھے انداز میں یہ ”سلسلہ“ کر رہا تھا، اسے تو ٹھیک سے بولنا بھی نہیں آتا﴾ ﴿مَدَنی چینل پر آنے والے فلاں فلاں ریاکار ہیں۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!
تُوبُوا إِلَى اللَّهِ! تُوبُوا إِلَى اللَّهِ!
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پرورد پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

غیبت کے بارے میں سوال
جواب اور دیگر اہم معلومات

دُرود شریف کی فضیلت اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُيُوبِ عَزَّوَجَلَّ و
صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ حقیقت نشان ہے: تمہارے دنوں میں

سب سے افضل دن جمعہ ہے، اسی دن حضرت سیدنا آدم صَفِیُّ اللہ پیدا ہوئے، اسی میں ان کی روح مبارکہ قبض کی گئی،
اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن ہلاکت طاری ہوگی لہذا اس دن مجھ پر دُرود پاک کی کثرت کیا کرو کیونکہ
تمہارا دُرود پاک مجھ تک پہنچایا جاتا ہے۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کی: یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
! آپ کے وصال کے بعد دُرود پاک آپ تک کیسے پہنچایا جائے گا؟ ارشاد فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کے اجسام کو کھانا زمین پر حرام فرمایا ہے۔ (سُنَنِ ابوداؤد ج ۱ ص ۳۹۱ حدیث ۱۰۴۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

سوال: غیبت کیا ہے؟

جواب: کسی کے بارے میں اُس کی غیر موجودگی میں ایسی بات کہنا کہ اگر وہ سُن لے یا اُس کو پہنچ جائے تو اُسے ناگوار

معلوم ہو۔



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ زُر و دو پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

سوال: اگر وہ بات اُس میں موجود ہو تو؟

جواب: جیسی تو غیبت ہے اگر موجود نہ ہو پھر بھی ایسی بات اُس کی طرف منسوب کر دی تب تو یہ غیبت سے بھی بڑا گناہ ہو گیا جس کو بہتان (الزام-تہمت) کہتے ہیں۔

سوال: چغلی کسے کہتے ہیں؟

جواب: لوگوں میں فساد کروانے کے لئے اُن کی باتیں ایک دوسرے تک پہنچانا چغلی ہے۔ (شرح مُسلم للنووی ج ۲ ص ۱۱۲) شارح بخاری حضرت علامہ بدر الدین عینی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں کہ جمہور اسی تعریف کے قائل ہیں۔ (عمدة القاری ج ۱۵ ص ۲۰۹)

سوال: کسی پر ”عیب کھولنا“ کب کہلائے گا؟

جواب: کسی کا عیب ایسے شخص کو بتانا جس کو پہلے سے معلوم نہ ہو۔

سوال: جو پہلے ہی سے آگاہ ہوا اُس کے آگے اُسی عیب کا تذکرہ کرنے میں کوئی حرج تو نہیں؟

جواب: کیوں حرج نہیں! بلا اجازت شرعی تذکرہ کیا گیا تو یہ بھی غیبت میں شمار ہوگا! یہ تھوڑے ہی ہے کہ جس کی ایک بار کسی معاملے میں غیبت کر لی بس اب زندگی بھر چھٹی ہو گئی اور آئندہ کیلئے اُس بات میں اس کی غیبت کرنا جائز ہو گیا!

سوال: دو افراد نے آپس میں کسی کی غیبت کی اب اُس خامی کا آپس میں آئندہ دوبارہ تذکرہ کریں تو کیا وہ بھی غیبت ہے؟

جواب: کیوں نہیں! اگر ایک ہی بُرائی کا دونوں آپس میں ہزار بار تذکرہ کریں گے تو یہ ایک ہزار غیبتیں ہوں گی۔



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر سورۃ بقرہ پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

غیبت کے جائز ناجائز ہونے کا کیسے پتا چلے؟

سوال: غیبت سے بچنا سننے کے مقابلے میں آسان لگتا ہے۔ کیوں کہ غیبت کی جائز صورتیں بھی ہیں، پتا کیسے چلے؟ سامنے والا جائز غیبت کر رہا ہے یا ناجائز؟

جواب: اکثریت کا حال یہ ہے کہ صرف بولنے کی خاطر بولتی ہے اور اغلب یعنی غالب ترین معاملات ایسے ہیں کہ جن میں سامنے والا محض بُرائی بیان کرنے کیلئے ہی غیبت کر رہا ہوتا ہے۔ پھر بھی جب تک یقینی کیفیت نہ ہو اُس وقت تک فیصلہ نہ سنا دیا جائے، اگر کبھی دورانِ گفتگو غیبت کی ابتدا ہو اور آپ کی بات سنی جاتی ہو تو مُتَکَلِّم (یعنی بولنے والے) سے نرمی کے ساتھ پوچھ لیجئے کہ معذرت کے ساتھ عرض ہے کہ جو بات آپ کرنے لگے ہیں وہ غیبت کی طرف جارہی ہے اگر آپ کے نزدیک اس غیبت کرنے کا کوئی صحیح مقصد ہے تو بتا دیجئے! اس سوال کے بعد اِنْ شَاءَ اللہ غزوہ جَلِّ بات واضح ہو جائے گی۔

کیا غیبت سنتے ہی سامنے والے کو گنہگار سمجھ لیا جائے

سوال: کیا کسی کو غیبت کرتا دیکھ کر فوراً اُس کو گنہگار سمجھ لیا جائے کہ بس اب تو یہ فاسق ہو گیا۔

جواب: چونکہ غیبت کے جواز کی بھی صورتیں موجود ہیں لہذا جب تک غیبت کی واضح صورت مُتَعَيِّن نہ ہو جائے اُس وقت تک مُتَکَلِّم (یعنی کلام کرنے والے) کو گنہگار نہیں ٹھہرا سکتے۔ جس کی بات سنی جاتی ہو وہ ایسے موقع پر احسن انداز میں اُسی سے اُس کی جانے والی غیبت کا سبب دریافت کر لے، اِنْ شَاءَ اللہ غزوہ جَلِّ بات واضح ہو جائے گی، اگر جائز ناجائز کی صورت طے نہ ہو پارہی ہو تو یوں کہہ دیا جائے کہ چونکہ آپ کی بات کے اندر گناہ بھری غیبت میں جا پڑنے کا خدشہ ہے لہذا اس سے احتیاطاً توبہ کر لیتے ہیں اور پھر توبہ کر لیجئے، بات بدل دیجئے۔



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو پڑھو تمہارا دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

جائز سمجھ کر سن لے پھر پتا چلے کہ یہ ناجائز غیبت تھی تو۔۔۔؟

سوال: کسی نے غیبت شروع کی اور سننے والا سمجھا کہ یہ جائز صورت ہے لہذا وہ توجہ سے سنتا رہا مگر بعد کو پتا چلا کہ وہ تو یوں ہی ”بھڑاس“ نکال رہا تھا، یعنی وہ گناہ بھری غیبت تھی کیا سننے والا بھی گنہگار ہو گیا؟

جواب: اگر قرآن و سیاق گفتگو یعنی بات چیت کے انداز وغیرہ سے ”جائز غیبت“ ہونا سمجھ میں آ رہا تھا اس لئے سن لی تھی تب تو سننے والا گنہگار نہیں اور اگر قرآن سے گناہ بھری غیبت ہونا ظاہر تھا مگر سنتا رہا تو گنہگار ہے، اور اگر جائز ناجائز کا فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا تب بھی سننا ممنوع کہ آج کل بات چیت میں کی جانے والی غیبتوں کا رائج یعنی غالب پہلو گناہوں بھرا ہی ہوتا ہے۔ تو یا تو یہ صورت بنے گی کہ کچھ غیبتیں جائز والی ہوں گی اور کچھ ناجائز والی تو نتیجہ یہی نکلے گا کہ گنہگار بہر حال ہو جائیں گے اور یا ”شک“ کی صورت بنے گی یعنی یا جائز ہے یا ناجائز ہے یوں دونوں طرف برابر برابر ذہن جا رہا ہوگا، بہر حال جہاں جائز و ناجائز کا فیصلہ نہ ہو پا رہا ہو وہاں بھی غیبت سننا ممنوع ہی رہے گا کہ یہاں کم سے کم درجہِ مُشتَبَہات (مُش۔ تب۔ بات یعنی مشکوک چیزوں) کا بنتا ہے اور حدیثِ پاک میں اس سے بھی بچنے کا حکم فرمایا گیا ہے کہ جس نے اپنے آپ کو مُشتَبَہات (یعنی شبہے والی چیزوں) سے بچا لیا اس نے اپنی عزت اور دین کو بچا لیا۔

عوام جائز و ناجائز غیبت میں کیسے تمیز کریں؟

سوال: اکثر عوام کے پاس اتنا علم ہی نہیں ہوتا کہ وہ ”جائز و ناجائز“ غیبت میں تمیز کر سکیں، ایسے میں کیا کیا جائے؟

جواب: آسان اور محتاط طریقہ سمجھانے کی میں نے کوشش کی ہے اور میں یہی کر سکتا ہوں، غیبت کے سارے احکام گھول کر پلا نہیں سکتا، دنیا کا ہر فن سیکھنے سے آتا ہے لوگ جب کوشش کرتے ہیں تو مشکل سے مشکل فن بھی سیکھ ہی لیتے ہیں اور ان کو سیکھنے کیلئے ملک بہ ملک کا سفر بھی کرنا پڑے تو کرتے ہیں تو وہ غیبت جس کے ضروری



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر صبح مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

احکام سیکھنا فرض ہے اس کے لئے بھی خوب کوشش کرنی ہوگی، اگر فیضانِ سنت جلد 2 کا باب ”غیبت کی تباہ کاریاں“ بار بار غور سے پڑھیں گے تو ان شاء اللہ عزوجل کافی حد تک اس ”فرض علم“ کو بھی حاصل کر لیں گے اور اللہ عزوجل نے چاہا تو پھر ”جائز و ناجائز“ غیبت میں تمیز کرنا بھی آجائے گا۔

گھر میں غیبت سے کس طرح بچے؟

سوال: آج کل گھروں کا ماحول کون نہیں جانتا، بہت کم گھر ایسے ہونگے جہاں غیبتیں نہ ہوتی ہوں اور ہر اسلامی بھائی کی بات کا اپنے گھر میں اتنا وزن بھی نہیں ہوتا کہ وہ گھر والوں کو غیبتوں سے روک سکے، ایسی صورت میں کیا کیا جائے؟

جواب: واقعی حالات ناگفتہ بہ ہیں، بالفرض دوسروں کو بچانا ممکن نہیں تب بھی خود کو تو بچانے کی ترکیب کی جاسکتی ہے، گھر میں غیبتیں ہو رہی ہیں اس لئے مجبوری سمجھ کر دلچسپی کے ساتھ خود بھی شریک ہو گیا تو گنہگار ہوگا۔ لہذا جو روکنے پر قادر ہو اُس کے لئے ضروری ہے کہ روکے اور جو قدرت نہیں رکھتا، وہ ایسے موقع پر وہاں سے ہٹ جائے، اگر کبھی ایسا پھنس گیا کہ ہٹ بھی نہیں سکتا تو بات بدلنے کی کوشش کرے، اس کی بھی ترکیب ممکن نہیں اور بھی کوئی صورت خلاصی کی نظر نہیں آتی تو دل میں بُرا جانے اور غیبتوں کی طرف سے توجہ ہٹانے کی بھرپور کوشش کرے۔ گھر میں مدنی ماحول بنانے کیلئے فیضانِ سنت جلد 2 کے باب ”غیبت کی تباہ کاریاں“ کے درس کا سلسلہ ان شاء اللہ عزوجل بے حد مفید رہے گا۔ جب گھر والے غیبت کی تباہ کاریوں سے باخبر ہوں گے تو ان شاء اللہ عزوجل بچنے کا ذہن بنے گا اور اس طرح ایک نہیں ہزار فتنوں سے ان شاء اللہ عزوجل محفوظ ہو کر گھر امن کا گہوارہ بن جائے گا۔



فرمان مصطفیٰ سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر زور و پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

دعوتِ اسلامی کو جاہلوں کا ٹولہ کہنا کیسا؟

سوال: ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ دعوتِ اسلامی میں مت جاؤ یہ جاہلوں کا ٹولہ ہے! اس شخص نے یہ کہہ کر غیبت کی یا نہیں؟

جواب: غیبت مُتَعَيِّن و معلوم شخص یا اشخاص میں موجود عیب یا برائی کو پیٹھ پیچھے بیان کرنے کو کہتے ہیں۔ لہذا مذکورہ جملہ غیبت نہیں کہلائے گا کیونکہ اس میں مُتَعَيِّن فرد یا افراد کا تذکرہ نہیں ہے۔ ہاں اگر قائل کی نیت دعوتِ اسلامی کے ہر فرد کو جاہل کہنے کی ہے تو البتہ غیبت ہوئی اور ایک فرد کی نہیں ان تمام مسلمانوں کی ہوئی جو جاہل ہیں اور اس میں شامل ہیں۔ چونکہ ہر فرد کو جاہل کہا گیا ہے اور فی الحقیقت دعوتِ اسلامی جاہلوں کا ٹولہ نہیں ہے کہ اس میں ہزاروں علماء کرام کُنَّہُہُمُ اللہ تَعَالٰی (یعنی اللہ عز و جل ایسوں کی کثرت فرمائے۔ امین) بھی شامل ہیں تو اگر اُس نے یہ جانتے ہوئے بھی ہر فرد کو جاہل کہنے کی نیت سے دعوتِ اسلامی کو جاہلوں کا ٹولہ کہا ہے تو ان علماء کرام کی توہین بھی ہوئی اور ان پر جہالت کی ٹھمت بھی۔ شخص مذکور کا یہ کہنا کہ دعوتِ اسلامی میں مت جاؤ اگر بلا کسی مصلحتِ شرعی ہے تو یہ نیکی سے روکنا ہے اور روکنے والا اس حکمِ قرآنی: مَنَّا لِلْخَبِيرِ مُعْتَدٍ اَنِّيْمٌ (پ ۲۹ القلم: ۱۲) ﴿ترجمہ کنز الایمان: بھلائی سے بڑا روکنے والا احد سے بڑھنے والا گنہگار﴾ میں داخل ہے۔

بہت سارے مسلمانوں کی اکٹھی ایذا

سوال: دعوتِ اسلامی کو جاہلوں کا ٹولہ کہنے والے کی نیت اگر معلوم نہ ہو کہ آیا اُس نے ایک ایک فرد کو جاہل کہا ہے یا کیا، اور اگر اُس پر غیبت کا حکم نہیں لگے گا تو کیا اس طرح کا جملہ کہنا جائز ہے؟

جواب: غیبت کی ایک مخصوص تعریف ہے لہذا جو کلمہ یا اشارہ وغیرہ اُس تعریف کے تحت داخل ہو وہی غیبت ہے مگر جو بات غیبت نہیں ہے اس کا بے غبار ہونا ضروری بھی نہیں۔ مذکورہ جملے میں ایذائے مسلم کا پہلو نمایاں



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

ہے مگر اس کی بعض صورتیں ہیں مثلاً (۱) اگر دعوتِ اسلامی کے دو مخالفین یا دعوتِ اسلامی سے غیر متعلقہ دو افراد آپس میں بیٹھے یہ جملہ کہتے ہیں تو یہاں ایذا رسانی کا گناہ نہیں ہوگا لیکن اس میں باعمل مسلمانوں کے ایک ہیٹ بڑے طبقے کے بارے میں جھوٹ یا ٹھٹھ یا تحقیر و استہزاء (یعنی ان کو تحقیر سمجھنے اور ان کا مذاق اڑانے) کا پہلو بھی موجود ہے اور یہ سب اُن حرام اور جہنم میں لیجانے والے کام ہیں لہذا یہ جملہ یا اس سے ملتے جلتے جملے کہنے والے اور سن کر تائید کرنے والے اپنی آخرت کی ضرر و ضرر و فکر کریں (۲) کوئی دعوتِ اسلامی والا یا دعوتِ اسلامی کا محب (یعنی اہل محبت) موجود ہے اور اس کے سامنے کہا کہ دعوتِ اسلامی جاہلوں کا ٹولہ ہے تو یہ اُس دعوتِ اسلامی والے یا اہل محبت کی دل آزاری ہے اور (۳) اگر دس اسلامی بھائی یا سو اسلامی بھائی بیٹھے ہوئے تھے اور ان سے یہ جملہ کہا اور سب کو اطلاع ہوئی تو سب کی ایذا رسانی اور دل آزاری کا گناہ ہوا اور بے شک مسلمان کی تحقیر (یعنی اُس کو تحقیر جاننا) یا اُس کا مذاق اڑانا اور دل دکھانا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ نحر وید کے بادشاہ، دو عالم کے شہنشاہ، صاحبِ مجد و جاہ، اُمت کے خیر خواہ، آمینہ کے مہر و ماہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مَنْ اَذَى مُسْلِمًا فَقَدْ اَذَانِي وَمَنْ اَذَانِي فَقَدْ اَذَى اللّٰهِ۔ یعنی جس نے (بلا وجہ شرعی) کسی مسلمان کو ایذا دی اُس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اُس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی۔

(الْمُعْجَمُ الْاَوْسَطُ لِلطَّبْرَانِي ج ۲ ص ۳۸۶ حدیث ۳۶۰۷)

اجتماعی دل زاریوں کے
11 جملوں کی مثالیں
 بیان کردہ صورتوں کی روشنی میں ایک یا بہت سارے مسلمانوں کیلئے ایذا کا باعث بن سکنے والے جملوں کی 12 مثالیں ملاحظہ ہوں: ☆ پولیس والے رشوت خور ہوتے ہیں ☆ پولیس والے اپنے باپ کو بھی نہیں بخشے ☆ فلاں قبیلے والوں کا پیشہ ہی چوریاں کرنا ہے ☆ فلاں ذات کے لوگ سود خور ہوتے ہیں ☆ فلاں خاندان کے افراد بچ (یعنی کینے)



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: مجھ پر کثرت سے دُڑو پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُڑو پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

ہوتے ہیں ☆ فلاں برادری والے بزدل ہوتے ہیں ☆ مدنی چینل بس ایسا ہی ہے ☆ فلاں مدرّسے یا فلاں ادارے کے مدرّس کا معیارِ تعلیم صحیح نہیں ☆ فلاں قبیلے کے لوگ جھگڑالو ہوتے ہیں ☆ انکم ٹیکس آفیسرز رشوت کے بغیر قابو نہیں آتے ☆ فلاں قوم والوں سے تعلقات مت بڑھانا یہ فراڈی ہوتے ہیں ☆ مارواڑ (ہند) کے باشندے کنجوس ہوتے ہیں جیسی تو یہ محاورہ بنا: ”فلاں کنجوس مارواڑی ہے“

سوال کرنے والے کے بھولنے پر ہنسنا

سوال: مدنی مذاکرے یا مدرّسے کے درجے میں ایک اسلامی بھائی سوال پوچھنے کیلئے کھڑے ہوئے مگر گھبرا گئے اور سوال کا کچھ حصہ بھول گئے اس پر بعضوں کو ہنسی آنے لگی مگر انہوں نے ایک دم خود پر قابو پالیا، بعض بے اختیار ہنس پڑے، بعض ہنس ہنس کر لطف اندوز ہو رہے تھے، اور سائل کے پیچھے بیٹھنے والوں میں سے ایک نے مسکرا کر دوسرے کی طرف دیکھا اور سائل کی طرف کچھ اس طرح آنکھوں سے اشارہ کیا کہ دیکھو تو کیسا پریشان ہو رہا ہے! اس پر دوسرے نے بھی مسکرا کر اسی طرح کا اشارہ کیا۔ ان سب کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: جنہوں نے ہنسی روکی وہ بہت اچھے رہے، جو بے اختیار ہنس پڑے وہ بھی بے قصور ہیں، قصدِ اہنسے اور لطف اندوز ہونے والے جان بوجھ کر سائل کی دل آزاری کا باعث بنے اور پیچھے سے آنکھوں ہی آنکھوں میں طنزیہ اشارے کرنے والوں نے غیبت کا ارتکاب کیا۔ جان بوجھ کر دل آزاری کا باعث بننے والے توبہ کے ساتھ ساتھ سائل سے مُعاف بھی کروائیں، غیبت کرنے والے توبہ کریں اور اگر توبہ سے پہلے ہی سائل کو پتا چل گیا ہو تو اُس سے مُعاف بھی کروائیں۔

اس کتاب کے بارے میں وسوسہ

سوال: بکثرت لوگ گناہوں اور بُرائیوں سے اس خوف کی وجہ سے بچ جاتے ہیں کہ دیکھنے والا کیا کہے گا یا یہ کسی اور کو



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر ایک مرتبہ زور و شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

جا کر بتادے گا، یا لوگوں میں یہ بات پھیل جائے گی تو میری بے عزتی ہوگی۔ فیضانِ سنت جلد 2 کا باب ”غیبت کی تباہ کاریاں“ عام ہو جانے میں کہیں ایسا نہ ہو کہ ٹھپ کر گناہ کرنے والوں کا دل کھل جائے کہ میرے گناہ پر مُطَّلَع ہونے والا اب تو کسی سے جا کر میری غیبت کرے گا ہی نہیں اور یوں وہ اُس گناہ کو مستقلاً اختیار نہ کر لیں یا اپنی اصلاح کی کوشش میں سُستی نہ کریں یا سرے سے کوشش ہی ترک نہ کر دیں، کیا اس طرح گناہوں میں دلیری بڑھ نہیں جائے گی؟ مثلاً اگر کوئی اپنی زوجہ کو بغیر اجازت شرعی مارنے پٹنے کا عادی ہو اور وہ اسلامی بہن غیبت کے ڈر سے کسی سے تذکرہ نہ کرے تو کیا یہ شوہر ”ظالم“ سے ”اَظْلَم“ (یعنی بہت زیادہ ظلم کرنے والا) نہیں بن جائے گا؟ یا کوئی اسلامی بھائی جماعت واجب ہونے کے باوجود گھر میں نماز پڑھ لیتا ہو اور اُسے یہ پتا ہو کہ میرا بھائی کسی اور کے سامنے میرا عیب نہیں کھولے گا تو کیا وہ گھر پر نماز پڑھنے ہی کو اپنی عادتِ ثانیہ نہیں بنا لے گا؟

جواب: اول تو یہ بات ذہن میں رکھئے کہ ”غیبت کی مذمت“ دعوتِ اسلامی والوں کی ایجاد نہیں، اس کی تو پچھلی شریعتوں میں بھی ممانعت تھی نیز قرآن کریم و احادیثِ مبارکہ میں بھی اس کی مخالفتِ بشدت موجود ہے، غیبت کے ضروری احکام جاننا ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرضِ عین ہے، جو نہیں جانتا وہ گنہگار اور نارِ دوزخ کا حقدار ہے۔ غیبت کے مسائل میں کافی تفصیل ہے۔ مُطْلَقاً یعنی کسی بھی صورت میں کسی کا عیب کھول ہی نہیں سکتے ایسا نہیں، غیبت کی جائز صورتیں بھی موجود ہیں جن کا پیچھے بیان گزر چکا۔ کہیں عیب اور عیبی کی نوعیت کا اعتبار ہے تو کہیں عیب کھولنے والے کی نیت پر حکم شرعی کا انحصار ہے۔ اب مثلاً شوہر واقعی ظلم کرتا ہے اور بیوی اس سے نجات پانے کی نیت سے صرف ایسے فرد سے اُس ظلم کا تذکرہ کرتی ہے جو اُسے ظلم سے چھڑا



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر زور و شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

سکتا ہے تو یہ ”جائز غیبت“ ہے۔ اسی طرح بلاغذریغیر جماعت نماز پڑھنے والے کا بھائی اگر اسے سمجھانے پر قادر نہیں اور کسی قدرت رکھنے والے سے اس نیت سے ذکر کرتا ہے کہ وہ اس کو سمجھائے یا اس نیت سے کسی پر اظہار کرتا ہے تاکہ بھائی شرمندہ ہو کر ترک جماعت کے گناہ سے باز آجائے تو یہ بھی ”جائز غیبت“ بلکہ ثواب کا حقدار بنانے والی غیبت ہے۔

باقی رہی یہ بات کہ غیبت نہ کرنے والے کی وجہ سے بعض لوگ گناہوں پر دلیر ہو **بدگمانی مٹ کیجئے** جائینگے تو یہ شیطانی وسوسہ ہی ہے اور اس کی وجہ سے شرعی احکام سے مسلمانوں کو جاہل نہیں رکھا جاسکتا بلکہ مُعَيَّن مسلمانوں کے بارے میں قرآن واضحہ (یعنی صاف صاف علامات) نہ ہونے کے باوجود اگر یہ ذہن بنالیا کہ فلاں فلاں اب گناہوں پر دلیر ہو جائے گا تو یہ بدگمانی ہے جو کہ حرام ہے۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، ولی نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مُجَدِّدِ دین وملت، حامی سنت، ماحی بدعت، عالم شریعت، پیر

طریقت، باعث خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی بارگاہ عالی شان میں ایک ایسے شخص کے بارے میں سوال ہوا جو کہ کہتا تھا کہ میں تو آج کل کی دعوتوں میں نہیں جاتا کیونکہ اکثر دعوتیں دکھاوے اور ریاکاری کی ہوتی ہیں اور لوگ رزق یعنی کھانے کی بھی کافی بے حرمتی کرتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس سوال کا جو کچھ جواب ارشاد فرمایا اُس کا لُب لُب ہے: قبول دعوت سنت ہے۔ کسی مُعَيَّن یعنی مخصوص مسلمان کیلئے بغیر قرآن واضحہ کے (یعنی صاف صاف علامتوں کے بغیر) یہ سمجھ لینا کہ اس



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جب تم نرسلیں (علیہم السلام) پر زور و پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

نے ناموری اور ریا کیلئے یہ دعوت کی ہے ایسی بدگمانی حرام قطعی ہے۔ اگر کہیں خوب طعام (یعنی کھانے کے دانوں اور غذا کے اجزاء) کی بے ادبی ہوتی بھی ہے تو اس شخص کو چاہئے کہ بے ادبی کرنے والوں کو سمجھائے اگر وہ لوگ نہ مانیں تو وبال انہیں لوگوں پر ہے۔ حضرت سپدنا امام ابوالقاسم صفار علیہ رحمۃ اللہ انفار فرماتے ہیں: ”میں آج کل دعوت میں جانے کی کوئی نیت نہیں کر پاتا سوائے اس کے کہ نمک دانی روٹی پر سے اٹھاؤں گا۔“ اعلیٰ حضرت ”فتاویٰ ہندیہ“ کے حوالے سے مزید فرماتے ہیں: روٹی اور چپاتی پر پیالوں کا رکھنا دُرست (یعنی مناسب) نہیں ہے مزید فرماتے ہیں: اگر یہ شخص نہی عن المُنکر یعنی بُرائی سے منع کرنے کی نیت سے جائے گا تو ثواب پائے گا۔ (تفصیل کیلئے دیکھئے فتاویٰ رضویہ ج ۲۱ ص ۶۷۲ تا ۶۷۴)

دعوت میں جانے کیلئے اچھی
اچھی نیتیں کر لینی چاہئیں

روٹی پر سے نمک دانی اٹھانے کی نیت سے جانے والے بُرگ کے عمل سے یہ سیکھنے کو ملا کہ دعوت میں جانے کیلئے اس طرح کی اچھی اچھی نیتیں کی جاسکتی ہیں کہ وہاں اگر کسی کو کھانا ضائع کرتا یا کوئی کام خلاف سنت کرتا پاؤں گا تو

نیکی کی دعوت دینے کا ثواب کماؤں گا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ روٹی پر نمک دانی، چاٹ مصلے کی شیشی، سالن یا راستے کا پیالہ یا اچار چٹنی کی پیالی رکھنی مناسب نہیں۔ دعوت میں جانے نہ جانے کی بعض صورتیں بھی ہیں مثلاً معلوم ہے کہ وہاں گانے باجے ہوں گے اور اس کے جانے سے نہ یہ بند ہوں گے نہ ہی یہ ان کو روک سکتا ہے تو اب دعوت میں جانے کی شریعت میں اجازت نہیں۔ (تفصیلات جاننے کیلئے دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہار شریعت“ حصہ 16 صفحہ 31 تا 38 پر ”ولیمہ اور ضیافت کا بیان“ پڑھ لیجئے یا کم از کم صفحہ 35 سے مسئلہ نمبر ۱-۲-۳ ملاحظہ فرما لیجئے)



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر روزِ جمعہ ڈرود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

صرف لوگوں کے ڈر سے گناہ چھوڑنے کا نقصان

لوگوں سے ڈر کر گناہ چھوڑنا بھی اگرچہ مفید ہے کہ گناہ کے ارتکاب سے بچ جائے گا تاہم اللہ عزوجل سے ڈر کر گناہ سے گناہ کشی کا ذہن بنانا چاہئے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 480 صفحات

پر مشتمل کتاب، ”مُكَاشَفَةُ الْقُلُوب“ کے صفحہ 267 پر ہے ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: انسان جتنا تنگدستی سے ڈرتا ہے اگر اتنا جہنم سے ڈرتا تو دونوں سے نجات پالیتا، اور جتنی اسے دولت سے مَحَبَّت ہے اگر جنت سے اتنی مَحَبَّت ہوتی تو دونوں کو پالیتا، اور جتنا ظاہر میں لوگوں سے ڈرتا ہے اگر اتنا باطن میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا تو دونوں جہانوں کی سعادتیں پالیتا۔ (مُكَاشَفَةُ الْقُلُوب ص ۱۲۹) اگر خوفِ خدا عزوجل کے بجائے صرف لوگوں کے ڈر سے ہی گناہ چھوڑنے کا جذبہ رہا تو جو جو گناہ لوگوں میں باعثِ شرم نہیں ہوں گے ان پر بے باکی اور جسرات بڑھتی چلی جائے گی اور آج کل اس کے نظارے عام ہیں مثلاً بے نمازی ہونا اب مسلمانوں میں مَعَاذَ اللہ عزوجل باعثِ شرم و عار نہیں رہا تو حالت یہ ہو چکی ہے کہ غالباً دنیا کے 95 فیصد مسلمان نماز نہیں پڑھتے اور جو پڑھتے ہیں ان میں شاید 99 فیصد کو دُرست نماز پڑھنی نہیں آتی اور سیکھنے کی زحمت بھی کم ہی کرتے ہیں!! افسوس صد کروڑ افسوس کہ نمازوں کے اوقات میں مسلمانوں کے دُنیوی کاروبار دھوم دھڑکتے سے جاری رہتے ہیں۔ نماز کے مقابلے میں رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں ”روزہ“ نہ رکھنا مسلمانوں میں بظاہر اب بھی قدرے معیوب سمجھا جاتا ہے لہذا جو روزہ نہیں رکھتے ان میں سے اکثر لوگ اس کا اظہار نہیں ہونے دیتے اور دن کے وقت مَچپ کر کھانا کھاتے ہیں۔ کاش! ہر عمل اللہ عزوجل کے لئے کرنے کا مَدَنی ذہن بن جائے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن حدائقِ بخشش شریف میں فرماتے ہیں:



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

مُحِب کے لوگوں سے کیے جس کے گناہ وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے
ارے او مجرم بے مَدِوا دیکھ سر پہ تلوار ہے کیا ہونا ہے
کام زنداں کے کیے اور ہمیں شوقِ گلزار ہے کیا ہونا ہے
اس کڑی دھوپ کو کیوں کر جھلیں شعلہ زن نار ہے کیا ہونا ہے
ان کو رحم آئے تو آئے ورنہ وہ کڑی مار ہے کیا ہونا ہے
منہ دکھانے کا نہیں اور سحر عام دربار ہے کیا ہونا ہے
لے وہ حاکم کے سپاہی آئے
صبح اظہار ہے کیا ہونا ہے

غیبت سے بچنے کی تربیت کس طرح حاصل ہو؟

سوال: ”غیبت کی تباہ کاریاں“ پڑھ کر یہ احساس ہوا کہ واقعی معاشرے کی اکثریت غیبت کی لپیٹ میں ہے، تقریباً آوے کا آواہی بگڑا ہوا ہے، عموماً توجہ بھی نہیں ہوتی اور کئی غیبتیں اپنی ٹخوتیں لٹا چکی ہوتی ہیں۔ ایسے ہوش رُبا حالات میں معاشرے کے اندر انسان کیسے گزارا کرے؟ گھر، دکان، بازار، محلہ، دوست احباب کی بیٹھکیں جدھر جائیں اکثر غیبتیں ہی غیبتیں! غیبت سے بچنے کی تربیت کیسے حاصل ہو؟ معاملہ بہت ہی مشکل معلوم ہو رہا ہے!

جواب: دیکھئے! دستور یہی ہے کہ ہر کام سیکھنے سے آتا ہے اگر کسی کام کے بارے میں پہلے ہی سے ذہن بنا لیا جائے کہ یہ بہت مشکل ہے! تو پھر نفسیاتی طور پر اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ وہ واقعی مشکل بن جاتا ہے۔ اگر زبان پر



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زُرد پاک نہ پڑھے۔

قفلِ مدینہ لگا رہے، اُنھی بُری صحبت کی تمیز آجائے، تنہائی میں دل لگانے کی مشق کر لی جائے تو ایک غیبت ہی کیا مزید بے شمار گناہوں سے بھی جان چھوٹ سکتی ہے۔ کسی چیز کو دیکھنے کیلئے اس کی دُھن ہونی ضروری ہے، مثلاً ڈرائیونگ ہی کو لے لیجئے، واقعی اس کا سیکھنا انتہائی دُشوار امر ہے یہ تصور ہی کتنا خوفناک ہے کہ جان ہتھیلی پر لیکر گاڑی چلائی ہوگی ذرا بھی پُو کیس گے تو ہاتھ پیر تڑوا بیٹھیں گے یا جان ہی چلی جائے گی! ڈرائیونگ کی تربیت لینے والا پہلے پہل تو اسٹیرنگ پر ہاتھ رکھتے ہی کانپ جاتا ہوگا۔ کیونکہ اسے یہ بتایا جاتا ہے کہ دو پاؤں سے ایک ساتھ کلچ، بریک اور ایکسلیٹر (Accelerator, break, clutch) کو سنبھالنا ہے، پھر دو ہاتھوں سے اسٹیرنگ کے ساتھ ساتھ گیر (gear) کو بھی حسبِ ضرورت بدلتے رہنا ہے، ساتھ ہی گاڑی چلاتے ہوئے ان دو آنکھوں سے آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں بھی دیکھنا ہے، تربیت لینے والے کو اس بات کا بھی خیال رکھنا ہے کہ نہ مجھ سے کسی کو نقصان پہنچے اور نہ ہی مجھے کوئی نقصان ہو۔ آخر کار تربیت لیتے لیتے وہ گاڑی چلانا سیکھ ہی جاتا ہے۔ ساری گاڑیوں میں ریل گاڑی چلانا شاید سب سے مشکل کام ہے، یہی وجہ ہے کہ طیارہ اُڑانے والا (PILOT) آپ کو نو جوان مل جائے گا مگر ریل گاڑی کا ڈرائیور صرف اُدھیڑ عمر ہی کا ملے گا کیوں کہ اس کیلئے اتنی طویل مدت تک مشق کرنی پڑتی ہے کہ جوانی ہی رخصت ہو جاتی ہے! اس کے باوجود ریل گاڑی کے ڈرائیوروں کی بھی ایک تعداد دنیا میں موجود ہے۔

ہماری اکثریت کو باتِ بہر حال ہمیں بات کرنے کی بھی تربیت لینی ہوگی اور اس کی احتیاطیں بھی سیکھنی ہوں گی، جی ہاں اندازِ گفتگو کو یکسر بدل کر اس پر عاجزی و نرمی کا پانی چڑھانا اور حُسنِ اخلاق کی مُلَمَّع کاری اور خوب پالش کرنی ہوگی۔ یقین مانئے آج ہماری غالب اکثریت کو شریعت و سنّت کے مطابق بات چیت کرنا ہی نہیں آتی، معمولی سا خلافِ مزاج معاملہ ہوتے ہی اُٹھا



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

خاصہ مذہبی وضع قطع کا آدمی بھی ایک دم جارحانہ انداز پر اُتر آتا ہے! ایک غیبت ہی نہیں، تہمت، چغلی، بدگمانی، جھوٹا مبالغہ، دل آزاری اور ایذائے مُسلم کے تعلق سے بہت ساری چیزیں آج کل کی جانے والی اکثر گفتگو کا حصہ ہوتی ہیں۔ لہذا دل برداشتہ ہوئے بغیر اولاً اس بات کو تسلیم کر لیجئے کہ ہمیں دُرست بولنا ہی نہیں آتا مگر جس طرح پیہم کوشش کے بعد انسان ایک اچھا ذرا نیور بن جاتا ہے، ہم بھی مسلسل جدوجہد کریں گے تو ان شاء اللہ عزّوجلّ شریعت و سنت کے مطابق بات کرنا سیکھ ہی جائیں گے۔

غیبت کے ضروری احکام سیکھنا فرض ہے

گاڑی چلانے کیلئے بدن کے اکثر اعضاء مثلاً دماغ، آنکھیں، کان، ہاتھ پاؤں وغیرہ ایک ہی وقت میں سرگرم عمل (ACTIVE) رکھے جاسکتے ہیں تو آخر غیبت سے بچنے کیلئے ہم چوکئے کیوں نہیں رہ سکتے! گاڑی چلانے میں خطا کی صورت میں مالی و جانی نقصانات کا اندیشہ ہے لیکن غیبت کا علاج وغیرہ نہ سیکھنے میں جہنم میں جا پڑنے کا خدشہ ہے۔ یاد رکھئے! جو ذرا نیونگ نہیں جانتا وہ معمولی سا بھی گنہگار نہیں جبکہ غیبت جو کہ مہلکات (یعنی ہلاک کرنے والی چیزوں) میں سے ہے، اس کے ضروری احکام جانتا ہر مسلمان عاقل بالغ پر فرض عین ہے اور غیبت کے بارے میں ضروری مسائل نہ جاننے والا گنہگار اور جہنم کا حقدار ہے۔

غیبت کروں گا نہ سنوں گا! بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ”غیبت“ سے بچنے کی تدبیر کرتے رہئے

ان شاء اللہ عزّوجلّ ضرور کرم ہوگا اور اس سے بچنا بھی آسان ہو جائیگا۔ کسی ذمّے دار اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ایک دن میرے پاس جداجدا وقت میں دو اسلامی بھائی کچھ اس انداز سے آئے کہ میں سمجھ گیا کہ اب غیبت کی نحوست میں پھنسے ہی پھنسے، میں نے اپنے سینے پر سجا ہوا وہ کارڈ دونوں کو پڑھا دیا جس پر جلی خُروف میں لکھا تھا: غیبت کروں گا نہ سنوں گا (ان شاء اللہ عزّوجلّ) اس کی بَرَکت یہ ظاہر ہوئی کہ ایک تو پُچپ



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہنم کی۔

سادہ گیا جبکہ دوسرے نے خوب سنبھل کر گفتگو کی اور وہ بھی فقط دو منٹ۔ (کارڈ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ سے ہدیہ طلب کیا جاسکتا ہے)

دیکھئے! بالکل ایسا بھی نہیں ہے کہ ہر بات گناہوں بھری غیبت ہی ہو، تنظیمی مسائل کے حل کیلئے شکایات بھی سنی جاسکتی ہیں اور اس کا حل بھی پیش کیا جاسکتا ہے مگر کچھ احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں مثلاً جو غیبت کے ابتلاء کا خوف محسوس

کرے وہ آنے والے کو ابتداءً مُتَذَكِّرہ ذمے دار کی طرح کارڈ پڑھا دے یا زبانی ہی کہہ دے: **إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ** غیبت کروں گا نہ سنوں گا۔ ”غیبت کی تعریف“ بتا دے، غیبت پر عذاب کی ایک آدھ وعید سنا دے اور درخواست کرے کہ صرف حسب ضرورت ہی شکایت کیجئے نیز ایسے موقع پر اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ ایک بھی غیر ضروری فرد گفتگو میں شریک نہ ہونے پائے۔ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کی طرف سے عنایت کردہ مدنی مشوروں میں پڑھ کر سنانے والے 19 مدنی پھولوں میں کی یہ تحریر ہو سکے تو حفظ کر لیجئے۔ **إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ** غیبت وغیرہ گناہوں سے بچنے میں بہت مدد ملیگی۔ وہ تحریر یہ ہے: آئیے ہاتھوں ہاتھ کچھ اچھی اچھی نیتیں بھی کئے لیتے ہیں: ❀ غیبت کروں گا نہ سنوں گا ❀ چغلی نہیں کھاؤں گا ❀ کسی زندہ یا (مردہ) مسلمان کے اندر موجود خامی یا برائی کو بلا اجازت شرعی پیٹھ پیچھے بیان کر کے غیبت، منہ پر بیان کر کے دل آزاری اور جس نے بُرائی نہ کی ہو اس کے باؤ جو داس کی طرف برائی منسوب کر کے تہمت کا گناہ نہیں کروں گا۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”غیبت کرنے والوں، چغلی خوروں اور پاکباز لوگوں کے عیب تلاش کرنے والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ (قیامت کے دن) کتوں کی شکل میں اٹھائے گا۔“ (التَّوْبَةُ وَالتَّوْبَةُ ج ۳ ص ۳۲۵ حدیث ۱۰) چغلی کی تعریف: کسی کی بات ضرر (یعنی نقصان) پہنچانے کے



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

ارادے سے دُوسروں کو پہنچانا **خفلی** ہے۔ (عمدة القاری ج ۲ ص ۵۹۴ تحت الحديث ۲۱۶) کسی کے بارے میں دل میں بُرائیوں کر لینے سے بچوں گا کہ یہ بدگمانی ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں: خبیث گمان (یعنی بدگمانی) خبیث دل سے نکلتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۰ ص ۲۳۱) جھوٹی مُبالغہ آرائی، خوشامد، خود پسندی (یعنی اپنی رائے کو ہی دُرست سمجھنے) سے بچوں گا۔

کاش! ہمارا یہ ذہن بن جائے کہ جوں ہی کسی مسلمان کا ”منفی تذکرہ“ نکلے فوراً خبردار ہو جائیں اور غور کریں، اگر وہ غیبت ہو تو فوراً اس سے باز آ جائیں کوئی اور یہ گفتگو کرنے لگا ہو تو اُس کو مناسب طریقے پر روک دیں، اگر وہ باز نہ آئے تو وہاں سے اُٹھ جائیں، یا بات بدل دیں۔ اگر اُسے روکنا یا اپنا وہاں سے ہٹنا ممکن نہ ہو تو اُس گفتگو میں دلچسپی نہ لیں بلکہ دل میں بُرا جائیں۔

اخلاق ہوں اچھے برا کردار ہو ستھرا

محبوب کے صدقے میں مجھے نیک بنادے

تنظیمی مسائل کا حل اور غیبت شیطان غیبتیں کروا کر دین کے مَدَنی کام کا بھی ہیئت نقصان کرواتا ہے۔ لہذا اگر آپ کسی اسلامی بھائی میں بُرائی پائیں تو بلا اجازت شرعی دوسروں پر اظہار کر کے غیبت کا کبیرہ گناہ کرنے کے بجائے براہِ راست اُسی کو اکیلے میں نرمی کے ساتھ سمجھائیے اگر ناکامی ہو تو خاموشی اختیار فرمائیے اور اُس کیلئے دعاء کیجئے۔ اگر دینی نقصان کا اندیشہ ہو تو اپنے ذیلی مشاورت کے نگران کو تنہائی میں بتا کر یا لکھ کر اُس کا تعاون حاصل کیجئے جبکہ وہ مسئلہ حل کر سکتا ہو۔ ورنہ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے مزید آگے مثلاً حلقہ مشاورت کے نگران سے رُجوع کیجئے، یہاں بھی بات نہ بنے تو پُختہ رُتج (یعنی ترتیب وار) اوپر والے ذمے دار سے ترکیب بنائیے۔ یاد رکھئے! اگر شرعی مصلحت کے بغیر کسی ایک سے بھی خواہ وہ کتنا ہی



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

بڑا تنظیمی ذمے دار ہو اُس اسلامی بھائی کی بُرائی بیان کی تو آپ گنہگار و عذابِ نار کے حقدار ہو جائیں گے۔ اگر آپ نے بات عام کر دی اور غیبتوں، تہمتوں، بدگمانیوں، عیب دریوں، اور دل آزاریوں کے گناہوں کا دروازہ کھل گیا، عداوت میں تنظیمی مسائل کھڑے ہو گئے اور سنتوں بھرے مدنی کاموں کو بھی نقصان پہنچا تو یہ سب معاملات آپ کی آخرت کیلئے سخت نقصان دہ ثابت ہو سکتے ہیں۔

افتن پھیلانے کی وعیدیں! جو بد نصیب لوگ مسلمانوں میں بُرے چرچے جگاتے اور فتنے اٹھاتے ہیں ان کو ڈر جانا چاہئے کہ پارہ 18 سورۃ النور آیت نمبر

19 میں اللہ عزوجل کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

ترجمہ کنز الایمان: وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں برا چرچا پھیلے ان کے لئے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں۔

إِنَّ الَّذِينَ يُجِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

بعض لوگ یہت ہی جھگڑا و طبیعت کے مالک ہوتے ہیں، خواہ مخواہ غیبتیں کرتے، چغلیاں کھاتے ہتقیدیں کرتے، بال کی کھال اُتارتے، بات بات پر فسادات برپا کرتے اور مسلمانوں کیلئے ایذا کا باعث بنتے رہتے ہیں، ایسے لوگوں کو ڈر جانا چاہئے کہ پارہ 30 سورۃ البُرُوج کی دسویں آیت مبارکہ میں رب العباد عزوجل کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے:

ترجمہ کنز الایمان: بے شک جنہوں نے ایذا دی مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو پھر تو بہ نہ کی اُن کیلئے جہنم کا عذاب ہے اور اُن کیلئے آگ کا عذاب۔

إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

فتنہ جگانے والے پر لعنت! حدیث پاک میں ہے: ”فتنہ سویا ہوا ہوتا ہے اُس پر اللہ عز و جل کی لعنت جو اس کو بیدار کرے۔“

(الْجَامِعُ الصَّغِيرُ لِلشُّيُوطِيِّ ص ۳۷۰ حدیث ۵۹۷۵)

اگر میزاں پہ پیشی ہو گئی تو ہائے! بربادی!! گناہوں کے سوا کیا میرے نامے میں بھلا نکلے
کرم سے اُس گھڑی سرکار پردہ آپ رکھ لینا سرِ محشر مرے عیبوں کا جس دم تذکرہ نکلے
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّي اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰه
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّي اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

انفرادی کوشش کے غلط انداز کا فرضی مکالمہ! انفرادی کوشش کرنے میں سوالات سے پرہیز کرنا بہت مناسب ہے کیوں کہ بعض سوالات سامنے والے کو مروت میں جھوٹ بٹا سکتے ہیں، ”انفرادی کوشش“ کے غلط انداز کو فرضی مکالمے کی صورت میں پیش کرنے کی سعی کرتا ہوں: باب المدینہ کے کسی مبلغ اور زید کی ملاقات ہوئی، سلام دعا کے بعد مبلغ نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے سوال کیا: ہفتہ وار اجتماع میں آتے ہیں یا نہیں؟

زید نے شرکت سے محرومی کے باوجود یہ سوچتے ہوئے کہ باب المدینہ میں ہونے والے ہزاروں کے اجتماع میں میرے آنے نہ آنے کا اس ”مبلغ“ کو پتا چلنے سے رہا لہذا مروت میں کہہ دیا: جی ہاں۔

مبلغ نے اپنے زعم (یعنی خیال) میں کام پکا کرنے کیلئے پوچھا: کیا پابندی سے آتے ہیں؟ زید جو کہ ایک بار جھوٹ بول چکا تھا اُس سے انکار نہ بن پڑا اس لئے کہہ دیا: کیوں نہیں۔



فرمان مصطفیٰ ﷺ: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

مبلغ: لہجھا جلدی آجاتے ہیں یادیر سے؟

زید جو کہ پہلی بار جھوٹ بول کر پھنس چکا تھا اور دوسری بار بھی جھوٹ بولدیا تھا یوں دل بھی جھوٹ کے حوالے سے گھلنے لگا تھا لہذا بول اٹھا: میں تو جلدی جلدی آ کر بیٹھ جاتا ہوں۔

مبلغ: ماشاء اللہ! لہجھا یہ تو بتائیے ساری رات رکتے ہیں یا نہیں؟ تہجد کیلئے اٹھتے ہیں یا نہیں؟ وہیں باجماعت نماز فجر ادا کرتے ہیں یا نہیں؟ پھر مَدَنی حلقے میں شرکت کرتے ہیں یا نہیں؟ اشراق و چاشت کے نوافل اور اختتامی صلوٰۃ و سلام پڑھ کر ہی گھر جاتے ہیں نا؟

زید نے مَرُوّت میں: ہاں ہاں، کیوں نہیں، جی، بے شک کہتے ہوئے ہر سوال کی توثیق کر دی اور جان مٹھوانے کیلئے بُوں ہی پلٹا کہ مبلغ نے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا: لہجھا یہ تو بتاتے جاییے! اس سال تین روزہ اجتماع میں ملتان شریف بھی آئے تھے نا؟

زید جو کہ بالکل نیا اسلامی بھائی تھا اس نے سوچا کہ اگر ”نا“ کہوں گا تو یہ مبلغ ناراض ہو جائے گا اور لیکچر سنائے گا، لاکھوں کے اجتماع میں کس کو پتا کہ کون آیا تھا اور کون نہیں لہذا یہاں بھی جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے اُس نے کہہ دیا: آیا تھا۔

مبلغ: پہلے دن آئے تھے یا آخری دن؟

زید: پہلے ہی دن سے آ گیا تھا۔

مبلغ: لہجھا یہ تو بتائیے کہ اکیلے آئے تھے یا دوستوں کو بھی ساتھ لائے تھے۔

زید: ہم چار دوست مل کر آئے تھے۔

مبلغ: بھائی! وہاں سے آپ چاروں نے ہاتھوں ہاتھ مَدَنی قافلوں میں سفر بھی کیا یا نہیں؟



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر سورجہ ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

زید: جی ہاں، کیوں نہیں۔ لہجہ میں چلتا ہوں۔۔۔

ملغ: ارے بھائی ذرا ٹھہریے! یہ تو بتائیے کہ مدنی چینل دیکھتے ہیں یا نہیں؟

زید نے مڑوٹ میں یہاں بھی جھوٹ موٹ ”ہاں“ کہہ کر جان چھڑائی۔ (مگر ابھی جان کہاں چھوٹی تھی ملغ نے مزید ایک

سوال جڑ دیا)

ملغ: لہجہ یہ تو بتائیے دوسروں کو مدنی چینل دیکھنے کی دعوت بھی دیتے ہیں یا نہیں؟

زید: (جو کہ 13 عدد جھوٹ بول چکا تھا، یہاں بھی اُس نے جھوٹ بول دیا) کیوں نہیں میں نے تو سارے خاندان والوں میں

مدنی چینل کی تشہیر کر دی ہے۔ لہجہ مجھے اجازت دیجئے۔

دیکھا آپ نے! ملغ اگرچہ مذکورہ سوالات کر کے گنہگار نہ ہوا تاہم اس کے انفرادی کوشش کے غلط

انداز کے سبب زید جھوٹ کے 15 عدد گناہوں میں پھنسا۔ بے شک زید ہی گنہگار ہوا کہ یہاں کوئی اکراہ کی

صورت نہ تھی یعنی سچ بولنے میں جان چلی جانے یا شدید پٹائی ہونے یا کسی عضو کے بے کار کر دیئے جانے وغیرہ کا اندیشہ

نہیں تھا اور نہ ہی جھوٹ کی اجازت کا کوئی دوسرا سبب پایا جا رہا تھا، مڑوٹ میں جھوٹ بولے تھے جن کی شریعت میں

اجازت نہ تھی۔

انفرادی کوشش مدنی کاموں کی جان ہے، دعوت اسلامی کا تقریباً 99%

مدنی کام انفرادی کوشش سے ہی ہو رہا ہے۔ انفرادی کوشش کی روح

کاموں کی جان ہے، ملنساری ہے، انفرادی کوشش والے کیلئے مخاطب (یعنی جس سے بات کر رہا

ہے اُس) کی نفسیات پر کھنا بے حد ضروری ہے۔ غفلت و بے احتیاطی کا دور ہے آج کل اکثر بلا تکلف جھوٹ بولا جانے

لگا ہے اس لئے سخت احتیاط کی حاجت ہے، ہم جبکہ مسلمانوں کو نیک بنانے کے مستحب کام کی کوشش میں لگے ہیں تو



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

آخر یہ کہاں کی سمجھداری ہے کہ کسی کو نیک بنانے کیلئے اس کو گناہوں میں دھکیلنے والے انداز اختیار کئے جائیں تو یہ کڑھن ہو کہ ہر مسلمان کو گناہوں سے بچایا جائے لہذا انفرادی کوشش ہو یا مَدَنی قافلہ یا اجتماع کے سنتوں بھرے حلقے ہوں یا دین دنیا کوئی سامعہ کہیں کسی ایک فرد سے براہِ راست اسی طرح کے سوالات نہ کئے جائیں۔ جس کی وجہ سے اُس کے جھوٹ میں مبتلا ہونے کا خطرہ پیدا ہوا کہ مَدَنی مشورے جن میں ذمے داران سے کارکردگی لی جاتی ہے ان میں ضرورتاً سوالات کرنے میں حرج نہیں۔ اسی طرح مدارس میں تربیت کیلئے اُستادہ طلبہ سے سوالات کرتے ہیں اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔

اپنا نماز پڑھتے ہیں یا نہیں؟ بعض نادان اسلامی بھائی انفرادی کوشش کرتے ہوئے یہ تک سوال کر دیتے ہیں: بھائی نماز پڑھتے ہیں یا نہیں؟ نمازی ہونے کی

صورت میں بعض اوقات یہ سوال اس کو ناگوار گزرتا ہے کہ کیا صرف یہ ”مولینا صاحب“ ہی نماز پڑھتے ہیں! اور اگر بے نمازی ہو تو انکار کر دیتا ہے اور اس طرح وہ ترکِ نماز کے گناہ کے ساتھ ساتھ گناہ کے اظہار کے گناہ میں بھی پھنس جاتا ہے، جی ہاں بلا مصلحت شرعی گناہ کا اظہار بھی گناہ ہے۔ مثلاً بلا اجازت شرعی یہ کہنا گناہ ہے کہ میں نماز نہیں پڑھتا، میں تو بے نمازی ہوں یا تھا، میں رمضان المبارک کے روزے نہیں رکھتا اتنے روزے نہیں رکھے۔ میں فجر کی نماز نہیں پڑھتا، میں فلمیں ڈرامے دیکھتا ہوں، گانے باجے سنتا ہوں، بدزنگاہی سے نہیں بچتا، میں غیبتوں، پُخلیوں وغیرہ گناہوں میں مُجْتَلَا ہوں یا تھا یا کہا میں چور، ڈاکو، شرابی، جواڑی ہوں یا تھا وغیرہ وغیرہ۔ اگر کوئی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں آکر اصلاح پذیر ہوا اور اُس نے اس نیت سے اپنے ساتھ گناہوں کا اظہار کیا تا کہ لوگ گناہوں سے تائب ہوں اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی طرف مائل ہوں اس میں حرج نہیں۔ وہ لوگ یقیناً گنہگار ہوتے ہیں جو کہ بلا اصلاح نیت خوا مخواہ اپنا رعب ڈالنے یا لوگوں کو حیرت میں ڈالنے یا اُن کی توجہ اور ہمدردی حاصل کرنے کیلئے جرائم کا اظہار



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس نے مجھ پر صبح مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

کرتے رہتے ہیں کہ میں تو پہلے ڈانسر تھا، دہشت گردی کرتا تھا، میں نے لوگوں پر چھریاں چلائی ہیں، لوگوں کو خوف زدہ کرنے کیلئے خوب فائرنگ کرتا تھا، اتنے اتنے قتل کئے ہیں، قاتل ہوں، ڈکیتیوں میں ماہر تھا، جوا کا اڈا چلاتا تھا وغیرہ۔ نیز بلا اجازت شرعی کسی عاقل بالغ مسلمان سے یہ سوال کرنا ہی غلط ہے کہ آپ نماز پڑھتے ہیں یا نہیں؟ آپ فجر کیلئے اٹھتے ہیں یا نہیں؟ وغیرہ کیونکہ اگر اس سوال سے سامنے والے کے ترک نماز کی معلومات حاصل کرنا مقصود ہے تو یہ گناہ کی ٹوہ (یعنی تلاش) میں لگنا ہے اور قرآن پاک میں اس سے صاف صاف منع کیا گیا ہے چنانچہ پارہ 26 سورۃ الحجرات آیت نمبر 12 میں ارشاد ہوتا ہے: وَلَا تَجَسَّسُوا (ترجمہ کنز الایمان: اور عیب نہ ڈھونڈو) اور اگر گناہ کی معلومات کا تجسس مقصود نہیں ہے تب بھی یہ سوال سامنے والے کیلئے اظہار گناہ کا سبب ہو سکتا ہے بہر حال ”انفرادی کوشش“ میں سوالات کے بجائے کوئی فضیلت سنادیجئے اور نماز کی ترغیب اس انداز میں دلائیے کہ وہ نمازی ہو تب بھی اُس کو بُرا نہ لگے اور بے نمازی ہو تب بھی بول نہ پڑے کہ میں بے نمازی ہوں، نیز اُس کے علاقے کی اس مسجد میں نماز کی درخواست کیجئے جہاں دعوت اسلامی کامدنی کام ہو رہا ہو۔

سُؤالات کے بجائے ترغیبات سے کام لیجئے! اجتماع اور مدنی قافلے میں سفر وغیرہ کیلئے انفرادی کوشش میں سخت ضرورت کے بغیر سوالات کر کے کسی کو شرمندہ کرنے، مُرُوّتا جھوٹ بول دینے یا گناہ کا اظہار کر بیٹھنے کے خطرات میں ڈالنے کے بجائے ترغیبی انداز اختیار کیجئے اور اجتماع و مدنی قافلے کی برکتیں اور فضیلتیں بیان کیجئے۔ اگر سامنے والا ”صرف ہاں“ کہے تو اُس سے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی کہلو لیجئے۔ اور ممکنہ صورت میں یہ بھی کہہ دیجئے کہ ہمیں معنی پر نظر رکھتے ہوئے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کہنے کی عادت ڈالنی چاہئے ”اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ“ کے معنی ہیں ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو“ اور واقعی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے چاہے بغیر ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ مدنی قافلے میں سفر کی تاریخ لے لیجئے، نام و پتا، فون نمبر وغیرہ اپنے پاس محفوظ کر لیجئے۔ اور اس



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر زور و دِپاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

وقت تک رابطہ کرتے رہئے، جب تک سفر مکمل کر لینے کی سعادت حاصل نہ کر لے۔ اور بعد میں بھی اُس سے مربوط (یعنی رابطے میں) رہئے یہاں تک کہ وہ مدنی ماحول میں رینج بس کر دوسروں کو مدنی قافلے کا مسافر بنانے والا نہ بن جائے۔

وعدہ کرنے کے الفاظ: جب بھی سے اجتماع میں شرکت یا مدنی قافلے میں سفر وغیرہ کا وعدہ لیں تو ”إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ“ (اور جو معنی نہ جانتا ہو اُس سے

”اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ“ نے چاہا تو) ضرور کہلو الیا کریں، کہ اس طرح وعدہ خلافی کے گناہ سے بچت رہے گی۔ کیوں کہ اگر دل میں وعدہ پورا کرنے کی نیت نہ ہونے کے باوجود اگر اُس نے جان چھڑانے کیلئے مثلاً کہہ دیا: میں وعدہ کرتا ہوں فلاں دن مدنی قافلے میں سفر کروں گا، تو وہ وعدہ خلافی کے گناہ میں پڑ جائے گا۔ ہاں اگر اُس نے لفظ ”وعدہ“ نہیں بولا بلکہ مثلاً اس طرح کے الفاظ کہے: ”میں فلاں دن مدنی قافلے میں سفر کروں گا“ تو ضروری نہیں کہ یہ وعدہ ہی ہو محض اطلاع بھی ہو سکتی ہے۔ اطلاع کا مطلب ہوتا ہے ”کسی کو کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی خبر دینا۔“ اطلاع دیتے وقت نیت کا بہر حال اعتبار ہے، مثلاً خبر دینے کی نیت سے نہیں صرف جان چھڑانے کیلئے کہہ دیا کہ اس جمعرات کو اجتماع میں آؤں گا یا فلاں دن مدنی قافلے میں سفر کروں گا مگر دل میں نیت یہی ہو کہ اجتماع میں نہیں جاؤں گا، اُس دن سفر نہیں کروں گا تو یہ اگرچہ وعدہ خلافی نہ ہوئی مگر جھوٹ ہوا۔ وعدہ یہ ہے کہ کسی سے باقاعدہ وعدے کے طور پر طے کیا کہ ”فلاں کام کروں گا یا فلاں کام نہیں کروں گا“ اگر لفظ ”وعدہ“ نہ کہا مگر انداز و الفاظ کے ذریعے اپنی بات کو مؤکد کیا یعنی اس بات کی تاکید ظاہر کی تب بھی ”وعدہ“ ہے مثلاً ”مدنی قافلے“ میں سفر کروں گا کے ساتھ ”وعدہ کرتا ہوں“ کہا، یا یہ کہنے کے بجائے کہا: بالکل پکی بات کہہ رہا ہوں یا کہا: یقین مانئے، یا کہا: بالکل طے ہے کہ، یا کہا: نہیں نہیں آپ مطمئن رہئے کہ، یا کہا: بس اب طے ہو گیا کہ۔۔ وغیرہ۔ اس کی مثال یوں دوں جیسا کہ ”مگنی“ کہ یہ وعدہ ہے اگرچہ اس میں ”وعدے“ کا لفظ نہیں بولا جاتا مگر باقاعدہ لڑکی والوں سے طے کیا جاتا ہے اور یہاں ”طے کرنا“ ہی وعدہ ہے۔



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس نے کتاب میں جھڑپا کر لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

”وعدہ نہیں ارادہ کر لیجئے، کہلوانا کیسیا؟“ بعض لوگ یہ جملہ بولتے ہیں: ”چلئے وعدہ نہیں کرتے تو ارادہ ہی کر لیجئے“ ہو سکتا ہے کہ اس طرح ارادہ یا نیت کروانا بھی

بہت سوں کو گناہوں میں مبتلا کر دیتا ہو۔ جی ہاں، دل میں ارادہ (یعنی نیت) نہ ہونے کے باوجود مثلاً کسی نے کہہ دیا کہ ”میں ارادہ (یا نیت) کرتا ہوں 12 ماہ (یا 30 دن یا تین دن) کے مدنی قافلے میں سفر کروں گا۔“ تو یہ صریح (یعنی کھلا) جھوٹ ہے۔ لہذا جب بھی کسی سے ارادہ کروائیں ساتھ میں **إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ** بھی کہلوایا کریں تو اگر دل میں ارادہ نہ بھی ہوا گناہ سے بچ جائے گا۔

”کوشش کروں گا“ کہلوانا؟ ”کوشش کروں گا“ کہنے میں بھی گناہ میں پڑنے کا خطرہ موجود ہے یعنی دل میں نیت نہ ہونے کے باوجود جان چھڑانے کیلئے کہہ

دیا ”کوشش کروں گا“ تو یہ بھی جھوٹ ہے لہذا یوں کہلوائیے: ”میں **إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ** کوشش کروں گا یا **اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ** نے چاہا تو کوشش کروں گا۔“ یہ جملہ ”کوشش کروں گا“ ہمارے یہاں بہت ہی عام ہے کہنے والے کو پہلے اپنی نیت پر غور کر لینا چاہئے۔ اگر ”کوشش کروں گا“ کہنے کے ساتھ میں ”**إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ**“ کہنے کی عادت پڑ گئی تو **إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ** عاقبت ہی عاقبت ہے۔ **إِنْ شَاءَ اللَّهُ** کہتے وقت اس کے معنی پر بھی نظر رکھی جائے، **إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ** کے معنی ہیں: ”**اللَّهُ** نے چاہا تو“ اکثر لوگ اس کا تلفظ غلط ادا کرتے ہیں، صحیح ادائیگی کی خوب مشق کیجئے: **إِنْ - شَاءَ - اللَّهُ**۔

”ان شاء اللہ کہہ کر“ بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! **مِنْ كُلِّ وَجْهٍ** (یعنی ہر حال میں) خود بھی محتاط نہجے بولنے کی کوشش فرمائیے اور دوسروں سے بھی محتاط نہجے کہلوائیے۔ انفرادی کوشش کے دوران خواہ کسی سے وعدہ لیں، ارادہ کروائیں یا کوشش کروں گا



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

کہلوائیں ساتھ میں اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کہلوانا نہ بھولیں، اسی طرح آپ بھی اپنے لئے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کہنے کی عادت بنائیے۔ مگر اس طرح کے ٹھلوں کو بھی نبھانا ہی مناسب ہوتا ہے ورنہ عوام بدظن ہوتے اور بسا اوقات غیبتوں وغیرہ پر اتر آتے ہیں کہ فلاں نے ہمارے ساتھ وعدہ خلافی کی وغیرہ۔

بدگمانی مت کیجئے دیکھئے! یہاں آپ نے خود کو بدگمانیوں سے بچانا اور حُسن ظن نبھانا ہے یعنی قرآن واضحہ کے بغیر کسی کے بارے میں یہ ذہن نہیں بنانا کہ فلاں نے غلط وعدہ کر کے یا کوشش کروں گا یا ارادہ کرتا ہوں کہہ کر جان چھڑالی، آپ اُس کو سچا ہی تصور کیجئے۔

ہاں میں سر ہلا دینا کسی کو آئندہ کیلئے کچھ کرنے یا اجتماع وغیرہ میں آنے کا کہا جائے تو عموماً جان چھڑانے کیلئے اثبات (یعنی ہاں) میں سر ہلا دیتے ہیں مگر دل میں طے ہوتا ہے کہ یہ جو کچھ کہہ رہا ہے میں اس کے مطابق عمل نہیں کروں گا۔ یہ بھی بعض صورتوں میں جھوٹ اور بعض صورتوں میں وعدہ خلافی ہے۔ ایسوں کی رہنمائی اور امت کی بھلائی کی انتھی انتھی نیتوں سے چند روایات و مَدَنی ہدایات ملاحظہ فرمائیے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بے انتہا فائدہ ہوگا۔

پارہ 15 سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر 34 میں ارشادِ رب العباد عَزَّوَجَلَّ ہے:

اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا ۝۳۳ ترجمہ کنز الایمان: بیشک عہد سے سوال ہونا ہے۔

وعدہ خلافی منافق کی اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوبِ عَزَّوَجَلَّ و صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرے جھوٹ کہے، جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے خیانت کرے۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۴ حدیث ۳۳)



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر ایک مرتبہ رُودِ شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

وعدہ خلافی کی وعیدات پر مبنی چار روایات

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 207 صفحات پر مشتمل کتاب، ”جہنم کے خطرات“ صفحہ 113 تا 114 سے تین روایات ملاحظہ فرمائیے:

﴿1﴾ جو مسلمان عہد شکنی اور وعدہ خلافی کرے اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور اس کا نہ کوئی فرض قبول ہوگا نہ نفل (بخاری ج ۲ ص ۳۷۰ حدیث ۳۱۷۹)

﴿2﴾ ہر عہد شکنی کرنے والے کی سُرین (یعنی بدن کا وہ حصہ جس کے بل انسان بیٹھتا ہے اُس) کے پاس قیامت میں اس کی عہد شکنی کا ایک جھنڈا ہوگا۔ (صحیح مسلم ص ۹۵۶ حدیث ۱۷۳۸) ﴿3﴾ لوگ اس وقت تک ہلاک نہ ہوں گے جب تک کہ وہ اپنے لوگوں سے عہد شکنی نہ کریں گے۔ (سنن ابوداؤد ج ۴ ص ۱۶۶ حدیث ۴۳۴۷)

جھوٹا وعدہ کرنا حرام ہے

میرے آقا علی حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد 25 صفحہ 69 پر لکھتے ہیں ”أَشْبَاهُ وَالنَّظَائِرُ“

میں ہے: خُلْفُ الْوَعْدِ حَرَامٌ یعنی وعدہ جھوٹا کرنا حرام ہے۔ (الاشباه والنظائر ص ۲۸۸، فتاویٰ رضویہ)

وعدہ خلافی کسے کہتے ہیں؟

حضور پر نور سیدِ العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ”وعدہ خلافی یہ نہیں کہ آدمی وعدہ کرے اور اس کی نیت اسے پورا کرنے کی بھی ہو بلکہ وعدہ

خلافی یہ ہے کہ آدمی وعدہ کرے اور اس کی نیت اسے پورا کرنے کی نہ ہو۔“ (الجامع لاخلاق الراوی للخطیب البغدادی ج ۲ ص ۶۰ رقم ۱۱۷۹) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ جب کوئی شخص اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اس کی نیت پورا کرنے کی ہو پھر پورا نہ کر سکے، وعدہ پر نہ آ سکے تو اُس پر گناہ نہیں۔

(سنن ابوداؤد ج ۴ ص ۳۸۸ حدیث ۴۹۹۵)



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر دُرود شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

وعدہ پورا کرنے کی نیت نہ ہو مگر اتفاقاً پورا ہو جائے تو...

مفسر شہیر حکیم الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر وعدہ کرنے والا پورا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو مگر کسی عذریا مجبوری کی وجہ سے پورا نہ کر سکے تو وہ گناہ گار نہیں، یوں ہی اگر کسی کی نیت وعدہ خلافی کی ہو مگر اتفاقاً پورا کر دے تو گناہ گار ہے اُس بد نیتی کی وجہ سے۔ ہر وعدے میں نیت کا بڑا دخل ہے۔

(مراجعة ۶ ص ۴۹۲)

شرعی قباحت ہو تو وعدہ پورا نہ کرے

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ حصہ 16 صفحہ 295 پر صدر الشریعہ حضرت مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ لکھتے ہیں: وعدہ کیا مگر اس کو پورا کرنے میں کوئی شرعی قباحت (یعنی شرعی بُرائی) تھی اس وجہ سے پورا نہیں کیا تو اس کو وعدہ خلافی نہیں کہا جائے گا اور وعدہ خلافی کا جو گناہ ہے اس صورت میں نہیں ہوگا اگرچہ وعدہ کرتے وقت اس نے استیفاء نہ کیا ہو کہ یہاں شریعت کی طرف سے استیفاء موجود ہے، اس کو زبان سے کہنے کی ضرورت نہیں مثلاً وعدہ کیا تھا کہ ”میں فلاں جگہ پر آؤں گا اور وہاں بیٹھ کر تمہارا انتظار کروں گا۔“ مگر جب وہاں گیا تو دیکھتا ہے کہ ناچ رنگ اور شراب نوشی وغیرہ میں لوگ مصروف ہیں، (لہذا) وہاں سے چلا آیا تو یہ وعدہ خلافی نہیں ہے، یا اس کا انتظار کرنے کا وعدہ کیا اور انتظار کر رہا تھا کہ نماز کا وقت آ گیا یہ چلا آیا (تو یہ) وعدے کے خلاف نہیں ہوا۔

(بہارِ شریعت)

مفتی دعوتِ اسلامی کی جیبِ قبر کھلی! غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے نمازوں اور سنتوں کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جب تم نرسلین (علیہم السلام) پر زور و پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنتوں کی تربیت کیلئے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے مدنی انعامات کے مطابق عمل کرتے ہوئے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پڑھیجئے اور ہر مدنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمے دار کو جمع کروائیے۔ آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے ایک عظیم الشان مدنی بہار آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے پچنانچہ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی ”مرکزی مجلس شوریٰ“ کے رکن مفتی دعوتِ اسلامی الحاج الحافظ القاری حضرت علامہ مولانا مفتی محمد فاروق عطاری المدنی علیہ رحمۃ اللہ انہی کے بارے میں میرا احسن ظن ہے کہ وہ دعوتِ اسلامی کے مخلص مبلغ اور اللہ عزوجل سے ڈرنے والے بزرگ تھے اور گویا اس حدیثِ پاک کے مصداق تھے: کُنْ فِی الدُّنْیَا کَانَکَ غَرِیْبٌ یعنی ”دنیا میں اس طرح رہو کہ گویا تم مسافر ہو۔“ (صحیح بخاری ج 4 ص 223 حدیث 6416) 18 محرم الحرام 1427ھ بمطابق 17-2-2006 بروز جمعہ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد اپنی قیام گاہ واقع (گلشن اقبال، باب المدینہ کراچی) میں اچانک حرکتِ قلب بند ہونے کے سبب بچھر تقریباً 30 برس جوانی کے عالم میں انتقال فرما گئے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو صحرائے مدینہ، باب المدینہ کراچی میں دفن کیا گیا۔ وصال شریف کے تقریباً 3 سال 7 مہینے 10 دن بعد یعنی 25 رجب المرجب 143ھ بمطابق 18-7-2009 ہفتہ اور اتوار کی درمیانی رات باب المدینہ کراچی میں کئی گھنٹے تک موسلا دھار برسات ہوئی جس کی وجہ سے مفتی دعوتِ اسلامی الحاج حافظ محمد فاروق عطاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کی قبر درمیان سے کھل گئی۔ جو اسلامی بھائی صحرائے مدینہ میں حفاظتی امور پر متعین ہیں انہوں نے صبح کے وقت دیکھا کہ قبر سے سبز رنگ کی روشنی نکل رہی ہے۔ عارضی طور پر قبر دُرست کرنے والے اسلامی بھائیوں کا حلفیہ (یعنی قسم کھا کر) کچھ یوں بیان ہے کہ ہم نے دیکھا کہ تدفین کے تقریباً ساڑھے تین سال بعد بھی مفتی دعوتِ اسلامی قدس سرہ السامی کی مبارک لاش اور کفن اس طرح سلامت تھے کہ گویا ابھی



فرمانِ مصطفیٰ: صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

انتقال ہوا ہو، تکفین کے وقت سر پر رکھا جانے والا سبز سبز عمامہ شریف آپ کے سر مبارک پر اپنے جلوے لٹا رہا تھا، عمامے شریف کی سیدھی جانب کان کے نزدیک آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زلفوں کا کچھ حصہ اپنی بہاریں دکھا رہا تھا، پیشانی نورانی تھی اور چہرہ مبارک بھی قبلہ رُخ تھا۔ مفتی دعوتِ اسلامی کی قبر مبارک سے خوشبو کی ایسی لپٹیں آرہی تھیں کہ ہمارے مشامِ جاں مُعطر ہو گئے۔ قبر میں بارش کا پانی اتر جانے کی وجہ سے یہ امکان تھا کہ قبر مزید دھنس جائے اور سلیں مرحوم کے دُجو و مسعود کو صدمہ پہنچائیں لہذا اس واقعے کے تقریباً دس روز بعد یعنی شبِ بدھ ۶ شعبانُ المعظم ۱۴۳۰ھ (28-7-2009) بشمول مفتیانِ کرام و علمائے عظام ہزار ہا اسلامی بھائیوں کا کثیر مجمع ہوا، غلامزادہ ابواسید حاجی عبید رضا ابن عطار مدنی سلمہ اللہ الخنی پہلے سے موجود شگاف کے ذریعے قُبَر کے اندر اترے تاکہ یہ اندازہ لگائیں کہ آیا منتقلی کیلئے جسم مبارک باہر نکالنے کی حاجت ہے یا اندر رہتے ہوئے بھی قبر شریف کی تعمیرِ نو ممکن ہے۔ انہوں نے اندر کا جائزہ لیا اور اندر ہی سے دعوتِ اسلامی کے ”دارالافتاء اہلسنت“ کے مفتی صاحب کو صورتِ حال بیان کی انہوں نے بدن مبارک باہر نہ نکالنے کا حکم فرمایا، غلامزادہ حاجی عبید رضا کو مووی کیمرہ دیا گیا چنانچہ پُرانی قبر کے اندرونی ماحول اور اوپر سے مٹی وغیرہ گرنے کے باوجود اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہوں نے عمامہ شریف، پیشانی مبارک اور زلفوں کے بعض حصے کی کامیاب مووی بنالی، جو کہ کچھ ہی دیر کے بعد ”صحرائے مدینہ“ میں لگائے گئے مختلف اسکرینوں پر ہزاروں اسلامی بھائیوں کو دکھادی گئی، اُس وقت لوگوں کے جذبات دیدنی تھے، یہ روح پرور منظر دیکھ کر بے شمار اسلامی بھائی اشکبار ہو گئے۔ اس کے بعد آنے والی رات یعنی بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب ۷ شعبانُ المعظم ۱۴۳۰ھ (29-7-2009) کو دعوتِ اسلامی کے مدنی چینل پر براہِ راست ”تھو صی مدنی مکالمہ“ نشر کیا گیا جس میں دنیا کے مختلف ممالک کے لاکھوں ناظرین کو کیمرے کے اندر محفوظ کردہ قبر کا اندرونی منظر اور مفتی دعوتِ اسلامی قُدس سرُّہ السامی کی تقریباً ساڑھے تین سال پُرانی صحیح سلامت لاش مبارک کے عمامہ شریف، پیشانی مبارک اور گیسو



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دوسو بار زُرو دیا پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

مبارک کے کچھ بالوں کی زیارت کروائی گئی۔ چونکہ یہ خبر ہر طرف جنگل کی آگ کی طرح پھیل چکی تھی لہذا مختلف شہروں کے جدا جدا علاقوں کے اسلامی بھائیوں کے بیانات کالپ بُاب ہے کہ ٹھوسی مدنی مکالمے کے دوران کئی گلیاں اور بازار اس طرح سونے ہو گئے تھے جس طرح مسلمانوں کے علاقوں میں رَمَضَانُ الْمَبَارَك میں افطار کے وقت ہوتے ہیں اور۔ T.V پر گھر گھر سے ”ٹھوسی مدنی مکالمے“ کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ہوٹلوں، نائی کی دکانوں وغیرہ میں جہاں جہاں T.V سیٹ موجود تھے وہاں عوام ہجوم در ہجوم جمع ہو کر مدنی چینل پر مفتی دعوتِ اسلامی قُدس سرۃ السامی کی مدنی بہاروں کے نظارے کر رہے تھے۔ ایک اطلاع کے مطابق مدنی چینل پر ”ٹھوسی مدنی مکالمہ“ سن کر اور مفتی دعوتِ اسلامی قُدس سرۃ السامی کی تقریباً ساڑھے تین سال پرانی مبارک لاش کی روح پرور جھلکیاں دیکھ کر ایک غیر مسلم مشرف بہ اسلام ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ نے اس سلسلے میں شبِ براءت ۱۴۳۰ھ کے مبارک موقع پر ایک تاریخی V.C.D بنام ”مفتی دعوتِ اسلامی کی جب قبر کھلی“ جاری کر دی تا دمِ تاریخ ہزاروں V.C.Ds فروخت ہو چکی ہیں۔

جہیں میلی نہیں ہوتی وہیں میلا نہیں ہوتا

غلامانِ محمد کا کفن میلا نہیں ہوتا

اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زُرد پاک نہ پڑھے۔

نگران کی تبدیلی پر تشویش نہ کیا کریں

سوال: ہمارے علاقائی مشاورت کے نگران کو فارغ کر دیا گیا اس سے بعض اسلامی بھائیوں کو تشویش ہے۔ اب ہمارے علاقے کامدنی کام کیسے ہوگا؟

جواب: دعوتِ اسلامی میں مدنی کاموں کی ذمہ داری کسی کو بھی عمر بھر کے لئے نہیں دی جاتی، ہر ذمہ دار کی مدت 12 ماہ مقرر ہے، اس کے بعد یا تو تجدید کر کے اسے برقرار رکھا جاتا ہے یا تبدیل کر دیا جاتا ہے، نیز دعوتِ اسلامی کے عظیم تر مفاد کے پیش نظر احکامِ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے کسی بھی وقت کسی بھی ذمہ دار کو فارغ کیا جاسکتا ہے۔ میعاد کے مطابق ہونے والے تبادلے یا تنظیمی مصالحوں کی بنا پر کسی کی فراغت پر تشویش ہو تو اس کو بادینا آپ کے اور دعوتِ اسلامی کے حق میں بہتر ہے، سبھی کو اپنے ذمہ داران کے متعلق یہ حُسنِ ظن رکھنا چاہئے کہ یہ تنظیمی مفادات کو ہم سے زیادہ بہتر سمجھتے ہیں، انہوں نے جو بھی فیصلہ کیا ہوگا سوچ سمجھ کر ہی کیا ہوگا۔ یہ ذہن رکھنا ہرگز مناسب نہیں کہ فلاں چلا گیا تو اب مدنی کام نہیں ہوگا! برائے کرم! نظر ”سب“ پر نہیں ”مُسَبَّب“، یعنی سبب بنانے والے رب عزوجل پر رکھئے۔ **اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ مُسَبِّبُ الْأَسْبَابِ** ہے، وہ جس سے چاہے گا کام لے لیگا۔ اگر وہ کسی سے مزید کام لینا نہ چاہے گا تو جس نے مدنی کاموں کی دھومیں مچا رکھی ہیں وہی سُست پڑ جائے گا یا کوئی بھی سبب ہو جائے گا جس سے کام ٹوٹ جائے گا۔ بے شمار علمائے ربانین رَحِمَهُمُ اللَّهُ الْمُبِینِ دنیا میں تشریف لائے دینِ اسلام کا خوب کام کیا اور پردہ فرما گئے لیکن حُسنِ اسلام ابھی تک ہر ابھرا ہلہا رہا ہے۔ اگر نگران کی موقوفی بحالی پر بحثیں کرتے رہیں گے تو جو تھوڑا ہیست کام رہا ہوگا وہ بھی ختم ہو سکتا ہے۔ لہذا آپ سب مدنی کام کرتے رہئے **إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ** خوب خوب مدنی بہاریں آئیں گی۔ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مرحوم حاجی مشتاق عطاری علیہ رحمۃ اللہ



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ذکر و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنوڑی ترین شخص ہے۔

الہامی فرمایا کرتے تھے: ہمیں دعوتِ اسلامی میں شخصیت کو نہیں ”سسٹم“ (یعنی نظام) کو مضبوط کرنا ہے۔

ہمیں نگران کا قصور بتایا جائے

سوال: جواتنے عرصے سے مدنی کام کر رہا تھا اُس کو جب معزول کیا ہے تو چلے اُس کا کوئی قصور ہوگا، وہ قصور ہی بتادیا جائے تاکہ علاقے کے اسلامی بھائیوں کی بے چینی دور ہو۔

جواب: دیکھئے معزولی اور ہے اور تبدیلی اور، 12 ماہ کی مدت پوری ہو جانے کے بعد جس کی تبدیلی عمل میں آئی اُس کا قصور وار ہونا ہرگز ضروری نہیں، اس بات کو اس مثال سے سمجھئے جیسے آپ نے 12 ماہ میں خالی کر دینے کے معاہدے پر دکان کرائے پر لی، مدت پوری ہو جانے کے بعد مالک نے دکان واپس لے لی اس پر اُس سے اس کا سبب پوچھنے کا یہ محکل (یعنی موقع) ہی نہیں کیوں کہ یہ تو پہلے ہی سے طے تھا، اسی پر دوبارہ ذمے داری نہ ملنے کو قیاس کر لیجئے۔ ہاں مدت پوری ہونے سے قبل عمل میں آنے والی معزولی کے اسباب ہو سکتے ہیں مثلاً خود اپنی مجبوری کے باعث مستعفی ہو جانا، نجسی مصروفیات کے باعث وقت نہ دے پانا، تنظیمی طریق کار کے مطابق مدنی کام نہ کرنا، مدنی مرکز کی اطاعت نہ کرنا وغیرہ، نیز بعض اسباب یہ بھی ہیں مثلاً کسی ذمے دار کا مخرب اخلاق سرگرمیوں میں مملوث ہونا، مدنی عطیات میں خرد برد کرنا، فحش حرکت میں مبتلا ہو جانا وغیرہ۔ سبب معزولی کی ٹوہ میں پڑنا اور ”قصور“ تلاش اگنا ہوں میں ڈال سکتا ہے لہذا معزولی کی معلومات نہ کی جائے ورنہ قوی امکان ہے کہ جس نگران کو معزول کیا گیا اُس کے عیبوں پر سے پردے اٹھیں، اُس کی سستیوں، کوتاہیوں وغیرہ کے تذکرے نکلیں اور یوں غیبتوں کے دروازے کھلیں پھر جواباً بھی کذب بیانیوں، غیبتوں، بدگمانیوں، تہمتوں، بد القابیوں اور دل آزاریوں وغیرہ گناہوں کا طوفان کھڑا ہو، دین کے مدنی کاموں کا نقصان ہو اور بربادی آخرت کا سامان ہو۔ لہذا امد فی التجاء ہے کہ خواہ کسی کو بھی اس کی ذمے



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہاں کی۔

داری سے ہٹایا جائے یا خود آپ کی ذمّے داری کو تبدیل کیا جائے، اپنی مجلس کے مُتعلّق حُسن ظن رکھتے ہوئے خاموشی سے سر تسلیم خم کر کے محض رضائے الہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے سُنّوں کی خدمت جاری رکھے، رُوٹھ کر گھر بیٹھ جانے میں آپ کی اپنی محرومی ہے۔ یاد رکھے! وفا کا امتحان عہدہ دیکر کر نہیں عہدہ لے کر لیا جاتا ہے۔ وہ شخص کس قدر نادان ہے کہ جب تک اس کے پاس عہدہ ہو، اس وقت تو ”مدنی مرکز کے فرمان پر جان بھی قربان ہے“ کے نعرے لگاتا ہو اور جوں ہی عہدہ واپس لے لیا جائے ایک دم مُخالفت پر اُتر آئے، اب تک دعوتِ اسلامی کی جن ”خوبیوں“ کو بیان کیا کرتا تھا وہ اُس کی نظر میں یکسر ”خامیوں“ میں تبدیل ہو جائیں اور اپنا جُداگانہ ”گروپ“ بنالے۔ کہیں اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ یہ آج تک دین کا کام محض عہدے کی وجہ سے کر رہا تھا، رضائے الہی عَزَّوَجَلَّ پیش نظر نہ تھی۔

ع اللہ کرے دل میں اُتر جائے میری بات

جس دل اندر عشق نہ رچیا کتے اوس توں چنگے
مالک دے گھر راکھی دیندے صابر پکھے ننگے
مالک دا در نہیں چھڈدے پاویں مارو سو سو جتے
اٹھ بھیا چل یار منالے نہیں تے بازی لے گئے گتے

تمام عہدے داران | حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کا لقب سیف و سُنّوف اللہ (یعنی اللہ کی تلواروں میں سے تلوار) تھا لشکرِ اسلام کے سپہ سالار (یعنی کمانڈر انچیف) تھے، امام العادِلین، مُتَمِّمُ الْأَرْبَعین حضرت

امیر المؤمنین، سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سپہ سالاری کا عہدہ واپس لے لیا مگر آپ رضی



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ نے اس فیصلے کو قبول کرنے سے انکار کیا نہ کوئی مخالفت اور نہ ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جذبہ خدمتِ اسلام میں کسی قسم کی کوئی کمی آئی۔ منصب چلے جانے کے بعد بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک عام سپاہی کی طرح راہِ خدا عزَّوَجَلَّ میں جہاد فرماتے رہے اور بہت سی فتنوں، حاکماتِ اسلامیہ مثلاً دمشق، حمص، مَرَعش، قَنْسَرین وغیرہ میں شریک رہے۔ حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے راہِ خدا عزَّوَجَلَّ میں قربانیوں کے جذبے کا عالم ہی نہ الا تھا خود ہی فرماتے ہیں: بالقرض ہر رات مجھے میری پسند کی نئی نویلی خوبصورت دلہن پیش کی جائے تب بھی میرے نزدیک اس سے زیادہ پیاری وہ رات ہے جو سخت ٹھنڈی ہو، برف باری بھی ہو اور میں کسی سَرِیہ (یعنی فوجی دستے) میں ہوں اور دشمن پر شُبْحُون ماروں یعنی راتوں رات حملہ کر دوں۔ اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مَغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ذمّے داری سونپنے کے لئے معلومات

سوال: دعوتِ اسلامی کی تحصیل مشاوّرت کا نگران کسی کو تنظیمی ذمّے داری دینا چاہتا ہے اگر بغیر معلومات کئے ذمّے دار بنا دیتا ہے تو تنظیمی نقصان کا امکان ہے اور اگر معلومات کیلئے کسی کو پوچھتا ہے تو غیبتیں سننے کا اندیشہ ہے کیا کرے؟

جواب: کسی کو تنظیمی ذمّے داری سونپنی ہو، ملازم رکھنا ہو، کسی کے یہاں ملازمت کرنی ہو، تجارت وغیرہ میں شراکت دار (PARTNER) بننا ہو، مال اُدھار دینا ہو، کسی سے کرائے پر مکان لینا ہو، شادی کرنی ہو، کسی کے ساتھ سفر کرنا ہو وغیرہ وغیرہ ضروریات کے مواقع پر معلومات حاصل کرنے میں کوئی مضایقہ نہیں بلکہ تحقیق کر لینی چاہئے تاکہ دھوکہ نہ کھانا پڑے۔ نیز جس سے مشورہ لیا گیا وہ ”امین“ ہے اُس کیلئے واجب ہے کہ صحیح مشورہ دے یعنی اگر وہ اُس کی ایسی برائی جانتا ہے جس سے مشورہ طلب کرنے والے کو نقصان ہو سکتا ہے تو بتانا ضروری ہے



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ہاں ایسی بُرائیاں ظاہر نہ کرے جس کی حاجت نہیں۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ حصہ 16 صفحہ 177 پر ہے: جس سے کسی بات کا مشورہ لیا گیا وہ اگر اُس شخص کا عیب و بُرائی ظاہر کرے جس کے مُتَعَلِّق مشورہ (لیا گیا) ہے، یہ غیبت نہیں۔ حدیث میں ہے: ”جس سے مشورہ لیا جائے وہ اُمین ہے۔“ لہذا اس کی بُرائی ظاہر نہ کرنا خیانت ہے، مثلاً کسی کے یہاں اپنا یا اپنی اولاد وغیرہ کا نکاح کرنا چاہتا ہے، دوسرے سے اس کے مُتَعَلِّق تذکرہ کیا کہ میرا ارادہ ایسا ہے تمہاری کیا رائے ہے؟ اُس شخص کو جو کچھ معلومات ہیں بیان کر دینا غیبت نہیں۔ اسی طرح کسی کے ساتھ تجارت وغیرہ میں شرکت کرنا چاہتا ہے یا اس کے پاس کوئی چیز امانت رکھنا چاہتا ہے یا کسی کے پڑوس میں سکونت (یعنی رہائش اختیار) کرنا چاہتا ہے اور اُس کے مُتَعَلِّق دوسرے سے مشورہ لیتا ہے یہ شخص (یعنی جس سے مشورہ لیا گیا وہ) اُس کی برائی بیان کرے (یہ) غیبت نہیں۔ (ردُّ الْمُحْتَار ج ۹ ص ۶۷۵)

نیک کاموں میں غیر حاضر رہنے والوں کا پوچھنا

سوال: جو پہلے اجتماع وغیرہ میں آتا تھا اور اب نہیں آتا اُس کے بارے میں کسی سے یہ پوچھنا کیسا کہ فلاں آج کل نظر نہیں آتا؟ ایسے میں غیبت سننے سے بچنا بہت مشکل لگتا ہے کہ جواب میں اکثر غیبتیں سننے کو ملتی ہیں۔

جواب: پوچھنے میں کوئی حرج نہیں، ہاں جس کو پوچھا وہ اگر خواہ مخواہ غیبتوں پر اُتر آئے تو اُس کو فوراً روک دیا جائے۔ عافیت اسی میں ہے کہ ممکنہ صورت میں براہِ راست اُسی سے مل لیا جائے۔ جو غیر حاضر رہنے لگا ہے اُس پر انفرادی کوشش کرنے میں بھی یہ اندیشہ موجود ہے کہ وہ کسی ذمے دار کے بارے میں غیبتیں اور گلے شکوے شروع کر دے۔ اب اگر صلح کروانا آپ کے بس میں نہیں ہے تو اُس کو غیبت سے باز رکھتے ہوئے کوشش کر کے مُتَعَلِّق ذمے دار سے ملوا کر خود ہٹ جائیے۔ بہر حال تبلیغ و اصلاح کی نیت سے معلومات کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ جتنی اچھی اچھی نیتیں



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

زیادہ ہوں گی اتنا ہی ثواب بھی زیادہ ملیگا۔ اصلاح کے حوالے سے معلومات کرنا ہمارے بزرگوں کا طریقہ رہا ہے چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ جلد اول صفحہ 578 پر ہے: امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کی نماز میں سلیمان بن ابی حمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہیں دیکھا، بازار تشریف لے گئے، راستے میں سلیمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا گھر تھا، ان کی ماں (سیدنا) شفا (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ صبح کی نماز میں، میں نے سلیمان کو نہیں پایا، انہوں نے کہا: رات میں نماز پڑھتے رہے پھر نیند آگئی، فرمایا کہ صبح کی نماز جماعت سے پڑھوں، یہ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ رات میں قیام (یعنی نقلی عبادت) کروں۔ (موطا امام مالک ج ۱ ص ۱۳۴ حدیث ۳۰۰) **اللّٰهُمَّ عَزَّوَجَلَّ كَسَىٰ اَنْ يُّرَىٰ رَحْمَتُ هُوَ اَوْ اَنْ يُّرَىٰ هَمَارِى مَغْفِرَتُ هُوَ۔**

امین بجاہ النبی الامین علی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

غیبت کے خلاف اعلانِ جنگ! آہ! ”غیبت“ نے امت کی اکثریت کو نہایت ہی شدت کے ساتھ اپنی حراست میں لیا ہوا ہے، شیطان غیبت کے ذریعے بھرپور طریقے پر لوگوں کو جہنم کی طرف دھکیلتا چلا جا رہا ہے۔ ہوش میں آئیے! غیبت کے خلاف اعلانِ جنگ کر کے ایک دم مورچے پر ڈٹ جائیے! جس جس نے اب تک جس قدر غیبتیں کی ہوں اُن کی توبہ اور مُعافی تلافی میں لگ جائے، عزمِ مُصمّم کیجئے کہ ”نہ غیبت کریں گے نہ سنیں گے“ افسوس صد کروڑ افسوس! غیبت ہمارے مدنی ماحول کو دیمک کی طرح چاٹ رہی ہے لہذا دعوتِ اسلامی کے تمام ذمّے دار اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی خدمتوں میں میری ہاتھ جوڑ کر ”مدنی التجاء“ ہے کہ غیبت کے خلاف اعلانِ جنگ کے ضامن میں غیبتوں کے دروازوں پر تالے لگاتے چلے جائے، اب تک جو بھی آپ کی ذمّے داری کے دوران مدنی ماحول سے دُور ہوئے، ان کے مُعاملے میں 112 بار غور کر



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

لیجئے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ انہوں نے آپ کی غیبتیں کی ہوں اور آپ کو غصہ آجانے کی وجہ سے یا خود آپ نے اُن کی غیبتیں کی ہوں اس سبب سے وہ دلبرداشتہ ہو کر گھر جا بیٹھے ہوں۔ اگر ایسا ہے تو اتنی ہی انتہی نہیں کر کے برائے رضائے رب اکبر غزوہ جَلِّ فوراً سے پیشتر مگر بلا کر نہیں، ان کے پاس خود جا کر ہاتھ جوڑ کر پاؤں پکڑ کر اے کاش! رو رو کر مُعافی تلافی کی ترکیب بنا کر انہیں منا کر راضی کر کے گلے لگا لیجئے۔ بلکہ ہر چھڑے ہوئے کو تلاش کر کے ان کے پاس بھی خود جا کر ہاتھ باندھ کر، منت و سماجت کر کے انہیں دوبارہ مَدَنی ماحول میں لے آئیے اور انفرادی کوشش کے ذریعے ان سبھوں کو پھر سے سُنّتوں کی خدمتوں میں مصروف کر دیجئے۔“ (جن پر تنظیمی ذمے داری نہیں وہ بھی اسی طرح کریں، ہاں جن پر تنظیمی پابندی لگی ہو ان کو نہ چھیڑیں، ان کے بارے میں بڑے ذمے داران جو تنظیمی فیصلہ کریں ان پر عمل کریں)

اے خاصہ خاصانِ رُسلِ وقتِ دعا ہے اُمت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے
چھوٹوں میں اطاعت ہے نہ شفقت ہے بڑوں میں پیاروں میں محبت ہے نہ یاروں میں وفا ہے
جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کر ثوت شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گلہ ہے
دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے
ہم نیک ہیں یا بد پھر آخر ہیں تمہارے نسبت بہت اچھی ہے اگر حال بُرا ہے
تدبیر سمجھنے کی ہمارے نہیں کوئی

ہاں ایک دعا تیری کہ مقبول خدا ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
تُوبُوا إِلَى اللَّهِ! اسْتَغْفِرُ اللَّهَ



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَفْوٌ وَدَرْگَزَرِیٰ فَضِیْلَتِ
ایک آہِتمَمَ دَنیٰ وَصِیَّتِ

دُرود شریف کی فضیلت! سرکارِ مدینۃ منورہ، سردارِ مکّہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ برکت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اسکی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔

(الْفِرْدَوْسُ بِمَثُورِ الْخَطَابِ ج ۵ ص ۳۷۵ حدیث ۸۲۱۰)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

مَدَنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا عَفْوٌ وَدَرْگَزَرِیٰ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم، رُفُوْت رَحِیْم عَلَیْہِ الْفَضْلُ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِیْم کے ہمراہ چل رہا تھا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ایک نجرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے جس کے کنارے موٹے اور گھردرے تھے۔ ایک دم ایک

بدوی (یعنی عرب شریف کے دیہاتی) نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی چادر مبارک کو پکڑ کر اتنے زبردست جھٹکے سے کھینچا کہ سلطانِ رَمَن، محبوبِ ربِّ دُؤَالِیْمَن عَزَّوَجَلَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مبارک گردن پر چادر کی کنارے سے خراش آگئی، وہ کہنے لگا: اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کا جو مال آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس ہے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم حکم دیجئے کہ اُس میں



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

سے مجھے کچھ مل جائے۔ رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اُس کی طرف متوجہ ہوئے اور مسکرا دیئے پھر اُسے کچھ مال عطا فرمانے کا حکم دیا۔

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۳۵۹ حدیث ۳۱۴۹)

ہر خطا پر مری چشم پوشی، ہر طلب پر عطاؤں کی بارش

مجھ گنہگار پر کس قدر ہیں، مہرباں تاجدارِ مدینہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے مَدَنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے بدوی سے کیسا حُسنِ سلوک

فرمایا، میٹھے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دیوانو! خواہ کوئی آپ کو کتنا ہی ستائے، دل دکھائے! عفو و درگزر سے کام لیجئے اور اس کے ساتھ محبت بھرا سلوک کرنے کی کوشش فرمائیے۔

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تین باتیں جس شخص میں ہوں گی اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اُس کا حساب بہت آسان طریقے سے لے گا اور اُس کو اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمائے گا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اوہ کون سی باتیں ہیں؟ فرمایا:

﴿۱﴾ جو تمہیں محروم کرے تم اُسے عطا کرو اور ﴿۲﴾ جو تم سے قطع تعلق کرے (یعنی تعلق توڑے) تم اُس سے ملاپ کرو اور ﴿۳﴾ جو تم پر ظلم کرے تم اُس کو معاف کر دو۔

(الْمُعْجَمُ الْأَوْسَطُ لِلطَّبْرَانِی ج ۴ ص ۱۸ حدیث ۵۰۶۴)

حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سلطانِ دو جہان، شہنشاہِ کون و مکان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اُسکے لیے (جنت میں) محل بنایا جائے اور اُسکے درجات بلند کیے جائیں، اُسے چاہیے کہ جو اُس پر ظلم کرے یہ اُسے معاف کرے اور جو



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر سومر تیرہ روز دیا کہ پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

اُسے محروم کرے یہ اُسے عطا کرے اور جو اُس سے قطع تعلق کرے یہ اُس سے ناطہ جوڑے۔

(الْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ ج ۳ ص ۱۲ حدیث ۳۲۱۵)

مُعَافِ کر نے سے
عِزَّت بڑھتی ہے
خَاتَمُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور بندہ کسی کا قُصُور مُعَاف کرے تو اللہ تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ اُس (مُعَاف کرنے والے) کی عِزَّت ہی بڑھائے گا اور جو اللہ تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ کے لیے تواضع (یعنی

عاجزی) کرے، اللہ تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ اُسے بلند فرمائے گا۔ (صَحِيح مُسْلِم ص ۱۳۹۷ حدیث ۲۵۸۸)

مُعَافِ زکون؟
حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی قیساً وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی: اے ربِّ اعلیٰ عَزَّوَجَلَّ! تیرے نزدیک کون سا بندہ زیادہ عِزَّت والا ہے؟ فرمایا: وہ جو بدلہ لینے کی قدرت کے باوجود

مُعَاف کر دے۔ (شُعَبُ الْإِيمَان ج ۶ ص ۳۱۹ حدیث ۸۳۲۷)

جو مُعَاف نہیں کرتا اُسے
مُعَاف نہیں کیا جائے گا
حضرت سیدنا جبریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالم، نُورِ مَجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رَسُولِ مُحْتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اُس پر رحم نہیں کیا جاتا اور جو مُعَاف نہیں کرتا اُس کو مُعَاف نہیں کیا جائے گا۔

(مُسْنَدُ إِمَامِ أَحْمَد ج ۷ ص ۷۱ حدیث ۱۹۲۶۴)

دُنیا و آخرت کے
افضل خلاق
حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سلطانِ دو جہاں، سرورِ ذیشان، محبوبِ رَحْمَن عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ملاقات کا شرف پایا تو فوراً خُصُورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا دستِ منوّر تھام لیا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے میرے ہاتھ کو

جلدی سے پکڑ لیا۔ پھر فرمایا: اے عقبہ! دنیا و آخرت کے افضل اخلاق یہ ہیں کہ تم اُس کو ملاؤ جو تمہیں جُدا کرے اور جو تم



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھو تمہارا دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

پر ظلم کرے اسے مُعاف کر دو اور جو یہ چاہے کہ عمر میں درازی اور رِزق میں کُشا دگی ہو، وہ اپنے رشتے داروں کے ساتھ

(الْمُسْتَدْرَك لِلْحَاكِم ج ۵ ص ۲۲۴ حدیث ۷۳۶۷)

صلہ (یعنی اچھا

سرکارِ مدینۃ منورہ، سردارِ مگنہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: رحم کیا کرو تم پر رحم کیا جائے گا اور مُعاف کرنا اختیار کرو **اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ** تمہیں مُعاف فرما دے گا۔

**مُعَافِ کَرُوْا
مُعَافِیْ یَاوُیْ**

(مُسْنَدُ اِمَامِ اَحْمَد ج ۲ ص ۶۸۲ حدیث ۷۰۶۲)

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی
کوئی کی سرورِ تم پہ **ﷺ** کروڑوں دُرود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اعلان کیا جائے گا: جس کا **اَجْرُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ** کے فِئۃ کرم پر ہے، وہ اٹھے اور جنت میں داخل ہو جائے۔ پوچھا جائے گا: کس کے لیے اجر ہے؟ وہ مُنادی (یعنی اعلان کرنے والا) کہے گا: ”ان لوگوں کے لیے جو مُعاف کرنے والے ہیں۔“ تو ہزاروں آدمی کھڑے ہوں گے اور بلا حساب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

**مُعَافِ کَرُوْا
اِکْلِیْ حَسَابِ مَغْفِرَتِیْ**

جائے۔ پوچھا جائے گا: کس کے لیے اجر ہے؟ وہ مُنادی (یعنی اعلان کرنے والا) کہے گا: ”ان لوگوں کے لیے جو مُعاف کرنے والے ہیں۔“ تو ہزاروں آدمی کھڑے ہوں گے اور بلا حساب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(الْمُعْجَمُ الْاَوْسَطُ لِلطَّبْرَانِی ج ۱ ص ۵۴۲ حدیث ۱۹۹۸)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 862 صفحات پر مشتمل

کتاب، ”سیرتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم“ صفحہ 604 تا 605 پر ہے: ایک

سفر میں نبیِ مُعَظَّم، رَسُوْلِ مُحْتَرَم، سَرَّابِا جُوْد و کَرَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

**قَاتِلَانِہٖ حَمَلِیْ
اِکُوْشِیْ کَرْنِیْ
اِکُوْمُعَافِیْ فَرَمَادِیْ**

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

آرام فرما رہے تھے کہ غورث بن حارث نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو شہید کرنے کے ارادے سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی تلوار لے کر نیام سے کھینچ لی، جب سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے تو غورث کہنے لگا: اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)! اب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ“۔ نبوت کی ہیبت سے تلوار اُس کے ہاتھ سے گر پڑی اور سرکارِ عالی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے تلوار ہاتھ مبارک میں لے کر فرمایا: اب تمہیں میرے ہاتھ سے کون بچانے والا ہے؟ غورث رگڑ رگڑا کر کہنے لگا: آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہی میری جان بچائیے۔ رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس کو چھوڑ دیا اور مُعاف فرما دیا۔ چنانچہ غورث اپنی قوم میں آ کر کہنے لگا کہ اے لوگو! میں ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں جو دنیا کے تمام انسانوں میں سب سے بہتر ہے۔

(الشفاج ۱ ص ۱۰۶)

سلام اُس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں

سلام اُس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّد

غزوہ اُحد میں جب مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ یثبان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مبارک دندان کو شہید اور چہرہ انور کو زخمی کر دیا گیا مگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان لوگوں کے لئے اس کے سوا کچھ بھی نہ فرمایا کہ اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِيْ

فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ یعنی اے اللہ! غزوہ جمل میری قوم کو ہدایت دے کیونکہ یہ لوگ مجھے جانتے نہیں۔ (الشفاج ۱ ص ۱۰۵)

سویا کئے نابکار بندے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

رویا کئے زار زار آقا

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جادو کرنے والے سے دُرُودِ پاک رسولِ اکرم، نوحِ مجسم، شہنشاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر لکھنا اَعَصَم جادو کیا تو رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس کا بدلہ نہیں لیا۔ نیز

اس یہودیہ کو بھی مُعاف فرما دیا جس نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو زہر دیا تھا۔

(الْمَوَاهِبُ اللَّذَنِيَّةُ لِلْقَسْطَلَانِي ج ۲ ص ۹۱)

کیوں میری خطاؤں کی طرف دیکھ رہے ہو

جس کو ہے مری لاج وہ لُجپال بڑا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شانِ مُصْطَفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحبِ معراج، محبوبِ ربِّ بے نیاز عَزَّ وَجَلَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نہ تو عادت

بُری باتیں کرتے تھے اور نہ تکلفاً اور نہ بازاروں میں شور کرنے والے تھے اور نہ ہی بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دیتے تھے بلکہ

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مُعاف کرتے اور درگزر فرمایا کرتے تھے۔ (سُنَنِ تِرْمِذِي ج ۳ ص ۴۰۹ حدیث ۲۰۲۳)

روزانہ 70 بار مُعاف کرو! ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ عَزَّ وَجَلَّ و

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ہم خادم کو کتنی بار مُعاف کریں؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم خاموش رہے۔ اُس نے پھر وہ سوال دہرایا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پھر خاموش رہے، جب تیسری بار سوال کیا تو

ارشاد فرمایا: روزانہ ستر بار۔ (سُنَنِ تِرْمِذِي ج ۳ ص ۳۸۱ حدیث ۱۹۵۶)

مفسرِ شہیر حکیمُ الْأُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: عربی میں ستر



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

کالفظ بیان زیادتی کے لیے ہوتا ہے یعنی ہر دن اُسے بہت دفعہ معافی دو، یہ اس صورت میں ہو کہ غلام سے خطا غلطی ہو جاتی ہے خباثت نفس سے نہ ہو اور قصور بھی مالک کا ذاتی ہو شریعت کا یا قومی و ملکی قصور نہ ہو کہ یہ قصور معاف نہیں کیے جاتے۔

(مرآۃ ج ۵ ص ۱۷۰)

کاش! ہمارے اندر یہ جذبہ پیدا ہو جائے کہ ہم اپنی ذات اور اپنے نفس کی خاطر غصہ کرنا ہی چھوڑ دیں۔ جیسا کہ ہمارے بزرگوں کا جذبہ ہوتا تھا کہ ان پر کوئی کتنا ہی ظلم کرے یہ حضرات اُس ظالم پر بھی شفقت ہی فرماتے تھے۔ چنانچہ

گالیوں بھرے خطوط پر
اعلیٰ حضرت کا عفو و درگزر

”حیاتِ اعلیٰ حضرت“ میں ہے: میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی خدمت میں ایک بار جب ڈاک پیش کی گئی تو بعض خطوط مغلفات (یعنی گندی گالیوں) سے بھرپور تھے۔ معتقدین برہم (غصے) ہوئے کہ ہم ان لوگوں کے خلاف مقدمہ دائر کریں گے۔ امامِ اہلسنت مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے ارشاد فرمایا: ”جو لوگ تعریفی خطوط لکھتے ہیں پہلے ان کو جاگیریں تقسیم کر دو، پھر گالیاں لکھنے والوں پر مقدمہ دائر کر دو۔“ (حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۱۴۳ ملخصاً) مطلب یہ کہ جب تعریف کرنے والوں کو تو انعام دیتے نہیں پھر بُرائی کرنے والوں سے بدلہ کیوں لیں!

امد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

خورشیدِ علم ان کا درخشاں ہے آج بھی

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ! اسْتَغْفِرُ اللَّهَ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

ایک ہم مدنی وصیت ۱
 بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! میری عمر تادم تحریر تقریباً 60 برس ہو چکی ہے، موت لمحہ بہ لمحہ قریب آرہی ہے، نہ جانے کب آنکھ بند ہو جائے۔ اللہ

رحمن عزوجل کے دربار والا شان میں سلامتی ایمان اور نزع و قبر و حشر میں امن و امان، بے حساب بخشش اور رحمت الفردوس میں مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بوار کا طلبگار ہوں۔ میں نے اپنی مختصر سی زندگی میں دنیا کے بہت نشیب و فراز دیکھے ہیں، اخلاص کم اور دکھاوا کثیر، وفا کم اور خوشامد خطیر (یعنی زیادہ) ہے، اس سے بڑھ کر بھی کیا بے وفائی ہوگی کہ وہ ماں باپ جنہوں نے ہزار احسانات کئے ہوتے ہیں مگر ان کی کوئی ایک معمولی سی بات بھی ناگوار گزر جاتی ہے تو سارے احسانات بھلا کر، ناخلف اولاد ان کو لات مار دیتی ہے! آہ! مگار وعیار شیطان نے قلوب و اذان میں بہت زیادہ خرابیاں ڈال دی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی میں لاکھوں لاکھ مسلمان شامل ہیں جیسا کہ عموماً تنظیموں میں لوگوں کا آنا جانا رہتا ہے اسی طرح دعوتِ اسلامی سے بھی روٹھ ٹوٹ کر کچھ افراد کو الگ ہوتے پایا ہے، مدنی ماحول سے دُوری کے بعد بعضوں کی بے عملیوں کا سلسلہ بھی سامنے آیا ہے، بعض ناراض اسلامی بھائیوں نے اپنا اپنا جداگانہ ”گروپ“ بھی بنایا ہے، بعضوں نے میرے خلاف بہت کچھ کہا، لکھا اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کی بھی جی بھر کر مٹھائیاں کی ہیں مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ یہ الفاظ لکھنے تک دعوتِ اسلامی برابر ترقی کی منازل طے کر رہی ہے اور کوئی بھی گروپ بظاہر اب تک دعوتِ اسلامی سے آگے بڑھنا گجا برابری بھی نہیں کرنے پایا۔ میں نے تنظیمی کاموں میں زندگی کا کافی حصہ گزارا ہے، لہذا اپنے تجربات کی روشنی میں تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی خدمتوں میں محض آخرت کی بھلائی کے پیش نظر ہاتھ جوڑ کر مدنی وصیت کرتا ہوں: میری یہ بات ہمیشہ کیلئے گرہ میں باندھ لیجئے کہ میرے جیتے جی بھی اور میرے مرنے کے بعد بھی دعوتِ اسلامی میں ایک بار شمولیت کر لینے کے بعد دعوتِ اسلامی کا تَشْخُص (مثلاً سبز عمامہ شریف وغیرہ) رکھتے ہوئے طریقہ کار سے ہٹ کر ہرگز کسی قسم کا ”مُتَوَازِی گروپ“ مت بنائیے گا،



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر ایک مرتبہ زود شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

دین کے کام کے حوالے سے بھی اگر آپ نے اپنا کوئی الگ سلسلہ شروع کیا تو غیبتوں، تہمتوں، بدگمانیوں، دل آزاریوں آپس کی دشمنیوں، باہمی نفرتوں وغیرہ وغیرہ سے خود کو بچانا قریب قریب ناممکن ہو جائے گا بلکہ ہو سکتا ہے کہ بے شمار مسلمان اس طرح کی آفتوں کی لپیٹ میں آجائیں۔ اگر کوئی یہ سمجھے کہ دعوتِ اسلامی سے جدا ہونے کے بعد الگ گروپ بنا کر میں نے تو فلاں فلاں دین کا ہیئت بھاری کام سرانجام دیا ہے، تو میں اُس کی توجہ اس طرف دلانا چاہوں گا کہ وہ یہ بھی غور کر لے کہ جدا ہونے کے باعث کہیں غیبتوں وغیرہ گناہوں کی ٹخستوں میں تو نہیں پھنسا تھا؟ اگر نہیں پھنسا تھا تو صد کروڑ مبارک! اور اگر پھنسا تھا تو پھر ضمیر ہی سے پوچھ لے کہ میرے فلاں فلاں مُستَحَب دینی کاموں کا وزن زیادہ یا ان دینی کاموں کے ضمن میں جن غیبتوں وغیرہ حرام چیزوں کا صدور ہوا ان کا وزن زائد؟ اگر دل خوفِ خدا عزوجل کا حامل ہوا، علم دین کا فیضان رہا اور ضمیر زندہ پایا تو یہی جواب ملیگا کہ یقیناً زندگی بھر کے مُستَحَب کاموں کے مقابلے میں صرف ایک بار کی ہوئی گناہ بھری غیبت ہی زیادہ وزنی ہے کہ مُستَحَب کام نہ کرنے پر عذاب کی کوئی وعید نہیں جبکہ غیبت پر عذاب کا استحقاق ہے۔ معلوم ہوا ایک بار دعوتِ اسلامی میں شامل ہو جانے کے بعد نکلنے یا نکالے جانے پر جدا گانہ گروپ بنانے میں مِنْ حَيْثُ الْمَجْمُوع (یعنی مجموعی حیثیت سے) نقصان ہی کا پہلو غالب ہے۔

اگر سچ پوچھئے تو ایسا دینی کام جس سے مسلمانوں میں نفرت کی کیفیت جنم لینے لگے اور اس کا کرنا فرض، واجب یا سُنَّتِ مُوْکَّدہ نہ ہو تو اُس کام کو ترک کرنا ہی مناسب ہے۔ اگرچہ افضل و مُسْتَحَب ہو۔ چنانچہ ایک مقام پر میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسلمانوں کے اتحاد کی اہمیت کو اجاگر کرنے کیلئے نقل فرماتے ہیں: ”لوگوں کی تالیفِ قلبی (یعنی دلجوئی) اور ان کو مُجْتَمِع (مُتَّحِد) رکھنے کے لئے اُفْضَل کو ترک کرنا انسان کے لئے جائز ہے تاکہ لوگوں کو نفرت نہ ہو جائے جیسا کہ نبی کریم،

فتاویٰ رضویہ کے
اہم اقتباسات

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر رُود شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

رُوفِ رَحِیم علیہ اَفْضَلُ الصَّلَوةِ التَّسْلِیمِ نے بیٹ اللہ شریف کی عمارت کو اس لئے اہل قریش کی بنیادوں پر قائم رکھا تا کہ جو لوگ نئے نئے اسلام لائے وہ کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ (فتاویٰ رضویہ مَخْرُجہ ج ۷ ص ۶۸۰ مَلْخَصاً) ✽ تفسیر مسلمین (یعنی مسلمانوں کو نفرت میں مبتلا کرنے) سے بچنے کیلئے ضرورتاً مُسْتَحَب کو ترک کر دینے کا حکم ہے۔ جیسا کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسلمانوں کے درمیان پیار و مَحَبَّت کی فضا قائم رکھنے کا ایک مَدَنی اُصول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اِتِّیَانِ مُسْتَحَبِّ وَتَرْکِ غَیْرِ اَوَّلٰی پَر مُدَارَاتِ خَلْقِ وَمُرَاعَاةِ قُلُوبِ کَوَاہِمِ جانے اور فتنہ و نفرت و ایذا و وحشت کا باعث ہونے سے بَہُت بچے۔ (فتاویٰ رضویہ مَخْرُجہ ج ۴ ص ۵۲۸) ✽ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شریعتِ مطہرہ کا قاعدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: نَذْرُ الْمَفَاسِدِ اَهَمُّ مِنْ جَلْبِ الْمَصَالِحِ یعنی خرابیوں کے اسباب دور کرنا خوبیوں کے اسباب حاصل کرنے سے اہم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ مَخْرُجہ ج ۹ ص ۵۵۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رہے وہ حضرات جو دعوتِ اسلامی کا تَشَخُّصِ تَرْک کر چکے اور بلا اجازتِ شرعی دعوتِ اسلامی کی کسی قسم کی مخالفت بھی نہیں کرتے اور غیبتوں، تہمتوں اور بدگمانیوں وغیرہ میں پڑے بغیر اپنی ترکیب سے دینی خدمات انجام دے رہے ہیں، اللہ تعالیٰ اُن کی کاوشوں کو قبول فرمائے۔ مگر وہ جو تَشَخُّصِ تَبْدِیل کر کے الگ گروپ بنانے کے بعد بلا اجازتِ شرعی دعوتِ اسلامی کی مَخَالَفَت کر کے نیکی کی دعوت عام کرنے والی اس مَدَنی تحریک کو کمزور کرنے کی مذموم کوششوں میں مصروف ہوں، اس مقصد کے لئے غیبتوں، تہمتوں، بہتان تراشیوں، بدگمانیوں، عیب داریوں، بُرے چروں، الزام تراشیوں اور پُغلیوں کو اپنا ہتھیار بنالیں اور اسے اپنے زُعمِ فاسد میں دین کی بہت بڑی خدمت تھوڑ کر دیں، ایسوں کو سنبھل جانا چاہئے کہ یہ دین کی خدمت نہیں، انتہائی دَرَجے کی مذموم حرکت ہے بلکہ شرعاً ان ناجائز کاموں کا ارتکاب کر کے اپنے نامہ اعمال کو گناہوں

جس نے
تشخیص
تبدیل کر لیا



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر زور و پاک پرھو تو مجھ پر بھی چھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

سے پر کرنا ہے۔ یونہی جو شخص برقرار رکھتے ہوئے بھی بلا اجازت شرعی دعوتِ اسلامی کی مخالفت کرے گا اور لوگوں کو متنفّر کر کے (یعنی نفرت دلا کر) دعوتِ اسلامی اور اس کے طریقہ کار کو نقصان پہنچانا اُس کا مقصد ہوگا وہ بھی فعلِ ناجائز کا مرتکب ٹھہرے گا۔

بُرا چرچا کرنا حرام ہے! دیکھا یہ گیا ہے کہ جب کوئی شخص کسی کی مخالفت پر اُتر آتا ہے تو خواہ مخواہ اُس پر تنقیدیں کرتا، بال کی کھال اُتارتا اور اس کی خامیوں یا خطاؤں کا بُرا چرچا کرتا پھرتا ہے (مگر جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ بچائے)۔ جب ان کی آپس میں بنتی تھی تو اسے گویا اُس کے پسینے میں سے بھی خوشبو آتی تھی اب ناراضی کے بعد اُس کا عطر بھی بدبودار لگتا ہے۔ یاد رکھئے! کسی مبلغِ بالخصوص سنی عالم کی کسی خامی یا خطا کو بلا مصلحت شرعی کسی پر ظاہر کرنا یا لوگوں میں اس کا بُرا چرچا کرنا نیکی کی دعوت اور اسلام کی تبلیغ کے کام کے معاملے میں بہت، بہت اور بہت نقصان دہ اور آخرت میں باعثِ عذاب ہے، میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد 29 صفحہ 594 پر فرماتے ہیں: اور اہلسنت سے بتقدیر الہی جو ایسی لغزش فاحش واقع ہو اس کا اخفاء (یعنی چھپانا) واجب ہے کہ معاذ اللہ لوگ اُن سے بد اعتقاد ہوں گے تو جو نفع اُن کی تقریر اور تحریر سے اسلام و سنت کو پہنچتا تھا اس میں خلل واقع ہوگا۔ اس کی اشاعت، اشاعتِ فاحشہ (یعنی بُرا چرچا کرنا) ہے۔ اور اشاعتِ فاحشہ بعضِ قرآنِ عظیم حرام، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: (یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے)

تَرْجَمَةُ كُنْزِ الْإِيمَانِ: وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ

مسلمانوں میں بُرا چرچا پھیلے ان کے لئے دردناک

عذاب ہے دنیا اور آخرت میں۔

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ

فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ لِّفِي

الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

(پ ۱۸ النور ۱۹)

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۹ ص ۵۹۴)



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

دعوتِ اسلامی سے پھڑپھڑنے والوں کے لئے اتمہ حاجت

جو آج تک مجھ سے ناراض ہو کر یا مرکزی مجلسِ شوریٰ سے روٹھ کر جدا ہو گئے، ان میں سے جن جن کی میری وجہ سے دل آزاری یا کسی قسم کی حق تلفی ہوئی ہو ان سے ہاتھ جوڑ کر مُعافی کا طلبگار ہوں، دونوں غلامِ مزادے اور نگرانِ دارا کین

شوریٰ بھی مُعافی مانگ رہے ہیں، مجھے اور انہیں خدا و مصطفیٰ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے لئے مُعافِ مُعاف اور مُعاف فرمادیں۔ ہم سب نے بھی رضائے خدا و مصطفیٰ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے لئے ان سب کو جنہوں نے حق تلفیاں کی ہوں اُن کو مُعاف کیا۔ ناراض ہو کر یا اختلاف کر کے جنہوں نے اپنی اپنی تنظیمیں قائم کیں، جداگانہ گروپ بنائے ان سبھی کو کھلے دل سے دعوت دیتا ہوں کہ اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا واسطہ صَلِّح فرمائیں، محض رضائے الہی عَزَّوَجَلَّ کی خاطر، میں ہر ناراض مسلمان سے غیر مشروط طور پر بھی صَلِّح کیلئے تیار ہوں۔ ہاں جو تنظیمی اختلافات کو مذاکرات کے ذریعے حل کر کے صَلِّح کرنا چاہتے ہیں اُن کیلئے بھی دروازے کھلے ہیں، جلدی رابطہ کیجئے اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے ساتھ بیٹھ جائیے۔ اگر آپ حکم فرمائیں گے تو ممکنہ صورت میں اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شوریٰ کے ساتھ ساتھ میں بھی بیٹھ جاؤں گا۔ آئیے، آجائے، اللہ تَعَالٰی الْعِزَّتْ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت اور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نگاہِ عنایت سے متحد ہو کر شیطان کے ہتھکنڈوں کو ناکام بناتے ہیں، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مل جل کر دین کا خوب مَدَنی کام کریں گے۔

اگر آپ دعوتِ اسلامی کے ساتھ کام کرنا نہیں چاہتے تو

اگر کوئی ناراض اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے ساتھ ملکر مَدَنی کام نہیں کرنا چاہتا تو کم از کم ناراضیاں ہی دُور کر کے ہمیں مُعافی سے نواز دے اور اس پر ہمیں مُطَّلَع کر کے مسلمان کا دل خوش کرنے کے ثواب کا حقدار بنے

کہ اس طرح اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نفرتیں مٹیں گی، فاصلے سمٹیں گے اور شیطان مردود کا منہ کالا اور مُعاف کرنے والے کا منہ اُنجیالا ہوگا۔ ایک بار پھر اس حدیثِ پاک کا واسطہ دیکر ہم مُعافی مانگتے ہیں جس میں ہمارے مَلِی مَدَنی آقا بیٹھے



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”جو کوئی اپنے مسلمان بھائی سے معذرت کرے اور وہ (بلا اجازت شرعی) اس کا عذر قبول نہ کرے تو اُسے حوضِ کوثر پر حاضر ہونا نصیب نہ ہوگا۔“ (الْمُعْتَمِلُ الْآلَا وَطُج ۴ ص ۳۷۶ حدیث ۶۲۹۰) یاد رکھئے! اس طرح کی بات کرنا ہرگز مناسب نہیں کہ الیاس کو ہمارے پاس خود آنا چاہئے اگر خود نہیں آ سکتا تو نگرانِ شوریٰ یا کسی رکنِ شوریٰ ہی کو ہمارے پاس یا ہمارے فلاں ”بڑے“ کے پاس بھیج دے۔ اس طرح کی باتیں کرنے والے کے بارے میں یہ وسوسے آ سکتے ہیں کہ یہ صلح کرنا نہیں چاہتے اس لئے ٹائم ٹول سے کام لے رہے ہیں، جب ہم نے تحریر کی صورت میں پہل کر ہی دی ہے تو مخلصین کے لئے رُکاوٹ کس چیز کی ہے! ہر ناراض اسلامی بھائی کو چاہئے کہ رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آگے بڑھے اور گلے لگ جائے۔ اگر آ کر ملنا نہیں چاہتا تو کسی بھی رکنِ شوریٰ سے کم از کم فون ہی پر رابطہ کر لے۔

مزید

ع اللہ کرے دل میں اتر جائے میری بات

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یا اللہ تو گواہ رہنا! یارب مصطفیٰ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! تو گواہ رہنا میں نے اپنے بچھڑے ہوئے اسلامی بھائیوں کیلئے صلح کا پیغام مُشْتہَر کر دیا ہے۔ اے میرے پیارے

پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے ناراض اسلامی بھائیوں کے دلوں میں مجھ مسکین کے لئے رحم ڈال دے کہ وہ مجھے مُعَانِی کی بھیک دیکر مجھ سے صلح کر لیں، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو میرے دل کے حال سے باخبر ہے کہ اس صلح کی درخواست میں میرا اصل مقصد صرف صرف اور صرف اُخروی مفاد ہے، میں مرنے سے پہلے پہلے تیری رضا کیلئے ہر ناراض مسلمان سے صلح کرنا اور اپنے روٹھے ہوئے اسلامی بھائیوں کو منالینا چاہتا ہوں۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیری تھپہ تدبیر سے بہت ڈرتا ہوں، اے میرے پیارے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! تو کبھی بھی مجھ سے ناراض نہ ہونا، میرے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میرا ایمان



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زود پاک نہ پڑھے۔

ایک لمحے کے کروڑیں حصے کیلئے بھی کبھی مجھ سے جدا نہ ہو، **یا اللہ عَزَّوَجَلَّ**! میری اور میرے روٹھے ہوئے تمام اسلامی بھائیوں سمیت ہر دعوتِ اسلامی والے اور والی کی بے حساب بخشش فرما۔ **یا اللہ عَزَّوَجَلَّ**! اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صدقے ساری امت کی مغفرت فرما۔ **یا اللہ عَزَّوَجَلَّ**! ہماری صفوں میں اتحاد پیدا فرما۔ **یا اللہ عَزَّوَجَلَّ**! ہمیں وہی ہم آہنگی نصیب فرما، **یا اللہ عَزَّوَجَلَّ**! ہمیں بلا طلب منصب ایک ساتھ مل کر اخلاص کے ساتھ تیرے دین کی خدمت کی سعادت عنایت فرما۔

امین بِجاءِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سُنَّیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
تُوبُوا اِلٰی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غیبت کے خلاف اعلان جنگ! آہ! ”غیبت“ نے امت کی اکثریت کو نہایت شدت کے ساتھ اپنی حراست میں لیا ہوا ہے، شیطان غیبت کے ذریعے بھرپور طریقے

پر لوگوں کو جہنم کی طرف دھکیلتا چلا جا رہا ہے۔ ہوش میں آئیے! غیبت کے خلاف اعلان جنگ کر کے ایک دم مورچے پر ڈٹ جائیے! جس نے اب تک جس قدر غیبتیں کی ہوں اُن کی توبہ اور مُعافی تلافی میں لگ جائے، عزم مُصمّم کیجئے کہ ”نہ غیبت کریں گے نہ سنیں گے“ (اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) افسوس صد کروڑ افسوس! غیبت ہمارے مدنی ماحول کو دیمک کی طرح چاٹ رہی ہے لہذا دعوتِ اسلامی کے تمام ذمّے دار اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی خدمتوں میں میری ہاتھ جوڑ کر ”مدنی التجاء“ ہے کہ غیبت کے خلاف اعلان جنگ کے ضمن میں غیبتوں کے دروازوں

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

پرتالے لگاتے چلے جائے، اب تک جو بھی آپ کی ذمّے داری کے دوران مدّ فی ماحول سے دُور ہوئے، ان کے معاملے میں 112 بار غور کر لیجئے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ انہوں نے آپ کی غیبتیں کی ہوں اور آپ کو غصّہ آ جانے کی وجہ سے یا خود آپ نے اُن کی غیبتیں کی ہوں اس سبب سے وہ دلبرداشتہ ہو کر گھر جا بیٹھے ہوں۔ اگر ایسا ہے تو اچھی اچھی بتیں کر کے برائے رضائے رب اکبر عزّوجلّ فوراً سے پیشتر مگر بلا کر نہیں، خود ان کے پاس جا کر ہاتھ جوڑ کر پاؤں پکڑ کر اے کاش! رور و کر معافی تلافی کی ترکیب بنا کر انہیں منا کر راضی کر کے گلے لگا لیجئے۔ بلکہ ہر پچھڑے ہوئے کو تلاش کر کے ان کے پاس بھی خود جا کر ہاتھ باندھ کر، منت و سماجت کر کے انہیں دوبارہ مدّ فی ماحول میں لے آئیے اور انفرادی کوشش کے ذریعے ان سبھوں کو پھر سے سنتوں کی خدمتوں میں مصروف کر دیجئے۔ (جن پر تنظیمی ذمّے داری نہیں وہ بھی اسی طرح کریں، ہاں جن پر تنظیمی پابندی لگی ہو ان کو مت چھیڑیئے، ان کے بارے میں بڑے ذمّے داران جو تنظیمی فیصلہ کریں ان پر عمل کیجئے)

اے خاصہ خاصانِ رُسل وقتِ دعا ہے	امت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے
چھوٹوں میں اطاعت ہے نہ شفقت ہے بڑوں میں	پیاروں میں محبت ہے نہ یاروں میں وفا ہے
جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کر ٹوت	شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گلہ ہے
دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت	سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے
ہم نیک ہیں یا بد ہیں پھر آخر ہیں تمہارے	نسبت ہیئت اچھی ہے اگر حال بُرا ہے

تدبیر سنبھلنے کی ہمارے نہیں کوئی

ہاں ایک دُعا تیری کہ مقبولِ خدا ہے

میں نے الیاسِ قادری کو معاف کیا تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں سے دست بستہ عاجزانہ عرض کرتا ہوں کہ اگر میں نے نیز غلامزادوں اور نگران



فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

واراکین مرکزی مجلس شوریٰ میں سے جس جس نے آپ میں سے کسی کی غیبت کی ہو، ٹہمت دھری ہو، ڈانٹ پلائی ہو، کسی طرح سے دل آزاری کی ہو مجھے اور انہیں مُعاف اور مُعاف فرما دیجئے۔ جان و مال، اہل و عیال اور عزّت آبرو میں دُنیا کے اندر جو چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے حقوق العباد (یعنی بندوں کے حقوق) تھوڑے جاسکتے ہیں، فرض کیجئے کہ وہ حقوق میں نے، غلامزادوں اور نگران و اراکین شوریٰ نے آپ کے تکلف (یعنی ضائع) کر دیئے ہیں، ان تمام حقوق کو ذہن میں رکھتے ہوئے ہمارے سبب سے تلف شدہ حقوق مُعاف اور مُعاف فرما کر ثوابِ عظیم کے حقدار بنئے۔ ہاتھ باندھ کر مَدَنی التجاء ہے کہ کم از کم ایک بار دل کی گہرائی کے ساتھ کہہ دیجئے: ”میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے محمد الیاس عطاء قادری رضوی، غلامزادوں اور نگران و اراکین شوریٰ کو مُعاف کیا۔“ ہم سب نے بھی ہماری تمام چھوٹی بڑی حق تلفیاں کرنے والوں کو اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خاطر مُعاف کیا۔

قرضخواہوں سے مدنی التجاء جس کا مجھ پر قرض آتا ہو یا میں نے کوئی چیز عاریتاً لی ہو اور واپس نہ لوٹائی ہو تو وہ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے نگران یا غلامزادوں سے رُجوع کرے، اگر وصول کرنا نہیں چاہتا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے مُعافی کی بھیک سے نواز کر ثوابِ آخرت کا حقدار بنے۔ جو لوگ میرے مقروض ہیں، اُن کو میں نے اپنے تمام ذاتی قرضے مُعاف کئے۔ یا الہی۔

تو بے حساب بخش کہ ہیں بے حساب جُرم
دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
تُوبُوْا اِلٰی اللّٰہ ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

گوئی بول اٹھی!

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنتوں کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت فرمائیے، سنتوں کی تربیت کیلئے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھر اسفر کیجئے، کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے مَدَنی انعامات کے مطابق عمل کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمے دار کو جمع کروائیے آپ کی ترغیب و تحریریں کیلئے ایک مَدَنی بہار پیش کی جاتی ہے۔ چنانچہ ضلع خوشاب (پاکستان) کے کسی گاؤں میں ایک اسلامی بہن کی یکا یک زبان بند ہو گئی، کسی علاج سے فائدہ نہ ہوا، بغرض علاج انہیں بابُ المدینہ (کراچی) لایا گیا، یہاں بھی ڈاکٹری علاج کارگر نہ ہوا، ان کی زبان بند ہوئے تقریباً 6 ماہ گزر چکے تھے، ان کو تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کے تہ خانے میں ہر اتوار کو دوپہر تقریباً ڈھائی بجے ہونے والے اسلامی بہنوں کے سنتوں بھرے اجتماع میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ وہاں ایک اسلامی بہن نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مسلسل 12 اجتماع کے اندر حاضری دینے کیلئے ان کو راضی کیا، ترتیب وار شرکت کرتے ہوئے 8 رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ کو ان کا چھٹا اجتماع تھا، اس اجتماع کے اختتام پر پڑھے جانے والے صلوٰۃ سلام کے دوران اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اچانک وہ گوئی اسلامی بہن بول اٹھی!

حضرت شَبَّیْر وَ شَبَّیْر کے طفیل
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

نال ہر آفت اے نانائے حسین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلٰی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے“ کے بانیسِ حُرُوف کی

نسبت سے درسِ فیضانِ سنت کے 22 مَدَنی پھول

محبت ۱: فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو شخص میری اُمت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تاکہ اُس سے سُنّت قائم کی جائے یا اُس سے بد مذہبی دُور کی جائے تو وہ جنتی ہے۔ (جَلِیْلَةُ الْأَوَّلِيَاء ج ۱۰ ص ۴۵ رقم ۱۴۴۶۶)

محبت ۲: سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اسکو تَرَوَاتِزہ رکھے جو میری حدیث کو سنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔“ (سُنَنِ تِرْمِذِي ج ۴ ص ۲۹۸ حدیث ۲۶۶۵)

محبت ۳: حضرت سیدنا اور لیس عَلٰی نَبِیْنَاوَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کے نامِ مبارک کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ کُتُبِ الہیہ کی کثرت درس و تدریس کے باعث آپ عَلٰی نَبِیْنَاوَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کا نام اور لیس ہوا۔ (تفسیرِ کبیر ج ۷ ص ۵۵۰، تفسیرِ الحسنات ج ۴ ص ۴۸)

محبت ۴: خُضُودِ غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتَّى صِرْتُ قُطْبًا (یعنی میں عِلْم کا دُوس لیتا رہا یہاں تک کہ مقام قُطْبِیَّت پر فائز ہو گیا)

محبت ۵: فیضانِ سنت سے دُرُس دینا بھی دعوتِ اسلامی کا ایک مَدَنی کام ہے۔ گھر، مسجد، دُکان، اسکول، کالج، چوک وغیرہ میں وقت مقرر کر کے روزانہ درس کے ذریعے خوب خوب سنتوں کے مَدَنی پھول لٹائیے اور ڈھیروں ثواب کمائیے۔

محبت ۶: فیضانِ سنت سے روزانہ کم از کم دو درس دینے یا سننے کی سعادت حاصل کیجئے۔

محبت ۷: پارہ 28 سورۃ التَّحْرِیم کی چھٹی آیت میں ارشاد ہوتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ
نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

تَرْجَمَةُ کنز الایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچانے کا ایک ذریعہ فیضانِ سنت کا درس بھی ہے۔ (درس کے علاوہ

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

سنو بھرے بیان یا مَدَنی مذاکرہ کا روزانہ ایک کیسٹ بھی گھر والوں کو سنائیے

۱۱۔ مَدَنی دارگھڑی کا وقت مقرر کر کے روزانہ چوک درس کا اہتمام کریں۔ مثلاً رات 9 بجے مدینہ چوک (ساڑھے نو بجے) بغدادی چوک میں وغیرہ۔ چھٹی والے دن ایک سے زیادہ مقامات پر چوک درس کا اہتمام کیجئے۔ (مگر حقوقِ عامہ تلف نہ ہوں مثلاً مسلمانوں کا راستہ نہ رُکے ورنہ گنہگار ہوں گے)

۱۲۔ درس کیلئے وہ نماز مُنتخب کیجئے جس میں زیادہ سے زیادہ اسلامی بھائی شریک ہو سکیں۔

۱۳۔ درس والی نماز اُسی مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا فرمائیے۔

۱۴۔ محراب سے ہٹ کر (صحن وغیرہ میں) کوئی ایسی جگہ درس کیلئے مخصوص کر لیجئے جہاں دیگر نمازیوں اور تلاوت کرنے والوں کو دُشواری نہ ہو۔

۱۵۔ ذیلی نگران کو چاہیے کہ اپنی مسجد میں دو خیر خواہ مقرر کرے جو درس (بیان) کے موقع پر جانے والوں کو نرمی سے روکیں اور سب کو قریب قریب بٹھائیں۔

۱۶۔ پردے میں پردہ کیے دوزانو بیٹھ کر درس دیجئے۔ اگر سننے والے زیادہ ہوں تو کھڑے ہو کر یا مانیک پر دینے میں بھی حرج نہیں جبکہ نمازیوں وغیرہ کو تشویش نہ ہو۔

۱۷۔ آواز نہ تو زیادہ بلند ہو اور نہ ہی بالکل آہستہ، حتی الامکان اتنی آواز سے درس دیجئے کہ صرف حاضرین سُن سکیں۔ اس بات کی ہمیشہ احتیاط فرمائیے کہ درس و بیان کی آواز سے کسی سوتے ہوئے یا کسی نمازی یا مشغول تلاوت وغیرہ کو تکلیف نہ ہو۔

۱۸۔ درس ہمیشہ ٹھہر ٹھہر کر اور دھیمے انداز میں دیجئے۔

۱۹۔ جو کچھ درس دینا ہے پہلے اس کا کم از کم ایک بار مُطالعہ کر لیجئے تاکہ غلطیاں نہ ہوں۔

۲۰۔ فیضانِ سقّت کے مُعرَّب الفاظِ اعراب کے مطابق ہی ادا کیجئے اس طرح اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ تَقَفُّظ کی دُرست ادائیگی کی عادت بنے گی۔

۲۱۔ حمد و صلوٰۃ، دُرود و سلام کے دونوں صیغے، آیاتِ دُرود اور اختتامی آیات وغیرہ کسی سُنّی عالم یا قاری کو ضرور سنا دیجئے۔ اِسی طرح عَرَبی دُعائیں وغیرہ جب تک علمائے اہلسنت کو نہ سنالیں اکیلے میں بھی نہ پڑھا کریں۔

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر سورۃ بقرہ پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

۱۹ فیضانِ سنت کے علاوہ مکتبۃ المدینہ سے شائع ہونے والے مَدَنی رسائل سے بھی درس دے سکتے ہیں۔

۲۰ درس مع اختتامی دعائیں سات منٹ کے اندر اندر مکمل کر لیجئے۔

۲۱ ہر مبلغ کو چاہیے کہ وہ درس کا طریقہ، بعد کی ترغیب اور اختتامی دعا زبانی یاد کر لے۔

۲۲ درس کے طریقہ میں اسلامی بہنیں حسب ضرورت ترمیم کر لیں۔

فیضانِ سنت سے درس دینے کا طریقہ

تین بار اس طرح اعلان فرمائیے: قریب قریب تشریف لائیے۔ پردے میں پردہ کئے دو زانو بیٹھ کر اس طرح اہتمام کیجئے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اس کے بعد اس طرح دُرود و سلام پڑھائیے:

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى الْكَوَاكِبِ يَا حَبِيبَ اللَّهِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَعَلَى الْكَوَاكِبِ يَا نُورَ اللَّهِ

اگر مسجد میں ہیں تو اس طرح اعتکاف کی نیت کروائیے۔

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَافِ (ترجمہ: میں نے سنتِ اعتکاف کی نیت کی)

پھر اس طرح کہئے! بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! قریب قریب آ کر درس کی تعظیم کی نیت سے ہو سکے تو دو زانو بیٹھ جائیے اگر تھک

جائیں تو جس طرح آپ کو آسانی ہو اسی طرح بیٹھ کر نگاہیں نیچی کیے تو جھکے کے ساتھ فیضانِ سنت کا درس سنئے کہ لا پرواہی کیساتھ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے، زمین پر انگلی سے کھیلتے ہوئے، لباس بدن یا بالوں وغیرہ کو سنہلاتے ہوئے سننے سے اسکی بڑکتیں زائل ہو نیک اندیشہ ہے۔ (بیان

کے آغاز میں بھی اسی انداز میں ترغیب دلائیے) یہ کہنے کے بعد فیضانِ سنت سے دیکھ کر دُرود شریف کی ایک فضیلت بیان کیجئے۔ پھر کہئے:

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جو کچھ لکھا ہوا ہے وہی پڑھ کر سنائیے۔ آیات و عَرَبی عبارات کا صرف ترجمہ پڑھئے۔ کسی بھی آیت یا حدیث کا اپنی رائے سے ہر گز خلاصہ مت کیجئے۔

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھو تمہارا دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

دُرُس کے آخر میں اس طرح ترغیب دلائیں

(ہر مبلغ کو چاہیے کہ زبانی یاد کر لے اور درس و بیان کے آخر میں ہلا کی ویشی اسی طرح ترغیب دلایا کرے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں۔ (اپنے یہاں کے ہفتہ وار اجتماع کا اعلان اس طرح کیجئے مثلاً باب المدینہ کراچی والے کہیں) ہر جمعرات کو فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مدنی التجاء ہے۔ عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سنتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کے اچھائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرکت سے ایمان کی حفاظت کیلئے گڑھنے، گناہوں سے نفرت کرنے اور پابندِ سنت بننے کا ذہن بنے گا۔ ہر اسلامی بھائی اپنا یہ مدنی ذہن بنائے کہ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اصلاح کی کوشش کیلئے مدنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کیلئے مدنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو آخر میں خشوع و خضوع (یعنی بدن کی عاجزی و انکساری اور دل و دماغ کی حاضری) کے ساتھ دُعا میں ہاتھ اٹھانے کے آداب بجالاتے ہوئے ہلا کی ویشی اس طرح دُعا مانگئے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ۔

یا ربِّ مصطفیٰ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بطفیلِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہماری، ہمارے ماں باپ کی اور ساری اُمت کی مغفرت فرما۔ یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اور س کی غلطیاں اور تمام گناہ معاف فرما، عمل کا جذبہ دے، ہمیں پرہیزگار اور ماں باپ کا فرماں بردار بنا۔ یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اپنا اور اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُخْلِص عاشق بنا۔ ہمیں گناہوں کی بیماریوں سے شفا عطا فرما۔ یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں مدنی انعامات پر عمل کرنے، مدنی قافلوں میں سفر کرنے اور انفرادی کوشش کے ذریعے دوسروں کو بھی

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

مَدَنی کاموں کی ترغیب دلوانے کا جذبہ عطا فرما۔ **يَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ**! مسلمانوں کو بیماریوں، قرضدار یوں، بے روزگاریوں، بے اولادیوں، بے جامقہ مہ بازیوں، اور طرح طرح کی پریشانیوں سے نجات عطا فرما۔ **يَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ**! اسلام کا بول بالا کر اور دشمنان اسلام کا منہ کالا کر۔ **يَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ**! ہمیں دعوت اسلامی کے مَدَنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ **يَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ**! ہمیں زیرِ گنبد خضر جلوہ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں شہادت، جَنّت البقیع میں مدفن اور جَنّت الفردوس میں اپنے مَدَنی حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پڑوس نصیب فرما۔ **يَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ**! مدینے کی خوشبودار ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں کا واسطہ ہماری جائز دُعائیں قبول فرما۔

جس کسی نے بھی دُعا کے واسطے **يَا رَبِّ** کہا
کر دے پوری آرزو ہر بے کس و مجبور کی

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعر کے بعد یہ آیت دُرود اور دُعا کی اختتامی آیات پڑھے:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ^ط **یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا** (ب ۲۲ الاحزاب: ۵۶)
سب دُرود شریف پڑھ لیں پھر پڑھے:

سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ (ب ۲۳ الضّفت)

درس کی کمائی پانے کے لیے (کھڑے کھڑے نہیں بلکہ) بیٹھ کر خندہ پیشانی کے ساتھ لوگوں سے ملاقات کیجئے، چند نئے اسلامی

بھائیوں کو اپنے قریب بٹھالیجئے اور انفرادی کوشش کے ذریعے انہیں مَدَنی انعامات اور مَدَنی قافلوں کی برکتیں سمجھائیے۔

تمہیں اے مُتَلَع یہ میری دعا ہے
کیے جاؤ طے تم ترقی کا زینہ

دعائے عَطَار: يَا اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اور پابندی کے ساتھ فیضانِ سُنّت سے روزانہ کم از کم دو درس ایک گھر میں دوسرا مسجد، چوک یا اسکول وغیرہ میں دینے اور سننے والے کی مغفرت فرما اور ہمیں حُسنِ اخلاق کا پیکر بنا۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجھے درس فیضانِ سُنّت کی توفیق ملے دن میں دو مرتبہ یا الہی

ماخذ و مراجع

نمبر شمار	کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعه / سال اشاعت
1	قرآن پاک	کلام الہی عزوجل	ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور
2	ترجمہ کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن	رضا اکیڈمی بمبئی ہند
3	تفسیر بغوی	امام ابو محمد حسین بن مسعود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۴ھ
4	تفسیر قرطبی	امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۹ھ
5	تفسیر درمنثور	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ
6	تفسیرات احمدیہ	علامہ احمد بن ابوسعید حنفی المعروف ملا جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	پشاور
7	تفسیر روح البیان	شیخ اسماعیل حقی بروسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	کوسٹہ
8	تفسیر خزائن العرفان	سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	رضا اکیڈمی بمبئی ہند
9	تفسیر نعیمی	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبہ اسلامیہ مرکز الاولیاء لاہور
10	صحیح بخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
11	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار ابن حزم بیروت ۱۴۱۹ھ
12	سنن ترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
13	سنن نسائی	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۶ھ
14	سنن ابوداؤد	امام سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
15	سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید قزوینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۳۰ھ
16	سنن کبریٰ	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
17	سنن دارمی	امام عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	باب المدینہ کراچی ۱۴۰۷ھ
18	سنن دارقطنی	امام حافظ علی بن عمر دارقطنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مدینۃ الاولیاء ملتان ۱۴۲۰ھ

19	تاریخ بغداد	امام ابو بکر احمد بن علی خطیب بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
20	الجامع لاخلاق الراوی	امام ابو بکر احمد بن علی خطیب بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبۃ المعارف ۱۴۰۳ھ
21	شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین تیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
22	مستدرک	امام محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
23	المسند	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
24	مسند ابی یعلیٰ	امام احمد بن علی موصلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ
25	الفردوس بآثار الخطاب	امام شیرازیہ بن شہر دار دیلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۰۶ھ
26	معجم کبیر	امام سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
27	معجم الاوسط	امام سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
28	شرح السنۃ	امام ابو محمد الحسین بن مسعود بغوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۳ھ
29	الدعوات الکبیر	امام ابو بکر احمد بن حسین تیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	کویت ۱۴۱۴ھ
30	مصنف عبدالرزاق	امام ابو بکر عبدالرزاق بن حمام صنعانی	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
31	صریح السنۃ	امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	
32	الاخوان	امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد المعروف ابن ابی الدنیا	المکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۲۶ھ
33	ذم الفحیۃ	امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد المعروف ابن ابی الدنیا	المکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۲۶ھ
34	الزہد	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر الجدید مصر ۱۴۲۶ھ
35	الزہد	امام عبد اللہ بن مبارک مروزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
36	الاحادیث المختارۃ	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار خضر بیروت ۱۴۲۰ھ
37	الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	حافظ محمد بن حبان بن احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
38	جمع الجوامع	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ

39	جامع صغير	امام جلال الدين سيوطي رحمه الله تعالى عليه	دار الكتب العلمية بيروت ١٤٢٥هـ
40	رياض الصالحين	علامه ابو بكر يارنجي بن شرف نووي رحمه الله تعالى عليه	دار السلام ١٤٢٠هـ
41	كنز العمال	علامه علاء الدين علي متقي رحمه الله تعالى عليه	دار الكتب العلمية بيروت ١٤١٩هـ
42	الترغيب والترهيب	علامه عبد العظيم بن عبد القوي منذري رحمه الله تعالى عليه	دار الفكر بيروت ١٤٢١هـ
43	حلية الاولياء	علامه ابو نعيم احمد بن عبد الله اصفهاني رحمه الله تعالى عليه	دار الكتب العلمية بيروت ١٤١٨هـ
44	صفحة الصفوة	علامه ابن جوزي رحمه الله تعالى عليه	دار الكتب العلمية بيروت ١٤٢٣هـ
45	شرح صحيح مسلم	علامه ابو بكر يارنجي بن شرف نووي رحمه الله تعالى عليه	دار الكتب العلمية بيروت
46	مرقاة المفاتيح	علامه ملا علي قاري رحمه الله تعالى عليه	دار الفكر بيروت ١٤١٤هـ
47	فيض القدير	علامه محمد عبد الرؤوف مناوي رحمه الله تعالى عليه	دار الكتب العلمية بيروت ١٤٢٢هـ
48	احسن الممعات	شيخ عبد الحق محدث دهلوي رحمه الله تعالى عليه	كوتبه
49	مראה المناجح	مفتي احمد يار خان نعیمی رحمه الله تعالى عليه	ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور
50	نزہۃ القاری	مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمه الله تعالى عليه	فرید بک اسٹال مرکز الاولیاء لاہور ١٤٣١هـ
51	منح الروض	علامه ملا علي قاري رحمه الله تعالى عليه	دار البشائر الاسلاميه بيروت ١٤١٩هـ
52	هدايه	علامه علي بن ابي بكر مرغيناني رحمه الله تعالى عليه	دار احیاء التراث العربی بیروت
53	خلاصة الفتاوى	علامه طاہر بن عبد الرشید بخاری رحمه الله تعالى عليه	کوتبه
54	مجمع الانهر	علامه عبد الرحمن بن محمد بن سليمان رحمه الله تعالى عليه	دار الكتب العلمية بيروت ١٤١٩هـ
55	فتاوى عالمگیری	شيخ نظام و جماعة من علماء الهند رحمه الله تعالى عليهم	دار الفكر بيروت ١٤٠٣هـ
56	در مختار	علامه علاء الدين محمد بن علي هصکفی رحمه الله تعالى عليه	دار المعرفه بيروت ١٤٢٠هـ
57	رد المحتار	علامه ابن عابد بن محمد امين شامي رحمه الله تعالى عليه	دار المعرفه بيروت ١٤٢٠هـ
58	فتاوى رضويه	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور

۵۹	المملووظ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن	مکتبہ المدینہ باب المدینہ ۱۴۲۹ھ
۶۰	فتاویٰ امجدیہ	مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبہ رضویہ باب المدینہ ۱۴۱۹ھ
۶۱	بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبہ المدینہ باب المدینہ ۱۴۲۹ھ
۶۲	تاریخ بغداد	علامہ احمد بن علی خطیب بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۵ھ
۶۳	تاریخ دمشق	علامہ ابوالقاسم علی بن حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۶ھ
۶۴	تاریخ الخلفاء	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
۶۵	دلائل النبوة	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۳ھ
۶۶	الخیرات الحسان	علامہ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۰۳ھ
۶۷	المناقب	علامہ موفق بن احمد مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	کونست ۱۴۰۷ھ
۶۸	تعیض الصحیفة	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	پشاور
۶۹	القول البدیع	امام حافظ محمد بن عبدالرحمن سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مؤسسة الریان ۱۴۲۲ھ
۷۰	رسالہ قشیریہ	امام ابوالقاسم عبدالکریم بن حوازان قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
۷۱	قوت القلوب	شیخ ابوطالب محمد بن علی مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند ۱۴۲۳ھ
۷۲	حنبیۃ المعترین	علامہ عبدالوہاب بن احمد شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالمعرفۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
۷۳	احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارصادر بیروت ۲۰۰۰ء
۷۴	منہاج العابدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
۷۵	اتحاف السادة	علامہ سید محمد بن محمد حسینی زبیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
۷۶	حدیقہ ندیہ	علامہ عبدالغنی نابلسی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	پشاور
۷۷	سبع سنابل	علامہ میر عبدالواحد بلگرامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبہ قادریہ مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۰۲ھ
۷۸	تذکرۃ الاولیاء	شیخ فرید الدین محمد عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	انتشارات گنجینہ تہران

79	روض الراحین	عبداللہ بن اسعد بن علی یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
80	الروض الفائق	علامہ شعیب بن سعد عبدالکافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۱۶ھ
81	بحر الدموع	علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبہ دار الفجر دمشق ۱۴۲۳ھ
82	عیون الحکایات	علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت
83	الزواج عن اقرار الکبائر	علامہ ابوالعباس احمد بن محمد بن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
84	المختصر المحتاج الیہ	محمد بن احمد بن عثمان ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۵ھ
85	مصباح الظلام	امام ابو عبد اللہ محمد بن موسیٰ بن نعمان مزالی	دار المدینۃ المنوره
86	شرح الصدور	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند ۱۴۲۳ھ
87	حنبیہ الغافلین	فقیہ ابواللیث محمد بن احمد سمرقندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	پشاور ۱۴۲۰ھ
88	التوبخ والتنبیہ	امام عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبہ الفرقان قاہرہ مصر
89	مکافئہ القلوب	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت
90	نزمۃ المجالس	علامہ عبدالرحمن بن عبدالسلام صفوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
91	مستطرف	علامہ شہاب الدین محمد بن ابوالاحمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۹ھ
92	حیۃ الحیوان الکبریٰ	علامہ کمال الدین محمد بن موسیٰ دیمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۵ھ
93	بوستان سعدی	شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	کتاب خانہ ملی ایران
94	جاء الحق	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	نعیمی کتب خانہ گجرات 2007ء
95	سوانح کربلا	علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبہ المدینہ باب المدینہ ۱۴۲۹ھ
96	کتاب التعریفات	علامہ سید شریف علی بن محمد جرجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار المنار
97	تہذیب الاسماء واللغات	ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	
98	غیبت کیا ہے	علامہ محمد عبدالحی ککسوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبہ عارفین باب المدینہ کراچی 1978ء